فہرست کتاب غزوۂ عرب ترجمہ فتوح عجم

کتاب منبس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس وثنا سے خداوند عالم اگر ذرات بحر وبر کو نجوم ہفت آسمان سے ضرب دیجیے تو حاصل ضرب سے مراتب
فزون ہو اور نعت ومدح سرور انبیا اگر ذرات بحر قلزم سے بقلم اشجار کوہ وہامون کے املا کیجیے تو بمدارج زیادہ تر ہو نگے
اسی طرح زبان قاصر ہی اوصاف مین آل مصطفے واصحاب باصفا کے جنھون نے بھالون کی سوکھی لکڑیون سے
پھل کھائے اور کھلائے اور اُنکے کلک خشک تیر مین ایسے تیز پر جمے اور لگے تھے کہ شاہین پردازی سے
مرغ دل کا شکار کرتے تھے اپنی تیغ آبدار کے وہ جوہر دکھائے کہ بڑے بڑے شناوران بحر شجاعت کو تلوار کے
گھاٹ اُتار کر اقلیم روم وعجم قبضے مین لائے خم شمشیر چشمک ابروے ہلال دو رسپر رشک بدر جمال اُنکی کمان تیر سے انگشت نما
بسوے قوس سپہر اور لب سوفار سے گویا ہے قدرت خالق بر وبحر سلام اللہ علیہم الی یوم البعث والنشر اما بعد
راقم ساکن شہر خاموشان یشار تعلیخان بن علی مردان خان بن مردان علیخان اسکنہم اللہ وایانا الجنان الثمار
کرتا ہی بعالی خدمات ارباب عز وشان کے کہ بعد ختم کتاب مغازی الصادقہ ترجمۂ مغازی الرسول کے حسب الارشاد
عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار خورشید اشتہار دامت حشمتہ ما اتصل اللیل والنہار
ترجمہ فتوح عجم کا متن عربی سے بنام نہاد غزوۂ عرب کے کیا کہ اعداد حروف مسمی سے تاریخ تالیف کی سال یکہزار
دو دویست ونود نکلتی ہی صاحبان سیر خوش سیر سے دادخواہ ہون کہ سادہ بیانی اور محاورہ زبانی کو بچشم انصاف
ملاحظہ فرمادین اور بازراہ قدردانی کے خطاے انسانی سے معاف رکھین اور واضح رہے کہ تمام دفاتر تواریخ مین سے

جو لطف سیر اس دفتر مین ہو وہ کسی کتاب مین نہین خصوص واقعات اقالیم فارس مین کیسے کیسے نوازل ممالک روم پر گذرے اور کیا کیا زوال ملک عجم پر آیا جو نہایت عبرت آگین وہم بصیرت افروز وحسرت گزین ہین جیسا کہ اُسکے حسب حال شاعر نے کہا ہو بیت از نقش ونگار در ودیوار شکستہ * آثار پدیدست صنادید عجم را * اب مین آغاز کرتا ہون وقائع بدائع روزگار بتوفیق خداوند کردگار

ذکر فتوح دیار بکر وارض ربیعہ

طریق عدنان بن یحیی الحارثی سے روایت ہو معز الجوفی سے اور دوسرے طریق سے مروی ہو ابن عمیر التمیمی سے وہ ناقل ہو مہلب اور طلحہ سے یہ سب بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ جب حق سبحانہ وتعالی نے ملک شام پر فتح دی ہاتھ سے ابوعبیدہ عامر بن الجراح اور ہاتھ سے خالد بن الولید کے اور ملک مصر پر فیروزی بخشی نام سے عمرو بن العاص ابن وائل السہمی کے تو اُسوقت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ کو اس مضمون سے نامہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم مِنْ عَبْدِ اللہِ عُمَرَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ سَلَامٌ عَلَیْکَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللہَ اِلَیْکَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ الخ یعنے بندۂ خدا امیر المومنین عمر کی جانب سے عامر بن الجراح پر سلام اور تم آگاہ ہو کہ مین حمد وثنا اُس خداوند کی کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود لائق بندگی کے نہین ہو اور درود بھیجتا ہون اُسکے نبی پر کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین و بعد از ان واضح ہو کہ تمنے قتل کفار مین تہ دل سے کوشش کی اور اپنی جان لڑائی اور رضاے خدا مین بڑی سرگرمی وعرق ریزی کی اور تمنے پیش خدا اپنے ایسے اچھے کامون کو پیشکش بھیجا ہو کہ روز پیشی تمھارے یعنے قیامت مین وہ تمھارے پیش آوینگے اور ہمنے کسی جنگ مین کسی روز کسی پیش آنے والے مرد مبارز کو نہین دیکھا کہ وہ تمھارے اداے فرض سے تمسے زیادہ ہو یعنے جو تمپر فرض تھا جیسا تمنے اُسکو ادا کیا ہمنے تمسے زیادہ کسی جنگ آور کو کسی معرکہ مین نہین دیکھا اور تمنے اپنے نبی کی سنت کو خوب قائم کیا اور راہ خدا مین جو حق جہاد وکوشش چاہیے تم اُسکو بخوبی بجا لائے حق سبحانہ وتعالی ہمسے اور تمسے ان کامون کو قبول کرے اور ہماری تمھاری مغفرت وآمرزش فرماوے غرض کہ جسوقت یہ نامہ ہمارا تمھارے مطالعہ مین در آوے تو فوراً اسامان جنگ کا واسطے عیاض بن غنم الاشعری کے مہیا کردو اور لشکر اُسکے ہمراہ کرکے طرف سرزمین ربیعہ اور دیار بکر کے روانہ کرو تو مجکو حق تعالی سے امید ہو کہ وہ اُن بلاد پر اُسکے ہاتھ سے فتح وظفر پاوے گا اور اُسکو خوب فہمایش کردو کہ امور ناشایستہ مین خوف خدا رکھے اور جہاد وکوشش باطاعت خدا بجا لاوے اور امور جہاد مین کچھ تاخیر وتراخی نکرے اور سیرت مومنین مجاہدین کی تبعیت کرے اور حق تعالی نے سید المرسلین صلعم کو جس کام کا مامور کیا ہو اور اُسپر نازل کیا ہو کہ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ یعنے اے نبی تو جہاد وقتال کر کفار اور منافقین سے تو اُس امر کی اتباع کرے یعنے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھے

ف ذکر فتوح دیار بکر وارض ربیعہ

ف نامہ عمر بن الخطاب رضی کا عامر بن الجراح کو واسطے معین کرنے عیاض بن غنم الاشعری کے سرزمین ربیعہ ودیار بکر کی جنگ کے واسطے

باقی سلام تمپر اور جمیع مسلمین پر اور رحمۃ اللہ اور برکات خدا تم سب پر وبعد ازاں ایک دوسرا نامہ بطور بشنید
عیاض بن غنم کے لکھا کہ ہمنے تمکو ولایت یعنے حکومت و سرداری دی تم ارض ربیعۂ فارس اور دیار بکر کو روانہ ہو راوی
کہتا ہے کہ یہ نامہ بدست ساعدہ بن قیس المرادی کے ابلاغ کیا اور سامان اُسکے زاد و راحلہ کا بیت المال سے کر دیا اور حکم کیا کہ
جلد جا پھر وہ روانہ ہوا تا آنکہ مقام طبریہ مین ابو عبیدہ کے پاس پہونچا اور نامہ امیر المومنین عمرؓ کا پیش کیا اور دوسرا نامہ عیاض
بن غنم الاشعری کو حوالہ کیا جب ابو عبیدہ نے نامہ پڑھا تو کہا اطاعت خدا و امتثال امر امیر المومنین بسر و چشم قبول ہے اور
عیاض کو جہاد پر جانے کی مبارکبادی دی اور آٹھ ہزار آدمی کی جمعیت اُنکی ہمراہی کے لیے تیار کر دی اُنمین دو ہزار صحابی تھے
از انجملہ خالد بن الولید تھے اور نعمان بن المنذر و ضرار بن الازور اور ابن سابق اور ضمرہ بن شحصل اور عمرو بن ربیعہ و ذو الادعم
بن قیس اور حکم بن ہشام اور ربیع بن خلف اور طلیحہ اور عامر بن بہرام اور مقداد بن الاسود اور عمار بن یاسر اور عبد اللہ بن
یوقنا اور یہ لوگ سب پاس ابو عبیدہ کے بعد فتح مصر شہر شوال سنہ بست و ششم ہجری مین آئے تھے چنانچہ عیاض بن غنم
مقام طبریہ سے جمعیت آٹھ ہزار مردم طرف جزیرہ کے روانہ ہوے اور مقدمۃ الجیش یعنے ہراول سہیل بن عدی تھے
پس یہ لوگ برابر چلے گئے یہانتک کہ مقام بالس مین جا اُترے اور یہ وہ مقام ہے کہ خالد نے اُسکو بصلح فتح کیا تھا وہان
لشکر کا تو مقام ہوا اور سہیل بن عدی طرف رقہ کے روانہ ہوئے جب وہان پہونچے تو اُسکے قلعہ کے قریب خیمے کے اور اس قلعہ کا
مالک ایک بطریق یعنے رئیس نصاری تھا اور اُسکا نام یوحنا تھا اور وہ صاحب راس العین[۱] کا تھا یعنے بادشاہ نصاری کی
طرف سے وہان کا حاکم تھا وہ آمادہ و مستعد بجنگ ہوا اور سامان قلعہ جمع کرنے لگا پھر سب اہل رقہ نے دیکھا کہ حاکم اُنکا تیاری
اسباب جنگ و فراہمی سامان قلعہ مین مصروف ہے تو اُسوقت ایک دوسرے کے پاس مشورہ کے واسطے گئے اور پھر سب
جمع ہو کر بطریق کے پاس حاضر ہوے اور کہنے لگے آپکا کیا ارادہ ہے یعنے یہ ارادہ خوب نہین ہے کہ تم درمیان اہل شام
اور اہل عراق کے ہو یعنے یہ سب تابع اسلام مین ان قوم کے مقابلے مین تم مقاومت و مقاومت نکر سکو گے یعنے اُنکے سامنے
ٹھہر نسکو گے راوی کہتا ہے پھر یہ سب اہل رقہ باہم مشورہ کر کے پاس عیاض بن غنم مالک جیش کے بمقام بالس
روانہ ہوے اور صلح کی درخواست کی تب عیاض نے اُسنے مصالحہ قبول کر کے سہیل بن عدی کو حکم بھیجا کہ اُنسے
جس امر پر اتفاق ہو مصالحہ کر لو و بعد ازان خود عیاض نے بھی مقام بالس سے طرف رقۃ البیضا کے کوچ کیا اور آئے
چنانچہ اسی باب مین سہیل بن عدی نے یہ اشعار پڑھے وَصَادَفْنَا الْفُرَاةَ غَدَاةَ سِرْنَا ٭ بِجُوْدِ الْخَيْلِ وَالْأَسَلِ الطِّوَالِ
أَخَذْنَا الرِّقَّةَ الْبَيْضَاءَ لَمَّا ٭ رَأَيْنَا الشَّهْبَ تَلُوْحُ بِالتِّلَالِ ٭ وَازْعَجَتِ الْجَزِيْرَةُ بَعْدَ خَفْضٍ ٭ وَقَدْ كَانَتْ تُخَوَّفُ بِالزَّوَالِ
سَنَقْصِدُ رَاسَ عَيْنٍ اَوْ سَرَاةً ٭ غَدًا حَلْقَتِي مَعَ جَيْشِ الضَّلَالِ ٭ وَقَصْدُ سُهَيْلٍ اَمَامَ جَيْشِ الصِّدْقِ ٭ وَتَقْتُلُ فِي الْبَطَارِقِ لَا اُبَالِيْ
فَنَحْنُ اُولُو الْبَقِيَّةِ وَالْمَعَالِيْ ٭ وَنَحْنُ الصَّابِرُوْنَ لِكُلِّ حَالٍ ٭ صَحَابَةُ اَحْمَدَ خَيْرِ الْمَوَالِيْ ٭ لِي حُوْرُ الْعَلْيَاءِ وَالرُّتَبُ الْعَوَالِيْ
اِلٰى رَبِّ السَّمَاءِ يَرُدُّنَا عَلَوْنَا ٭ وَخَاطَبَهُ شِفَاهًا بِالْمَقَالِ ٭ یعنے ہم فراۃ کو پہونچے جس روز ہمنے کوچ کیا اور ہمارے ہمراہ

[۱] راس العین نام شہر اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس شہر کے دار الامارۃ مین ایک چشمہ ہے مسلم بادشاہ نصاری کا تو وہ خود طلسم بنا ہوا نصب ہوتا تھا اور [illegible]

جید اور تیز رو گھوڑے ہین اور نیزہ ہاے دراز و بلند پھر ہمنے رقۃ البیضا کو جا لیا جسوقت ہمنے تارون کو چمکتے ہوئے ٹیلون پر دیکھا تھا یعنے ہنگام شام اُسوقت تنگی و ضغطہ مین پڑ گیا جزیرہ باوجود وسعت عیش کے اور حال یہ کہ وہ جزیرہ خوف زوال و تباہی کا رکھتا تھا قریب تھا کہ ہم قصد راس العین کا کرتے اسلیے کہ کل صبح کو سنے یعنے اسکے بطریق نے ہمراہ اپنی فوج گمراہ کے ہمپر ارادہ حملے کا کیا تھا اور سہیل جو پیشوا لشکر راست رو کا ہی ارادہ رکھتا تھا کہ سرداران نصاریے کو بیدریغ تہ تیغ کرے اور ہم لوگ اہل فضائل آبائی اور صاحب درجات عالیہ ہین اور ہم لوگ ہر حال مین صابر و شاکر ہین اصحاب محمد بہترین یاران و دوستداران و بلند ہونے والے مدارج برتری اور مراتب بزرگی کے ہین اور وہ محمد وہ ہی جو علو مرتبت سے مقرب ہی پروردگار ارض و سما کا اور حق تعالی نے اُس سے خطاب کرکے زبانی کلام کیا اور واقدی رحمۃ اللہ نے کہا جب رقۃ البیضا بطریق صلح کے فتح ہوا تب عیاض بن غنم نے وہان سے بقصد راس العین کے کوچ کی تیاری کی اور اُن روزون مالک جزیرہ کا بادشاہان روم مین سے ایک بادشاہ تھا جسکا نام شہریاض بن فرینون تھا اور جمعیت اُسکے لشکر کی لاکھ آدمی کی تھی اور اُسکی عملداری مین تحت حکومت اُسکے نصارای عرب سے ہمراہ سلطان بن ساریۃ الثعلبی وہبیرہ کے بتیس ہزار جوان تھے چنانچہ جسوقت جزیرہ والون کو اخبار فتح رقہ کی پہونچی اور یہ بھی خبر انکو پہونچی کہ اہل اسلام ہمراہ عیاض بن غنم اور خالد اور مقداد کے اُنپر قصد آنے کا رکھتے ہین تو وہ لوگ شہریاض بادشاہ کے پاس راس العین مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے ای بادشاہ ہوشیار ہو تحقیق کہ اصحاب محمد ہمارے دیار مین آگئے ہین اور ہماری طرف اُنکا قصد ہی اور مطلب اُس قوم کا یہ ہی کہ ہم اُنکے دین مین داخل ہون پس لازم ہی ای بادشاہ کہ آپ اپنے خیمے باہر نکالیے یعنے کوچ کیجیے اور فوج کشی کیجیے اور اُنسے بمقابلہ پیش آئیے اُسمین ہمکو نفع ہو خواہ ضرر غرضکہ بادشاہ نے اس امر کو قبول کیا اور کہا مجکو سواے اس بات کے کوئی اندیشہ نہین ہی کہ تم لوگ بھاگ جاؤگے تب اُنھون نے اپنے عیال خواہ خدم و اموال کو رہاین مین یعنے گرو مین دیا یعنے اول دیا آخر بادشاہ نے اُنسے عہد واثق لیکر اسباب قلعہ درست کرنا شروع کیا اور خزانہ و مال خزانہ سے نکالکر تنخواہ سپاہ کی تقسیم کی اور قلعہ مین محفوظ رکھا اور قلعہ کی دیوارون پر نگہبان اور دیدبان مقرر کیے اور قلعہ کی خندقون کو گہرا اور چوڑا کھدوایا اور حکمنامے بطلب کمک بطرف بلاد جملین و کفرتوتا و دارا و ماردین و رہا و تل مزرت و سن و موزن کے ابلاغ کیے و بانتظار عیاض بن غنم کے بجاے خود قائم و قیام پذیر رہے عبد اللہ بن اسلم نے بواسطہ عاصم بن اللہ و اسحاق ابن اموی و یزید بن ابی حبیب کے راشد مولی یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہی کہ جسوقت عیاض بن غنم نے بقصد راس العین براے جنگ شہریاض بادشاہ کے عزم کوچ کا کیا تو قبل از روانگی کے شعث بن عولیم اور عبد اللہ بن غسان کو طرف دو قلعون کے جو بنام زبا و زلوبیا کے مشہور ہین روانہ کرنے لگے اُسوقت عبد اللہ یوقنا نے عیاض بن غنم سے کہا کہ سن ای امیر یہ دونون قلعے جنکا تونے ذکر کیا یہ دونون قلعے نہایت بلند و استوار ہین ایک بطرف شرق

عزیز الجبار مین کامل العیار ہی اور تم لوگ میرے طول قیام کو جو مین قدمون ہمت پر ہزار برس تک کھڑا رہا ہون اور کثیر
وفور تعب یعنے خدا پرستی کو جو مین نے آسمانون کے اطراف وجوانب اور اُسکے فصیلون اور سطحون پر اور زمین کے کنارون
اور بہار دون مین کیا ہی کہان پہونچ سکتے ہو تب جبرئیل علیہ السلام اُس سے باعتراض پیش آئے اور معرفت حقائق
مین اُسکا امتحان کیا اور اُسکے علم کو آزمایا تا آنکہ اُسکی دلیل افتخار اور دعوے سے اُسکو پھیر دیا اور آئینہ نمائش مین یہ کہا
کہ تو اس افتخار کرنے سے فروترین پستی جہل مین از پا افتادہ ہی تو نہین جانتا کہ خدا کے عالم ملکوت مین خدا کا ایک بندہ
پردہ نشین خلوت گزین ہی وہ ہر آئینہ اشتیاق ہمارا اُسکی طرف بمرتبہ کمال بڑھا ہوا ہی وہر گاہ ورود ہمارا امور خیرین
یعنے صدور خیر بہت حسب ارادہ حق تعالی ہی تو اُسنے غایت عبادت اپنی ونہایت عبودیت ہماری یہ مقرر کی ہی کہ اُس
حجلہ نشین نہان خانۂ قدس پر درود وصلوۃ بھیجا کرین پس تو اترائی کی چڑھائی سے نیچے اُتر یعنے اترانے سے باز آ
اور تو نے جو آفتاب دعاوی بلند کیا ہی اُسکو غروب مین لا یہ سُنکے ابلیس بولا یا رب آمین مگر اُسکی ملاقات کی آیا کوئی سبیل
بھی ہی اور اُس تک پہونچنے کی کوئی دلیل ہی جبرئیل ع نے کہا مسافت اپنی امید کی طی کر اور عجز وعبودیت کے دریاے
اعتراف واقرار مین غوطہ لگا اور ریسمان توکل خدا کو مضبوط تھام تو عالم تکوین سے ایک ٹکڑہ نور کا تو دیکھیگا کہ
اُسپر قلم تمکین سے لکھا ہوگا اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ یعنے تو معشر انبیاے مرسلین سے ہی غرضکہ عزازیل نے لباس عمل اپنا
اُتار رکھا یعنی بندگی سے باز رہا اور بازوے آرزو سے پرواز مین آیا اور طوق عبادت گردن سے نکال ڈالا اور کلاہ تکبر کو
سر سے اُتار پھینکا وبقوت شہپر طلب مستعد پرواز ہوا اور قول جبرئیل سے اُسکے دلمین نہایت مرتبہ کا تعجب سمایا تھا اور اپنے
درست عزم کو سبب حصول مقصود کا قرار دیا اور بد انقلابی سے ڈرا یعنے ایسا نہو کہ طاعات اُسکے منقلب بسیئات ہو جاوین
اور کہنے لگا یا للّٰہ العجب یعنے خداے منعم سے مجھے تعجب ہی کہ باوجود میری صدق نیت کے عمل مین اور راستی انابت ودرستی
خلوص دلی میری کے طلب زیادۃ مین کوئی مثل میرے ہو یا میرے درجۂ کردار نیک کو پہونچے اور ایسا کیونکر ہوگا کیونکہ
جب مین تسبیح مین اپنا سر بلند کرتا ہون تو جو کچھ گرداگرد عرش واقع ہی مین مشاہدہ کرتا ہون اور جب مین بنظر عظمت حق تعالی
سجدہ کرتا ہون تو جو کچھ زیر عرش تا فرش موجودات سے ہی معائنہ کرتا ہون چنانچہ پیشگاہ خداوند عزوجل سے خطاب آیا
کہ مگر تو اپنی مزید طاعت سے اور وفور اسباب اپنی بضاعت عبادت سے اظہار افتخار کرتا ہی حال آنکہ ہمنے تجکو توفیق
اپنی طاعت اور طاقت عمل نیک کرنے کی دی ہی اور ہمنے تجکو توانائی ورسائی تمام اپنے روے زمین اور افق آسمانون مین
پھرنے کی قوت عطا کی ہی بھلا کسنے تجکو ہماری عبادت پر قدرت بخشی ہی اور کسنے تجکو ہمارے ملائکہ کا معلم کیا ہی قسم ہی مجکو
اپنے عزت وجلال کی اگر احمد نہوتا تو مین خلق نہ کرتا ملک کو اور حرکت مین نہ لاتا فلک کو اور تابان نہ کرتا ماہتاب کو اور
درخشان نہ کرتا آفتاب کو اور جاری نہ کرتا قضا وقدر اور نہ قرار دیتا عرش اور نہ بچھاتا زمین کا فرش اور نہ پیدا کرتا بہشت و
دوزخ اور نہ روان کرتا نہرین نہ دریا اور طلوع وغروب مین نہ لاتا رات دن کو اور مقرر نہ کرتا دنیا کے مشارق اور نہ مغارب

یعنے اُسکے جہات کو پس اپنے جناح استعجال سے طلب آثار مین تو پرواز کرتا زمانیکہ خدا تجکو موت دے میان بہشت و دوزخ
کے یعنے جنت مین لیجا دے تجکو خواہ جہنم مین آخر وہ فلک تجرید یعنے عالم تجرد مین مراکب تفرید یعنے بے تعلقی کی سواریون پر [بازوی تیز را]
روانہ ہوا یہانتک کہ اُسنے درمیان عرش و کرسی کے گذر کی اور حال سے ہر ایک جنس جن و نوع انس کے خبردار ہوا اور
جب وہ جملہ اطراف مین سے ایک طرف گذرا تو منجملہ معانی و اسرار کے ایک سرّ معنی پر مطلع ہوا اور کیفیت اُسکی یہہ ہی
کہ اُسنے قسم قسم ملائکہ کو دیکھا کہ وہ کوشش امور مامورہ مین اور طاعات و اعمال موفورہ مین مختلف الاحوال ہین اور جمیع
پرستندگان اُنمین کے جو بندگان شکر گذار ہین وہ اُس عالم معانی مین متوقف یعنے منتظر ہین اوپر ظہور خلقت سرور دنیا
و آخرت کے پھر جبکہ عزازیل اُنکے معنی و سر عبودیت سے آگاہ ہوا اور آثار اُنکے ارادت کے مترتب و متحقق ہوئے
تو اُسکو نسبت اُنکے نہایت تعجب ہوا اور موجودگی یعنے صورت پذیر ہونا اس معنی کا عالم تراب یعنے عالم خاکی مین
امر عظیم معلوم ہوا تب عزازیل نے عرض کی اے میرے پروردگار کیونکر مین اسکو پاسکتا ہون اور کسطرح ہمنشین اسکا
ہو سکتا ہون اور کیا سبیل ہی کہ اسکی صحبت مین رسائی ہو فرمایا نہر سلسبیل پر جا تو وہان تجکو سبیل اُسکے مشاہدہ کی
ملیگی پس وہ زیر قبۂ مشیت تقدیری کے در آیا تا آنکہ اُس نہر پر پہونچا تو دیکھا ایک شعلہ نور ہی کہ درخشان ہی
اور اسرار اُسکا اپنی صفات سے مشک فشان ہی اور تمام گرد بگرد اُسکے مقربین ملائکہ روحانیین و مسبحین و صافون
و راکعین و ساجدین طواف کرتے ہین اور قطب ملائکہ اُنکے عبادات کا اُنکے استغفار پر دور کرتا ہی اسلیے کہ استغفار سرمایۂ افتخار ہی
اور جب وہ تسبیح اور سجدہ اور استغفار از برائے بندگان نیکوکار کرتے ہین تو اُس سے کہا گیا کہ تو بھی اس زمرہ مین داخل ہو
اور اُنکی راہ روش اختیار کر یعنے شامل ان ملائکہ کے ہوجا جو واسطے اہل ایمان کے استغفار کرتے ہین تاکہ تو بھی منجملہ اُنھین
حضار یعنے قیام کنندگان مقام حسنات کے فائز بمشاہدات ہوجاوے تب ناگاہ اُسنے نور احمد مشاہدہ کیا کہ اوج علا پر منور
و ساطع ہی اور اپنے سراپردۂ قصر معلی سے جلوہ گر و طالع ہی یہ لمعان دیکھکر ملائکہ نے معنی عظمت سے سجدۂ تعظیمی کیا
اور کہا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنے تیرا خُلق عظیم ہی اور تو خلق عظیم ہی پھر جبکہ اُسنے دیکھا کہ اُس صاحب خلق عظیم پر
نور پر نور وارد ہوتے ہین اور انوار نے اُسکو سراپا ڈھانپ لیا ہی اور وہ بزبان بدنی ساتھ مستفاد جسمانی
اپنے کے گویا ہی کہ وہ کون ہی جسنے کون و مکان کو اپنی عبادت سے پر کر دیا اور وہ کون ہی جسنے خلوص و ریاضت
نفسی و تعب بدنی سے ملائکہ پر افتخار کیا یہ سنکے اُسکو یارائے جواب نہ رہا ناگاہ اُسوقت ایک ندا آئی کہ اے گروہ
ملائکہ تم اپنی نظرون کو دیکھنے عالی یعنے رنج دہندہ و مغلوب نفسانی سے باز رکھو اور حق الیقین سے بسبب فضائل اور
اسرار معانی کے آگاہ کرو پس ملائکہ نے اپنی نظرون سے گرد اُس قصر معلی کے احاطہ کیا یعنے اُسطرف بغور دیکھا تو اُس
قصر کے جہات و جوانب مین چار چشمے دیکھے تب ملائکہ نے عرض کی اے رب العزت ہمنے اُس عالی کی طرف نظر کرنے سے
تو قطع نظر کی مگر حقیقت اسرار اس معنی کی کیا ہی فرمایا یہ عیون اُسی معنی کی نہرون کے چشمے ہین اور تلوارین ہین

اُسکے انصار کی اور اُسکی سنت کے نشان ہین بلند آثار دروازے ہین اُسکے علم کے اور جاے قرار ہین اُسکے حلم کے زینت
ہین اُسکے دین کی اور علم ہین اُسکے یقین کے اور اول عین یعنے پہلا چشمہ عین التصدیق ہی اور عین ثانی عین تحقیق ہی
اور عین ثالث عین نور و حیا و توفیق ہی اور عین رابع عین العلم اور تشریق ہی یعنے چمکنا شمس انفس کا ہی پس عین التصدیق
صدیق و یار غار اُس سر معنی صاحب قصر دار القرار کا ہی اور عین العدل اُسکے فاروق کا ہی اور عین الحیا اُسکے داماد (یعنے عثمان ع)
و رفیق کا ہی (یعنے ابوبکر رضہ ۱۲) اور عین العلم اُسکے برادر شفیق کا ہی شقیق نیم حصہ طول سے یعنے ایک نور کے دو نصف ہوے نصف محمدؐ
نصف علی علیہما السلام (یعنے علی ع) پس لازم ہی اے ملائکہ کہ تم اُنکو بچشم بزرگی نظر کرو اور وقار کرنے کی نگاہ سے دیکھو اور اُنکے لیے
دعا مین اکثار اور استغفار کرو کیونکہ مین نے اُنکے حق مین کہا ہی الصّٰابِرُونَ وَالصّٰادِقُونَ وَالقٰانِتُونَ وَالمُستَغفِرِینَ
بِالاَسحَار یعنے یہ لوگ صبر و استقامت کرنے والے ہین اور صدق گفتار ہین اور فرمانبردار اور نماز مین بادب قیام کرنے والے
اور استغفار بجا لانے والے ہین اوقات سحر مین یعنے قبل از صباح الغرض جب شرجون کلام ورقہ بن الصامت سے آگاہ
ہوا تو اُس سے کچھ ردّ و انکار نہین کیا اور بعد معرفت حق سواے تسلیم کے معترض نہین ہوا اور ان باتونکو اپنے دل مین
پوشیدہ رکھا اور اپنے دیر مین بدستور مقیم رہا یہانتک کہ اہل اسلام حلب پر فتحیاب ہوئے اُسی عرصہ مین شرجون پاس
اشفکیاص کے گیا اور اُسکا وزیر ہوا پس یہ حکایت تھی اُس وزیر کی راوی کہتا ہی کہ پھر جب اشفکیاس نے دربارۂ یوقنا کے
وزیر سے مشورہ لیا تو اُسنے جواب دیا کہ سُن اے بادشاہ ہر آئینہ یوقنا سلاطین اور اولاد سلاطین مین سے ہی اور اُسنے
اگلی کتابون کی خوب سیر کی ہی اور اُسکا بھائی اپنے دین مین اُس سے افضل تھا اور یوقنا ان عربون کی صحبت مین بہت رہا
اور اُنکے راز و اسرار پر بخوبی مطلع ہوا ہی اور اُنکے دین سے خوب ماہر ہی اور جب اُسکے نزدیک از روے امعان نظر کے خوب
ثابت ہوا کہ دین مسیح دین اہل عرب سے بہتر ہی تو اُنکے پاس سے گریزان ہو کر آپ پاس آیا ہی اب ملاحظہ کرنا چاہیے کہ
اگر یہ شخص بغیر بار انبار کے آیا ہی تو معلوم کیجیے کہ بے شبہ اُس قوم کے نزدیک سے آپ پاس بھاگ آیا ہی درینصورت
آپ پر لازم ہی کہ بپاس اُسکے عظم و شان و بلندی مکان کے اُسکی ملاقات کے لیے استقبال کیجیے چنانچہ جب
اشفکیاص نے یہ کلام سنا اور پسند کیا تو واسطے ملاقات یوقنا کے لشکر اپنا ہمراہ لیکر باہر نکلا اور قلعہ مین صرف وزیر
باقی رہ گیا اور جب دخت یوقنا نے سنا کہ یوقنا اُسکا باپ آیا ہی فَنَزَلَت تَسعَیٰ فِی سَرَایَا لَهَا تَحتَ الاَرضِ یعنے
پس وہ بھی دامن کشان ہمراہ خادمان و کنیزان کے روانہ ہوئی اور قصد دوسرے قلعہ کا کیا یعنے قصد قلعہ غربیہ کا
جہان وزیر مقیم تھا پس وہان جاکر دیکھا کہ اشفکیاص تو یوقنا اُسکے باپ کے استقبال کو گیا ہی اور وزیر اپنے مقام
وزارت پر مستقر ہی چنانچہ وزیر دختر یوقنا کے پاس گیا اور اُسکے آگے سر جھکایا اور آداب خدمت بجا لایا تب وہ
دختر بیٹھی اور وزیر سے باتین کرنے لگی اُسوقت شرجون وزیر نے اُس دختر سے کہا تو اپنی ذات خاص کے لیے حذر
و حفظ اختیار کر کیونکہ بادشاہ اُسکی ملاقات کو جو نکلا ہی تو مین ڈرتا ہون کہ یہ ملعون تیرے باپ پر حملہ و غلبہ کریگا

اور تو یقین کر تیرے باپ نے اتباع اور پیروی اہل عرب کی یون نہین کی ہی مگر یہ کہ اُسکے نزدیک خوب ثابت و محقق ہو گیا
ہی کہ تحقیق دین اُنکا حق ہی اور قول اُنکا صدق ہی یہ سنکے اُس لڑکی نے کہا بھلا تو دربارۂ دین اُس قوم کے کیا کہتا ہی
یعنے تیری کیا راے ہی شرجون نے کہا واللہ وہ برحق اور دین صدق ہی اور مین اس راز کو اپنے دلمین مخفی رکھتا تھا
پس جب اُس لڑکی نے یہ بات سنی تو ہنسی اور کہنے لگی واللہ جب امر مین میرے باپ کی رضا ہی مین بھی بدل وجان
اُسکی راضی ہون ولیکن تو میری جانب سے بھی اس بات کو مخفی رکھ واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ پہلا اشفکیاص
نے استقبال کرکے عبد اللہ یوقنا سے ملاقات کی و باہم یکدیگر سلام علیک ہوئی و ترجل کل منہما لصاحبہ یعنے ہر ایک
اُن دونون مین سے بپاس تعظیم و تکریم یکدیگر کے سواریون سے اُتر کر پیادہ پا دونون جانب سے چلکر باہم ملاقی ہوے
اور جسقدر رعالم اشتیاق مین متالم ہوے تھے ہر ایک نے اُسکی شکایت پیش کی یعنے فرط شوق اپنا اپنا ظاہر کیا بعد ازان
دونون سوار ہوئے اور جانب قلعہ راہی ہوئے چنانچہ یوقنا اور اُسکے سب ہمراہی اُس قلعہ مین اُترے اور دختر
اشفکیاص یوقنا اپنے باپ پاس آئی اور آداب سلام بجا لائی پھر رونے لگی تو یوقنا بھی رونے لگا گر اشفکیاص اس
گھات مین لگا تھا کہ کوئی حیلہ پاکر یوقنا کو گرفتار کر لیوے چنانچہ اُسنے یوقنا سے کہا اے بادشاہ عربون کے دین کا کیا حال ہی
اور اُنکے ملک مین اُنکی عدالت اور سیاست کی کیا کیفیت ہی یوقنا نے جواب دیا کہ وہ قوم اپنے زعم مین ارادہ ملک دنیا کا نہین
رکھتے ہین بلکہ خواہش ملک آخرت کی کرتے ہین و باوجود اُسکے وہ لوگ مالک و متسلط ملک شام و ملک مصر پر ہو گئے
ہین مگر اُنکے طبائع اور نفوس دنیہ کو اب تک کچھ تغیر نہین ہوا اور اول و آخر امر اُنکا یہ ہی کہ وہ مکر و حیلہ پیش کرتے ہین
یہانتک کہ اکثر بلاد کو اپنے قبضہ اور تصرف مین لائے پس جب اسرار اُنکا مجھپر منکشف ہوا اور اُنکے اخبار و آثار سے
مین ماہر ہوا اور بیان اُنکا جسپر اُنکا اعتقاد ہی مین نے خوب سنا تو اُنکے پاس سے مین بھاگ گیا اور اُنسے دور ہو گیا بعد ازان
کہ مین نے گمان کیا تھا یعنے پہلے مین جانتا تھا کہ وہ لوگ حق پر ہین تو مین نے اُنکی خیر خواہی کی تھی اور حد و د طرابلس و صور
و انطاکیہ پر اُنکو قابض و دخیل کر دیا تھا پس مجکو اب اس بات کا یقین ہی کہ مجھپر مسیح کا غضب ہی اسلیئے کہ مین نے
اُسکے دین کو چھوڑ دیا تھا اور جو کچھ اُسنے حکم کیا تھا یا جو وصیت بواسطۂ مریم در بارۂ اصطباغ کے کی تھی اُس سے
بھی دست بردار ہوا سو مجکو اب یقین نہین ہی کہ مین پلیدی گناہون اور زشتی عیبون سے پاک ہونگا پھر بعد اسکے
بیان کے یوقنا نے اظہار گریہ و زاری اور ہاے واے اور گلہ گزاری شروع کی اور اشفکیاص نے جب حال
اُسکا ایسا دیکھا اور کلام اُسکا سنا تو اُسکی تیمارداری کرنے لگا اور کہا اے ملک ہرگاہ آپ اپنی زشتی اعمال پر نادم
و پشیمان ہوئے اور بدل سے طرف دین صحیح کے رجوع کی تو قبول توبہ اور زوال گناہون سے خوشی کیجیے اور یقین رکھیے
اس بات پر کہ باب توبہ کا کھلا ہوا ہی اور علم قبول کا اہل ندامت کے واسطے بلند ہی اور عید صلیب بھی عنقریب
ہی کہ اُسکے بیس دن باقی ہین اور یہ قریاقوس راہب اس زمانہ کا دیرسکرہ مین موجود ہی اور وہ بزرگترین اہل دین

نصرانیہ کا ہی اُسکے پاس جائیے کہ وہ آپکو آب اصطباغ مین غوطہ دیگا تو لوث گناہون سے پاک صاف ہوکر نکلوگے
یوقنا نے کہا مین یون ہی کرونگا ولیکن تا زمان عید صلیب کون ضامن زندگانی ہی اور اُسوقت دختر یوقنا اُٹھ کھڑی
ہوئی اور سر عجز جھکا کے کہنے لگی اے والد بزرگوار واللہ مین نہ چھوڑونگی کہ چلے جاؤ جب تک نگاہ بھر کر اور
سیر ہوکر نہ دیکھ لونگی یہ کلام یوقنا سے کرکے ہاتھ پر اشفکیاص اپنے شوہر کے بوسہ دیکر اپنے دست بوسی کرکے بولی
اے میرے والی مین چاہتی ہون میرے باپ کو اذن دو کہ وہ میرے ساتھ میرے قلعہ کو چلین اشفکیاص نے کہا وہ آج کی
شب تو میرے ضیف ہین اور کل کی رات تمھارے یہان مہمان ہونگے یہ سُنکے یوقنا کو اضطراب ہوا اور معلوم کیا کہ ناگزیر
اُسکے ساتھ کھانا کھانا پڑیگا اور ضرور اُسکی میز پر گوشت خوک ہوگا اور شراب بھی خواہ مخواہ ہوگی تب یوقنا نے کہا
اے سردار مین جہان رہونگا تمھاری ہی نعمت مین متنعم ہون اور تمھاری ہی خیر و برکت سے متمتع ہونگا اس بات کو
شرجون وزیر سمجھا اور اشفکیاص سے عرض کی اے ملک ہر آئینہ ملک یوقنا اپنی دختر کے لیے بہت مشتاق دیدار ہین کیونکہ زمانہ
دراز سے نہ اُنھون نے انکو پایا نہ انھون نے اُنکو دیکھا اور آپ پر یہ بات خوب روشن ہی پس از روے صوابدید کے
مناسب یہ ہی کہ امشب اپنی صاحبزادی کے مہمان ہون پھر شب فردا آپکے یہان فایز بضیافت ہونگے آخر اس
بات کو اشفکیاص نے قبول کیا اور کہا اچھا یون ہی کرو تب اُس لڑکی نے یوقنا اپنے باپ کا ہاتھ پکڑا اور قلعہ شرقیہ کی
راہ لی اور اصحاب یوقنا بھی ہمرکاب چلے پھر جب وقت شب ہوا تو اُس لڑکی نے یوقنا سے کہا اے والد بزرگوار بعد
از انکہ آپنے اہل عرب کی صحبت اُٹھائی اور اُنکے دین کی خیرخواہی کی پھر کیونکر اُنکو چھوڑا گیا وہ لوگ باطل پر ہین
اور آپکا پہلا دین حق اُس سے افضل تھا کہ پھر آپنے اُسی کی طرف رجوع کی یوقنا نے کہا اے پیاری بیٹی مین جو تیرے
پاس آیا ہون تو اسلیے کہ ہرگاہ شفقت میری تجھپر فزون تر ہی اور باوجود اسکے مین نے دنیا مین تجھسے مفارقت کی ہی
تو مین ڈرتا ہون کہ آخرت مین کہین تجھسے جدائی نہ ہوجائے یعنے اس صورت مین کہ مین مسلم ہون اور تو نصرانیت مین
رہے کہ موجب فراق اخروی کا ہو اور مین بیقین جانتا ہون کہ یہ دونون قلعے نصب العین پیش نظر مسلمانون کے ہین یعنے
اُنکی نگاہون مین چڑھے ہین اور تو خوب جانتی ہی کہ یہ قلعہ ہمارا کچھ شام کے قلعون سے محکم تر و مشید تر نہین ہی کہ اُن
سبکو عرب نے فتح کر لیا اور اُنکے ملوک کو اُنکے ملک و بلاد سے نکال دیا پس اے میری بیٹی تو اپنے حق مین خدا سے
خوف کر اور وہ کام کر کہ تیری ذات کو نجات ملے شعلۂ آتش دوزخ سے جو نہایت سوزندہ و گدازندہ ہی اور
تاکہ تو مخلصی پاوے ہمیشہ رہنے سے جہنم مین پس چاہیے کہ تو عنقریب تر رجوع بخدا کر اور دین صلیب سے درگذر
کہ واللہ ہرگز کوئی دین بہتر دین اسلام سے نہین ہی اور مسیح بھی اور سارے انبیاے علیہم السلام اسی دین اسلام پر
قائم تھے اور سوا اسکے نہین ہی کہ نصاری کو جسنے ورغلانا اور طریق حق سے پھرایا ہی وہ شخص تھا جو خود رائی مین
اُنکا وحید و منفرد تھا جسکا نام پولص تھا اور وہ قوم یہود سے تھا پس اُسنے نصاری کو راہ راست سے اغوا کرکے

گمراہی قدیم پر رہنما ہوا یہانتک کہ اُن لوگون نے طریقہ اور سنت ابراہیم خلیل اللہ کو ترک کر دیا اور یہ اہل عرب اُسی امر کی اتباع اور پیروی کرتے ہین جسکا حکم کیا ہی خداے عزوجل اور اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قول راجح اور فضل صالح اُنھین کے نزدیک اُنھین کے پاس ہی یعنے قول اُنکا غالب اور فضل وکمال اُنکا اصلح ہوا اسلیے کہ انھون نے دنیا کو تین طلاق دیے اور بعد اجتماع دنیا کے اُس سے افتراق کیا پس جس امر کو تیرے باپ نے اپنے لیے اختیار کیا ہی تو بھی اُسی کو اپنے واسطے اختیار کر یہ سنکے اُس لڑکی نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا واللہ مین بھی اس بات کو خوب جانتی ہون پس جو کچھ آپ نے اپنے لیے قبول کیا ہی وہی مجھے بھی اپنے حق مین قبول و منظور ہی و اَنَا اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَ اَشْہَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ یعنے مین گواہی دیتی ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود برحق نہین ہی اور مین گواہی دیتی ہون کہ ہر آئینہ آقا ہمارا محمد رسول ہی خدا کا چنانچہ یوقنا اُس لڑکی کے اسلام لانے سے بہت مسرور ہوا پھر اُس سے بطریق مشورہ یہ کہا ای میری پیاری بیٹی اب ہم اِس لعین [illegible] کے بارہ مین کیا فکر کرین اُسنے کہا واللہ کہ شرحون وزیر مجھسے پہلے کہ چکا ہی کہ اُس ملعون کو آپ کی گرفتاری اور اسیری مین کمال اصرار ہی اسلیے کہ وہ آپ کی نسبت گمان کرتا ہی کہ آپ اُسپر ارادہ غلبہ کرنے کا رکھتے ہین اور [illegible] استیصال چاہتے ہین یوقنا نے کہا ہرگاہ یہ بات ہی کہ وہ اپنے اس گمان سے میری گرفتاری کی فکر مین ہی تو اُسکے لیے سامان ضیافت کی تیاری کر اور اُسکے پاس جا کر اُسکے تئین اور اُسکے خواص اصحاب کو [illegible] کر اور مین بھی اپنے اصحاب کو حکم کرتا ہون کہ جب وہ سب آکر جمع ہون اور کھانے پینے مین مشغول ہون تو اُسکو اور اُن خواص لوگون کو یکبارگی مقبوض و محبوس کر لیوین پھر جب ہم ایسا کرینگے تو دونون قلعے ہمارے قبضے مین آجاوینگے [illegible] ہم اُن [illegible] کو پاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کرکے لوگون پر ظاہر کرینگے یعنے مشہور کرینگے کہ [illegible] عرب [illegible] پاس سے بھاگ گئے ہین یہانتک کہ اس حیلہ سے قلعہ قیسیا مین داخل ہو جاوینگے کیا عجب ہی کہ حق تعالی [illegible] ہمارے ہاتھ سے فتح کرے پس بہرکیف یہ راے مستحسن ہی واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا ہی کہ جب وہ شب تمام ہوئی یعنے جس شب کو یوقنا اپنی دختر کا مہمان تھا اور مشورہ کرتا تھا تو صبح کو اُس دختر نے [illegible] کے تئین واسطے تیاری اقسام طعام و انواع حلویات وغیرہ کے مامور کیا پھر جب خادمون نے وہ سب کچھ تیار کر لیا [illegible] دسترخوان بچھایا اور اُسپر ہر طرح کے کھانے گرم و سرد چن دیے تو دختر [illegible] کے سامنے کھڑی ہوئی اور اُدھر [illegible] بادشاہ [illegible] اور اُنکا کیا حال ہوا اُسنے [illegible] تمام شب ہول [illegible] و خوف عذاب دوزخ مین متفکر رہے اور آج بھی ارادہ روانگی طرف شہر قیسیا کے کیا اور قصد جانے کا پاس راہب معظم قریاقوس کے ہوا تب مین نے اُنکو روک رکھا اسلیے کہ آپ اُنکی ضیافت کرین اور آپ اُنکو اپنے ہمراہ لیکر پاس [illegible] کے جاوین

تاکہ وہ اپنے دین کی طرف رجوع کرین اور مین آپکے پاس اسوقت اسلیے آئی ہون کہ آپ مع جملہ اپنے خواص اصحاب
کے میری میزبانی وضیافت مین تشریف لیچلیے اور جو کچھ اقسام طعام سے حاضر ہی تناول فرمائیے اور انواع مشروبات
اسے مثل بادہ گلگون وغیرہ جو کچھ مہیا ہی نوش کیجیے کہ یہ سب آپ ہی کے فضلۂ خوان کرم واحسان سے ہی اور قبول فرمانا
آپکا میری دعوت کو موجب سرور میری خاطر کا ہی چنانچہ اشفلیاص نے اس بات سے انکار کیا کیونکہ اسکے دلمین یوقنا
کی طرف سے ملال آیا اسلیے کہ وہ اول شب اسکے پاس شب باش نہین ہوا کہ وہ یوقنا کو حسب مراد اپنے گرفتار کر لیتا تب
شرجون وزیر نے کہا اے بادشاہ یہ بات میری راے کے خلاف ہی کیونکہ آپ کے انکار کرنے اور تشریف نہ لیجانے سے یوقنا کے
لوگ آپ سے نفرت و کنارہ کر جاوینگے اے بادشاہ آپ سے کس نے کچھ خبر بیان کی ہی وحال آنکہ ملک یوقنا اپنے کردار گذشتہ پر نہایت
نادم و شرمسار ہین اور اپنے گناہ وخطا کا اقرار کرتے ہین اور آپ جسوقت انکی دختر کی ضیافت نوش فرماوینگے اور پھر آپ
بھی اپنے خوان نعمت پر ان سب کو مدعو کرینگے تو بعد ازان آپ جو چاہتے ہین بخوبی کر سکتے ہین راوی نے کہا یہ کلام شرجون کا
اشفلیاص سے وپوشیدہ تھا دختر یوقنا سے پس جب اشفلیاص نے یہ باتین شرجون وزیر سے سنین اسی وقت اٹھا اور
متوجہ ضیافت ہوا اور وزیر سے کہا تا وقت معاودت میرے تو بجاے میرے حفاظت ونگرانی کر راوی کہتا ہی اشفلیاص کے کوئی
اولاد سے نہ تھا کہ وارث اسکے ملک کا ہو پس اسنے اپنے صنادید قوم اور حجاب نگہبانان اور بنی اعمام یعنے عم زادگان کو اپنے ہمراہ لیا
اور چلا اور زوجہ اسکی ان لوگون کے آگے آگے چلی اور غلامان وکنیزان شمع افروز سامنے انکے مشعل وفانوس روشن کیے ہوئے چلے
و تجسس کہ وہ یہ خوب جانتا تھا کہ بعد اسکے انمین سے کوئی ایسا باقی نہ رہیگا کہ اسکے پاس پھر کر آوے آخر جب اشفلیاص
قلعہ زلیبا مین داخل ہوا تو یوقنا مع اپنے اصحاب کے ملاقات کی خاطر بطریق استقبال کے دوڑا اور حال یہ کہ یوقنا اپنے
اصحاب کو پیشتر سے فہمایش وتاکید کر چکا تھا کہ وہ لوگ اشفلیاص کے بارہ مین ایسا ایسا کرین پھر جب طرفین سے نگاہین
چار ہوئین اور آنکھون سے آنکھین لڑین تو یوقنا اسکے معانقہ کے واسطے پیش آیا آخر اسکو اپنی آغوش مین لپٹا کر دبوچ لیا
جس طرح شیر اپنے شکار کو دبا بیٹھتا ہی اور اصحاب یوقنا نے بھی مثل یوقنا کے وہی چالاکی کی کہ ہمراہیان اشفلیاص سے
ایک ایک کو پکڑ لیا اور اسی حال مین انکو قتل کیا وَلَم تَنتَطِح فِيهَا شَاتَانِ یعنے اس مقدمہ مین دو بکریان بھی سینگو
باہم نہ لڑین یہ کنایہ ہی عدم وقوع شر وفتنہ سے کہ برابر آویزش دو گوسپند کے بھی خطرہ وخرخشہ سرزد نہوا اور کسی نے
نہ جانا اور نہ سنا کہ ان لوگون نے کیا کیا وبعد ازان فورًا طرف قلعۂ زبا کے راہی ہوئے وہان شرجون سے ملاقات کی
کہ وہ ان لوگون کا منتظر تھا جب اسنے سب کو دیکھا تو فرط خوشی سے ہنسا اور کلمۂ توحید بالاعلان زبان پر لایا اور کہنے لگا اے
عبد اللہ یوقنا حق تعالی تمکو جزاے خیر عطا کرے جیسا کہ اسنے تمھارے سینے کو واسطے اسلام کے کشادہ کیا ہی اور تو نے اپنے
پروردگار کو رضامند وخوشنود کیا تب یوقنا نے بھی اسکو جزاے خیر کی دعا دی اور اسکو مالک قلعہ اشفلیاص کا کیا
اور اسی نواح کی رعایا وبرایا کو طلب کر کے انپر عرض اسلام کیا پھر جسنے قبول اسلام کیا جسنے انکار کیا سب کو رہا و رخصت کیا

اور بعضون کی ضمانت بعضون سے لی تا کوئی انمین سے بھاگ کر صاحب و مالک قرقیسیا کے پاس نہ جاوے اور اسکو وہان تک
کی خبر نکرے پھر بعد کئی روز کے ان لوگون کے پاس عبد اللہ بن غسان و سہیل بن عدی بھی دو ہزار سوارون سے
آپہنچے جیسا کہ عیاض بن غنم نے یوقنا سے ان لوگون کے بھیجنے کا وعدہ کر دیا تھا پس یوقنا نے از راہ توریہ و حیلہ کے
ان لوگون سے مضایقہ و صف رخصت کیا و بظاہر پانچ روز تک ان سے مصروف بمقابلہ رہا و حال آنکہ وہ لوگ خوب جانتے تھے
کہ یہ یوقنا کی جنگ بر بنائے حیلہ و بہانہ سازی ہی ہو کیونکہ رات کو انسے خفیہ کہلا بھیجا تھا کہ یہ دونون قلعے میرے قبضہ مین ہین
رات کو ہم خالی کر دینگے اور تمھارے سپرد کر کے ہم نکل جاوینگے اور اپنا نکل بھاگنا طرف قرقیسیا کے ظاہر کرینگے کیا عجب ہے
کہ حق تعالے اسکو بھی میرے ہاتھ پر فتح کر دیوے پھر جب رات ہوئی تو یوقنا نے شرجون کو حکم کیا کہ ان دونون قلعون کو
بدست عبد اللہ بن غسان و سہیل بن عدی تفویض کر دیوے گویا کہ عبد اللہ اور سہیل وغیرہ مسلمانون کا تسلط ہو گیا
چنانچہ مسلمانون کی صداے تہلیل و تکبیر ہر طرف سے بلند ہوئی اور ہر سمت منادی کی پکار تھی اور جا بجا دھوم مچی ہوئی تھی
تلوار کی اور آلیا ہوا تھا ... واقعہ کے صاحب قرقیسیا نے تحفہ و ہدایا طرف یوقنا کے بھیجے تھے اور مبارکباد
سلامتی اور خلاصی کی عرب سے اور شاباشی رجوع کرنے کی طرف دین اپنے کے کہلا بھیجی چنانچہ یوقنا نے یہ قبول کیا اور رسولونکو
یعنے ہدیہ لانے والون کو اپنے اصحاب کے خیمون مین اُتارا تھا کہ خیمے اُنکے جانب قلعہ شرقی کے ایستادہ تھے پھر جس وقت
مسلمانان اصحاب عبد اللہ و سہیل قلعہ زبا مین داخل ہوئے تو یوقنا نے اظہار فریاد و خروش کا کیا اور کہنے لگا قسم
اپنے دین کی یہ عرب کے لوگ شیاطین ہین بعد ازان مسلمانون نے مصلحۃً کچھ اسباب دختر یوقنا کا لوٹ لیا اور شاباش قرقیسیا
کو جالیا اور بنا بر اس واقعہ کے طریف بن احد ربیعہ بن مالک نے یہ اشعار پڑھے اور وہ سائر و راجز مسلمین صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا

أتينا إلى أرض الفرات مع الربا
وأعني بيوقنا عليه تحية
وصاح على الملعون صاحب زوبيا
ليسخطي غدا بالبعث يوم معاده

ونحن نروم الروم من كل فاجر
لنا صاحب للأعدا بحيلة غادر
فأورده في الحال سكنى المقابر
بروح وريحان وحور قواصر

وقد أمنا ليث الحروب وسهمها
وقاتل أبناء الصليب وجرمهم
وملكنا القلعتين كلاهما

همام شجاع في الذراعين قاصر
بحد حسام ماضي القطع باتر
سعود وإقبال ونصرة قادر

یعنے ہم لوگ طرف سرزمین فرات کے قلعہ زبا مین آئے
اور ہم جستجو مین روم کے ہر ایک فاجر بدکار کے ہین پیشرو ہمارا شیر جنگ ہی اور وہ تیر ہی پیکار کا بزرگ ہی شجاع ہی
باوجود کوتاہی بازو کے (یعنے باعتبار خلقت کے انسان سست بنیان قاصر الذراعین ہی) اور مراد میری ان اوصاف
سے یوقنا ہی اُسپر ہدیہ سلام کہ وہ جنگ کرتا ہی دشمنون سے ساتھ حیلہ و خدع کے اور قتال کی اُسنے اولاد صلیب
اور اُنکے لشکر سے ساتھ تیزی شمشیر قاطع و بران کے اور اُسنے نعرہ مارا اوپر اس ملعون صاحب زوبیا یعنے صاحب قرقیسیا
کے پھر اُسکو داخل کر دیا فی الفور سکونت کرنے کے لیے قبر مین اور دونون قلعون کا ہمکو مالک کر دیا وقت سعد اور
اقبال اور نصرت خداوند کے قریب ہی کہ وہ یوقنا بہرہ مند ہوگا کل کے روز وقت بعث و نشر اور حشر کے ساتھ

آسایش وتنعم اور حوران بہشتی کے روایت کی ہو سیف بن عمر والتمیمی نے بواسطہ اپنے رواۃ کے محمد بن ابی لیلیٰ
ابن میسور سے اُسنے کہا جب ایسا امر میان یوقنا اور راشفکیاص کے واقع ہوا جیسا کچھ ہمنے ابھی ذکر کیا اور یوقنا نے اپنی قلعہ
قاطر سے حیلہ گریز کا کر کے اپنی دختر اور اپنے اصحاب خاص اور اُن ایلچیون کو جو ہدیہ لائے تھے ہمراہ لیکر قرقیسیا کو چلا
گویا کہ یہ سب شکست پاکر بھاگے جاتے تھے چنانچہ شام کو قرقیسیا مین پہونچے اور اُن ایلچیون نے یوقنا کو پاس شہریاض بادشاہ کے
داخل کیا اور خبر دی کہ مسلمانون نے قلعہ زبا اور زوبیا دونون کو لے لیا اور اُن عربون نے یوقنا اور اُسکے اصحاب کے ساتھ
ایسا کچھ کیا یہ سنکے شہریاض کو اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہوا تب یوقنا نے کہا ای میرے آقا آپ اندیشہ نہ کیجیے ہم آپکے سامنے
مقابلہ کرتے ہین یہانتک کہ ہم اپنی جان نثار کرینگے اگر عرب لوگ ہمپر اُتر آوینگے اور ارادہ ہمارے حصار کا کرینگے تو ہم اُنکو
تماشا اپنی قتال کا اُنسے لڑکر دکھلا دینگے اور وہ ہرگز آپ کو کسی طرح کی برائی نہین پہونچا سکتے ہین یہ کلام یوقنا کا سنکے
ملک شہریاض کو وثوق واعتماد ہوا اور بطیب خاطر اُسکو خلعت دیا اور اُسکے لیے جا سے خالی کر دی اور اُسکو ایک مکان مین
قریب اپنے اُتارا اور اُسی رات کو شہریاض نے بسول یا بنا پاس اپنے خال یعنے ماموں کے روانہ کیا کہ وہ اُس زمانے
مین سرزمین ربیعہ کا بادشاہ تھا راس العین کے مقام مین تھا اُسکو لکھا اور کہہ بھیجا کہ عرب لوگون پر ہماری نصرت کرو اور اُسکو
اس بات کی خبر دی کہ عربون نے ہمارا قلعہ زبا و زوبیا لے لیا ہو اور یہ شخص معظم شاہ حلب کا چند روز اُنکے یہان رہکر
اُنسے بھاگ آیا ہو اور ہمارے پاس موجود ہو اور وہ [illegible] طرف دیر مربعہ کے نکلا پھر وہان سے جانب مجدل
طرف مقام راس العین کے گیا وہان اُس بادشاہ کو ایک قلعہ [illegible] و مشید مین پایا کہ وہ تہیہ آلات حصار مین مصروف
تھا اور قلعہ کی خندقون کو پہنا اور عمیق کراتا تھا اور خیمون کو اور دیوارون کو قلعے کے ہر طرف اور بیراہ نقب سرنگ کے برپا کیا تھا و یا نزد
آمد عیاض بن غنم اور اُسکے اصحاب کے آمادہ ملاقات تھا اور تمام مردم عرب جزیرہ بنی تغلب وغیرہ سے اُسکے پاس
جمع تھے اور اُنکے لیے کھانے ضیافت تیار کرایا تھا اور اُن عربون کے امراسب مدعو تھے مثل نوفل بن مازن اور
بن تغلب بن عاصم اور راشج بن وائل و مسیرۃ بن وائل و مسیرۃ بن عاصم و خرام بن عبد اللہ و قارب بن الاصم
یہ سب جمع تھے اور اُن لوگون سے وہ بادشاہ یہ کہتا تھا کہ ای جوانان عرب ہمیشہ سے تمہارے صغیر و کبیر اور حر و عبید
چرواہی کرتے ہو اور ہمنے اپنی زمین کو تمہارے لیے مباح و مجاز کر دیا ہو کہ تم اُسکے حزن و سہل مین یعنے سخت و نرم
چرچھائی اور ترائی صحرا و کوہسار مین اپنے مواشی چرالیتے ہو اور ہم تم سے رضامند ہین کہ تم ہمارا محصول قسم اور باشیم وغیرہ
ادا کرتے ہو اور تم سب ہمارے امن و امان مین پہونچ ہو لوگ تمہارے بنی اعمام یعنے تمہارے چچا زاد [illegible] تمام ملک شام کے
مالک ہو گئے ہین اور اُسکے قلعے اور سرزمین مصر اور جو حدود اُس سے متعلق ہین سب اپنے قبضے مین کر لیا ہو اور پھر اُسپر
اکتفا نہین کرتے یہانتک کہ ہمارے [illegible] طرف آتے ہین اور ارادہ رکھتے ہین کہ [illegible] ملک پر مزاحمت کرین اور
ہمکو ہمارے [illegible] سے نکال دیوین اور تم لوگ خوب جانتے ہو کہ اگر وہ لوگ تمپر ظفریاب ہونگے تو وہ نہ تمہاری جان

باقی رکھینگے نہ تمھارا مال اور وہ تجھسے رضامند نہونگے مگر اُس صورت مین کہ تم اُنکے دین مین داخل ہو اور وہ تمکو نہ چھوڑینگے یہانتک کہ اپنے دین کے واسطے اور اپنے اہل و اموال کے لیے اُنسے مقاتلہ کرو پس لازم ہے کہ تم سب یکدست و یکدل ہوجاؤ کہ تم مین سے کوئی کسی بات سے باہر نہو اور نہ کوئی بات تم مین سے نکلنے پاوے جیسا کہ حال جبلہ بن الایہم اور آل غسان کا تھا رفاقت مین ہرقل بادشاہ کے پس اگر ہم اس قوم پر ظفریاب ہونگے تو ملک و زمین مین حصہ ہمارا تمھارا برابر ہے اور اگر امر دگرگون ہوا تو ہم تم دین واحد پر مرینگے اور ذکر و چرچا ہمارا ہمیشہ باقی رہیگا یہ کلام اُس بادشاہ کا سنکر جزیرہ کے قبائل عرب نے امتثال امر کیا اور باہم تحالف و تعاہد کیا یعنے آپسمین قول و قسم سے یہ بات مقرر ہوئی کہ ایک ہی تلوار سے سب مرین یعنے اس جنگ مین سب ملکر جانبازی کرین بعد ازان بادشاہ نے انکو مال و زر و سلاح بہت سا عطا کیا کہ وہ سب ہمراہ بادشاہ کے ہولیے بعد ازان اُسی عالم مین ایلچی صاحب قرقیسیا کا بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا اور نامہ اُسکے خواہرزادے شہریاض کا اُسکو حوالہ کیا جب اُسنے نامہ پڑھا اور اُسکے مضمون سے مطلع ہوا کہ اُسنے اُسمین بطلب مردم مبارزہ کے لکھا تھا اور ریک الارمنی کو طلب کیا تھا اور وہ شخص وہ ہے جسنے بلاد تل موزر یعنے تو وہ ہاے موزر و دسن و تل عرب و عابدین و سوائد کا کہ یہ سب گڑھیان بلندی تودون پر واقع ہین تیار کی تھین چنانچہ شاہ ربیعہ نے اُس ارمنی کو چار ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا پھر جبکہ وہ ارمنی چار ہزار جمعیت سوار کے ساتھ قرقیسیا مین پہونچا اور حال یہ ہے کہ یہان شہریاض بادشاہ نے پل قرقیسیا کا جو خابور پر بنا تھا تڑوا دیا تھا اُس پل مین آہنی ستون قائم تھے اور اُسپر بھاری بھاری زنجیرین تھین اور اُن زنجیرون پر تختیان جڑی تھین اور اسی طرح جانب فرات سے بھی پل شکست کرا دیا تھا اور اپنے شہرون اور بستیون کے گرداگرد خندقین عمیق کھدوا دی تھین اور اپنے شہرون اور قریون کو مانند قلعون کے مستحکم و استوار کر لیا تھا اور اُسمین اقامت رکھتے تھے اور انتظار لشکر اسلام کرتے تھے

ذکر فتح قرقیسیا

جب شرجون وزیر نے قلعہ غربی زلوبیا کو بامر یوقنا سپرد عبد اللہ بن غسان کر دیا اور عبد اللہ اُسپر مسلط ہوا اور یوقنا عربون کو چھوڑکر قرقیسیا کی طرف بھاگا اُسوقت شرجون مسلمانون کو طرف قلعہ شرقیہ کے لے گیا اور اُسپر قابض و دخیل کر دیا اور اُسمین جو کچھ مال و متاع اشفکیاص کا تھا اُسکو قبضے مین لائے اور کسی کو پاس عیاض بن غنم کے خفیہ روانہ کیا اور جو جو کار نمایان یوقنا نے کیے تھے وہ پوشیدہ کہلا بھیجا چنانچہ عیاض اور سارے مسلمانون نے ملکر یوقنا کے حق مین دعاے خیر کی اور اُسکی شکرگذاری مین زبان کھولی اور عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو اس مضمون سے لکھ بھیجا کہ جو کچھ قلعہ شرقیہ مین ہے تم دونون اُسکی حفاظت کرو اور اُسمین سے بقدر ایک درہم کے بھی نہ لیا جاوے یہانتک کہ یوقنا وہ سب کچھ اپنی دختر کو تفویض کرے اور کسی معتمد کو اُس قلعہ کی حفاظت کے لیے چھوڑکر تم دونون بطلب قرقیسیا روانہ ہو اُسپر دعا و مار و زیادہ والسلام چنانچہ جسوقت یہ نوشتہ پاس عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کے پہونچا تو

جو کچھ عیاض نے اُسمین اُنکو حکم کیا تھا اُسکی تعمیل بجا لائے کہ قلعۂ غربیہ پر احوص بن عامر کو متولی کیا اور اُسکی ہمراہی مین سو سوار مقرر کیے اور قلعۂ شرقیہ پر زیاد بن الاسود کو حاکم کرکے ایک سو سوار اُسکے ساتھ بھی تعنات کر دیے پھر بعد فراغ اس امر کے عبد اللہ اور سہیل طرف قرقیسیا کے روانہ ہوئے تا آنکہ درمیان اُنکے اور قرقیسیا کے فرات حائل ہوئی تب اس سرزمین کے بعض باشندگان نے ان لوگون کو مقام مخاضہ کی طرف راہبری کی اور یہ لوگ وہان رات بھر ٹھیرے رہے علی الصباح روانہ ہوئے اور اُس سرحد مین پہونچے جہان وہ سب دشمنان خدا جمع تھے اور مسلمانون نے ایلچیون کو طرف ماجن و محولہ و بدیل کے روانہ کیا اور اُنکے لیے امان بھیجی پھر اُنکے گھرون مین جا اُترے اور اُنکے مہمان ہوئے پھر اُنسے یہ کلام کیے کہ اگر ہماری فتح ہوگی تو ہم تمھارے ساتھ احسان و نکوئی کرینگے اور اگر شکست ہوئی تو ہم تمھارے یہان سے پھر جاوینگے اور تم لوگ ہماری عدالت سے جو درمیان تمھارے مرعی ہوئی مشکور و ممنون رہوگے چنانچہ باشندگان ماجن وغیرہ نے اس بات کو منظور کیا اور اُنکے ہاتھون غلہ بیچا راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی ہلال بن عاصم نے یحیی بن جبیر سے اُنھون نے سوار بن یزید سے کہ جب عبد اللہ بن غسان نے طرف اہل قریات ماجن وغیرہ کے ایلچی بھیجکر اُنکو رضامند اور اُنسے ساز کر لیا تو بعد کئی روز کے سہیل بن اساف التیمی کو جو صحابۂ اولین مین سے تھے سو آدمی مسلمین مین سے اُنکے ہمراہ کرکے واسطے رسد رسانی کے مقرر کیا تاکہ ناحیۂ ماسکین سے غلہ وغیرہ لد والاوین تا آنکہ سہیل مع اپنے ہمراہیون کے روانہ ہوئے جب سمسانیہ مین پہونچے تو اُسکو تاخت و تاراج کیا اور اُسکے باشندون کا مال لوٹ لیا ناگاہ نوفل بن مازن جو سرداران لشکر شہریاض بادشاہ سے تھا پانچ سو سوارون سے آپہونچا پس جو کچھ مسلمانون نے لیا تھا اُنسے وہ سب چھین لیا پھر درمیان اُنکے قتال واقع ہوئی چنانچہ مسلمانون نے بجوش دلی تمام و صفائی طینت و نکوئی نیت سے حملہ کرنا شروع کیا اور اُس حالت مین قلب اُنکے منزہ تھے شک و ریب سے بسبب وفور ایمان کے اور زبانین اُنکی ناطق تھین ذکر رحمٰن مین پس وہ سب برابر مشغول قتال رہے یہانتک کہ منجملہ اُن مسلمانون کے بتیس مرد شہید ہوئے اور سینتالیس نفر منہزم ہوئے اور ستائیس آدمی اسیر ہوئے اور ان اسیرون مین سہل بن اساف بن عدی بھی تھے پس جو کچھ نصاری کے ہاتھون سے ان مسلمان پر گذرا تھا ان مفرورون نے جاکر اپنے اصحاب سے بیان کیا اُنکو سخت صدمہ پہونچا اور یہ امر اُنپر عظیم واقع ہوا راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی نوفل بن عامر نے سالف بن عاصم سے اُسنے سالم بن دوسی سے اُسنے کہا مین ہمراہ سہل بن اساف کے حاضر تھا تو جسوقت ہمنے سمسانیہ پر غزوہ کیا ناگاہ نوفل بن مازن ہمپر آپڑا اُسوقت واللہ ہمنے ایسی قتال شدید کی کہ مثل اسکے مین کسی معرکہ مین حاضر نہوا تھا یہانتک کہ ہوگیا اہل ہزیمت سے جو ہوگیا یعنے بھاگا جو بھاگا سالم بن عبد اللہ نے کہا کہ جب نوفل بن مازن نے لوگونکو اسیر کیا تو اُنکو رسیون مین جکڑکر باندھا اور بعضون کو بعض سے ملاکر کس دیا اور اُنکے پانوٗن کی رسیان اپنے گھوڑون سے باندھ دین اور اُنکو بطرف راس العین کے لے چلا پھر لوگون نے نوفل کو

خبر دی کہ شہر یاض بادشاہ مقام مرج الطیر مین طرف مشقب کے ہی تب نوفل اُسی طرف چلا اور اُسکے ساتھ اُسکے
چچا کی اولاد سے چالیس بھائی تھے چنانچہ اُن قیدیون اصحاب نبی صلعم کو پاس شہر یاض کے لے گیا اور روبرو اُسکے
لیجا کر کھڑا کیا اور اُنکے احوال سے اُسکو خبر دی پس اُسنے ان سب کے قتل کا حکم کیا آخر وہ سب شہید کیے گیے اور اُن مقتولون کے
اخیر مین سہل بن اساف باقی رہ گئے تھے اور وہ نہایت مرد وجیہ و صاحب حسن و جمال تھے تو ایک بطریق یعنے رئیس
نصاری نے اُنکی جان بخشی کے لیے سفارش کی شہر یاض نے سہل کے تئین اُس بطریق کے حوالہ کیا اور اُسکو ہبہ کر دیا
اور اُس بطریق کا نام توتا ابن یورک تھا اور وہ حاکم کفر توتا کا تھا چنانچہ توتا نے سہل کو اپنے ہمراہ لیا اور بمقام کفر توتا
اپنے قصر مین لایا اتفاقاً دختر توتا نے سہل کو دیکھا تو اُنکو اپنے باپ سے طلب کیا توتا نے کہا اے بیٹی ہر آئینہ مسیح نے
اس جوان کی مہر و محبت میرے دلمین ایسی ڈال دی کہ مین نے بادشاہ سے اُسکی سفارش کی اور جان بخشی کرائی تو
بادشاہ نے اسکو میرے حوالہ کیا تو مجھسے اسکو لے چنانچہ اُسنے جب سہل کو مانگ لیا تو اُنکو اپنی بستان مجلسرا مین داخل کیا
پھر کئی دن کے بعد جب وہ لڑکی اُس بستان مین گئی اور سہل بن اساف پر نظر اُسکی پڑی تو بہت مسرور ہوئی اتفاقاً
سہل اُسوقت تلاوت اس آیہ کی کر رہے تھے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ تَرٰاہُمْ
رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاہُمْ فِیْ وُجُوْہِہِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ یعنے محمد رسول ہی اللہ کا اور
جو لوگ ساتھ والے ہین وہ کافرون پر سخت تر ہین اور آپسمین نرم و رحیم تر ہین تو اُنکو دیکھتا ہی کہ وہ رکوع و
سجود مین مشغول رہتے ہین اور فضل و رضا کے طلبگار ہین پیشانیان اُنکی نشان سجود سے اُنکے چہرون پر نور افشان
ہین آخر اُس لڑکی نے جب قرارت سہل کی سُنی تو اُسکے دلکو تاثیر کر گئی وہ بولی کیا ہی یہ کلام فصیح و پاکیزہ اور آسان
تر ہی واسطے فہم کے سہل نے یہ کلام ملک علام کا ہی کہ اُسینے اسکو ہمارے سید انام پر نازل کیا ہی تب اُس
لڑکی نے کہا اس کلام مین جو کہ ذکر محمد ہی پس وہ تو لامحالہ ہمارا سا نبی ہی مگر یہ کون لوگ ہین جنکی شان مین وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ
واقع ہی سہل نے کہا وہ اُس نبی کا مصاحب اور وزیر ابوبکر الصدیق ہی رضی اللہ عنہ اور اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ وہ صاحب
ان فتوح کا اور بھیجنے والا لشکر اسلام کا عمر بن الخطاب ہی رضی اللہ عنہ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ وہ اُس نبی کا کاتب وحی اور
اُسکا داماد عثمان بن عفان ہی رضی اللہ عنہ تَرٰاہُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا وہ برادر محمد اور اُسکا پسر عم اور مالک اُسکی تیغ کا علی
بن ابی طالب ہی رضی اللہ عنہ یہ سنکے وہ لڑکی اُنسے کلام کرنے لگی اور نام اُسکا ابریتا تھا اور وہ بخط توریۃ و انجیل کتابت
کرتی تھی اور زبان عرب مین کلام کرتی تھی اور اکثر وہ علماے یہود و نصاری سے حال رسول اللہ صلعم کا استفسار
کیا کرتی تھی مگر کوئی اُنمین اُسکو مفصل خبر نہ دیتا تھا یہانتک کہ سہل بن اساف اُسکے ہاتھ لگے پھر اُسنے پوچھا
کہ جنکا ذکر تو نے کیا ہی یہ کون ہین سہل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جب کچھ کلام کرتے ہین تو تسبیح بولتے ہین اور
جب جہاد کرتے ہین تو ثابت قدم رہتے ہین اور جب اسپ پیشرو اور سریع السیر پر سوار ہوتے ہین تو توفیق

پاتے ہین اور جب وادی طلب مین چلتے ہین تو پروا رفیق نہین رکھتے ہین اور جب عالم افضال یعنے نشان نبرد ستان کارزار کی جھلک دیکھتے ہین تو ہمہ تن اُسکے مشتاق ہوتے ہین اور اُنکے سینون مین ندا دی گئی اور دلون مین اُنکے یہ الہام ہوا کہ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ یعنے یہ وہ لوگ ہین کہ جس بات پر خدا سے عہد کیا اُسکو سچ کیا یعنے وفا کیا بعد ازان یہ اشعار پڑھے

رجال من الاحباب تاهت نفوسهم	ینادونه خوفا ویدعونه قصدا	وقاموا بلیل والظلام معسعس
الی منزل الاحباب فاستعمل الجدا	یحنون حث الشوق نحو ملیکهم	وقصدهم الفردوس من جنة الخلدا
اولئک قوم فی العبادة اخلصوا	فتاهوا به شوقا وماتوا به وجدا	یعنے یہ اشخاص وہ احباب ہین کہ نفوس

اُنکے شوریدہ و سرگردان ہین شوق الٰہی مین یا یہ کہ دل اُنکے ہیبت زدہ و ترسان ہین خوف معاصی سے کہ اپنے پروردگار کو پکارتے ہین خائف ہو کر اور اُس سے دعا مانگتے ہین ارادت دل سے کھڑے ہوتے ہین یعنے جاتے ہین تاریکی شب تا خوش کرنے والی مین طرف منزل احباب یعنے عبادت گاہ کے جو محبوب ہے پس عمل کرتے ہین بکوشش تمام یا یہ کہ عمل بکوشش کرتے ہین اور آمادہ ہوتے ہین برانگیختگی شوق سے بطرف اپنے مالک کے اور قصد اُنکا فردوس کا ہوتا ہے جو جنت الخلد یعنے باغ بہشت ہمیشگی کا ہے یہ وہ قوم ہین کہ طرف عبادت کے خلوص و میل رکھتے ہین پس سرگشتہ رہتے ہین شوق مین اور مرتے ہین حالت وجد مین پھر بریان نے سہل سے کہا مین نے میسا راہب و برقنا سے سنا ہے کہ ہر آئینہ حق تعالےٰ تمہارے نبی کی دعوت یعنے اُسکی دعوت اسلام کو شرق سے تا غرب نشر و نافذ کریگا اور مغرب و مشرق تمام اُسکے قبضۂ اقتدار مین دیگا اور اہل اسلام اُسکے تئین اپنے پدر و مادر اور برادر و خواہر سے افضل و اولے جانینگے اور ان سب سے زیادہ تر اُسکو عزیز رکھینگے اور بعد وفات کے اُسکے مزار پر زیارت کو آوینگے اور جب اُنکے روبرو اُسکا ذکر ہوگا تو اُسکے اوپر بآکثار تمام درود و صلوٰۃ بھیجینگے تب سہل نے اُس سے کہا کیا تجکو یہ معلوم نہین ہے کہ وہ اپنی ایام حیات مین اپنے اصحاب کے حق مین دعا کرتا تھا اور اُنکے لیے اور جو کوئی اُسکے گھر مین داخل ہو کر اسکا اقرار اور تصدیق اُسکی کرتا تھا اُن سب کے واسطے استغفار کرتا تھا چنانچہ عائشہ زوجۂ نبی صلعم نے روایت کی ہے کہ جس شب کو رسول خدا صلعم کے تشریف لانے کی میرے پاس باری تھی جب ثلث اول یعنے پہلی تہائی رات کی گذری کہ فلک انوار تارونکے ساتھ دور کرتا تھا اور آسمان ستارون سے چمکتا تھا اور شیاطین پر شہاب ثاقب کی مار پڑتی تھی اور سراپردۂ الٰہی کے بازو کشادہ تھے اور ظلمت نے سیاہی اپنی برطرف کی تھی پس اس ہنگام مین کہ مین سوتی تھی اور میرے پہلو مین افضل مرسلین و اکرم مخلصین و متوسلین تھے ناگاہ اُنکے کلام شریف نے مجھے بیدار کر دیا اور اُسوقت وہ فرماتے تھے کہ اے چشم سرمگین بسرمہ ثبات تو غافل ہے واردات ہیبات سے بیدار ہو اپنے خواب سے اور مشغول ہو بعمل خیر واسطے ازبراے روز تمام یعنے قیامت کے کہ اُسوقت اُولُو الْاَلْبَاب اُٹھتے ہین اور اپنے رخسارون کو آستان عجز پر اور خاک نیاز مین ملتے ہین عائشہ رضہ نے کہا پھر مین نماز کے لیے اُٹھی اور مجھے حضرت نے کھڑا کیا اور آپ شفاعت امت کرتے تھے

یہانتک کہ روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور شگوفہ فجر کا شگفتہ ہوا تو حضرت نے مجھسے فرمایا اٹھ واسطے نماز و استغفار
کے حاضر ہوا در پروردگار سے طلب عفو کر چنانچہ مین حضرت کی خدمت مین حسب ارادہ اُنکے کھڑی ہوئی اور
مقصد و مراد کو پہونچی یعنے فائز بسعادت ہوئی پھر جسوقت حضرت تسبیح سے فارغ ہوئے اور جسم اطیب سے خوشبو
ہر طرف پھیل گئی اور مہکنے لگی تو اسوقت مین نے یہ دیکھا کہ حضرت دم سرد بھرتے ہین یعنے ٹھنڈی سانس
لیتے ہین اور انگشت سبابہ سے جو ہر دندان ملتے ہین یعنے انگلی کو دانتون پر مارتے ہین تو مین نے عرض کی ای
سید موجودات و وجود ای بہترین از روے آبا و اجداد تحقیق کہ انگشت بدندان زدن عادت اہل عرب کی
اس حالت مین ہی جب کوئی امر اہم انکو پیش آتا ہی یا کسی حال مین وہ متالم ہوتے ہین اسکے جواب مین فرمایا
کہ اسوقت مین نے حال عاصیان اپنی امت کا یاد کیا اور مجکو خیال مخلصین اپنی محبت کا آیا اسلیے کہ مجھے قول پروردگار
یاد آگیا ہی لَاَمۡلَئَنَّ جَہَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ﴿﴾ یعنے حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ البتہ جہنم کو مین جنون اور آدمیون سے
بھرونگا تب مین نے عرض کی یا رسول اللہ کیا حق تعالیٰ نے آپ پر یہ نازل نہین کیا ہی لِیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ
مِنۡ ذَنۡبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ یعنے تا کہ حق تعالیٰ تیرے گناہان گذشتہ و آیندہ بخش دیوے درینصورت واللہ کہ حق تعالیٰ بموجب قول
خود بالضرور آپ اور آپ کی امت سے عفو کریگا وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی یعنے عنقریب پروردگار تیرا تجکو وہ کرامت
و منصب شفاعت عطا کریگا کہ تو رضامند و خرسند ہوجائیگا اور ہر آئینہ آپ وہ ہین جسکے نور سے حق تعالے نے آسمانون
اور زمینون اور عرش و کرسی کو خلق کیا اور آپ وہ ہین جسکے دروازے پر براق تقرب کا حاضر کیا گیا اور آپ وہ ہین
جسپر عالم ملکوت منکشف ہوا اور جو بسمت بارگاہ قرب و جبروت بلند کیا گیا اور آپ وہ ہین جسکو لیلۃ القدر دی گئی آپ
صاحب بطحا و مالک حرم ہین آپ کے آگے پتھر موم ہین یعنے آپ کے سامنے رفق و نرمی کرتے ہین اور درخت
آپ پر سلام کرتے ہین اور آپ کے لیے شق قمر ہوا الشب ابرار اور آپ پر نازل ہوا یَاۤ اَیُّہَا النَّبِیُّ جَاہِدِ الۡکُفَّارَ یعنے
ای نبی جہاد کر کفار سے اور آپ مالک عرفات و منیٰ ہین اور آپ مخصوص ہین ساتھ شکر و ثنا کے یعنے حمد خدا
بجا لاتا اور شکر اسکا ادا کرنا آپ ہی کا کام ہی اور قریب ہی کہ حق تعالیٰ آپ کو دربارۂ امت کے منصب منت و
احسان پر پہونچا دیگا کیا حق سبحانہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ مقام محمود کا نہین کیا ہی اور آپ کے لیے لواے حکم
یعنے لواے حمد تیار نہین کیا ہی اور کیا آپ سے عہد حوض مورود یعنے حوض کوثر کا ساتھ کرم وجود کے نہین کیا ہی
اور کیا انوار سعادات کو آپ کی امت پر تابدار اور ابرہاے توفیق کو اُنپر رحمت بار نہین کیا ہی اور کیا آپ کے
علم ظفر شیم کو جو ہاتھ مین آپ کے اصحاب کے ہی بجواہر قبول آراستہ نہین کیا ہی اور اُسکے پھریرے پر یہ نہین
لکھا ہی عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا قریب تر ہی کہ تیرا پروردگار تجکو مقام محمود یعنے مقام کرامت و
شفاعت پر فائز کریگا پس آپ اپنی امت پر نزول عذاب کا کیون خوف کرتے ہین وحالانکہ حق تعالیٰ نے بقول خود

انکو سائر الناس پر فضیلت دی ہی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنے تم لوگ بہتر ہو اُس امت مین جو واسطے ہدایت عوام الناس کے مقرر کی گئی ہو اے میرے آقا آپ خوب جانتے ہین کہ آپ کے باپ آدمؑ نے بواسطہ آپکے پروردگار سے خواستگاری شفاعت کی تو حق تعالی اُنپر متوجہ و مہربان ہوا اور نوحؑ نے آپکے وسیلے غرق سے امان مانگی تو حق تعالی نے اُنکو نجات دی اور ابراہیمؑ کو باوصف اُس علو قدر کے آپکے ذریعہ سے حق تعالی نے آگ سے محفوظ رکھا اور موسیٰ نے باوجود اُس تقرب و مرتبہ کے آپکے وسیلے سے سوال شرح صدر اور تیسرامر کا کیا راوی کہتا ہی کہ غرض سہل بن اساف کی ذکر اس مناقب سے یہ تھی تا وہ لڑکی طرف دین اسلام کے رجوع کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اُس لڑکی نے کلام سہل سنا تو بولی کہ تمھارے نبیؐ کے دین مین جو کوئی داخل ہو اور اُسکے قول کا قائل ہو تو اُسکے لیے کیا جزا ہی سہل نے کہا وہ اپنے گناہون سے مثل اُس روز کے پاک ہو جاوے جسدن اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور اُسکے سارے سیئات محو ہو جاوینگے اور جزا اُسکی رضوان اور جنان ہی بعد ازان یہ آیت پڑھی مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا یعنے جو کوئی عمل بد کرتا ہی یا اپنے نفس پر ظلم یعنے گناہ کرتا ہی اور بعد ازان حق تعالی سے طلب مغفرت کرتا ہی تو حق تعالی کو آمرزگار اور مہربان پاتا ہی پھر جب برتیا لڑکی نے یہ کلام سہل کا سنا تو اُسکے دل پر اثر کر گیا اور عقل و رائے اُسکی اس کلام اور دین اسلام کی طرف مائل ہوئی تو اُسنے کہا اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کہ مین ادائے شہادت کرتی ہون اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود لائق عبادت نہین کہ وہ فرد یکتا ہی کوئی اُسکا ہمسر و شریک نہین اور گواہی دیتی ہون اس امر کی کہ بے شبہ محمد بندۂ خدا اور رسول خدا ہی صلے اللہ علیہ وسلم چنانچہ سہل اُسکے اسلام لانے سے نہایت فرحت و مسرت اندوز ہوئے بعد ازان برتیا نے سہل سے کہا کہ اس راز کو رات تک مخفی و مکتوم رکھو یہانتک کہ پردۂ شب مین مین تیرے پاس آؤن اور تیرے ہمراہ لشکر اسلام مین چلی جاؤن راوی کہتا ہی کہ مجھسے روایت کی صاعد بن عدی النمیری نے اور اُنھون نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ مدینے مین لوگون سے بیان کرتے تھے اس زمانے مین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے تمام مال راس العین کا اور خزانہ شہریاض بادشاہ کا پیش کیا گیا تھا تو اسوقت راوی نے بقیہ روایت مذکورۂ بالا اسطرح ذکر کیا کہ آخر وہ لڑکی یعنے برتیا سہل کے پاس سے اپنے محلات مین چلی گئی اور وہان اپنے گھوڑون کو طلب کیا اور اپنے باپ کے مال سے ایک ہزار دینار زادراہ لیا پس جسوقت شب تاریک ہوئی تو بعد تجسس و تفحص احوال نگہبانون کے وہ دروازہ کھولا جو باب السر و در راز تھا چنانچہ برتیا نے یہ دیکھا کہ گرد قصر کے جتنے پاسبان ہین خواب مین ہین تو طرفۃ العین مین پاس سہل کے آئی اور نظربندی سے انکو وارستہ کر دیا اور اُسنے کہا بسم اللہ اٹھو برکات نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور راہی ہو پس سہل اٹھکر دروازے پر آئے

تب بریتیا نے اُنکو ایک زرہ پہننے کو دی اور آپ بھی ویسی ایک زرہ پہن لی اور یہ دونون اُسی دروازے سے نکلے تو
وہان دو گھوڑے تیار تھے پھر وہ دونون سوار ہو کر چلے جب کفر توثا سے مسافت بمقدار دو فرسخ کے طی کر چکے ناگاہ
اُن دونون نے اپنے پیچھے حس وصدا گھوڑون کے ٹاپون کی سُنی اُسوقت بریتیا نے سہل سے کہا اگر یہ لوگ رومی ہین
تو مین اُنسے مکالمہ ومخاطبہ کرونگی اور اگر وہ عرب منتصرہ ہین یعنے جنھون نے تنصّر اختیار کیا ہو تو چاہیے کہ تو اُنسے
گفت وشنود کر چنانچہ تھوڑی سی دیر گذری تھی کہ ناگاہ ایک جماعت نمودار ہوئی کہ وہ تعداد مین تینتیس سوار تھے اور وہ
لوگ سبز لباس پہنے تھے اور وہ سب اشہب یعنے خنگ گھوڑون پر سوار تھے آخر جب سہل نے اُنکو بتامل دیکھا تو پہچانا
کہ یہ سب تو اُنھی کے اصحاب ہین جنکو شہریاض بادشاہ نے شہید کیا تھا پس سہل اُنکے قریب گئے اور اُن پر سلام کیا
اور کہا سبحان اللہ کیا مین وقت قتل تمھارے حاضر نہ تھا یعنے کیا تم شہید نہین کیے گئے ہو اُنھون نے کہا ہان ہم
شہید ہوئے ہین پر کیا تو نہین جانتا ہو کہ ہر آئنہ شہدا زندہ ہین وہ مرتے نہین ہین بلکہ یہ مرگ یعنے قتل تو
اُنکا نقل ہو ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کے وتحقیق کہ حق سبحانہ تعالے آج کی شب شہدا کی ارواح کو
بنا بر زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجتا ہو اور وہ شب شب نیمۂ شعبان تھی تب سہل نے
اُن شہیدون سے کہا مین بھی چاہتا ہون کہ تمھارے ساتھ چلون اور تمھاری صحبت مین رہون اُنھون نے
جواب دیا یہ بات تیرے امکان مین نہین ہو کیونکہ ابھی تیری عمر مین اکتالیس دن باقی ہین کہ بعد ازان تو بھی
ہمسے آملیگا اور اس لڑکی کے لیے حق تعالی نے جنت مین وہ چیزین مہیا رکھی ہین جو اور اپنے مخلصین کے واسطے
تیار کی ہین اور اسکے لیے ایک قصر جواہر و یاقوت سرخ سے کنارے نہر کوثر کے بنا کیا گیا ہو سراپردے اُسکے
آویزان ہین اور انوار تجلیات سے روشن ہین اور قبے یعنے گنبد اُسکے منقش ہین سریر یعنے تخت اُسکے زرنگار ہین
اور فرش اُسکے ذکل وگداز مین سے اونچے اونچے بچھے ہین اور لب نہر کوزہ ہاے خوشنما چُنے ہین اور گوشہ ہاے
قصر اشیاے نفیسہ سے پر ہین اُسمین ملبوسات دوختہ اندوختہ ہین اور خدام اُسکے بحسن وفا سے تمام آراستہ و پیراستہ
ہین اور اُسکے دروازے پر قلم سِرّ مکنون یعنے راز در پردہ سے لکھا ہوا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنے داخل ہو جنت
جنت مین بعوض اپنے حسن اعمال کے پھر جب اُس لڑکی نے شہیدون سے یہ بات سُنی تو بولی کہ مین کسوجہ سے مستوجب
وسزاوار ان نعمتون کی ہوئی شہیدون نے کہا اس سبب سے کہ تو نے توحید اپنے پروردگار کی توثیق اور نبی
ذی وقار کی تصدیق کی ہو یہ سن کے اُس لڑکی نے ایک نعرہ کیا اور رجان بحق تسلیم کی چنانچہ سہل اپنے گھوڑے سے
اُترے اور اُسکو دفن کیا اور وہ سب شہید نظر سے غائب ہو گئے سہل کہتے ہین کہ پھر مین مسلمانونکے پاس پہونچا اور
عبداللہ ابن غسان وسہیل بن عدی سے یہ کیفیت بیان کی تو سارے مسلمین کا یقین اس امر عجیب سے زیادہ ہوا اور بعد
اس واقعہ کے اکتالیس روز سہل بن اساف زندہ رہ کے مر گئے رحمہ اللہ صفوان بن عامر نے روایت کی ہو

خویلد بن ماجد سے اُنھون نے عبد الرحمن بن النعمان سے اُنھون نے سُنا اُس شخص سے جسنے اُنسے فتوح شام
وارض ربیعہ فارس کا ذکر کیا او رکہا کہ جب لشکر مسلمین قرقیسیا پر جا پہونچا اور عبد الله وسہیل ساتھ تھے اسوقت
مسلمانون نے اپنی حفاظت کے لیے ایک خندق عمیق کھود دی اور اُسمین ایک مقام محفوظ مقرر کیا کہ اُسی مین آمد و شد
رکھتے تھے راوی کہتا ہی کہ ایاض بن غنم اُسوقت بطرف رقۃ البیضا کے تھے اُنکو خبرین متصل پہونچتی تھین اور وہ
اس تردد مین تھے کہ ابتداے جنگ کس سے کیجاوے شہر یاض کے ساتھ یا اہل حران وہانکے ساتھ تب اُنسے
خالد بن الولید نے کہا کہ جو لشکر روبرو موجود ہی اور رستے آمادۂ قتال ہی اُسکو چھوڑکر اور پر قصد کرتے ہو میری راے
یہ ہی کہ پہلے اس دشمن یعنے شہر یاض سے مقابلہ کرو پھر جسوقت اسکو شکست دوگے تو تمھاری ہیبت ہر طرف
غالب ہو جاویگی بعد ازان جس بلد پر چاہنا قصد کرنا کہ انشاء الله تعالی وہ جلد فتح ہو جاویگا یہ سنکے عیاض تھوری دیر
فکر مین متامل رہے ناگاہ خبردارون اور جاسوسون نے آنکر اُنکو اس بات کی خبر دی کہ ہمارے نسبت لڑنے کو شہر یار
بادشاہ اور بہت سے صاحبان قلعہ مستعد و آمادہ ہین مثل نوفل و قریاطس صاحب دارا و لوذر و صاحب جابین دارا
صاحب تل سباوی و آجو صاحب ماریہ و شہر یاض صاحب ماردین و روذمس صاحب حران و رہا اور لشکر اُنکا
دو لاکھ سوار سے جمع ہو اور اُنھون نے بادشاہ سے تمھارے مقاتلے و مقابلے کا ذمہ اور عہد کیا ہی اور
وہ کہتے ہین کہ ہم جنگ کرینگے دشمن سے باتفاق اپنے اہالی و اولاد کے اور ساتھ اپنے مال و موالی کے یہانتک
کہ ہم مین سے کوئی کہ بند کریگا اور از روے ترتیب لشکر کے پہلے تمھارے مقابلے کو قوم ارمن مقدم ہوئے ہین
اور بعد اُنکے روم ہین اور وہ سب فرات کے ادھر آپہونچے ہین جب عیاض نے یہ خبر سُنی تو ولید بن عقبہ کو انکی
طرف روانہ کیا اور اُسکو اپنا مطلب سمجھا دیا چنانچہ ولید نے پاس عرب بنی ثعلب کے جاکر اُنکے رئیسون کو جمع کیا اور وہ
سب نوفل بن مازن و عاصم بن اشجع و میسرہ و خرام و قارب و غیرہ تھے تب ولید نے اُنسے کہا اے جوانان عرب آگاہ ہو
کہ انجام کار پر نظر کرنا موجب امان کا ہوتا ہی ہلاکت سے کچھ تم لوگ بڑے تیر زندان اور بڑے قوی دل اور بڑے
جری اور بڑے مرد میدان زیادہ بنی غسان سے نہین ہو اور تم مین سے کوئی مشابہ و ہمسر جبلہ بن الایہم کا نہین
ہی کہ وہ شصت ہزار مردم سے پیش آیا تھا تو اُسوقت حق تعالے نے ہمین کو نیر نصرت و فتح دی اور ہمنے اُسکے بڑے
بڑے سردارون کو قتل کیا پس از روے صوابدید کے بہتر یہی ہی کہ تم لوگ ہماری طرف چلے آؤ اور ہمارے لشکر مین
شامل ہو جاؤ چنانچہ اُن سب نے تو اس بات کو قبول کیا مگر ایک گروہ اباز الشمیط کا کہ وہ تنگ با روم کی طرف کوچ
کر گئے اور باقی سب عرب بنی ثعلب جیہ مسلم جیہ کافر شریک لشکر عیاض بن غنم ہوگئے اس بات سے سارے اہل
اسلام خوشحال ہوئے اور کہنے لگے اے گروہ عرب بتحقیق کہ حق سبحانہ تعالی نے تمھارے حق مین بڑی خیر کی اور اُسنے
چاہا ہی کہ تمکو برکت بخشے اس سبب سے کہ تم ہمسے آملے اور صلیب پرستون کو چھوڑ دیا حق تعالی تمکو عنقریب اعزاز اپنے دین

اور شرف اپنے نبی کا دکھلا دیگا کیونکہ حق تعالی نے اپنے نبی سے ہمارے لیے وعدہ کیا ہی اور وعدہ اُسکا برحق ہی کہ وہ
ہمکو ملک کسریٰ و قیصر پر فیروز مند کریگا اور دونون کا خزانہ ہمکو دلا دیگا اور نبی اُسکا مخبر صادق ہی جسکی شان مین
حق تعالی نے فرمایا ہی وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی کہ منطوق کلام اُسکا خواہش نفس سے نہین یعنے کل انسان ناطق ہین مگر
وہ اپنی ہواے خاطر سے نطق کرتے ہین مگر نبی وہ ناطق ہی کہ بدون وحی الٰہی من تلقاے نفس اپنے کچھ نطق نہین کرتا
پس منطوق کلام اُسکا تمام تر وحی و الہام ہی اور کہا کہ ہمارے حق مین خداے عزوجل نے یہ فرمایا ہی وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ
مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصَّالِحُوْنَ یعنے ہمنے کتاب زبور مین بعد ذکر اوصاف بندگان نیکوکار کے
لکھا ہی یعنے یہ مقرر کیا ہی کہ وارث و والی روے زمین کے ہمارے بندگان صالحین ہونگے یہ سنکے اُن عرب
بنی تغلب مین جو کافر تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے آخر وہ سب کے سب فائز بشرف اسلام ہوئے روایت ہی
خالد بن سعید سے کہ عیاض ابن غنم کو جب یہ آگہی ہوا کہ ابا ذا الشمطا کا تابع بادشاہ روم کے معلوم ہوا تو یہ خبر حضرت
عمر بن الخطاب کو لکھ بھیجی تب اُن حضرت نے ہرقل بادشاہ روم اور اُسکے پسر قسطنطین کو نامہ لکھا اور کہلا بھیجا کہ
اگر تم ابا ذا الشمطا کو جو بنی تغلب عرب سے ہی اپنی سرحد سے ہماری طرف نہ پھیر دوگے تو ہم سارے نصرانیون کو جو
ہماری عملداری مین ہین فنا کر دینگے واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جب پیغام عمر رضی اللہ عنہ کا ہرقل بادشاہ اور اُسکے
پسر کو پہونچا تو انھون نے ابا ذا الشمطا کو اسطرف پھیر دیا راوی نے کہا کہ بعد ازان عیاض بن غنم نے قصد قتال اور
ملک شہر یاض کے کیا اور اُدھر شہر یاض صاحب قرقیسیا نے یہ بندوبست کیا کہ اُسنے رئیسان نصاریٰ کو جمع کرکے
اُنسے کہنے لگا آگاہ ہو اگلے بادشاہون کی سیرت سے مجھے یہ بات پہونچی ہی کہ وہ لوگ جب لشکر کشی کرتے تھے
تو حیلہ سازی سے وہ غافل نہ رہتے تھے چنانچہ مین بھی ارادہ رکھتا ہون کہ کل [illegible] مین بعزم ملاقات عرب کے نکلونگا
پھر جب شہر سے مین باہر نکلون تو تم لوگ مجھے میرے گھوڑے سے اُتار کر پیدل کر دو اور مجھپر اپنی تلوارون کو
اُٹھا دو کہ گویا کہ تم مجھکو قتل کیا چاہتے ہو اُسوقت مین کہونگا کہ مین عذر خواہ ہون اور وہ سواے اسکے نہین ہی
کہ مین نے تمھاری آزمائش کی تھی کہ تمھاری حمیت تمھارے دین مین کتنی ہی اور مجھکو گمان غالب ہوا کہ تم لوگ
ان عربون سے خوف زدہ ہو گئے ہو پھر جب یہ باتین مجھسے تم سنا تو پھر تم میرا اجلال و اعظام بجا لانا بعد ازان تم
عربون سے حرب شروع کر دیجیو اُسوقت پھر تمھارے پاس سے مین عربون کی طرف بھاگ جاؤنگا اور اُنسے کہونگا مین نے
ارادہ کیا تھا کہ تمھارے تئین تفویض بلد کر دون اس بات سے قوم نے مجھپر یورش کی جیسا کہ تمنے خود دیکھا ہی اور
اُنھون نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا تو مین ازروے اعتذار کے بچ گیا اب مین تمھارے پاس آیا ہون کہ مجھکو تمھاری
صحبت سے بڑی رغبت ہی پھر جسوقت مجھے امان دیوینگے اور مجھسے غافل ہو جاوینگے تو سات کو مین اُنکے امیر کو
قتل کرونگا اور مین خوب جانتا ہون کہ وہ قوم بعد قتل اپنے امیر کے اپنے امر مین سست ہو جاوینگے بعد ازان مین

وہانسے بھاگ آوینگا یہ بات سنکے اُسکے وزیر ارمنی نے کہا آپ کیونکر اپنی جان پر یہ تعب اُٹھاوینگے اور اپنے تئین کیون
اپنے تئین گندہ گناہ مین ڈالین گے اور ایسا آپ کرینگے تو جانب عرب سے ہم آپ پر امین نہین ہین اور آپ کے
حال یعنے مامون آپکے ہمپر عتاب کرینگے اور کہین گے تمنے اُنکو کیون چھوڑا اور عرب کی طرف کیون جانے دیا تو ہم کیا
جواب دینگے بعد ازان عبد اللہ یوقنا نے بھی کہا کہ ہر آئینہ یہ سردار اپنے قول مین سچا ہی اور کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم آپکو
چھوڑ دینگے اور آپ اُس طرف چلے جاوین بلکہ دربارۂ اس قوم کے مین آپ کو ایک تدبیر بتاتا ہون کہ وہ اس سے
قریب تر اور آسان تر ہی تب شہریاض بادشاہ اور وزیر ارمنی نے کہا ای ملک وہ کیا تدبیر ہی یوقنا نے کہا کہ کل
صبح کو ہم اپنی جمعیت مردم ہمراہ لیکر نکلین اور اُنسے مقابلہ کرین اور آپ ہماری کوشش و جانفشانی ملاحظہ کیجیے جیسا
کہ ہم حسب اپنی طاقت کے مقاملہ کرینگے بعد ازان ہم مصلحۃً شہر کے اندر بھاگ جاوین اور دروازے شہر کے خوب
مضبوط بند کرکے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاوین پھر وہ ہمارے قریب آوینگے اور ہم اُنسے بدستور قتال کرتے رہینگے پھر
جب ہم ایسا کرینگے تو عرب کو ہمسے طمع ہوگی اور ہمارے قریب تر آجاوینگے اور تم خوب جانتے ہو کہ انکے لشکر مین رومیون
کی ایک جماعت ہی جو سیدین ہو کر اُنکے دین مین آگئے ہین تو جب وہ ہمارے قریب آوینگے اور ہمپر ارادہ کرینگے
تو ہم اُنکو ایک نامہ لکھکر اُنکے دونکو خوش کرینگے پھر ہم اُنکے پاس ایلچی بھیجکر طلب صلح کرینگے اور ہم کہلا بھیجینگے
کہ تم اپنے عقلا مین سے صاحبان قول فیصل کو ہمارے یہان بھیجو تا ہم دیکھین کہ وہ ہمسے کیا ارادہ رکھتے ہین اور
کیا عجب ہی کہ ہم تمھاری صلح کو قبول کرلیوین آخر جب وہ لوگ ایسا کرینگے اور ہمارے پاس ہمارے قابو مین
آجاوینگے تو ہم انکو گرفتار کرلیوینگے اور اُنکے سرون پر اپنی تیغین علم کرکے اُنسے کہین گے کہ یا تو تم ہمارے ملک سے کوچ کرجاؤ
والا ہم تمکو قتل کرتے ہین پس وہ قوم جب ہمسے ایسی جد و کد یعنے یہ خطر دیکھینگے تو اپنے اصحاب کو درخواست ہماری صلح کی کہینگے
اور ہمارے یہانسے کوچ کر جاوینگے اور حال یہ ہی کہ عرب جب کچھ قول کرتے ہین تو اُسکو وفا کرتے ہین پھر اگر وہ لوگ
شہریاض بادشاہ کو شکست دیوینگے اور بادشاہ کے شہرون پر مسلط ہوجاوینگے تو بعد اپنے اس کردار کے ہم اُنکی
اطاعت مین داخل ہو کر پھر اُنکے نزدیک سے طرف بلاد روم کے بھاگ جاوینگے راوی کہتا ہی سوا اسکے نہین ہی
کہ یوقنا نے اپنے اس کلام سے دو امر کا ارادہ کیا ایک تو یہ کہ اُنکے نزدیک تہمت و اشتباہ سے بری ہوجاوے یہانتک
کہ وہ لوگ اُس سے مطمئن خاطر ہوجاوین اور دوسرے یہ کہ تا اصحاب نبی ؐ مین سے ایک جماعت قلعہ مین داخل کردیوے
اور حیلہ کرے کہ مسلمان میرے قابو مین ہین اور حال آنکہ باتفاق اُنکے اپنا دخل کرے اور شہر مین اُنکا قبضہ کرادیوے یہ
سنکے وزیر ارمنی بولا کہ اس صورت مین اگر عرب اپنے صعالیک کو جو درویش بے خانمان ہین اور اپنے خاد موکل کا چھینا
اور مارا جانا یکسان ہی ہماری طرف بھیجین اور بالفرض کہ تو اُنکو گرفتار کرلیوے اور تو اُنسے وعدہ قتل کرے یعنے قتل سے
اُنکو ڈراوے اور وہ کچھ اُسکی پروا نکرین اور اُنسے کوشش و اہتمام تمام ہمارے قتال مین واقع ہو اور وہ ہمارے یہانسے

کوچ نکر جاوین تو پھر ہم کیا کرینگے یہ سُنکے یوقنا نے اپنے تئین انکو خشمناک دکھلایا اور کنارہ کشی ظاہر کی یعنے تا وہ سمجھین کہ
ان باتون سے غصہ ہوا اور کنارہ کیا پھر یوقنا نے کہا قسم ہی مسیح کی تمھارے دون مین اُس قوم کی ہیبت سما گئی اور تم اُنکے
رعب مین آ گئے بعد اسکے اب تم کبھی رستگاری نپاؤ گے اور قسم ہی مجھکو اس امر کی جسکا مجھکو اعتقاد ہی کہ ہر آئینہ مین نے
اپنے قلعۂ حلب مین اُنسے قتال کیا اور لشکر اُنکے سوار دن کا حلب کے سائر بلدان مین سال بھر پھرا کیے اور سرگردان رہے
اگر یہ بات نہوتی کہ ایک غلام حبشی نے اُنکے غلامون مین سے جسکا نام دامس ابو الہول تھا اور اُسکے ساتھ اور بیس آدمی تھے
کہ اُنھون نے میرے ساتھ حیلہ کر کے میرے قلعہ پر مسلط ہوئے تو کبھی وہ اُس قلعہ پر قادر نہو سکتے یعنے اگر یہ امر نہوتا کہ وہ
غلام مجھپر حیلہ گری کرتا تو ہرگز وہ مجھپر قدرت نہ پاتا پس حیلہ بازی ایسی کارگر ہوتی ہی اور ایسا ہوا تھا کہ وہ اپنے جمیع
لشکرون جرار اور اپنے تمام دلاورون ذی الاقتدار کے مجھپر آ پڑے تھے پس تمھاری یہ کیا کیفیت ہی وحال آنکہ تمپر نہین
آئے ہین مگر ایک گروہ چند آدمیون کا اور تمھارا شہر و شہر پناہ بھی مثل قلعہ محکم کے استوار ہی اور اُسپر قتال بھی دشوار ہی سوا ے
دو مقام کے ایک طرف جبل دوسرا جانب غرب سے اور تمھارے تئین کوئی عذر بھی مانع نہین ہی اور جو کوئی ارادہ رضامندی
مسیح علیہ السلام کا رکھتا ہو اور طالب اجر کا ہو تو چاہیے کہ اپنے دین کے لیے قتال کرے اور اپنے اہل اور خانمان کو ان عربون سے بچاوے
اور اگر تم اِس امر کا خوف کرتے ہو کہ وہ لوگ ہماری طرف اپنے غلامون کو بھیجینگے یا ایسونکو جنکی کچھ وقعت و قدر اُنکے نزدیک
نہین ہی تو مین سارے آدمیون مین اُنکا بڑا شناسا ہون کہ تمام اُنکے شہسوارون اور دلاورون کو اور اُنکے خادمون کو اور اُنکے
خواص اصحاب کو خوب پہچانتا ہون پس تم اپنے ایلچیون کے ساتھ اُس قوم کے نام بنام نامہ بھیجو کہ وہ سب نامی و گرامی ہین انمین سے
مقداد ہین اور نعمان و شرحبیل بن کعب و نوفل و عبدالرحمن بن مالک و اسود بن قیس و خالد بن جعفر و ابن قیس و ہمام بن الحارث
و مالک بن نویرہ و سلامۃ بن عامر یہ لوگ اشراف و اعیان قوم ہین یہ سُنکے وزیر ارمنی ہنسا اور کہا قسم ہی مجھکو اپنے دین کی عرب
لوگ ان اشخاص کے سبب ہرگز اپنے کامون مین سستی نکرینگے یعنے اپنے ارادے سے باز نرہینگے مگر یہ کہ وہ تمسے رہائن یعنے گروی
و عوضی جسکو اول وبندی کہتے ہین طلب کرینگے تب یوقنا نے کہا اے تمھاری سُست ہو گئی اور دل تمھارے بودے
ہو گئے تم اُنکے پاس ایلچی کے ہاتھ نامہ بھیجو اگر اُنھون نے قبول کر لیا تو اس بات کو ہمارے سید مسیح علیہ السلام کی برکات و غنیمات سے
سمجھنا اور اگر وہ رہائن طلب کرینگے تو ہم اہل شہر سے اپنے ضعفا یعنے کمترین مردم کو اور اُنکی اولاد کو لباس فاخرہ پہنا کر
اُنکے یہان بھیجدینگے اور کہلا بھیجینگے کہ یہ لوگ ہمارے بزرگان اور رئیسان شہر ہین تب شہر یاض بادشاہ نے کہا دنگی
قربان کی یعنے قربانی مسیح کی سوا ے اُس بات کے جو کچھ تو نے ہمکو حکم کیا ہین اور کچھ نکرونگا بعد ازان بادشاہ نے اپنے
سرداروں اور اپنے اہل کارون کو حکم کیا کہ وہ لوگون کو واسطے تیاری جنگ کے امر کرین چنانچہ ان امرا نے یونہی حکم کیا پھر اُن
لوگون نے اپنے ہتھیار لگائے اور آمادۂ قتال ہوئے اور سردار لشکر اسلام نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہون چنانچہ
خیل عرب سوار ہو کر اور درۂ خندق سے باہر نکلے اور لشکر اعدا بلندی وادی سے ان لوگون کے سامنے آیا اسوقت اہل اسلام

یہ دعا پڑھنے لگے اللّٰھم انصرنا علیھم کنصر نبیک یوم الاحزاب یعنے اے ہمارے پروردگار تو ہکو ان پر نصرت دے جیسے تونے
نصرت دی تھی اپنے نبی کو روز مقابلہ لشکر کفار مکہ کے پھر ان لوگون نے اپنی صفین باندھین اور اس افسر نے لوگون کو
وعظ کیا اور آخر وعظ یہ تھا کہ دیکھو اب ہم جانب طاغیہ روم کے حملہ کرتے ہین اور اسکے صلیب[1] پرستون پر چڑھائی کرتے
ہین پس آؤ ہماری پیروی کرو اگر حق تعالی بقبل اس طاغی اور صلیبیون کے ہکو فتحیاب کریگا تو اس قوم کے قدم چھٹ
پڑینگے ان لوگون نے جواب دیا اے امیر تونے ہکو ایسے امر کی طرف دعوت کی یعنے بلایا ہے کہ وہ خود ہکو نہایت
محبوب ہے اور مرغوب تر ہے ان باتون سے جو تونے ذکر کیا پس حملہ کر ہم حملہ کرتے ہین چنانچہ محمد بن مسلمہ نے
روایت کی کہ آخر امیر لشکر اسلام اور اسکے ہمراہیون نے لشکر قریقیا پر حملہ کیا اور امیر مسلمانونکے عبداللہ
بن غسان اور سہیل بن عدی تھے پس تحقیق کہ ان لوگون نے بقتال شدید مقاتلہ کیا اور راہ خدا مین وہ جہاد کیا جیسا
حق جہاد کرنے کا ہے اور دشمنان خدا کو بھالے مارے اور تلوارین مارین اور اسی معرکہ مین عبداللہ بن مالک اشتر نے
وزیر ارمنی کو جالیا اور جب اسکی ہیئت اور شان کو دیکھا تو جانا کہ یہ کوئی انکے ملوک وسلاطین مین سے ہے آخر عبداللہ بن
مالک نے اسکے سینے مین بھالا مارا کہ اسکی پشت سے پار نکل آئی اور نعمان بن المنذر شہریاض بادشاہ پر جا پڑا
اسوقت جماعت مردم اسکے گرد سے متفرق ہوگئے تو نعمان نے شہریاض پر وار کیا مگر وہ یہ نہین جانتا تھا کہ یہ
صاحب و مالک بلد ہے بلکہ یہ سمجھا کہ کوئی منجملہ لوک کے ہے آخر اسپر حملہ کیا اور اسوقت یہ اشعار پڑھتا تھا اشعار

وانا لقوم فی الحرب لیوثھا
ونزعم انوف العدا او نرودھا
ملکنا بلاد الشام ثم ملوکھا
الی شہریاض الکلب ذاک شدیدھا
ونمضی الی حران ثم سروجھم
ابید لیوث الحرب ثم اسودھا

وتعرفنا فی الوغا اسودھا
لنا الفخر فی کل المواطن کلھا
الی ان بدلنا بالنکال عدیدھا
وتلک دارا ثم جلین بعدھا
کذاک الرہا ثم السلین نبیدھا

نحامی عن شرع الھدی ونصونہ
باحمد الھادی فذاک سعیدھا
سنوف نقود الخیل جردا سوابقا
کذا راس عین والجیوش نقودھا
وانی انا النعمان ذاک ابن منذر

یعنے مین حق مین اس قوم کے وقت جنگ کے شیر جنگ ہون بھالے کہتے
ہین مجھسے وقت وغا کے شیران کارزار شرع ہادی کی طرف ہم حمایت کرتے ہین اور اسکی صیانت واعانت کرتے ہین
اور دشمنون کی ناکین گھستے ہین اور ہم انکے تئین دفع کرتے ہین ہمارے لیے ہر مقام مین فخر تمامتر ہے بطفیل احمد ہادی کے
کہ یہی فخر اس کل مواطن کی سعادت ہے ہم تمام بلاد شام اور ملوک ملک شام پر غالب ہوئے یہانتک کہ ہمنے اسکے
عدید یعنے جماعات کو ساتھ نکال یعنے ہلاکت کے بدل دیا اور قریب ہے کہ ہم گھوڑے دوڑاوین گھوڑے تیز رو طرف
شہریاض کتے کے کہ یہ سخت تر ہے کتون مین اور ہم مالک ہونگے دارا کے بعد ازان جلین کے اور اسی طرح مالک
ہونگے راس العین کے اور اسکے لشکر کو ہنکاتے ہین و بعد ازان ہم گذر کرینگے طرف حران کے بعد ازان طرف انکے سروج کے

[1] صلیب بزبان [illegible] دار [illegible] کہتے ہین

دھر تمام بلد عجم کی اسی طرح ... سے گرد اسکے مسلمین کے آکر پھیرینگے اور مین وہ نعمان بن جبان
منذر ہون اُسکی کہ دنگا مین ہر میدان مین تیر آزما کو پھر شیران جنگ کو غرضکہ نعمان بن المنذر شہریاض بادشاہ پر جا پڑا اور دفعۃً
اسکو نیزہ مار کر زمین پر ڈال دیا پھر جب لشکر قرقیسیا نے یہ دیکھا کہ اُنکا بادشاہ مارا گیا تو وہ سب اپنے شہر کو پھر پڑے
اور اپنے شہر کو اپنا قلعہ کیا اور اُسکو بند و بست سے مستحکم کیا چنانچہ ارمانوسہ ملکہ شہریاض نہایت خوف زدہ ہوئی اور
اُسکے دل مین رعب سمایا تب اُسنے عبد صلیب یوقنا سے کہا اے عبد المسیح سوا تیرے اب ایسا کوئی ہمارا باقی نہین رہا
کہ وہ بجز تیرے سیاست ہمارے ملک کی اور تدبیر ہمارے امور کی کرے یوقنا نے کہا اے ملکہ مین آپ کے حضور مین
خدمتگذاری کو حاضر ہون بعد ازان ملکہ نے اپنے کامون کو یوقنا اور اُسکے اصحاب پر محول کیا اور یہ بات کہی تم آگاہ
اور خبردار رہو کہ یہ شہر اور ملک تمھاری طرف ہے یعنی تمھارے بھروسے ہے یوقنا نے کہا ہمپر واجب ہے کہ ہم ملک کے
حق خدمت پر قائم رہین اور اُسکی طرف سے قتال کرین بعد ازان یوقنا نے اپنے ہمراہیون کو سور پلید یعنی شہر پناہ پر چڑھایا
کہ وہ مسلمین سے قریب ہوگئے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کی یہ فوج پیدل تھی وہ فلاخن سے سنگ اندازی کرتی تھی
کہ پتھر اُنکا کبھی نشانہ سے خطا نکرتا تھا اور افسر پیدل لشکر پر اور گروہ موالی پر منذر بن العاصم تھے کہ تمام حجاز و یمن
مین کوئی شخص منذر سے زیادہ تر فلاخن انداز نہ تھا اور اُسکے قوۃ بازو کا حال یہ تھا کہ جب وہ فلاخن سے سنگ انداز
ہوتے تھے تو وہ پتھر برج اعظم سے بالاتر گذر جاتا تھا پس وہ برابر اسی طرح ہر روز سنگ اندازی کرتے تھے کہ وہ پتھر ایک
دو آدمی کا سر توڑ دیتا تھا چنانچہ عرب نے نام عاصم کا برج المنذر رکھا تھا غرضکہ ان لوگون نے اہل قرقیسیا پر نہایت
سختی و تنگی کی تب ارمانوسہ ملکہ نے یوقنا سے کہا وہ تیری تدبیرین در بارہ ان عربون کے کہان ہین جسکا وعدہ تو
ملک شہریاض سے کیا کرتا تھا یوقنا نے کہا مین اس امر مین خود متفکر ہون اور اس فکر سے مین غافل نہین ہون بعد ازان
یوقنا شہر پناہ پر جو مسلمین سے متصل تھا چڑھ گیا اور پکار کر کہا اے معاشر عرب درمیان ہمارے تمھارے یہ امر طول ہوا کیا
تمنے ملک شہریاض کو شکست نہین دی اور کیا تم راس العین پر مالک و غالب نہین ہوئے اور نہ ... اسکے ہم بھی تمھارے
مین اور تم ہمسے مال طلب کرتے ہو آخر تمھارا ارادہ کیا ہے اور ہم خوب جانتے ہین کہ جو تم کہتے ہو وہ کرتے ہو اور وفا کرتے ہو آخر
جب یوقنا کو عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اور سب صحابہ نے دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قرقیسیا پر اُسکا ارادہ
جنگ کا ہے تب سہل بن عدی نے یوقنا سے خطاب کرکے کہا اے دشمن اپنی جان کے تو نے ہمسے فریب کیا اور منصوبہ تیرا
جو ہمپر تھا وہ تمام و پورا ہوا کہ تو ہمارے دین مین داخل ہوا جب ہم تجھسے مطمئن ہوئے تو تو نے فریب کیا کہ اپنے پہلے
دین کی طرف پھر گیا آخر تو ہمسے اب کہان بھاگ کر جائیگا اور ہمسے کدھر روپوش ہو جائیگا اور ہم تیری طلب و تلاش
مین ہین اور قریب ہے کہ ہم اس شہر پر بزور شمشیر غالب ہوتے ہین اور تیری گردن مارتے ہین (یہ کلام مسلمین کا
ساتھ یوقنا کے مصلحۃً بطریق جنگ زرگری تھا) تب یوقنا نے جواب دیا اے جماعت عرب تحقیق کہ مین نے تمھاری خیرخواہیان

اور تمھاری خدمتین کین اور تئے بھی مین نے سوائے خیر کے اور کچھ نہین دیکھا ولیکن میرے دلکو یادین بھایا اور ایسا خوش
آیا کہ آخر پھر مین نے اسطرف ذیل کیا خیر اب جو کچھ ہوا سو ہوا آیندہ اس شہر مین پہونچنا تمھارا غیر ممکن ہی اور تم اسپر غالب
وقادر نہین ہو سکتے اسلیے کہ وہ نہایت مشید و مستحکم ہی اور اسمین بڑے بڑے مردان کارزار ہین اور رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے
پاس وافر ہی ولیکن تم اپنی جماعت مین سے دس آدمی کو جو تمھارے معزز اصحاب ہون اور ہم بھی اُنپر وثوق و اعتماد
رکھتے ہون ہماری طرف روانہ کرو کہ وہ ہم سے قول وقسم کرین اور ہم اُنسے قول وقسم کرین یہانتک کہ جب تم اس اقلیم کو
فتح پاؤگے تو یہ شہر بھی ہم تمکو سپرد کر دینگے اور بالفعل درمیان ہمارے تمھارے بقیہ سال حال صلح رہے اور اس
سال مین کل چار مہینے باقی ہین کہ اول ان مہینون کا رمضان ہی یعنے ابتداے رمضان سے چار مہینے باقی ہین یہ
سنکے عبداللہ بن غسان نے کہا کہ ہمنے یہ معاہدہ تیرا قبول کیا مگر وہ دسون آدمی کون ہین جنکو تو چاہتا ہی کہ ہم اُنکو تیرے
پاس بھیجین یوقنا نے کہا ارادہ میرا ان لوگون سے ہی مقداد بن الاسود و آسود مولاے قیس و خالد بن جعفر و رہم
بن قیس و ہمام بن الحارث و سلامۃ بن عامر و ابن نعیم تیس مین ان لوگونکو چاہتا ہون کہ میرے پاس آوین اسلیے کہ
بدون آنے انکے امر صلح متعسر ہی آخر عبداللہ نے اشخاص مذکور کو روانہ کیا اور یوقنا نے انکے لیے پھاٹک کھول دیا مگر
عبداللہ نے یوقنا سے یہ کہا کہ ہم بدون رہاین کے درباره اپنے اصحاب کے سستی و غفلت نکرینگے یعنے بغیر اسکے ہمکو اپنے
اصحاب کے حق مین اطمینان نہین ہی یہ سنکے یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور اُسکو خبر دی کہ وہ قوم رہاین طلب کرتے
ہین ملکہ نے کہا ہماری لڑکونکو بھیجدو یوقنا نے کہا اے ملکہ حرب مین مکر وحیلہ کرنا عرب کے یہاں سے نکلا ہی اور
بادشاہون کی شان کا یہ مقتضا ہی کہ جو کہین وفا کرین وحال آنکہ قول حکیم فارس کا ہی کہ جب غدر کرنا طبیعت اور
عادت قوم کی ہو تو وثوق و اعتماد ساتھ ہر کسی کے بہت دشوار ہی یعنے ہرگاہ عادت عرب کی مکر وحیلہ ہی اور
بادشاہون کی شان کا یہ کرنا لازم پڑا ہی تو البتہ اور ہر ایک کے مکر متعذر ہی و بہر کیف آپ جو ارادہ بھیجنے اطفال
اہل سوق کا کرتے ہین تو یہ بھی خالی از تردد نہین اسواسطے کہ آپکے اہل بلد مین رؤسا و ملوک ہین کہ وہ بعد بادشاہ آپکے
شوہر کے اگرچہ آپکی شان کو عظیم جانتے ہین لیکن وہ آپکو بچشم تانیث دیکھتے ہین یعنے آپکی طرف اُس نظر سے
نگاہ کرتے ہین جسطرح نسوان کو بعین استضعاف دیکھا کرتے ہین اور اُنکا کچھ رعب نہین مانتے ہین اور میری طرف
بعین غربت نظر کرتے ہین کہ مجھے مسافر اور بیرونی سمجھکر اپنے نزدیک میری جانب سے کچھ ہیبت نہین رکھتے ہین
اور حال ہماری صلح کا عرب کے ساتھ سنتے ہین تو ہمکو اس بات کا مالک ومختار نہین جانتے ہین درینصورت ارادہ
ہمارا اور آپکا پورا نہوگا اور جب اہل بازار بھیجے جاوینگے تو وہ لوگ ہمپر جرات وجسارت کرینگے و تعرض و تحریش آوینگے
مثل اسکے کہ جسطرح ساتھ ملک موصل اور صاحب ہنکاریہ کے معاملہ ہوا تھا اسی طرح یہ امر بھی دشوار ہو جاوے گا
تب ملکہ نے کہا پھر اس باب مین تیری کیا راے ہی یوقنا نے کہا میری راے یہ ہی کہ ہم انھین رئیسون کو پاس

عرب کے رہائن تھیمین راوی نے کہا یہ فعل یوقنا نے اسلیے کیا کہ جب ان معزز لوگون کو حوالہ عرب کے کردیے تو شہر مین
کوئی رئیس رؤسا مین سے ایسا باقی نرہیگا جو درمیان شہر کے عربون سے مزاحم و متعرض ہوگا غرضکہ ملکہ نے یوقنا کی راے
کو قبول کیا اور رؤساے بلد کو طرف عبداللہ بن غسان کے بطریق رہائن روانہ کیا پھر جب یہ سب وہان پہونچے تو وہ
دسون اصحاب یعنی صلعم یعنے مقداد وغیرہ جنکو طلب کیا تھا آن کر داخل شہر ہوئے انکو یوقنا نے حکم کیا کہ برج کبیر مین
جا اترین اور وہ برج معروف بہ برج المنذر تھا اور یہ تدبیر یوقنا نے اسواسطے کی تا جو لوگ ملکہ کی طرف سے اس
برج مین مامور تھے وہ نافرمانی و سرتابی نکرسکین کیونکہ اس برج مین اموال اہل بلد کا سب جمع تھا آخر جب وہ دسون
اصحاب اس برج مین مسلط ہوگئے اسوقت یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور کہا کہ ان اشخاص عشرہ کو مین نے
برج مین ٹھہرایا ہی اسلیے کہ کل صبح کو ان سب کو بالاے برج یعنے اسکے سطحے پر کھڑا کرونگا اور انکی قوم عرب کو
دکھلاکر انسے خطاب کرونگا کہ یا تو تم ہمارے یہانسے کوچ کرجاؤ نہین تو ہم ان سب کو قتل کرتے ہین تب ملکہ نے کہا
پھر ہم اپنے اصحاب رہائن کو کیا کرینگے اور انکی رہائی کیونکر ہوگی کیونکہ اگر ہم انکے اصحاب کے ساتھ ایسا کرینگے جیسا
کہ تونے ذکر کیا تو لامحالہ وہ بھی ہمارے اصحاب کے ساتھ ایسا ہی کچھ کرینگے اسوقت یوقنا نے جواب دیا کہ ہرگاہ آپ
اپنے اہل بلد کے لیے گھبراتی ہین تو اس قوم سے مصالحہ درپیش کیجیے ملکہ نے کہا تو اپنی حسن راے سے جو مناسب جانے
وہ تدبیر کر یوقنا نے کہا سمعاً و طاعةً یعنے بسر و چشم تعمیل حکم کرونگا اب مین ان دسون اصحاب پاس جاتا ہون اسلیے
کہ انکے امیر نے انکو کس امر کا مامور کیا ہی اور ہم دیکھین کہ وہ ہمسے کس بات کے طلبگار ہین بعد ازان یوقنا ان اصحاب
عشرہ کے پاس گیا اور جس بات پر تفویض بلد سے اسکا عزم تھا وہ انسے بیان کیا اور کہا جب تم لوگ شور و غل سنوگے
تو ان لوگونکو جو اس برج مین ہین تم سمجھ لیجیو یہ کہکے یوقنا اپنے اصحاب خاص پاس گیا اور انکو دیوار شہر پناہ پر چڑھا دیا
اور انکے ساتھ اہل بلد مین سے کسیکو نچھوڑا آخر جسوقت تاریکی شب ہوئی تو عبداللہ یوقنا اپنے اصحاب کے پاس کوئی
دوسو آدمی رکھتے گیا پھر ان سب نے صداے تہلیل و تکبیر بلند کی اور دروازہ شہر پر پہونچکر پھاٹک کھولدیا اور فوراً عبداللہ
ابن غسان سے کہلا بھیجا کہ جلد اپنا لشکر لاوے تاآنکہ وہ لوگ اندرون شہر آپہونچے اور اہل بلد سے تلوار چلی پس اہل
قیسیا تھوڑی دیر نہ ٹھہرے تھے کہ اہل اسلام انسے بزور شمشیر تیز غالب آگئے تب ان لوگون نے قصد برج اعظم کا
کیا تو وہان ان لوگون پر ان دسون اصحاب نے غلبہ و حملہ کیا بالآخر ارمانوسہ ملکہ کو معلوم ہوا کہ یہ سب حیلہ سازی و مکربازی
یوقنا کی تھی کہ ملکہ پر تمام ہوئی یعنے اسپر چل گئی اور اسوقت وہ صداے الغیاث و شوار و فریاد اہل بلد سے سنتی تھی
یہانتک کہ عبداللہ بن غسان نے ان سب کو امان دی اور جو کچھ شہر مین تھا سب پر قبضہ کیا پھر مال و متاع سب
جو کچھ اسمین تھا اور جو ذخیرہ و خزانہ برج اعظم مین تھا لے لیا پھر اسمین سے خمس نکال کر باقی سب مسلمین پر تقسیم
کردیا مگر پہلے انپر عرض اسلام کیا پھر جو کوئی انمین سے اسلام لایا اسکو اسکا اہل و مال پھیر دیا اور جسنے اسلام قبول نکیا

اُسپر جزیہ یعنے محصول باندھا گیا وبعد ازان وہ سب جو مسلمان ہوئے تھے جمع ہو کر سرداران لشکر اسلام کے پاس آئے
اور کہنے لگے کہ ہم تمھارے دین مین داخل ہوئے تو چاہیے کہ ہمارے انگور کے باغات اور بستان میوہ جات ہمکو حوالہ کرو
تب عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے انکو جواب دیا کہ یہ چیزین موقوف ہین بحکم امام یعنے حکم عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ پر منحصر ہی کہ وہ جسکو چاہیگا اُسمین آباد کریگا اور جسکے قبضے مین یہ املاک وضیاع ہونگے اُس سے خراج
مقرر کریگا اسلیے کہ حکم خراج وخمس وجزیہ بامر امام ہوتا ہی کہ وہ اُسمین سے بقدر حاجت اپنے لیتا ہی اور باقی مصالح اہل
اسلام مین صرف کرتا ہی راوی نے کہا کہ پھر انھون نے کلمہ اسلام لائی اور سارے وابستگان ومنتسبان اُسکے مشرف
با سلام ہوئے تا انکہ عبد اللہ بن غسان نے اُنکے ساتھ بخوبی احسان کیا اور اُنکے لیے تجدید امان کی اور انکو اُنکے اماکن ومساکن
مین آباد کیا چنانچہ یہ تمام اخبار اہل بلاد کو پہونچے یہانتک کہ وہ سب داخل اسلام ہوئے ابن عطیہ جسنے ادراک
وتفحص اس واقعہ کا کیا وہ کہتا ہی کہ فتح قرقیسیا اول شب یعنے پہلی تاریخ رمضان کو ہوئی اور سنہ ۲۲ بائیسوان تھا
ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُس قوم نے جو کنیسہ بنایا تھا کہ وہ بیعہ یعنے مسجد جسین بنی کی تھی اُسکو
مسلمانون نے جامع مسجد قرار دی اور جبتک اُسمین نماز ادا نہ کی تھی وہانسے کوچ نکیا اور ملک کے اصحاب رہائن کو رہا کر دیا
اور اُسکی ولایت وسلطنت کو تفویض شرحبیل بن اصبغ کے کیا اور شرحبیل کی ہمراہی مین ایکسو پچاس مردان کار آزمودہ
مقرر کیے وبعد ازان عزم روانگی طرف ماکسین کے کیا اُسوقت عبد اللہ بن غسان نے عبد اللہ یوقنا سے کہا کہ تم اپنی
دختر کو حکم کرو کہ وہ اپنے قلعے کو پھر جاوے کہ ہمارے پاس اس بارہ مین حکمنامہ امیر عیاض بن غنم کا صادر ہوا ہی آخر کار
یوقنا نے وہان سے اپنے قلعے کی طرف معاودت کی وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

ذکر فتح ماکسین وشمسانیہ وغیرہ

روایت ہی زہمان بن رقیم سے اُسنے روایت کی ہی صلت بن مخالد سے اُسنے قُتیل بن میسور سے
کہ جب عبد اللہ بن غسان مع لشکر قرقیسیا سے روانہ ہوئے اور مقام ماکسین پر آ پہونچے تو فتح اُسکی بصلح ہوئی اور
چار ہزار درہم اُنکے حصہ بلاد سے مقرر کیا اور نقد کے ساتھ ایک ہزار گون گندم وجو کے بھی ٹھہرائی چنانچہ یہ
خراج سنگین اُنپر بارگران ہوا تب اُنکے لیے نصف چھوڑ دیا اور اسی طرح معاملہ ساتھ اہل شمسانیہ کے ہوا بعد ازان
ابن غسان نے قصد عربان کا کیا جب وہان پہونچے تو اہل عربان بھی اُنکے پاس حاضر ہوئے اور مصالحہ کیا جس
امر پر اہل ماکسین نے صلح کی تھی بعد ازان مجدل کی طرف کوچ کیا پس اُسپر بھی مسلط ہوئے پھر وہان قیام کیا اور
منتظر رہے کہ اُنکے امیر عیاض بن غنم کی پیشگاہ سے کیا خبر اور کیا حکم اُنپر وارد ہوتا ہی اور اُس عرصہ مین عیاض
بن غنم نہر بلخ پر نازل تھے چنانچہ عبد اللہ نے اُنکو نامہ لکھا اور اُسمین وقائع تسخیر بلاد جس جسکی فتح خداداد اُسکے

ہاتھ پر ہوئی تھی مندرج کیے جب یہ فتحنامہ عیاض کے پاس پہونچا تو اُنھون نے جواب مین عبد اللہ کو لکھا کہ جب تک ہمارا حکم تمکو پہونچے تم اپنے اُسی مقام پر مقیم رہو والسلام سہل بن مجاہد بن سعید نے بیان کیا کہ جب حق تعالیٰ نے دست عبد اللہ بن غسان پر فتح ارض وخابور کی بصلح کرا دی اور عبد اللہ نے مقام مجدل مین قیام کیا اُس زمانے مین قیس بن حازم البجلی نے یہ ابیات کہے اور پڑھے

اَقَمْنَا مَنَارَ الدِّیْنِ فِیْ کُلِّ جَانِبٍ ۔ وَحَمَلْنَا عَلٰی اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ

وَدَانَ لَنَا الْخَابُوْرُ مَعَ کُلِّ اَہْلِہٖ ۔ بِفِتْیَانِ صِدْقٍ مِنْ کِرَامِ الْغَرَائِبِ ۔ ہَزَمْنَاہُمْ لَمَّا الْتَقَیْنَا بِصَارِمٍ

وَثَارَ عَجَاجُ النَّقْعِ مِثْلَ السَّحَائِبِ ۔ وَکُلَّ ہُمَامٍ فِی الْحُرُوْبِ مُحَارِبٍ ۔ بِکُرٍّ وَجَوْلٍ فِیْ صُدُوْرِ الْکَتَائِبِ

وَجِنْدَلُ وَزِنْبَکُ وَشَہْرِیَاضُ بَعْدُہٗ ۔ تَرَکْنَاہُمُوْ فِی الْقَاعِ نَہْبًا لِنَاہِبٍ ۔ وَمَا زَالَ نَصْرُ اللّٰہِ یَکْنُفُ جَمْعَنَا

وَیَحْفَظُنَا عَنْ طَارِقَاتِ النَّوَائِبِ ۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ فِی الْمَسَاءِ وَبُکْرَۃً ۔ کَمَا لَاحَ نَجْمٌ فِیْ سَوَادِ الْغَیَاہِبِ

یعنے منارے دین کے ہمنے ہر طرف قائم کیے اور اپنے دشمنون پر ہمنے تیغہاے تیز و بُران سے حملہ کیا اور شہر خابور مع اپنے کل باشندگان کے ہمارا مطیع ہوا اور جب ہمنے اعداسے بشمشیر قاطع مقابلہ کیا تو باتفاق جوانان صدق شعار وادجملہ کرین یگانۂ روزگار کے اُنکو بھگا دیا اور اُسوقت گرد وخاک مثل ابر کے اُڑتی تھی اور ہر ایک مرد باہمت وقت جنگ کے منتخب زمانہ تھے کہ وہ بار بار حملہ کرتے تھے درمیان لشکرون کے اور جندل وزنبک وبعدہ شہریاض سب کو ہمنے میدان مین کشتہ افتادہ چھوڑ دیا واسطے لوٹنے لوٹنے والون کے اور ہمیشہ نصرت خدا ہماری جماعت کی حامی ہی اور جمیع آفات وبلا سے ہماری حفاظت کرتی ہی پس حمد ہی خدا کی صبح وشام جبتک ستارے روشن ہین سراپردۂ تاریکی مین

ذکر فتوح قلعۂ ماردین

روایت ہی سواد بن کثیر سے اُسنے روایت کی ہی یوسف بن عبد الرزاق سے کہا اُسنے مثنی بن عامر اُسنے اپنے جد سے کہ جب مدائن خابور بر بطریق صلح کے فتح ہوئی اور خبر قتل شہریاض ملک کی صاحب ارض ربیعہ وعین وردہ وراس العین کو پہونچی تو اُسپہ سانحہ عظیم گذرا اور اسکو بہت بڑا صدمہ ہوا تب اُسنے اپنے ارکان دولت اور ارباب سلطنت کو جمع کیا اور وہ اُس عرصے مین درمیان ارض الطیہ کے وارد تھا چنانچہ اُن سبھون سے کہنے لگا کہ ہمارے بلاد سے یہی تین مدائن ہین جنکا مین مالک ہون اور یہ دونون قلعے ہین اور حال یہ ہی کہ سارے عرب متنصرہ یعنے تو نصرانی ہمارے یہان سے چلے گئے ہین یعنے جمعیت ہماری شکست ہوگئی ہی اس حالت مین تمھاری کیا راے ہی یہ سنکے بطریق توتلے نے جواب عرض کیا کہ اے ملک تحقیق کہ لڑائی عرب کی ہمسے لابدی ہی اور لا محالہ ہمکو بھی اُنسے لڑنا پر ضرور ہی اور نصرت وظفر بدست خدا ہی جسکو چاہے عطا کریگا پر سوا اسکے اور کچھ میری راے مین نہین آتا ہی کہ آپ اپنے فرزند عمود کا عقد ازدواج ملکہ ماریہ دختر آرسوس بن جارس

صاحب ماردین و سرو بن یعنے قلعۃ المراده سے کر دیجیے راوی نے کہا کہ سبب بنا ہونے ان دونون قلعون مذکور کا
یہ تھا کہ یہ شخص ارموص بن جارس اہل طیرزند سے تھا اور بڑا شجاع بہادر و متاع دلاور تھا اور اول جس شخص نے
بنائے مملکت ملک ارمنیۃ مین یعنے بنا سے بادشاہت ارمنیہ کی ڈالی وہ یہی شخص ہو اور شہر طیرزند مین یہ شخص یکتا تھا
اور ہمیشہ جب چاہتا تھا تو بلاد روم مین غارت گری و ڈاکہ زنی کیا کرتا تھا یہانتک کہ باشندگان ان بلاد نے حضور
مین بادشاہ اعظم کے عرضی لکھی اسمین اسکے ہاتھ سے استغاثہ کرتے تھے تب ہرقل بادشاہ نے ایک شخص کو اکیلا
سے طرف ربیعہ کے اسکے پاس بھیجا اسنے اس سے کہا کہ تو اپنے لیے ایک گڑھی بنالے اسمین رہا کر پھر جبکہ
وہ درمیان زمین جبل اردین کے گیا اور نیچے اترا تو ناگاہ ایک ٹیکرا پہاڑی کا نظر آیا وہان آتش فارسیون کی
روشن تھی اور فارس کے عابدون مین سے اس مقام مین ایک عابد رہتا تھا اور وہ کثرت عبادت مین درمیان فارسیون کے
مشہور تھا اور اقصاے بلاد خراسان و عراق سے عمدہ چیزین اور نذرین اسکے لیے کرتی تھین اور اسکا نام دین تھا
چنانچہ ارسوس اسکے پاس جا اترا اور اسکا منتظر وقت ہوا اور اسکے پاس تحفے اور ہدیے لیجانے لگا اور وہ عابد اس سے
پوشیدہ اور جدا رہتا تھا بلکہ ہمیشہ اسکے ساتھ صحبت رکھتا تھا یہانتک کہ ایک روز ارسوس نے اسکو تنہا پاکر قتل
کر ڈالا اور زمین مین خفیہ گاڑ دیا جب باشندگان اس دیار نے اس عابد کو نپایا تو گمان کیا کہ دین عابد کہین جاکر
مرگیا بعد ازان ارسوس نے اس جگہ ایک بڑا آتشخانہ بنام بیت النار تیار کیا اسکو اپنا حصن قرار دیا اور اسکی ایک
دختر تھی اسکا نام ماریہ تھا جب اس دختر نے دیکھا کہ اسکے باپ نے اپنے لیے ایک مکان بنایا اور اسکو اپنی گڑھی
مقرر کی ہو اور اسمین بیت النار بھی ہو تو اس لڑکی نے بھی اس مکان کے مقابل ایک دوسرا مکان بنوایا اور
اسکو اپنا قلعہ ٹھہرایا اور اسمین اپنا سارا مال خزانہ اور تمام ذخیرہ جمع کیا اور حال اسکا یہ تھا کہ جب کوئی شخص اسکا خطبہ
یعنے خواستگاری شادی کی اس سے کرتا تھا تو وہ اسکو اپنے سے ادنی و کمتر سمجھکر انکار کرتی تھی اسلیے کہ وہ خاندان
مملکت سے تھی اور ایسا ہوا کہ اسکے قلعہ سے قریب سطح جبل پر ایک دیر تھا اور اسمین ایک راہب دیرانی تھا اور
وہ مجرد و تنہا اس دیر مین رہا کرتا تھا اور وہ صورت و شکل مین حسین ترین مردم تھا اور اسکا نام فرما تھا چنانچہ ایک
روز وہ دختر اس دیرانی یعنے فرما عابد کی زیارت کو آئی جب اسکو دیکھا تو اسکی عاشق ہو گئی آخر اسکے پاس ہمیشہ جانے
آنے لگی اور اسپر جسارت و دلیری کرتی تھی یعنے بے تکلفی سے پیش آتی تھی یہانتک کہ درمیان ان دونون کے
صحبت گرم جوشی کی ہونے لگی پھر وہ دختر اسکے ہم بستر ہونے پر راضی ہوئی آخر اس سے حاملہ ہو گئی اور
جب حمل کے پورے دن ہوئے تو خفیہ ولد نرینہ یعنے بیٹا جنی اور اسکو چھپا کر اپنی دایہ محرم راز کے سپرد کیا اور
اس سے کہا تو اس لڑکے کے ساتھ کیا کریگی یعنے کیونکر اسکی پرورش کریگی اور مین اگرچہ اسکو چاہتی نہین ہون مگر اسکا
قتل بھی نہین چاہتی ہون اسواسطے کہ اگر میرا باپ یہ ماجرا میرا جانیگا تو مجکو اور اسکو دونون کو قتل کریگا

ملاحظہ بیت النار

بالآخر اُسکے لیے مال گران بہا قسم جواہر نفیسہ نکالا اور اُسکے گہوارے مین رکھدیا اور اُسپر یہ لکھدیا کہ جو کوئی اس لڑکے کو
لیوے تو یہ مال اُسکی پرورش مین خرچ کرے بعد ازان اُسنے اُس طفل کے بدن کا تفحص کیا تا کوئی علامت
اُسکی شناخت کر رکھے ناگاہ اُسکے رخسارے پر ایک داغ سیاہ بقدر مین ناخن کے پایا اور اُسکا داہنا کان
دیکھا تو وہ کچھ بڑھا ہوا تھا چنانچہ دایہ نے اُس طفل کو اُٹھا لیا اور رات کے اندھیرے مین اُس قلعہ سے لے اُتری
اور اُسکے ہمراہ ایک غلام تھا کہ وہ اسرار ملکہ سے ماہر تھا تب وہ دایہ اُس طفل کو اُس قلعے کے نیچے لائی اور شارع
عام پر چلی جاتے جاتے ایک پتھر کا عمود یعنے ستون ملا کہ نصف سے زیادہ زمین مین دھنسا تھا اور وہ راست
ایستادہ تھا اور بالاے سر عمود ایک قاعدہ یعنے ایک سطح بطور عرشہ کے اُسپر تعبیہ تھا آخر دایہ نے اُس قاعدہ پر
گہوارہ طفل کا رکھدیا کیونکہ زمین پر رکھنے مین خوف درندون کا رکھتی تھی کہ اُسکو کھا جاوینگے بعد ازان وہ دایہ
اور وہ غلام اُس طفل کو وہان چھوڑ کر بطرف قلعہ چلے گئے راوی لکھتا ہی کہ پھر بمقتضاے قضا و قدر الٰہی کے
ایسا ہوا کہ صاحب موصل ملک الطاق شہریاض بادشاہ کی طرف سے برسم رسالت طرف ارسوس بن جارس کے
بھیجا گیا جب وہ ہنگام سحر اُس راستے سے گذرا جدھر وہ عمود تھا تو اُسنے صداے گریۂ طفل سنی پھر اُسکے نزدیک
گیا اور اپنے گھوڑے پر سوار تھا تو ایک آدمی بچہ زرین پارچہ پیچیدہ دیکھکر اُٹھا لیا اور ایک کنیز کو جو ہمراہ سفر تھی
حوالہ کیا اور اُس سے حکم کیا کہ اس بچے کی خوب حفاظت کر شک نہین کہ اسکے لیے کوئی شان ہی اور اسمین
کچھ اسرار نہان ہین بعد ازان وہ روانہ ہوا یہانتک کہ اُسنے طرف صاحب ماردین کے تبلیغ رسالت کی پھر وہانسے
طرف راس العین کے کوچ کر کے پاس شہریاض کے مع جواب معاودت کے اور خدا نے اُسکی زبان پر جاری
کردیا کہ اُسنے شہریاض بادشاہ سے قصہ اُس طفل کا اور پانا اُسکا قاعدۂ عمود پر بیان کیا یہ سنکے شہریاض نے کہا
وہ لڑکا مجھے دے کہ میرے کوئی اولاد نہین ہی جو میرے ملک کا وارث اور میرا جانشین ہو تا آنکہ اُس شخص نے
لڑکے کو حاضر کیا اور بادشاہ نے اُس سے لیکر خواصون اور دائیون کے حوالہ کیا اُن سب نے اُسکی پرورش
و خدمتگزاری کی یہانتک کہ نشو و نما پا کر جوانی پر آیا اور گھوڑے پر خوب بیٹھنے لگا اور بادشاہ نے اُسکا نام بھی
عمود رکھا اور وجہ تسمیہ وہی تھی کہ وہ بالاے عمود سے دستیاب ہوا تھا اور سائر مردم اُسکا نام ولد الملک لیتے
تھے چنانچہ وہ بڑے ناز و نعم مین پلا اور طریقہ و داب شاہی کا سکھلایا گیا اور جو کچھ بادشاہون کو ضرور ہی مثل شہسواری
و تیراندازی اور گرفت و آویزش سے دشمن کو خمیدہ کرنا اور اسلوب جنگ اور پیچ و بند سے خصم کو زمین پر ڈالنا
ان سب فنون کو تعلیم پایا یہانتک کہ ذکر اُسکا مشہور رہا اور لوگون مین فخر اُسکا مذکور ہوتا تھا اور وہ درمیان بلد
عین دردہ کے اپنے مکان مین کمتر قیام کرتا تھا بلکہ اکثر صید و شکار مین مصروف رہتا تھا اور اُسنے اپنے لیے
راس المنارہ پر ایک قصر بنایا تھا اور وہان رہنے لگا تھا اور اُس قصر کا نام اپنے نام سے عمود رکھتا تھا یعنے قصر عمود

اور اُدھر ماریہ اُسکی مادر کا حال یہ تھا کہ اُسکو کچھ خبر نہ تھی اس بات کی کہ اُسکے فرزند کے ساتھ زمانے نے کیا کیا اور اس
بات کو ایک زمانہ گذر گیا اور کئی برس ہو گئے تھے یہانتک کہ لشکر اسلام بارادہ فتح جزیرہ کے وارد ہوا پھر جسوقت
بادشاہ نے اپنے اعیان دولت سے بامر عرب مشورہ کیا تب توتا نے اُسکو مشورہ یہ دیا کہ آپ ازدواج عمود اپنے ولد
کا ملکہ ماریہ سے کرا دیجیے کہ وہ اسی پسر کے لیے صلاحیت رکھتی ہی اور ساتھی وہ باکرہ ہی اگرچہ عمر اُسکی بتیس برس کی ہی
وحال آنکہ اکثر شاہون و شاہزادون نے اُسکی خواستگاری کی مگر وہ کسی سے راضی نہوئی اِسلیے کہ وہ اُنکو اپنے سے کمتر
سمجھتی ہی اور جسوقت آپ اُسکو اپنے ولد کے واسطے طلب کرینگے تو اُسکا باپ اس امر سے امتناع نکریگا بلکہ وہ آپ سے
سمدھیانہ ہونے کی بہت شادمانی کریگا آخر بادشاہ نے اس بات کو قبول کیا اور طرف ارسوس بن حارس کے ہدیہ عظیم
ہمراہ توتا کے روانہ کیا اور توتا سے کہا کہ تو ہی اس بات مین واسطہ ہو چنانچہ توتا چلا اور ارسوس کے پاس پہونچکر
باریاب سلام ہوا اور ہدیہ گذرانا ارسوس نے وہ ہدیہ قبول کیا اور توتا سے باتین کرنے لگا اس درمیان مین توتا نے
اصل مطلب بیان کیا ارسوس نے یہ بات قبول کی مگر اُسکے مہر مین یہ چار چیزین طلب کین ایک لاکھ دینار اور
دو قلعے بارعیہ و تلین اور بیس آدمی امراے عرب سے تاکہ شب زفاف اپنی دختر کے اُن امراے عرب کو واسطے
نذر مسیح کے قربانی کرے توتا نے منظور کیا بعد ازان ارسوس طرف قلعہ اپنی دختر کے چلا اور اُسکے پاس پہونچکر اس
بات سے اُسکو خبر دی وہ بھی راضی ہوئی تب ارسوس اپنی دختر کے پاس سے نکلا اور راہبون اور فارسیون کو
جمع کرکے عقد تزویج اپنی دختر کا ساتھ عمود کے کر دیا اور اُنکے تئین احکام تقدیری سے کچھ خبر نہ تھی راوی کہتا ہی
پھر توتا واسنے خدمت مین شہریاض بادشاہ کی پھر آیا اور ابرام و استحکام امر سے اُسکو مطلع کیا اور جو شرطین ارسوس
نے دربارۂ طلب قلعتین بارعیہ و تلین و لاکھ دینار اور بیس امیر امراے عرب سے واسطے قربانی اُنکے بشب
زفاف اپنی دختر کے کی تھین بیان کین ملک شہریاض اس بات سے خوش ہوا اور زر نقد تو بھیجدیا اور
درباب قلعتین یہ وعدہ کیا کہ جب زفاف واقع ہوگی تو دونون قلعے پدر عروس کو تفویض کر دونگا و بعد ازان اُسنے
عمود کو اپنے پاس بلایا اور اُسکو خبر دی کہ مین نے عقد تزویج تیرا دختر ارسوس بن حارس سے کر دیا ہی اور تو آگاہ
ہی فرزند کہ منجملۂ صداق کے بیس آدمی بھی ہین رؤساے عرب سے بس تو تیاری کر اور لشکر ہمراہ لے اور قصد
عرب کا کر اور اُسکی ہمراہی کے لیے توتا وزیر اور رودس حاکم حران کو بھی حکم کیا اور اُنسے تاکید کی کہ اگر قابو پاؤ
کہ عرب کو گرفتار کرلو تو جہانتک ہو سکے اس امر مین کوشش کرو آخر وہ سب روانہ ہوئے اور ہمراہ اُنکے
جمعیت لشکر بیس ہزار مرد جرار تھے راوی نے کہا کہ یہان عیاض بن غنم سے خبردارون نے آکر جو کہ وہان کا
ماجرا تھا بیان کیا اور کہا وہ لوگ آپ کی طرف روانہ ہو چکے ہین اور وہ لوگ رودس حاکم حران و توتا صاحب لشکر توتا
ہین اور عامر بن الملک دس ہزار آدمی کی جمعیت سے ہی اور اُن سب کا یہ ارادہ ہی کہ بہنگام شب آکر تمکو گرفتار کرلیوین

پس چاہیے کہ تم لوگ اپنی حفاظت کے لیے بیدار و ہشیار رہو یہ سنکے عیاض بن غنم نے اعیان صحابہ کو طلب کر کے
استشارہ کیا تب خالد بن الولید نے مشورہ دیا کہ آپ اسی وقت عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو لکھ بھیجیے کہ
وہ فوراً ہمارے پاس پہونچین اور ہم اُنکو خبردار کر دین کہ دشمنون نے ایسا کچھ قصد کیا ہے تاکہ وہ لوگ بھی اُنسے ہشیار
رہین اور اُنکو فہمائش کیجاوے کہ جب وہ لشکر اعدا سے قریب ہون تو کمین گاہ مین پنہان رہین تاکہ اُنکو گرفتار کر لیوین
اور ہمارے اصحاب اُنکی کمک کو پیچھے رہین اور ہم لوگ بھی اُنکے داہنی بائین کمین گاہ مین گھات پر بیٹھین تا دفعۃً دشمنو نپر
جا پڑین چنانچہ جمہور صحابہ نے اس مشورہ کو پسند کیا اور بالاتفاق بولے کہ یہ راے باصواب ہے بالآخر خالد دو ہزار مردم
جرّار سے نکلا اور اُسی وقت عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو لکھا گیا کہ لشکر خالد سے آگر لاحق ہو جاوین اور
جو کام اُنسے متعلق کرنا منظور تھا وہ اُس نوشتے مین درج کیا اور وہ حکمنامہ بدست سراقہ بن دارم روانہ کیا وہ اُسی روز
اپنے ناقے پر سوار آن دونون مکتوب الیہما کے پاس پہونچا اور نامہ پہونچایا اُنھون نے نامہ پڑھکر اُسی ساعت کوچ کر دیا اور
ادھر صحابہ بھی اُنکی روانگی سے مطلع ہو کر سوار ہوئے اور چلے اور اپنے عیون یعنے سراغ رسانون کو واسطے تجسس
خبر اعدا کے روانہ کیا **راوی** نے کہا اما خالد پس وہ عیاض کی خدمت سے ساتھ دو ہزار اہل کارزار کے روانہ ہوے
اور اپنے ہمراہیون کو ایک ہی راستے پر نہین لے گئے بلکہ ایک ہزار کو طریق یمین پر بھیجا اور اُنپر سعد کو سالار کیا اور ایک ہزار
طریق یسار پر خالد نے اپنے ہمراہ رکھا اور سعد کو فہمایش کر دی تھی کہ اُس طریق سے دور نہو جیو اور اپنے خبر رسانونکو روانہ کیا
واقدی رحمہ اللہ نے کہا جب عمود باتفاق توتا وردوس و بجمعیت بیس ہزار سوار روانہ ہوا اور برابر چلے گیے یہانتک کہ
درمیان اُنکے اور لشکر عیاض بن غنم کے فاصلہ دس فرسخ کا باقی رہگیا تو ایک مکان پر مقام کیا وہان استراحت و آرام کرنے لگا اور
اپنے گھوڑون کو دانہ چارہ دیا اور اپنی اپنی زرہ و اسباب حرب آراستہ و درست کرتے تھے **واقدی** نے کہا اُسی
عرصے مین جیش عبداللہ بن غسان کا تو اُنکے پیچھے سے آیا اور خالد بن الولید اپنے لشکر کو لیکر اُنکے داہنے پر چلے اور جماعت
نجیبہ بن سعد بائین طرف سے آپہونچی اور رومیون کو اصلا اسکی خبر نہ تھی پھر جب خالد کو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام نے
اُس قوم کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے تو مسلمین مین سے مردم واقف کار کو ایک سمت روانہ کیا کہ وہ لوگ وقوع شور و صیاح کے
آمادہ رہین وہ سب استماع آواز پر مستعد رہے بعد ازان خالد بن ولید نے مسلمانون مین سے پانسو مردان دلاور کو
اپنے ہمراہ لیا اور پانسو مردان بہادر ساتھ عدی بن سالم الہلالی کے کر دیے اور اُس سے کہدیا کہ جب تو آتش جنگ کو
مشتعل اور شرارے اسکے اُٹھتے دیکھیو تو اپنے کمین گاہ سے برجستہ نکل پڑیو بعد ازان خالد نے قصد جیش عدو کا کیا اور اُنکے
سامنے آیا اُسوقت سارے مسلمان بآواز بلند تہلیل و تکبیر کرنے لگے **راوی** کہتا ہے جب رومیون نے اُنکی آوازین سُنین
تو اپنے اپنے ہتھیار سنبھالے دشمنین سے سواے دردوس اور اُسکے اصحاب کے اور کوئی سوار نہوا اور وہ سب
پانچ ہزار تھے کیونکہ اُسوقت اُنمین سواے وردوس کے اور کوئی بیدار و خبردار نہ تھا اور توتا عمود کے ساتھ مصروف تھا

راوی کہتا ہے کہ اور صاحب حران بمقابلہ خالد کے آیا مگر اُسنے خالد کو جب جماعت قلیلہ کے ساتھ دیکھا تو حقیر سمجھ اور اسکو اُسکے ساتھ طمع ہوئی یعنے گمان اُسکے لوٹ مار لینے کا کیا اور اُسوقت اہل روم خالد اور اُسکی جمعیت کو دیکھ رہے تھے اور رودس سے کہا کہ ہم اُنکے امر کو کافی ہیں پس جس وقت وہ لوگ لشکر خالد کو دیکھتے تھے کہ خالد نے اُس دشمن خدا رودس پر نعرہ مارا اور مثل ابر کے اُسکو چھا لیا اور برق کی طرح اُسپر آپڑا اور یہ ابیات زبان پر لایا اشعار

وَاِنَّا لَقَوْمٌ لَا تُكِلُّ سُيُوفُنَا
وَاِعْزَازُ دِيْنِ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
اِلٰى اَنْ مَلَكْنَا الشَّامَ قَهْرًا وَغَلَبَةً
اِذَا هَمَّمْتَ اَسَدًا اَلُوْ نَمْلَفِي الْقَالِبِ

مِنَ الضَّرْبِ فِيْ اَعْنَاقِ صُمِّ الْكَتَائِبِ
قَتَلْنَا بِهَا كُلَّ الْبَطَارِقِ عُنْوَةً
وَصُلْنَا عَلٰى اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ

سُيُوفٌ ذَخَرْنَاهَا لِقَتْلِ عَدُوِّنَا
وَاِجْلَاءِ سُوْقِ الْمُلْكِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
اَنَا خَالِدُ الْمِقْدَامُ لَيْثُ عَشِيْرَتِيْ

یعنے ہر آئینہ ہم وہ قوم ہیں کہ نہیں کند ہوتی ہیں تلواریں ہماری مارنے سے گردنیں سرداران لشکروں کی اور ہتھیاروں کو ہمنے برائے قتل اپنے دشمنوں کے ذخیرہ جمع کیا ہے و نیز جمع کرنا اسلحہ کا واسطے اعزاز و ترقی دین خدا کے ہے ہر جانب سے اور ہمنے کل رئیسان نصاریٰ کو قتل کیا غلبہ کرکے اور واسطے نکال دینے ارکان ملک و ملک کے ہر طرف سے یہانتک کہ ہم مالک ملک شام ہوئے از روے قہر و غلبہ کے اور ہم مسلط ہوئے اپنے دشمنوں پر بزور شمشیرہاے تیز کے اور میں خالد ہون مقدمۃ الجیش اور میں اپنی قوم کا وہ شیر ہون جو شیران جنگ جنگگاہ مین کو بجتے ہین آخر خالد نے رودس کو نیزہ مار کر زمین پر گرا دیا پھر اُسکے تئین بنام غلام خالد نے باندھ لیا و بعد ازان خالد اور اُسکے اصحاب نے ہمراہیان رودس پر حملہ کیا اور اسی اثنا مین کہ وہ سرگرم کارزار تھے ناگاہ نجیبہ بن سعد و عدی بن سالم مع اپنی جماعت کے نکل آئے و بعد ازان عبداللہ بن غسان بھی اپنا لشکر لیکر سامنے سے نمودار ہوا یہانتک کہ تمام وہ سرزمین صداے مہیب و بانگ بزن سے پر ہو گئی اور اُس دشت مین ہر طرف تہلکہ پڑ گیا اور اعدا کو عربی گھوڑون کے آگے دھر لیا و بنام خداوند ارض و سما ہر سمت سے غلغلہ بلند ہوا اور ہر جانب سے دشمنون کو چھاپ لیا کیونکہ اسوقت توفیق الٰہی صحابہ کی مصاحب و ہمدم تھی پس اہل روم کو اتنی مہلت و قدرت بہم نہ پہونچی کہ وہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوتے مگر یہ کہ تلوار اُنکا کام تمام کر رہی تھی تا آنکہ کتنون کو قتل و پامال کیا اور کتنون کو بھگا دیا اور بہتون کو اُسمین سے اسیر کر لیا اور رعود و توتا کو بھی پکڑ لیا چنانچہ چار ہزار آدمی بندی تھے اور ایک ہزار سات سو چھیاسٹھ آدمی قتل ہوئے اور باقی مردم بھاگ کر شہر یاض بادشاہ کے پاس پہونچے اور اُسکو اِن واقعات کی خبر سنائی فَضَاقَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یعنے روے زمین باوصف اس کشادگی کے اُسپر تنگ ہو گئی اور اُسکو یقین ہو گیا کہ عہد دولت اُسکا منقطع ہو گیا اور ایام سلطنت مضمحل اور آخر ہو گئے پس جو لوگ اُسکے ارباب دولت سے باقی رہ گئے تھے اُنکو جمع کرکے استشارہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے اُن سب نے بالاتفاق ظاہر کیا کہ ہمکو اب ٹھہرنا ہمارا راس العین مین نادانی ہے کیونکہ درمیان ہمارے اور حران و رہا و سروج کے بھی دوری ہو گئی تو اُس

صورتمین عرب ہمارے اوربلاد مین طمع کرینگے بلکہ قرین راے صواب اندیش یہ ہی کہ ہم یہان سے کوچ کر چلین اور اپنے بلادکے اوساط ودرمیان مین ہو رہین جہانسے ہمارے قلعے بھی قریب پڑین اور ہر طرف سے رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے پاس پہونچ سکے درینصورت اگر ہماری فتح اور عرب کی شکست ہوئی تو پھر ہم اُنسے اپنے سارے مقامات چھین لینگے اور اگر ہمارے لیے شکست ہوئی تو ہم اپنے قلعون کی طرف بھاگ جاوینگے مثل ارزن وقلعہ مارزین وکفر توثا ودیمت جلبین وتل توثا وبارعیہ وتل سا وتل فرع وحصور ودجلہ اجبل وغیرہ کے قصد کرینگے اور اپنے اوپر امن ہوجاویگا اس مشورہ کو بادشاہ نے پسند وقبول کیا اور ہیج طیر سے کوچ کرکے پہلے قصد راس العین کا کیا اور وہان آلات وسامان حصار مہیا کیا اور دس ہزار فوج سے مرتودس کو شہر مین چھوڑا اور وہ مشاہیر شہسوارون مین سے تھا اور دختر ملک شہریاض اُس سے منسوب تھی پھر جبکہ بادشاہ یہ بندوبست وہان کا کرچکا تو مرج رغبان کو کوچ کرگیا روایت ہی ابو یعلی سے اُسنے روایت کی ہی طاہر المطوعی سے اُسنے ابو طالب بن طلحہ سے اُسنے وہبان بن بشر بن ہزار دسے اُسنے کہا مین نے وقائع فتوح اول سے تا آخر احمد بن طاہر الحوفی کے سامنے پڑھا اُنھون نے سعدان بن صاحب سے اُنھون نے یحیی بن سعیدان المروزی سے اُنھون نے ابی عبد اللہ بن محمد الواقدی سے کہ وہ اُن روزون بجانب غربی قاضی تھے اُنھون نے بیان کیا کہ جب ملک شہریاض اپنے لشکر کو مرج رغبان مین لایا تو اُسی عرصے مین عیاض بن غنم نے بھی شہریاض کے پیچھے کوچ کردیا یعنے تعاقب کیا اور قبل از کوچ نامہ اپنا مشتمل اخبار جنگ وحصول فتح قلعۂ زبا وقلعہ زلوبیا وفیروزی ملک خابور بحضور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے روانہ کردیا تھا اور التماس دعا لکھی تھی اور مکتوب کے ساتھ خمس وغیرہ جو کچھ عمدہ چیزین قلعون سے دستیاب ہوئین تھین حبیب بن صہبان کے ہاتھ ارسال کین اور حبیب کے ہمراہ سو سوار کردیے چنانچہ حبیب تو وہ سب اشیا لیکر روانہ مدینہ ہوا اور عیاض بن غنم مع لشکر مسلمین تعاقب شہریاض کا کیا یہانتک کہ لشکر اسلام بھی طابق النعل بالنعل اُن اعدا کے مرج رغبان پر جا پہنچا اور اُنکے مقابلے مین اُترا راوی نے کہا ہی کہ جب یہ خبرین ارسوس بن ہارس صاحب ماردین کو گذرین اور خبر اسیر ہونے عمود کی بھی پہونچی تو اُسنے اپنی دختر ماریہ کو اپنے پاس بلایا اور کہا اے بیٹی آگاہ ہو کہ شوہر تیرا اسیر ہوگیا اور وہ پسر ملک ہی اور مین ننگ وعار کرتا ہون اس بات کی کہ لوگ کہینگے دختر ارسوس کی ابن ملک عمود کو راس نہ آئی کہ جب وہ اُسکی تزویج مین آئی تو وہ قید ہوگیا اور حال یہ ہی کہ یہ امر مجکو سخت ودشوار ہوگیا یہ سنکے ماریہ نے جواب دیا اے پدر بزرگوار قسم ہی مسیح کی آپ نے حق کہا اور کلمہ صدق فرمایا پس آپ کے نزدیک اس بات مین کیا راے ہی ارسوس نے کہا تو ہی بتا کہ تیری کیا راے ہی اُسنے کہا مین نے یہ حیلہ تجویز کیا ہی کہ مین اپنے تئین اجنبی بناؤن یعنے بھیس بدلون یہانتک کہ لشکر مسلمین مین داخل ہوکر اُنکے امیر کے پاس جاؤن اور اُس سے کہون کہ مین تیرے ہاتھ پر اسلام لانے کو آئی ہون اسلیے کہ مین نے اپنے خواب مین مسیح کو دیکھا اور اُنکے ہمراہ حواریین ہین تو گویا کہ جو کچھ تم لوگون کے ہاتھ سے ہمپر وارادت ہوئی

ہو مسیح سے مین شکایت کرنے تھی اور گویا آنحضرت مجھے فرماتے ہین کہ تو اسلام قبول کر کہ وہ قوم حق پر ہین و گویا کہ اُسی خواب
مین تمھارے پاس مین اسلام لائی ہوگئی اور گویا کہ مین نے تمکو اپنے باپ کے قلعے کا مالک کر دیا ہو اور تمنے مجکو میرے قلعے مین
چھوڑ دیا ہو پھر جسوقت امیر اُنکا مجھسے کہیگا تو انکو اپنے باپ کے قلعے کا کیونکر مالک کر دیگی کیونکہ وہ جمیع حصون سے
بلند و استوار تر ہو اور سائر قلعون مین محکم و پائدار تر ہو تو مین اُس سے کہونگی کہ تم اپنے سنادید و عمائد سے سو سوار
میرے ہمراہ کر دو کہ اُنکو مین اپنے قلعے مین لیجاؤن پھر انکو صندوقون مین بند کر کے اپنے باپ کے قلعے مین بھیجدون
اور مین بھی اُنکے ہمراہ پاس متولی قلعہ کے جا کر اُس سے کہون کہ ان صندوقون مین میرا بہت سا مال ہو اُسکو تو میرے
باپ کے خزانہ مین داخل کرلے پھر جبکہ وہ قوم میرے قابو مین آجاوینگے تو مین اُنکو نہانخانہ یعنے تہخانے مین
ڈال دونگی اُسوقت مین اُن لوگون سے کہونگی کہ مین تمکو نہ چھوڑونگی جبتک تم اپنے امیر سے کہلا بھیجو کہ وہ میرے
شوہر کو میرے پاس بھیجدیوے یہ سنکے پدر ماریہ نے کہا کیا تو چاہتی ہو کہ اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالے کیونکہ
عرب پر کسی کا حیلہ نہین چلتا بلکہ وہ خود صاحبان خدعہ و حیلہ ہین یہ تیرا مکر اُنکے آگے پیش رفت نہ جائیگا پھر ماریہ نے
کہا اور اگر وہ لوگ مجھسے رہائن یعنے گرو و ضمانت طلب کرینگے تو جسوقت جو کچھ فدیہ و معاوضہ اُنکے اصحاب کا وہ
پاویگا اُسوقت اُسکے عوض مین رہائی اپنے شوہر کی طلب کرونگی آخر ارسوس نے اُس سے کہا خیر وہی تدبیر کہ جو
تو ارادہ کرتی ہو کیا عجب ہو کہ اسی مین کوئی مصلحت درست ہو غرضکہ ماریہ اپنے گھر سے رات کو نکلی اور قصد مرج
رغبان کا کیا اور اُسکے ہمراہ ایک خادم تھا اور چار غلام تھے جو اُسکے بغلون یعنے اشترون کو ہانکتے تھے اور انپر
اشیائے پیشکش اور عمدہ فرادینہ بار تھے پھر جبکہ روانہ ہوئی تو ناگاہ اثنائے راہ مین اپنے باپ کے غلامون اور ملازمون سے
ملاقات کی کہ اُنکی حراست مین چالیس قیدی مسلمین کے تھے اُنمین عبد اللہ بن غسان تھے اور مثل اُنکے راوی نے کہا
سبب اس واقعہ کا یہ ہوا کہ جب عیاض بن غنم نے مع ان سب سرداروں کے بقصد تسخیر راس العین کے کوچ کیا تو بسبب
سادات کے عبد اللہ ابن غسان کو با جمعیت مناسب طرف حران و سروج و رہا کے بھیجا تاکہ رسد غلہ وغیرہ واسطے لشکر کے لاوین
چنانچہ عبد اللہ روانہ ہوئے جب بلاد روم کے وسط و درمیان مین پہونچے تو ناگاہ ایک سائس بن نقولا و جرجیس بن
شمعون سے اکرام اُنسے ملاقات کی کہ وہ بھی رسد غلہ وافرہ برائے لشکر ملک شہریاض کے لیے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ
تین ہزار آدمی تھے جو غرق باہن تھے یعنے زرہ و خود وغیرہ ساز حرب مین ڈوبے تھے جب ان لوگون نے
قلت جماعت مسلمین کی دیکھی تو اُنمین اُنکو طمع ہوئی آخر وہ سب بہم ہر جانب سے اُنپر آپڑے اور پکڑ لیا اور اُن
سب مسلمانون کو اسیر کر کے پاس ملک شہریاض کے حاضر کیا شہریاض اُنکے قتل پر مستعد ہوا اُسوقت اُسکے وزیر نے
کہا اے بادشاہ یہ میری رائے نہین ہو اسلیے کہ عمود لیسر آپکا اور رودس حاکم حران و توتا صاحب الحجاب دشمنون کے
ہاتھ مین گرفتار ہین پس اگر آپ ان اسیرون کو قتل کرینگے تو وہ بھی آپکے اصحاب اور عمود ولد کو مار ڈالینگے بہتر یہ ہو

کہ آپ ان قیدیون کو قلعہ ماردین یعنے قلعۃ المراۃ مین بھیجدیجیے اور ملکہ ماریہ کے سپرد کر دیجیے کہ یہ سب اُنکے پاس محبوس رہینگے پھر جسوقت عرب ان لوگونکو آپ سے طلب کرین تو آپ اُنسے کہیے کہ وہ لوگ تو قلعہ ماردین مین ہین ہماری بندی مین نہین ہین اور جنکے پاس وہ قیدی ہین ہمکو اُنسے کچھ کام نہین پس اگر آپ ایسا کرینگے تو آپکی وقعت اور ہیبت اُنپر بہت غالب ہوگی آخر بادشاہ نے اِس راے کو پسند کر کے اُن بندیون کو پاس ماریہ کے ہمراہ ملازمان ارسوس پدر ماریہ کے روانہ کیا تھا چنانچہ یہ لوگ اُن اسیرون کو لیے جاتے تھے کہ خود ماریہ سے باثنا ے راہ مقام دنیس مین ملاقات ہوگئی جیسا کہ پہلے ابھی مذکور ہوا ہی تب ماریہ نے یہ ماجرا سنکے ملازمون کو حکم کیا کہ بندیون کو ہمارے قلعے مین لیجاؤ اور خود بدستور جدھر جاتی تھی جا رہی ہوئی یہانتک کہ لشکر مسلمین مین کچھ رات گئے پہونچی اور اُسوقت سُہَیل بن عدی اور نجبۃ بن سعد مع ایک جماعت کے لشکر اسلام مین بطریق طلایہ و نگہبانی کے پھر رہے تھے جب سہیل وغیرہ نے ماریہ کو دیکھا تو اُسکے پاس آئے اور پوچھا تو کون ہی اور تیرا کیا کام ہی ماریہ نے کہا مین امیر کے پاس جایا چاہتی ہون تب وہ لوگ اُسکو عیاض بن غنم کے پاس لے گئے جب سامنے گئی تو ہدایا پیشکش کیا اور ارادہ کیا کہ حضور مین امیر کے سجدہ کرے اُنھون نے اُسکو اس بات سے منع کیا اور کہا حق تعالی نے ہمکو عزت دی اور ہدایت کی ہی بسبب اسلام کے اور ہمکو گمراہی سے نکالا ہی بطفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے دلون سے کینہ وحسد کو زائل کیا ہی اور ہمکو شرف وبزرگی بخشی ہی ساتھ تحیت کے یعنے ساتھ سلام کے اور ہمکو منزہ اور دور رکھا اِس بات سے کہ کوئی ہم مین سے ایک دوسرے کو سجدہ کرے کیونکہ اِس بات مین رغبت نہین ہی مگر جبابرہ و متکبرین ملوک کو اور حق تعالی نے فرمایا ہی کہ اَلْعَظَمَۃُ رِدَائِیْ وَالْکِبْرِیَاءُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْہِمَا قَصَمْتُہٗ وَلَا اُبَالِیْ یعنے عظمت وجلالت میری چادر ہی اور کبریائی وبڑائی میرا پیراہن ہی پس جو کوئی ان دونون چیزون میں مجھسے نزاع کرے گا تو مین اُسکی گردن توڑونگا اور کچھ پروا نکرونگا چنانچہ وہ کلام جو عیاض بیان کرتے تھے ماریہ سمجھتی تھی جب کلام تمام ہوا تو ماریہ نے کہا اے امیر حق تعالی نے تمکو انھین سیرتون کے سبب ہمپر غالب کیا تب عیاض نے اُس سے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین ماریہ دختر ارسوس صاحب ماردین کی ہون اور وہ شخص جو تمھارے پاس اسیر ہی وہ میرا شوہر ہی مجکو اُسپر صبر نہین ہی اور وہ شخص وہ ہی جسکا نام عمود ہی جسوقت مجھپر فلک نے ہجوم کیا اور شوق میرا اُسکی خاطر از حد فزون ہوا تو مین نے اپنے خواب مین مسیح اور حواریین کو دیکھا اور مسیح نے مجکو تمھاری اتباع وپیروی کا حکم کیا پس مین تمھارے پاس اِس نیت سے آئی ہون کہ تمھارے دین کی تبعیت کرون اور قلعہ اپنا اور اپنے باپ کا قلعہ دونون قلعون کو تمھارے سپرد کرون بشرطیکہ میرا قلعہ میرے لیے باقی چھوڑو اور میرے امور مین کچھ تغیر وتبدل نکرو تا آنکہ مین مع اپنے شوہر کے اُسمین مقیم رہون اور مین بذات خود اپنے شہر پر حاکم رہون چنانچہ اُسکی اِن باتون سے عیاض بن غنم نے تبسم کیا اور کہا اے ماریہ آگاہ ہو تو ہمارے پاس نہین آئی مگر اسواسطے

تھا اپنے شوہر کے پاس دوبرس تک جو بچہ رہا اور وہ برس تمام کرے اور یہ شخص تیرا شوہر کیونکر بلکہ تیرا پسر ہی اور قصہ اسکا ایسا
ایسا ہی جب ماریہ نے یہ حکایت عیاض بن غنم سے سُنی تو رنگ اُسکا اُڑ گیا اور چہرہ متغیر ہو گیا اور کہنے لگی ای
میرے سید واقعی آپکو یہ حال کیونکر معلوم ہوا اور آپ پر کسطرح ثابت ہوا کہ عمرو میرا پسر ہی وحال آنکہ وہ پسر ملک
مصر یا شام ہی تب عیاض نے کہا مین نے آج کی شب خواب مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی
اور حضرت نے یہ ساری حکایت مجھسے بیان فرمائی ماریہ نے کہا مین چاہتی ہون کہ اسکو دیکھون اگر وہ میرا پسر ہو تو مجھے
اسمین کچھ علامت وشناخت ہی کہ اُس سے مین اسکو پہچان لونگی پس عیاض نے اُسکے احضار کا حکم کیا تو سعید بن زید نے
اُسکو حاضر کیا جب ماریہ نے اسکو دیکھا اور نگاہ اُسکی اسپر پڑی اور داغ اُسکے رخسار کا اور اُسکا ایک کان کچھ بڑھا ہوا
نظر آیا اور اپنے پارچہ نشانہ کو جسمین جواہر بندھا تھا ملاحظہ کیا تو بصدائے عظیم ایک نعرہ مارا کہ حضار مجلس حیران و
ششدر ہو گئے اور ماریہ نے اپنے تئین عمرو اپنے پسر پر ڈال دیا اور اسکو لپٹ گئی اور کہنے لگی اسمین کچھ شک نہین کہ
یہ میرا فرزند ہی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کلام مین صادق ہین اور اس لڑکے نے بھی اپنی مان کی طرف
نظر کی اور اسکے نقوش سے جہت نسب کی پائی تو شدت گریہ سے بیہوش ہو گیا جب ہوش مین آیا تو وہ اور اسکی مان پھر باہم دونون
ملکر خوب روئے آخر جب وہ دونون خاموش ہوئے تو عیاض نے اُنسے کہا کہ تم دونون پر واجب ولازم ہی کہ جسطرح
حق تعالی نے تم دونون پر اپنا فضل وکرم کیا ہی تو اس نعمت کی شکر گذاری مین تم خدائے وحدہ لاشریک کی توحید پر ایمان لاؤ کیونکہ
حق تعالی شکر گذارون کے لیے اپنی نعمت وکرامت زیادہ کرتا ہی اور رحمت اُسکی نیکوکارون سے بہت قریب ہی اور
عذاب اسکا مجرمون منکرون سے دور نہین ہی اور آگاہ ہو کہ حق تعالی کے لیے نہ کوئی حد وانتہا ہی اور نہ
اُسکے واسطے قد وبالا ہی اور نہ اُسکے لیے قبل ہی کہ اُس سے کوئی شی پہلے ہو اور نہ اُسکے واسطے بعد ہی کہ
وہ نہو تو اُسکے پیچھے کوئی چیز رہ جاوے وہی اول ہی کہ ہستی عالم کی اُسی پر معول وموقوف ہی اور وہی آخر ہی
کہ وہی شایان مفاخر ہی چنانچہ جسوقت عمرو نے یہ مقولہ عیاض کا سنا تو بولا واللہ تیرے قول مین کچھ زور وفریب
نہین ہی وَاَنَا اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے مین گواہی
دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے اُس خدا کے جو یکتا ہی جسکا کوئی ہمسر نہین دوسرا کوئی الہ لایق پرستش کے
نہین ہی وبتحقیق کہ محمد صلعم بندہ اسکا ہی اور رسول اسکا ہی راوی کہتا ہی جب ماریہ نے عمرو اپنے پسر کو دیکھا کہ
مشرف باسلام ہوا تو اُسنے بھی اُسی وقت اُسکی موافقت کی اور طریق بدی سے باز رہی وبالآخر وحدانیت حق تعالے
کی شہادت ادا کی اور رسالت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی مقر ہوئی پس عیاض بن غنم اور جماعت مسلمین
حاضرین مجلس نے کہا حق تعالی اسلام تم دونو کا قبول کرے اور حق تعالی تم دونون کو توفیق علم وعمل کی دیوے اور بہرآئینہ حقتعالے
نے اب تمھاری دلون کو قوی کیا اور تمھارے گناہون کو بخش دیا پس چاہیے کہ تم سر نو سے اعمال کرو ولیکن یہ تو بتاؤ کہ اِس

قلعہ منیعہ پہ ظفریابی اور وہان پہونچنے کی کیا سبیل ہو ماریہ نے کہا تمکو مژدہ ہو کہ جب تمھارے اصحاب قریب حران اسیر ہوئے تو ملک شہریاض نے اُن اسیرون کو میرے پاس روانہ کیا تاکہ مین تمسے اُن لوگونکے فدا و سربہا مین اس طفل عمود کو طلب کرون چنانچہ مین نے اُنکو اپنے قلعہ کی طرف روانہ کر دیا تھا اور اب مین اُن لوگونکے پاس جاتی ہون اور اُنکو اپنے باپ کے قلعے مین بھیجتی ہون پھر اُنکو قید سے رہا کر کے قلعے کا مالک کرتی ہون انشاء اللہ تعالی یہ سنکے عیاض نے اُس سے کہا حقتعالے نے تجھے ہر حال مین توفیق بخشی اور تجکو بدیون سے نجات دی اور البتہ اسیری ہمارے اصحاب کی نہایت مجھپر صعب اور اس صدمہ سے مجکو سخت تعب ہو اور اب تیری اس فکر صائب سے میرے دلکو تسلی ہوئی پس چاہیے کہ تو اپنے فرزند کو ہمارے پاس چھوڑکر اپنے باپ کے پاس جا جب تجھسے ملاقات ہو تو اُس سے ظاہر کر کہ مین نے اپنے سارے مکر و حیلے عرب پر تمام کیے مگر کوئی تدبیر دربارۂ رہائی عمود کے پیش رفت نگئی اور بعد اظہار اس بات کے پھر جسوقت تو ہمارے اصحاب کے پاس جائیو تو اُسوقت جو بصلاح وصواب دید تیرے بہتر ہو وہ عمل مین لائیو اُسنے کہا سمعًا و طاعۃً یعنے بگوش دل مین نے سُنا السمر و چشم بجا لاؤنگی بعد ازان ماریہ اپنے زوج یعنے اپنے پسر کو مسلمانون کے پاس چھوڑکر اسی شب کو طرف ماردین کے روانہ ہوئی جب وہان پہونچی تو معلوم ہوا کہ ارسوس پدر اُسکا خدمت ملک مین بمقام مرج رغبان گیا ہو مگر اُس حاجب سے ملاقات ہوئی جسکے ہمراہ اُسارا سے اہل اسلام تھے اور اُسنے اُن اسیرون کو قلعہ ارموس مین پہونچا دیا اور اُسکے قبضے مین سپرد کر دیا تھا اور حال اس حاجب کا یہ ہو کہ وہ عاقل ترین مردم اور توریت و انجیل و زبور پڑھا ہوا تھا اور مقام میدی امراۃ کا راہب تھا اور اُسکا وہان ایک صومعہ یعنے معبد تھا کہ وہ لمبے لمبے پتھر کے ستونون پر ایک سقف مسطح تھا اُسپر قبہ بنا تھا چنانچہ اُس بالاخانے پر زینے سے چڑھ جاتا تھا اور زینہ ریسمان ابریشم سے بنا تھا اور اُس قبے مین لٹکا دیا تھا اور اُس زینے مین دو لنگر آہنی زمین پر لگے تھے جب وہ قبے پر چڑھتا تھا تو زینے کو اوپر کھینچ لیتا تھا اور یہ خبر اُسکی مشہور تھی اور چرچا اُسکی عبادت و رہبانیت کا ہر ایک کی زبان پر مذکور تھا پھر جب لشکر اسلام طرف اُن بلاد کے متوجہ ہوا اور ملک خابور بطریق صلح کے فتح ہوا اُسوقت گرد اُس قبے کے اجتماع خلائق ہوا اور کہنے لگے اے باپ ہمارے یعنے اے بزرگوار ہمارے آپ ہمارے حق مین کیا مشورہ دیتے ہین کہ ہر آئینہ عرب نے ہماری جانب رخ کیا ہو و حال یہ ہو کہ وہ لوگ فتح ملک شام اور اکثر عراق کر چکے ہین اور ہماری سرحد و سرزمین مین پہونچے ہین درینصورت ہم کیا تدبیر کرین یہ سنکے وہ راہب اپنے قبے سے جھانکنے لگا اور بولا اے گروہ نصرانی ہمیشہ نعمتین و برکات خدا کی ظاہر و باطن تمپر نازل ہین کہ تم لوگ اپنے بلاد مین باطمینان تمام متمکن ہو اور گردنین خلائق کی تمھارے آگے جھکی ہین یعنے تمھاری مطیع ہین اور مسیح نے تمکو سائر امم پر نصرت بخشی ہو اور ساری امتون کا منھ تمسے پھیر دیا ہو اور تمھارے لیے زمین کو طول و عرض مین وسیع کیا ہو یعنے تمھارے ملک کو بڑی وسعت دی ہو جبتک تم اچھے کامونکا حکم کرتے تھے اور برے کامون سے منع کرتے رہے اور ظالمون کو سزا اور مظلومونکی داد دیتے تھے

اور حلم بحق کرتے تھے اور اپنی شریعت کی پیروی کرتے تھے اور اپنے نفوس کو اتباع خواہش کی و زنا کاری سے مجتنب و متقی باز
رہے پھر جبکہ تمنے ان سب باتونکو بدل ڈالا خدا نے اپنی برکتون کو بھی تمسے بدل دیا چنانچہ انجیل یحیی بن زکریا مین
لکھا ہی کہ جو کوئی احکام حق کی پیروی کرتا ہی اور اپنی زبان کو راست گوئی پر لگاتا ہی اور اپنے پروردگار کے
حکمون پر عمل کرتا ہی اور ان اعمال کی اعانت اور اسکی غایت کو اپنے نفس پر لازم کرتا ہی اور کسی کی امانت مین
خیانت نہین کرتا ہی اور اپنی نماز و عبادت کو بطریق دوام بجا لاتا ہی اور موافق اپنی شریعت کے عمل کرتا ہی اور
اپنی خواہش و نفسانیت کی پیروی نہین کرتا ہی تب ثمرہ اسکا اسکی تمنا کو پہونچتا اور پہونچتا ہی اور جسنے
جور و جفا کی اور ظلم و جبر روا رکھا اور جو کوئی طریق حق سے منحرف ہوا وہ بہت جلد فنا ہوگا اور اپنے ہاتھ سے اپنا قتل
ہوگا اور وہ خانہ خراب ہوگا اور انکار باعث اسکی خواری کا ہوگا اور خوف اسکا پیراہن ہوگا یعنے وہ ہمیشہ خوف
و خطر مین رہیگا اور جسم اسکا وثار یعنے اسکی ردا ہی کہ اسکو ڈھانپ لیگا اور توریت مین مرقوم ہی کہ ظلم نکر خدا ظالم
دوست نہین رکھتا یعنے اسپر مہربانی نہین کرتا اور مین نے سنا ہی کہ قرآن مین بھی یہ مذکور ہوا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ
الْمُفْسِدِیْنَ فَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ یعنے حق تعالے مفسدون کے کامون کی اصلاح بخیر نہین کرتا پس چاہیے کہ تم اپنے
کامونکو بصلاحیت بجا لاؤ انتہی اور خوف خدا ہمیشہ پیش نظر رکھو اور اپنے اہل اور خاندان کی حمایت کے لیے قتال کرو
اور اپنے نبی کی شریعت کی اتباع کرو اور اپنے دشمنون سے جہاد کرنے کو باہر نکلو اسلیے کہ جہاد آج افضل ہی جمیع عبادات
مامور بہا سے یعنے جن عبادات کی بجا آوری کے تم مامور ہو تو جہاد ان سب سے بہتر ہی اور جو کوئی اعداے دین سے جہاد کریگا
تو جایگاہ اسکی بہشت ہی اے قوم آگاہ ہو کہ مین اپنے اس مقام سے اترتا ہون پس چاہیے کہ کوئی تم مین سے میری ہمراہی
سے پیچھے نرہجاوے یہ کہکے اسنے وہ زینۂ ریشمی نیچے لٹکا دیا اور اتر آیا جب لوگون نے اسکو نیچے اترتے ہوئے دیکھا تو
باداب سلام پیش آئے اور اسکے دست و پا پر بوسہ دیا اور وہ راہب ان سب کو طرف کنیسۂ دائر و کنیسہ یاد اسکے لیگیا
اور انکو وہان نماز پڑھائی اور دعا کی پھر انکو جہاد کو حکم کیا اور قصد دیر طوح کا کیا اور وہ قبیلہ تھا باشندگان وادی
روم کا اسکے اندر ایک راہب رہا کرتا تھا چنانچہ اس راہب نے اس راہب دیر طوح کو اسکا نام لیکر پکارا اور
کہا یہ وقت عبادت کا نہین ہی یہ سنکے وہ راہب بھی اپنے دیر سے نکلا اور ہمراہ ہولیا پھر وہ راہب اول
جو جمعیت مردم ہمراہ لایا تھا مع اس راہب ثانی کے نصیبین کی طرف روانہ ہوا اور اسکی آمد سنکر ملک قرقیاقس
استقبال کو نکلا اور وقت ملاقات اسکے سامنے پیدل ہوکر گیا اور مصافحہ کیا اور اسکے ہمراہ بیعہ یعنے مسجد نصاری
تک گیا وہان دیر یعقوب کی زیارت کی اور اہل نصیبین دوڑکر اسکے پاس مجتمع ہوئے اسوقت اسنے انکو وعظ و پند
سنایا اور امر بجہاد کیا وبعد ازان عازم راس العین ہوا اور اسکی خبر پاس ارسوس بن جارس کے پہونچی
چنانچہ جسوقت عبد اللہ بن غسان اور اصحاب انکے اسیر ہوئے تو وہ سب اسی راہب کے ہمراہ کہ اسکا نام میتا بن عبد المسیح تھا

بھیجے گئے تھے اور اُس سے اثناے راہ مین ماریہ نے مُلاقات کی تھی جیسا کہ بالا مذکور ہوا اور اُسی کو ماریہ نے حکم کیا تھا کہ
اِن قیدیون کو ہمارے قلعہ مین لیجا اور جب میتا بن عبدالمسیح اُن قیدیون کو لیکر ماریہ سے جُدا ہوا اور دور پہونچا اتفاقاً
بدر ماریہ بھی کہ اُس نواحی مین اپنے لشکر کے ساتھ تھا اُس راہب سے مُلاقات کو آیا تو اُس سے استفسار حال کیا
کہ کہانسے آتا ہی اور کسلیے جاتا ہی اُسنے بیان کیا کہ مالکِ شہر ریاض نے اِن اسیرون کو میرے ساتھ بھیجا ہی تب
ارسوس نے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین میتا بن عبدالمسیح ہون جب ارسوس نے یہ باتین سُنین تو بہت مسرور
ہوا اور کہا قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ مین ایک زمانہ دراز سے تمھارا منتظر و مُشتاق تھا اور تمھاری راے و صوابدید کا
مُتمنی تھا بالفعل تم اِن لوگون کو میرے قلعہ مین لیجا کر پہونچاؤ اور تمھین بذات خود اِن قیدیون کی حفاظت پر متوجہ رہو
یہانتک کہ کوئی حکم ہمارا تمھارے پاس صادر ہو اور ہمارا یہ خاتم تم لو چنانچہ میتا راہب نے بندیون کو لیجا کر قلعہ مین پہنچایا
اور مجلس مین قید رکھا اور خود اُنکی حراست مین مستعد ہوا اور اکثر اوقات اُنکے حسن عبادت پر نظر کیا کرتا تھا اور اُنکی تجوید تلاوت
یعنے خوشخوانی و لہجہ لسانی سُنا کرتا تھا تا آنکہ ایک روز اُنکی طرف متوجہ و مخاطب ہو کر پوچھا کہ تم لوگون کے یہان روز و شب مین
کیا کیا اور کتنے فرض ہین عبداللہ بن غسان نے جواب دیا نماز پنجگانہ ہمپر واجب ہی پھر جو شخص اُسکو بجا لاوے اور
اُسکے رکوع و سجود کو خوب ادا کرے تو وہ دوزخ مین بھیجا نجائیگا حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰةِ وَالصَّلوٰةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنے محافظت کرو اپنی نمازون کی ضائع و قضا ہونے سے
خصوص حفاظت نماز درمیان والی یعنے عصر کی کہ وہ مابین صبح و ظہر کے ہی اور بعض روایت مین مراد ہی نماز صبح سے
کہ وہ مابین دو نماز رات و دو نماز دن کے ہی اور بعض روایت مین مُراد ظہر سے ہی جو مابین صبح و عصر کے ہی اور
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الصلوٰۃ صلۃ ما بین العبد و ربہ فیہا اجابۃ الدعاء و قبول الاعمال و برکۃ
فی الرزق و راحۃ فی الابدان و ستر بینہ و بین النار و ثقل فی المیزان و جواز علی الصراط و مفتاح الجنۃ
یعنے نماز ایک علاقہ ہی درمیان بندگان اور یزدان کے اُسی نماز مین دعا قبول ہوتی ہی اور اعمال مقبول
ہوتے ہین اور برکت و وسعت رزق ہوتی ہی اور بدنونکو راحت و صحت حاصل ہوتی ہی اور وہی نماز درمیان
نمازی اور دوزخ کے سد و حائل ہوتی ہی اور وزن میزان مین بہت بھاری ہی اور صراط پر تیزی سے گذرنے والی ہی
اور کنجی جنت کی ہی پس یہ نماز فرض و واجب تھی ساری امتون پر مگر اُن لوگون نے اُس فرض کو ادا نکیا بلکہ اُسمین
تقصیر و کمی کی یہانتک کہ اس نماز کو حق تعالیٰ نے ہمپر فرض کیا سو ہمنے ادا کیا اور یہ نماز جامع و مجموعہ جمیع طاعات عبادات
کی ہی بخلاف عبادات کے ایک جہاد ہی تو نمازی گویا کہ جہاد کرنے والا ہی ساتھ دو دشمن کے ایک نفس امارہ دوسرا
شیطان مرند اور نماز ہی سے متعلق ہی روزہ تو ہر آئینہ نمازی نہ کھاتا ہی نہ پیتا ہی اور روزے پر زیادہ یعنے سواے
روزے کے اسکو نماز مین تمسک بمناجات پروردگار ہی یعنے نمازی اپنے پروردگار کی مناجات سے دست بدامان ہوتا ہی

اور اس نماز سے حج کو بھی علاقہ ہی اور حج کیا ہی کہ قصد و عزم کرنا ہی طرف بیت حرام کعبہ کے پس نمازی عازم ہوتا ہی
طرف رب البیت کے اور حج پر زیادہ یعنے علاوہ حج کے نمازی اپنے پروردگار کے [illegible] تقرب پاتا ہی چنانچہ
حق تعالی فرماتا ہی واسجد واقترب یعنے سجدہ کر کے تقرب حاصل کر اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تمام مفترضات کو حق تعالی نے زمین مین واجب کیا ہی سواے نماز کے کہ اسکو آسمان مین بھی فرض کیا ہی
اور مین جسوقت خدا کے قرب حضور مین حاضر تھا یعنے معراج مین تو فرمایا اے محمد اس نماز کو ہمنے جمیع انبیا پر فرض کیا تھا
سو ہمنے اسکو تیری امت کے سپرد کیا اور اس نماز کو جمیع طاعات و عبادات کا جامع کیا اور فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھسے کہا اے محمد کھڑے ہو اور جسطرح مین کرون آپ بھی ویسا ہی
کیجیے سو جبرئیل نے آگے بڑھ کے دو رکعت نماز پڑھی اور مجھسے کہا یہ نماز صبح ہی یہی اول نماز ہی کہ حضرت نے
اسکو ادا کی اسی وجہ سے اسکا نام صلوۃ الاولی ہوا بعدازان جبرئیل نے دوسری بار نماز پڑھی جسوقت کہ ہر شی کا
سایہ اسکے مثل و برابر آیا اور مجھسے بیان کیا یہ نماز ظہر ہی بعدازان اول وقت نماز عصر پڑھی اور کہا یہ نماز عصر ہی
بعدازان پھر وہی نماز پڑھی یعنے مگر جسوقت کہ آفتاب مائل بزردی ہوا یعنے جب دھوپ زرد ہوگئی بعدازان پھر
جسوقت آفتاب غروب ہوا تو نماز پڑھی اور کہا یہ نماز مغرب ہی بعدازان وقت ذہاب حمرۃ غربیہ یعنے جسوقت
شفق مغربی غائب ہوئی تو پھر نماز پڑھی اور کہا یہ نماز عشاء ثانی ہی بعدازان پانچوین مرتبہ نماز پڑھی اور اسوقت
فجر نمودار ہوئی تھی تو کہا یہ نماز صبح ہی بعدازان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازین فرض ہوئین تھین دو دو
رکعت پھر زیادہ ہوئین حضر مین پھر نماز سفر مین چھوڑی گئی اپنی حالت پر یعنے وہ جو حضر مین زیادہ کی گئی تھی سفر مین قصر
کی گئی یہ مسئلے میان نے عبداللہ بن عثمان سے پھر سوال کیا اے اخ العرب اے برادر عرب تم جو اپنی نمازون مین تکبیر کے
ساتھ رفع یدین کرتے ہو یعنے ہر تکبیر پر دونون ہاتھ اٹھاتے ہو اسکا باعث کیا ہی اور اسکے کیا معنی ہین عبداللہ نے
کہا تو نہین دیکھتا ہی کہ ڈوبنے والا جب کوئی چیز پاتا ہی تو اپنے ہاتھون کو اسطرف بڑھاتا ہی اور اٹھاتا ہی تاکہ
اس سے لٹک جاوے اور ڈوبنے سے نجات پاوے اور اسی طرح بندہ نماز مین اپنے تئین غریق دریاے خطا و
گناہ سمجھکر اپنے دونون ہاتھون کو اٹھاتا ہی اور کہتا ہی اے میرے پروردگار میری دستگیری کر کہ مین خطاؤن اور
گناہون کے دریا مین ڈوبتا ہون اور تجھسے بھاگ کر پھر تیری طرف رجوع کرتا ہون واما معنی قرأت و تلاوت
نماز مین یہ ہی کہ وہ خطاب یعنے ہمکلامی و ہمزبانی ہی درمیان بندہ اور اسکے پروردگار کے واما معنی
رکوع کے یہ ہین کہ مین تیرا بندہ ہون مین نے اپنے پہلوون کو تیری طرف جھکایا ہی واما سر اٹھانا رکوع سے اور کہنا
بندے کا ربنا لک الحمد یعنے اے میرے پروردگار خاص تیرے ہی لیے تمام حمد سزاوار ہین اس سے مراد یہ ہی
کہ مین تیرا حمد کرتا ہون اپنی گلو خلاصی پر گناہون سے چنانچہ حق سبحانہ تعالی گویا کہ فرماتا ہی اذنبت کیا تو نے گناہ کیا

تو بندہ کہتا ہی انا عبدک کہ مین تیرا بندہ ہون پس حق تعالی فرماتا ہی قد اعتقتک من الذنوب کہ مین نے تیری گلوخلاصی
کی گناہون سے دوم معنی سجدۂ اولی کے اور زمین پر پیشانی رکھنے سے مراد بندے کی یہ ہی کہ اسی زمین سے تونے مجکو
پیدا کیا اور زمین سے سر اُٹھانے کے معنی یہ ہین کہ تونے مجکو اس سے نکالا ہی اور سجدۂ ثانیہ سے یہ غرض ہی کہ پھر تو
مجکو اسی زمین مین پھیریگا یعنے پھر اسی خاک مین ملاویگا اور سر اُٹھانا دوسری بار غایت اُس سے یہ کہ پھر تو دوسری بار
مجکو اسی زمین سے نکالیگا اور سلام داہنی جانب سے مراد یہ ہی کہ اے پروردگار میرے تو میرا نامۂ اعمال میرے
داہنے ہاتھ مین دے اور میرے بائین ہاتھ مین نہ دے اسلیے کہ اہل جہنم کا اعمال نامہ بائین ہاتھ مین دیا جائیگا
اور جب کتاب اعمال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش ہوتی ہی تو فرماتے ہین جو شخص محافظت نماز پنجگانہ
کی کرتا ہی اُسکی مثال یہ ہی کہ ایک نہر شیرین ہی تو جو کوئی تم مین سے اُسمین ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے کیا پھر
اُسکی کسافت سے کچھ باقی رہ جاتا ہی پس یہی حال نماز پنجگانہ کا ہی کہ بندے پر کوئی گناہ باقی نہین چھوڑتی ہی
غرض کہ جب میتا راہب نے کلام عبد اللہ کا سنا تو کہنے لگا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تم لوگ حق پر ہو اور شک نہین
کہ دین تمہارا حق ہی اور قول تمہارا صدق ہی وبعد ازان وہ اسلام لایا اور بعد تھوڑے عرصہ کے ماریہ بھی پہونچی
کیونکہ اُسکو معلوم ہوا کہ صحابہ اُسکے باپ کے قلعے مین محبوس ہین پھر جبکہ بالاے قلعہ پہونچی تو اپنے باپ کے مکانون مین
اُتری اور ساری رات صحابہ کے قلق مین بسر کی جب صبح ہوئی تو میتا اُسکے پاس آیا اور آداب سلام بجا لایا ماریہ نے
اُس سے کہا اے میتا عرب کے ساتھ تونے کیا معاملہ کیا اُسنے کہا مین نے اُنکو حراست استوار مین رکھا ہی جبتک کہ اُنکے
بارہ مین جو راے ملک کی ہو ماریہ نے کہا واللہ تونے کچھ کوتاہی اور کمی نہین کی لیکن تو اُنکو ہمارے بیعہ یعنے مسجد مین
ہمارے ساتھ کر دے تاکہ وہ ہمارے حسن عبادت کو دیکھین اور ہمارا پڑھنا انجیل کا سنین تو کیا عجب ہی کہ وہ ہمارے
دین مین داخل ہون میتا نے کہا سمعاً وطاعةً یعنے مین نے حکم آپکا بگوش جان سنا و بدل بجا لایا یعنے بسر و چشم بجا لاتا ہون
بعد ازان وہ اُن صحابہ کو بیعہ مین لے گیا جب رات ہوئی تو ماریہ بیعہ مین آئی اور اصحاب نبی صلعم کو دیکھا کہ وہ سب
پابزنجیر ہین اور اُس جگہ سواے میتا کے اور کوئی غیر نہین ہی تب ماریہ نے کہا اے میتا تو ہمارے علماے دین مین ہی اور
تجھسے امر حق پوشیدہ نہین ہی اور تو ان لوگون کے دین پر بھی مطلع ہوا ہی پس تو بیان کر کہ حق ہمارے ساتھ ہی یا اُنکے
ساتھ یعنے حق پر ہم ہین یا یہ لوگ حق پر ہین میتا نے کہا اے ملکہ حق پر کچھ پردہ نہین ہی یعنے حق پوشیدہ نہین ہی
البتہ حق یقین عرب کے ساتھ ہی اور جس مقدمہ مین تو آئی ہی اور جو عہد تو لائی ہی اُسکو وفا کر پیش از آنکہ تو اُسکو
طلب کرے اور اُسپر تجکو دسترس نہو یعنے پیش از فوت وقت اُس کام کو کرلے اور حال یہ ہی کہ تو اس قوم کا صدق
بیان اور صدق دین دیکھ چکی ہی کہ حق تعالی نے درمیان تیرے اور ولد تیرے عمود کے جمع کر دیا یعنے تجکو اُس سے
ملا دیا پھر جسوقت ماریہ نے یہ باتین راز کی میتا سے سنین تو حیرت مین مبہوت ہو گئی اور اُس سے کہنے لگی کہ تجکو یہ اسرار

کہان سے معلوم ہوئے میتانے کہا مین نے یہ کیفیت اپنے خواب مین دیکھی ہے اور اُس سے تمام وہ احوال بیان کیا گویا کہ وہ خود وہان اُسوقت حاضر تھا تب ماریہ نے سجدۂ شکر کیا پھر جسوقت اُسنے سجدے سے سر اُٹھایا تو برجستہ اُٹھکر اصحاب کو زنجیرون سے کھول دیا اور اُنکے ہتھیار دیا اور میتا کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کا اکرام کر اور مین اس امر کی فکر و تدبیر کرتی ہون کہ والی قلعہ کو کیونکر گرفتار کر لیوین اور قلعہ پر کسطرح متسلط ہو جاوین بعد ازان ماریہ اپنے قلعہ کو گئی اور اُس قلعہ کا ایسے شخص کو والی کیا جس سے اُسکو طمانیت تھی فکر و اندیشہ سے اور قلعہ سے اُن لوگون کو جنسے خوف و اندیشہ رکھتی تھی نکال دیا اور اُس قلعہ کو بند و بست سے مستحکم کیا اور ادھر میتانے صحابہ کو بیعہ بیت المذبح مین متمکن کیا اور اُنسے عہد لیا کہ کل جسوقت صبح ہووے اور والی قلعہ نماز (نماز نصاری ۱۲) کے لیے آوے تو اُن حاضران بیعہ پر دفعۃً نکل پڑو حق تعالیٰ تمکو اُنپر نصرت دیگا راوی نے کہا پھر جب صبح ہوئی اور والی قلعہ اپنے خواص کے ساتھ نماز کے لیے بیعہ کی طرف نکلا اور اجتماع مردم کے واسطے ناقوس پھونکنے لگے تب قس یعنے قسیس سردار ترسایان جو مالک بیت المذبح کا تھا آیا تاکہ دروازہ مذبح کا کھولے اور قربانگاہ کے قریب جاوے پھر جسوقت اُسنے دروازہ مذبح کا کھولا یکبیک عبد اللہ بن غسان مع اپنے چالیسون اصحاب کے نکل پڑے اور یکبارگی سبنے پکار کر تکبیر کی کہ قلعہ مین اور لوگون مین جو وہان تھے زلزلہ پڑ گیا اور مسلمانون نے اُنمین خوب تیغ زنی کی کہ اُن سب کو قتل کیا اور قلعہ پر اور جو کچھ اُسمین تھا سب پر قبضہ کیا چنانچہ رعایانے یہ شور تکبیر سنکر یقین کیا کہ اہل اسلام قلعہ پر مسلط ہو گئے تو وہ سب اپنے سامنے بھاگے اور راوی کہتا ہے جب ماریہ نے شور تکبیر اور غلغلہ آدمیون کا سُنا تو یقین کیا کہ قلعہ اُسکے باپ کا مسلمانون کے قبضے مین آ گیا تب اپنے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا اور شخص معتمد کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور اپنے حسن تدابیر سے اُنکو آگاہ کیا انھون نے حق تعالیٰ کی نعمتون کا شکر ادا کیا اور اکثر مردم مفرور پاس ملک شہر یاض کے پہونچے اور اُسکو اس واقعہ سے خبر دی کہ قلعۂ ماردین پر مسلمانون نے عمل کر لیا اُسپر سخت صدمہ اور قلق ہوا اور اپنے زوال ملک کا یقین ہو گیا اور اُسکے دل مین رعب سما گیا اور اُسکے لشکر پر ہیبت طاری ہو گئی اور ارسوس کو بھی خبر پہونچی کہ اُسکا قلعہ چھن گیا اور خزانہ اُسکا لُٹ گیا چنانچہ اُسنے اس امر کو تا شب مخفی رکھا اور جن لوگون پر اُسکو وثوق و اعتماد تھا اُنکو ہمراہ لیکر بطلب و تسخیر حران روانہ ہوا پس دوسری شب کو وہان پہونچا جب قریب پھاٹک کے آیا تو اُنکے روکنے کو نگہبانون نے سامنا کیا اُسوقت اصحاب ارسوس نے ان لوگون پر شور کیا اور کہا دروازہ کھول دو اور دیکھو کہ یہ بطریق رودس ہے اور غرض اس سے یہ تھی کہ یہ اُنکا پہلا بطریق ہے یعنے رودس قید عرب سے چھوٹکر آیا ہے تب نگہبانون دربانون نے دروازہ کھول دیا ناگاہ ارسوس داخل ہوا اور مالک شہر ہو گیا اور یہ اخبار تمام اس بلاد مین فاش ہو گئی کہ ارسوس صاحب ماردین اپنے حیلہ اور حکمت عملی سے حران کا مالک ہو گیا پھر اُسکے پاس وہ سائر مردم دوڑ پڑے جو طالب دیوان تھے یعنے طالب ایسے شخص کے تھے جو لوگون کو جمع کرے پس اُن سب کے اجتماع سے ارسوس کے پاس ایک لشکر عظیم جمع ہو گیا

ذکر فتوح رہا و حران

راوی نے کہا کہ رودس صاحب حران کا ایک پسر تھا اُسکو رودس نے قید و بند مین رکھا تھا کیونکہ اُس سے خائف تھا کہ وہ بڑا شجاع تھا اُسکا نام ارغوک تھا پس اُسکو گرفتار کرکے مقام عمق مین محبوس رکھتا تھا اور ارغوک کی مادر کا نام بنت العسکر تھا وہ مالک و حاکم سمیساط کی تھی اور وہ اپنے اہل و اقربا کی ملاقات کو گئی تھی اور باعث مقید ہونے اپنے پسر کے خشمگین و پر غضب رہتی تھی پھر جبکہ اُسکو یہ خبر پہونچی کہ ارسوس نے حران پر تسلط کیا ہی تو اُسپر سخت قلق و صدمہ گذرا چنانچہ وہ سوار ہوئی اور سمیساط سے عمق مین آئی اور اپنا اختلال خاطر اپنے بیٹے سے ظاہر کیا اور اُسکو خبر دی کہ ارسوس حران پر مسلط ہو گیا ہی پھر اُسکو حبس سے نکال کر اموال کثیر اُسکے حوالہ کیا اور کہنے لگی کہ شہسواروں اور مبارزوں سے اتفاق اور لشکر کو جمع کر اور اُس شخص پر جا جسنے ایسا کام کیا ہی یعنے حران پر قبضہ کیا ہی چنانچہ ارغوک نے وہ مال خرچ کیا پس مردم کثیر اُسکے پاس حاضر ہوئے کہ ایک جیش عظیم ہو گیا پھر اُسنے بقصد حران طرف فرات کے کوچ کیا اور یہ خبر ارسوس کو پہونچی تو وہ بھی اُسکے مقابلے کو نکلا اور دونون جماعت باہم مقابل ہوئی اور ارغوک کے لشکر کا پیشرو ایک مرد ارمنی تھا اُسکا نام ارجوک اور وہ بڑا دلاور تھا اُسکے ہمراہ تین ہزار آدمی کی جمعیت تھی مگر ارمنی کو شکست ہوئی روایت ہی عبد اللہ بن اُسید سے اُسنے کہا مجھسے روایت کی سالم بن ربیعہ نے دو مرد عادل تمیمی سے اور اُن دونون نے محمد بن عمر الواقدی سے کہ جب یہ خبرین عیاض بن غنم کو پہونچین کہ ارجوک ارمنی نے طرف ارسوس کے کوچ کیا ہی تو عیاض نے رودس صاحب حران کو اپنے پاس بلا کر جو اخبار ارسوس کے اُنکو پہونچے تھے اُس سے ظاہر کیا اور کیفیت متسلط ہونے ارسوس کی حران پر بیان کی اور یہ کہا کہ اب ارغوک تیرے پسر نے ارادہ مقابلہ ارسوس کا کیا ہی اور مین قصد تیرے قتل کا رکھتا ہون لیکن اگر تو ہمارے دین مین داخل ہو جاوے تو قتل سے تجھے امان ہی رودس نے کہا اگر تو مجکو چھوڑ دیوے تو جو جو قلعے میرے تحت مین ہین مین تمہارے سپرد کر دون اور کیا عجب ہی کہ مین حران مین بھی پہونچون کیونکہ وہان کے لوگ مجکو بہت دوست رکھتے ہین اسلیے کہ مین اُنکے حق مین احسان کرتا تھا اور میرا قول یہ ہی کہ جسوقت وہ لوگ مجکو دیکھینگے تو فوراً اس بلد کو میرے سپرد کرینگے اور مین تمہارے تئین حوالہ کر دونگا اس شرط پر کہ تم مقام سویدہ خواہ نصیبین الصغرا مجکو دو اور مین تمکو اُسکا جزیہ یعنے محصول ہر سال دیا کرونگا چنانچہ ابن غنم نے ان باتون کو اور شرطون کو منظور کیا اور عبد اللہ یوقنا کو حکم کیا کہ اُس سے حلف لیوین اُنھون نے حلف لیا اور بعد اخذ و قبول حلف کے اُسکو رہا کیا اور اُسکے ہمراہ یوقنا کو بھی مع جماعت اُسکے روانہ کیا اور رودس کے خیام اور اسباب تمام اُسکا پھیر دیا اور اُسکی جماعت کو بھی اُسکے ساتھ کر دیا پھر وہ سب آخر شب مقام مرج رغبان سے بقصد حران راہی ہوئے جب قریب حران پہونچے تو جاسوسون کو بھیجا اُن لوگون نے

واپس آکر خبر دی کہ لشکر ارسوس کا بیرون حران نازل ہی اور لشکر ارغوک پسر رودس کا اُسکے مقابلے پر ہی اور سوے
اس امر کے کہ ارجوک اسیر ہو گیا ہی کہ اُسکو ارسوس نے گرفتار کر لیا ہی باقی لشکر ارجوک کا بدستور اپنے حال پر ہی
مگر ارسوس نے اپنا ایلچی طرف لشکر ارجوک کے بھیجا ہی اور اُنکو اپنی طرف طلب کیا ہی کہ تم ہمارے شریک ہو جاؤ
ہم تمپر انعام کرینگے اور یہ اسلیے تا اُنکو اور اپنے لشکر کو لیکر رہا پر چڑھائی کرے اور اسپر بھی متسلط ہووے کہ وہ بھی
اسکے تحت تصرف مین آجاوے اور اُن لوگون نے جواب دیا تھا کہ ہم بیش خود ہا اس باب مین مشورہ کرتے ہین
راوی نے کہا جب رودس اور یوقنا دونون وہان گئے اور دونون نے لشکر کی جانب نگاہ کی اور دیکھا آگ روشن ہی
تو رودس نے یوقنا سے کہا کہ یہ آگ جو قریب روشن ہی شک نہین کہ میرے پسر کے لشکر کی آگ ہی پس ایک
شخص کو وہان بھیجا تاکہ خبر لاوے تب اُس شخص نے جاکر معلوم کیا کہ وہ لوگ کون ہین اور واپس آکر خبر دی کہ وہ قوم یعنے لشکر
ارسن آمادہ ہین اس بات پر کہ ارسوس اُن سے عہد و حلف کرے تو وہ اسکے لشکر ہو جاوین یعنے شامل اُسکے لشکر کے
ہو جاوین اور یہ بات مقرر ہوئی ہی کہ کل جب صبح ہووے تو ارسوس اپنے اصحاب سے سو سوارون کو ہمراہ لیکر طرف دیر
فرحا کے جو درمیان رہا و حران کے واقع ہی واسطے حلف کے جاوے اور لشکر ارغوک تیرے پسر سے پچاس مردم اکابر
بھی اُس دیر مین جاکر وہین باہم معاہدہ کرین یہ سنکے چہرہ یوقنا کا فرط سرور و فرح سے روشن ہو گیا اور رودس سے
کہا خوش ہو کہ وہ قوم اب ہمارے قبضے مین آئی بعد ازان وہان سے اُس دیر کو چلے اور قریب اُس دیر کے کمین گاہ
کیا بعد ازان یوقنا کا ایک غلام تھا قوم شریف سے اُسکو اُنھون نے پالا تھا وہ اُنکے ہمراہ حاضر تھا اُسکا نام شامس تھا
اور وہ بڑا دانشمند تھا سو یوقنا نے اُسکو بھیجا اور اُس سے کہا اے شامس تو پاس صاحب رہا کے جسکا نام لیوک ہی
جاکر اُس سے کہیو کہ اصحاب ارجوک مین جو لوگ مقدم ہین اُنھون نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہی اسلیے کہ وہ تیرے
لوگون مین سے ہو جاوین کیونکہ تو بھی اُنھین مین سے اور اُنکا طرفدار ہی اور ارسوس اہل روم سے ہی اور وہ جماعت
لوگ دیر فرحا مین آتے ہین اور ارسوس اُنکے ساتھ ہی اسواسطے کہ اُن سے حلف و عہد کرے اور اُن سے بھی حلف عہد
لیوے مگر ارسوس تجھسے اراده درخواست رکھتا ہی کہ تو دو سو آدمیون سے نکل کر قرب دیر سے ہمارے لیے کمین گاہ مین
بیٹھے تاکہ جب ہم لوگ مردم ارجوک وہان پہونچین تو اُسوقت تو نکلکر ہمپر چھاپہ مارے چنانچہ شامس روانہ ہوا اور پاس
صاحب رہا کے پہونچا اور جو کچھ اُسکے صاحب یوقنا نے اُس سے کہدیا تھا اُس سے بیان کیا غرضکہ قضا و قدر
الٰہی سے وہ حیلہ جسکی فکر و تدبیر یوقنا نے کر کے صاحب رہا سے کہلا بھیجی تھی اور اکابر جیش ارجوک کی جانب سے پیغام
بھیجا تھا ایسا ہوا کہ جب شامس یوقنا کے پاس سے صاحب رہا کے پاس پہونچا اور اُس سے وہ باتین جو ابھی مذکور
ہوئین بیان کین اور اس عہد کو اُس نے استوار کیا پس صاحب رہا چار سو آدمی اپنی قوم سے ہمراہ لیکر اور سلاح و سامان
حرب سے مضبوط ہو کر نکلا و بقصد دیر فرحا روانہ ہوا اور یوقنا بھی مع اصحاب اپنے اُن سے قریب قریب کمین گاہ مین جا بیٹھے

کرنا مس بھی اُن سے فرصت پاکر علیحدہ ہوگیا اور یوقنا کے پاس آکر خبر دی کہ صاحب رہا فلان مقام مین تجسے قریب کمین مین ہے
اور ادھر حال ارسوس کا یہ تھا کہ جب آسنے اپنا ایلچی طرف ارمن لشکر رجوک کے بھیجا تھا تو روس ارمن کے پاس آیا اور انکو
فہمائش کی کہ ارسوس تجسے حلف وعہد کرے اور تم اُس سے حلف کرو اس بات کا کہ تم اُسپر حیرہ نکر دینے دوسرے گروہ
کے ساتھ آمیزش نکرو اور اتفاق اس امر پہ ہوا تھا کہ حلف دیر فرحا مین واقع ہو پھر آخر شب ہوئی تو لشکر ارسوس اور جماعت
ارمن ازیکدیگر علیحدہ علیحدہ روانہ ہوئے اس خوف سے کہ کسی کی جانب سے غدر وعہد شکنی واقع نہو اور صاحب رہا سے
جو کچھ قرارداد ہوا تھا تو اُسکی طرف سے ان لوگون کی خاطر مطمئن تھی وبعد ازان گروہ ارمن نے قبل اپنے خروج اور کوچ کے
اپنی جمعیت مین سے ہزار مرد شجعان کو ملباس اہل رہا کے آراستہ کیا اور اُنکو فہمائش کردی کہ خفیہ لشکر سے پیش روی
کرکے لشکر رہا مین جا ملین اسطور سے کہ گویا مددگار صاحب رہا کے ہین اور کہدیا تھا کہ کچھ کلام نکیجیو جب تک دیکھو کہ صاحب رہا
اپنی کمین گاہ سے باہر نکلا پھر جسوقت وہ برآمد ہوئے اور تم اُسکے سامنے سے آؤ تو آواز بلند با خود ہا اظہار خوشی خوشخبری کا
کیجیو گویا کہ تم اُسکے ہمراہیون مین سے ہو یہانتک کہ وہ تمسے مطمئن خاطر رہین درینصورت شاید کہ تم اُسپر قدرت دو سترس پاؤ
کہ اُسکو گرفتار کر رکھو یہانتک کہ ہمارا امیر ارجوک بھی آپہونچے غرضکہ یہ کتیبہ ہزار ارمن کا بطریق پیش روی کے اول شب سے
روانہ ہوچکا تھا اور کسیکو ان کی روانگی کی خبر نتھی راوی نے کہا کہ جب ارسوس حوالی دیر مین جا پہونچا تو دفعۃً دو
شہسوار اصحاب نبی صلعم سے کمین گاہ سے نکلکر اُسپر آپڑے اور انکا افسر عمرو بن معدی کرب زبیدی تھا اور سبب
یکایک خروج کرنے اصحاب کا یہ تھا کہ جسوقت عیاض بن غنم نے روس کو بھیجا اور یوقنا کو بھی مع اصحاب اُسکے
اُسکے ساتھ کردیا تھا تو روس کے طرف سے بدگمانی ہوئی اور کہا مین نے بہت جلدی کی کہ ولی اللہ کو عدو اللہ کے ساتھ
کردیا ہی تب خالد نے کہا اے امیر تو اپنی خاطر کو روس کے طرف سے مشتغل بفکر نکر اسلیے کہ ملوک روم جو قول کرتے
ہین اُسے وفا کرتے ہین اور وہ لوگ اس بات مین عار رکھتے ہین کہ اُنمین سے کوئی کچھ قول کرے اور اُسکو وفا نکرے
عیاض نے کہا اے ابو سلیمان بہرحال ہمکو لازم نہین ہی کہ ہم اپنے اصحاب اور اُنکے ساتھ والون سے غافل
رہین بعد ازان اُنھون نے عمرو بن معدی کرب زبیدی کو دو سو سوارون سے روانہ کیا تھا اور یہ لوگ حران کو
جاتے تھے کہ اثنائے راہ مین ارسوس مل گیا کہ وہ دیر فرحا کو جاتا تھا آخر الامر اُسکو اور اُسکے ہمراہیون کو ان لوگون نے
گرفتار کرلیا اور ادھر یوقنا نے کیلوک صاحب رہا کو پکڑ لیا اور بقیہ روز کمین مین پوشیدہ رہے رات کو طرف رہا کے
متوجہ ہوئے جب قریب رہا کے پہونچے تو یوقنا نے اُس طرح کا لباس پہنا جسطرح کا لباس صاحب رہا پہنے تھے
اور اصحاب یوقنا نے بھی ایسے لباس پہنے جیسے جماعت صاحب رہا پہنے تھے پھر جب رہا سے نزدیک ہوئے اور
مشعلین روشن کیے ہوئے تھے تو دربانون نے پھاٹک کھول دیا بس یہ لوگ رہا مین گھس پڑے اور
جب اندر داخل ہوگئے تو ان لوگون نے بصدا سے تہلیل وتکبیر وثنائے رب قدیر کے اپنی آوازون کو بلند کیا

پس عوام الناس مین سے کسیکو جسارت نہوئی کہ کچھ کلام کرسکے پھر رہا مین جسقدر ذخیرہ اور اشیاے تحفہ او خزانہ و مال کیلوک کا تھا اُس سب کو یوقنا نے قبضے مین کیا اور رؤساے رہا مین جنسے کچھ اندیشہ و خطرہ تھا اُنکو بھی گرفتار کرلیا وہین بعد ایک شخص کو اپنے اصحاب مین سے جسپر وثوق و اعتماد تھا رہا پر حاکم مقرر کیا اور ایسا ہوا کہ کیلوک کے برادر عمزادے نے جب امان مانگی تھی تو عیاض نے اُسکو امان دی تب اُسنے تمام اُن اشیا و خزائن پر جسقدر کیلوک کا تھا رہبری کی بعد ازان عیاض بن غنم نے ابن عم کیلوک کو اپنے ہمراہ آگے کرلیا اور بقصد حران روانہ ہوئے جب وہان پہونچے تو یہ دیکھا کہ رودس نے حران کو فتح کرلیا تھا اور یہ اسطرح ہوا کہ جب عمرو بن معدی کرب زبیدی نے ارسوس کو گرفتار کرلیا تھا تو رودس مع بقیۂ لشکر مسلمین وہان سے روانہ ہوا تا آنکہ حران مین پہونچا اور جو لوگ شہرپناہ کی دیوارون پر حارس و نگہبان تھے اُنکو ندا دی جب اُنھون نے رودس کو پہچانا تو فوراً دروازہ کھول دیا اور اُسکے روبرو تعظیم کو جھکے اور اُسکے دار الامارۃ مین اُسکو لے گئے پھر جب رودس حران کا مالک ہوا اور رئیسان بلد اُسکی خدمت مین حاضر ہوئے اور اُسکی سلامتی کی مبارکباد دینے لگے تو رودس اُس مجمع مین خطبہ بیان کرنیکو کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم آگاہ ہو بتحقیق کہ حقتعالی نے مجھے آفتون سے نکالا اور ہلاکت سے نجات دی اور ماجرا کہ ایسا ایسا گذرا اور مین نے امیر قوم مسلمین سے عہد کیا ہے کہ اس شہر کو مین اُنکے سپرد کرون اور وہ مجکو والی نصیبین صغری و سویدا کرینگے اور مین نے امیر سے اِس عہد پر حلف کیا ہے بے شبہ مین اپنا عہد وفا کرونگا اور مین تمھارے سامنے گواہی دیتا ہون اِس بات کی کہ جو دین خلاف دین اسلام ہین وہ سب باطل ہین وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود نہین ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئینہ محمد صلعم فرستادہ خدا ہی جب اہل حران نے یہ کلام رودس کا سنا تو کہنے لگے کہ حق تعالی نے آپکے ساتھ ارادہ خیر کیا پس ہم بھی آپ کے ساتھ آپکے اسلام پر موافقت کرتے ہین چنانچہ وہ لوگ بھی اسلام لائے مگر کچھ لوگ انمین سے اسلام سے محروم رہے

ذکر فتوح قلعۂ راس العین

روایت ہے ربیعہ بن ہیثم سے اُسنے روایت کی ہے عبد اللہ تنوخی سے اُسنے عبدان بن عطیہ سے اُسنے کہا کہ اہل جزیرہ اسلام نہین لائے تھے مگر باعث اہل حران کے یعنے بسبب اسلام لانے اہل حران کے اہل جزیرہ ایمان لائے تھے پھر جب اصحاب نبی صلعم نے دیکھا کہ وہ سب داخل اسلام ہوئے تو اصحاب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُمْ عَلٰی دِیْنِکَ وَلَا تُمَکِّنْ مِنْ بَلَدِهِمْ عَدُوًّا یعنے اے پروردگار ان لوگون کو تو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور اُنکے بلد سے کسی شی پر اُنکے دشمنون کو مکنت و قدرت ندے پھر اُن لوگون نے اُن شہرون کے کنیسون اور دیرون کو مسجدین اور جامع مسجد کردالین اور جو کچھ حوالی و نواحی حران و رہا کے مضافات سے تھا وہ سب اُنھون نے تفویض اصحاب کردیا

دبعدازان عبداللہ یوقنا رہا سے حران مین آئے اور اصحاب نبی صلعم کو مجتمع کرکے دربارۂ رہا مشورہ کیا کہ اسکا حکم کیونکر
ہو تب سعید بن زید نے کہا کہ تمھین نے اس شہر کو اپنے حیلون اور اپنی تدبیرون سے لیا ہی و ہمراہنہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اَلحَربُ خُدعَۃٌ یعنے جنگ حیلہ سازی ہی اور البتہ یہ حیلہ پورا ہو گیا اور جو لوگ
اس بلد مین ہین وہ سب بندگان و کنیزان مسلمین ہین اور انکا سارا مال بھی مال مسلمین ہی تب یوقنا نے کہا تم خوب
جانتے ہو کہ جزیرے مین سے اکثر تمھارے قبضے مین ابھی نہین آئے ہین اور وہان ابتک بڑے بڑے قلعہ مانع مداخلت
ہین پس صوابدید یہ ہی کہ ایسے خیر و خوبی کے کام کرو جس سے ذکر تمھارا بلند آوازہ رہے اور فخر تمھارا زیادہ ہو تب
سعید نے کہا ہر گاہ ایسا امر ہی اور یہ ارادہ ہی جیسا تمنے ذکر کیا تو یہان کے لوگون کو انکے حال پر چھوڑ و یہانتک کہ
ہم چلکر دیکھین کہ انکے بارہ مین امیر عیاض بن غنم کی کیا راے ہی چنانچہ یہی امر قرار پایا و بعدازان یہ خبرین شاہ شہریاض کو
متصل پہونچین کہ بلاد حران و رہا و سروج و نحن و اکساس و شمیمق ان سب پر دخل عرب کا ہو گیا پس اسکو اپنے
ملک کے زوال کا یقین ہوا تب وہ اور اسکے معتمدین و موثقین مقام راس العین مین داخل ہوئے اور بیعہ نسطوریا
مین جو آج جامع مسجد ہی انھون نے نماز پڑھی جب اپنی نماز سے فراغت پائی تو شہریاض ملک نے کہا ای معاشر
روم آگاہ ہو کہ ہر آئینہ اہل عرب ہمارے بلاد مین شریک ہو گئے ہین اور یہ سارے بلاد انکے معاقل و مامن ہین انھین
وہ لوگ مجتمع ہوتے ہین اور وہان انکے یار و معاون ہین ان لوگون سے انکو رسد غلہ و علوفہ پہونچتا ہی اور شہرون سے
انکے پاس مالہاے خطیر آیا کرتے ہین اور ملک خابور تمام انکا ہی اور انھین کے حکم مین ہی اور اب درمیان ہمارے
اور انکے سواے جنگ اس مرتبہ کے جو درپیش ہی اور کچھ باقی نہین ہی اگر ہماری فتح ہوئی تو مقام و قیام عرب کا
ہمارے درمیان نرہیگا اور اگر عرب کی فتح ہوئی تو یہ ہمارے سارے بلاد انکے ہین چنانچہ میری راے مین ایک بات
آئی ہی کہ وہ صائب و باصواب ہی لوگون نے پوچھا وہ کون سی راے ہی ملک نے کہا میری راے یہ ہی کہ جنگ سے
انکو دیر و درنگ مین رکھین یعنے جنگ مین ایام گذاری کرین اور اس عرصے مین دونون شاہان بزرگ سنفر و زغفرہ کو
نامہ لکھین کیا عجب ہی کہ یہ دونون اپنے اپنے لشکر سے ہماری کمک کرین اور ملک حرقناس بن فارس کو اور ملک ازغلات
کو جو نینوی و بلاد نینوی کا مالک ہی نامے لکھین اور جبر بن صالح النکاریہ کو بھی لکھین کہ یہ سب ہمکو مدد دیوین پھر جسوقت
یہ ملوک ہمارے پاس اپنے لشکرون کو بھیجین تو ہم باستعانت مسیح کے مسلمانون سے مقابلہ کرین کہ حقتعالی نصرت اپنی
جسکو چاہے عطا کرے چنانچہ وہ سب بالاتفاق یکزبان ہو کر بولے یہ راے بہت خوب ہی پس وہ نامے لکھے گئے اور
ایلچیون کے ہاتھون ملوک مذکورین کے پاس مرسل ہوئے و بعدازان شہریاض اپنے لشکر مین واپس آیا واقدی علیہ الرحمہ
نے کہا کہ عیاض بن غنم جو کہ اسوقت جنگ قوم سے باز رہے تو اسلیئے کہ انکی راے مین فتح بلاد انکے اصحاب کے
ہاتھ سے بدون قتال متصور تھی اسوجہ سے انھون نے جنگ کرنے مین تعجیل نکی اور اسلیئے کہ وہ قوی پشت تھے

باعث اُن بلادوں کے جنکی فتح ہو گئی تھی نیز عیاض بن غنم نے عبیدة بن الجراح کو بطلب خبر لکھ بھیجا کہ جو خبر قوم کی تمھارے پاس
آوے اُس سے ہمکو مطلع کرو اور راوی نے کہا کہ جب نامے ملک شہریاض کے صاحبان اقالیم کو پہونچے تو اُنھون نے
اُسکی نصرت کے لیے لشکر معین کیے اور نامہ شہریاض کا والی اخلاط کو پہونچا اُسکی ایک دختر تھی نہایت صاحب حسن و
جمال اور وہ ازروے قوت کے منجملۂ مردان شجاع کے تھی اُسکا نام طاریون تھا اور محل مستقر اُسکے یعنے قرارگاہ اُسکا ایک جبل تھا
جو ہمنام اُس دختر کا تھا یعنے جبل طاریون اور حال یہ تھا کہ جو کوئی اُس سے خطبہ و خواستگاری کرتا تھا وہ راضی نہوتی
تھی مگر بشرطیکہ میدان مین اُسکا مقابلہ کرتی تھی اسلیے کہ اگر صاحب خطبہ اُس دختر پر غالب آوے تو وہ اُسکا شوہر ہو چنانچہ
وہ تمام اہل خطبہ پر غالب آئی تھی و منجملہ خواستگارون کے ایک لڑکا تھا شوسی نام پسر ملک سناسنہ جو والی جبل السناسنہ کا اور
اپنے پدر کی طرف سے ہدیہ واسطے پدر طاریون کے لیکر اخلاط مین آیا تھا اور خواستگاری کی تھی چنانچہ اُس دختر نے کہا
میری وہی شرط ہے جو معروف ہے پس اُسنے میدان مین اُس جوان سے مبارز طلبی کی آخر اُسپر غالب آئی اور اُسکی
پیشانی کے بال کاٹ لیے اس بات کو چند روز و شب گذر گئے تھے پھر جبکہ ملک شہریاض نے ملوک کو بنا بر استمداد نامے
لکھے اور والی اخلاط کو بھی بطلب مدد نامہ لکھا تو والی اخلاط نے شہریاض کی طرف چار ہزار سوار روانہ کیے اور اُس جماعت کا
اپنی دختر طاریون کو افسر کیا اور اُس سے کہا اے میری دختر ہمراہ آئینہ مین نے تجکو لشکر پر مقدمۃ الجیش کیا ہے اور مین چاہتا
کہ تو عرب پر ایسا غلبہ و حملہ کر جیسا کہ تو شہسواروں پر حملہ و غلبہ کرتی ہے یہانتک کہ تو نزدیک امت مسیح کے مشکور رہے
اور راوی نے کہا کہ ملک سناسنہ نے بھی ایک جماعت مردان کارزار کو ہمراہ لشکر طاریون کے کر دیا اور افسر اُس
جماعت کا شوسی اپنے پسر کو کیا تھا چنانچہ وہ لڑکا مصاحبت و ہمراہی مین طاریون کے چلتا تھا اور یہ لڑکا بیسویں سال
شاندار و طرحدار اور جمال مین بنہایت وجیہ و حسن دار تھا ہلال ابرو اُسکا بدر نما تھا اور یوسف خو بروئی مین وہ خوبان زمانہ
سے یکتا و بیہمتا تھا آخر جب نظر طاریون کی اُسکے چہرۂ جمیل پر پڑی تو اُسکو بچشم محبت و رغبت دیکھنے لگی اور دل اُسکا
اُسکے دام عشق مین پھنس گیا پھر اُسنے اپنے لوگون کو حکم کیا کہ اُسکی جماعت کے ساتھ ساتھ چلین واقدی رح نے کہا
اس واقعات فتوح مین بہترین وقائع یہ ہے کہ اس لڑکی یعنے طاریون کا ایک برادر عمزاد تھا اُسکا نام یرغون تھا
وہ بھی طاریون کے عاشقون مین تھا اور اُسکو بہت چاہتا تھا مگر یہ استطاعت نرکھتا تھا کہ اُسکو اپنا احوال سناوے
اور یرغون بھی مرد شجاع و سخت گیر تھا اور اُسکے قبضے مین معاقل و مامن بہت تھے مثل حران و معدن وابروان
و قیف وانظر و بدلیس و ارزن اور وہ بھی واسطے نصرت شہریاض کے اپنی تین ہزار فوج سے چلا تھا پھر جسوقت
لشکر اُسکی عمزادی طاریون کا بدلیس مین پہونچا تو اُسنے اُس لڑکی کے لیے بڑا اہتمام اور اُسکا بڑا اعزاز و اکرام کیا
اور تحف و ہدایا سے وافر اُسکے پیشکش کیے اور اُسکے ہمراہ کوچ کیا یہانتک کہ یہ سب فوجین قلعہ کیفا مین پہونچین
پھر وہان سے طرف نہور کے اپنا راستہ لیا اور ایک قلعہ پر جو معروف باثبتا ہے اور راہ نہر پر واقع ہے جا اُترے

اور یرغون برادر عم ارطاریون نے اپنے جاسوس وہرکارے مقرر کیے تھے کہ وہ اُسکو احوال دشمن سے مطلع کرتے
رہتے تھے پھر جب طاریون مقام نہر پر اُتری تو اُس جوان سوسی کے پاس ایک آدمی بھیجکر کہلا بھیجا آگاہ ہو کہ محبت
صادقہ نہین ہوتی مگر بعد افراط عداوت کے یعنے بعد غرۂ عداوت کے اگر محبت ہو جاتی ہو تو پھر محبت صادقہ ہو جاتی ہو
اور مین پشیمان ہوئی امر گذشتہ وازدست رفتہ پر کہ مجھسے جو کچھ تیرے ساتھ ہوا یعنے رد خطبہ بعد غلبہ پر میدان کے
اور مجکو معرفت اس بات کی حاصل ہوئی کہ جب ہم قتال اعدا سے مراجعت کرینگے اُسوقت تو اپنا ایلچی میری خواستگاری مین
میرے باپ پاس بھیجیو اور بالفعل مین چاہتی ہون کہ وقت شب تو میرے ابن عم یرغون سے چھپ کر میری ملاقات کر
تا درمیان میرے اور تیرے عہد ومیثاق ہو جاوے کہ تو مجھسے حلف کرے میری خواستگاری کا میرے باپ سے
اور مین تجھسے حلف کرون کہ سوا تیرے اور کسیکو مین قبول نکرون اور جب یہ پیغام اپنے ایک خادم کی بانی کہلا بھیجا
تو اُسکے ساتھ کچھ قسم حلویات وغیرہ سے ہدیہ بھی بھیجا اور مثل اسکے کچھ شیرینی وغیرہ اپنے ابن عم یرغون کے لیے
اور اسی طرح سارے امرا سے نامدار کے لیے بھی بھیجا تا کوئی اُسکے راز کو نجانے یعنے اسواسطے کہ بوجہ ہدیۂ عام کے ہدیہ سوسی
کی خصوصیت پہچانی نجاوے راوی نے کہا کہ یہ خادم جو ہدیہ و پیغام لیگیا اور اس کیفیت سے آگاہ ہوگیا وہ پروردہ
اُسکے ابن عم یرغون کا تھا کہ اُسنے اُسکو اپنی گود مین پالا تھا اور اُس سے محبت شدید رکھتا تھا چنانچہ اُس خادم نے
وہ سب باتین طاریون کی جو نسبت سوسی بن سلنطور کے واقع ہوئین تھین یرغون سے بیان کین اور کہا کہ طاریون
آج کی شب ارادہ اُسکی ملاقات کا رکھتی ہی تا اُس سے قول وقسم اس بات مین محکم کرے کہ مین تیرے سوا کسی غیر کو
قبول نکرونگی یہ سنکے یرغون نے اس بات کو اور اپنے ارادے کو اپنے دل مین مخفی رکھا پھر جسوقت تاریکی شب نمودار ہوئی
تو اُسنے اپنے لشکر کے امیرون اور افسرون کو طلب کیا اور اُن سے کہنے لگا تم لوگ آگاہ ہو مین تمہیں والی وحاکم اس جہت سے
ہوا ہون کہ سیج کے علم مین میری عقل ودانشمندی تمہارے عقول سے بہت زیادہ ہی اُن لوگون نے کہا اے ہمارے صاحب
ہمارے آپکا جو ارادہ ہو ارشاد کیجیے تا ہم آپکا فرمانا بجالاوین اور امتثال آپکے امر کی کرین یرغون نے کہا اے قوم تم جانتے
اس بات کو کہ ہم لڑائی پر جاتے ہین اور حال یہ ہی کہ تم تھوڑے عرصے مین دیکھو گے کہ گھوڑے ہمکو پامال کرینگے
اور برہنہ ڈالینگے اور نیزے ہمکو گھیر لینگے اور چھید ڈالینگے تب اُن لوگون نے کہا یہ بات کیونکر ہی یرغون نے
کہا کہ عرب نہ خواب غفلت مین ہین اور نہ کچھ دور ہین اور البتہ نصرت ان کی جانب عائد ہی اور تم خوب جانتے ہو کہ
ملک شہریاض از روے وفور ہمت اور از روے کثرت لشکر کے ہرقل بادشاہ اور دیگر ملوک روے زمین سے بزرگتر
وزیادہ تر تھین ہی اور حال یہ ہی کہ عرب انکی دولت وسلطنت پر متسلط ہو گئے اور اُنکے معاقل ومامن کو لیلیا
اور وہان کے ملوک کو گرفتار کر لیا یا دور کر دیا اور مجکو یقین ہی کہ ملک شہریاض کو روز جنگ عرب کے مقابلے مین
ثبات وقرار نہوگا کیونکہ اُسکے بلاد پر وہ لوگ مالک ہو گئے ہین کہ شہرہاے حران ورہا وسروج وبیرہ وقبا پر مسلط رہین

وقلعۂ ماردین یعنے قلعۃ المراۃ کو تسخیر کر لیا اور ارسوس کو اسیر کر لیا اور اُسکی دختر ماریہ کو بھی لے لیا اور گویا کہ تم بھی عرب کے
امکان مین ہو کہ وہ مالک دیار شہر یا حصن کے ہوکر تمھاری طرف پھر پڑینگے تو تمھارے دیار پر بھی غالب آوینگے اور تمھارے
حریم یعنے اہل وعیال کو بندی کرینگے اور خوب جان لو کہ وہی لوگ حق پر ہین اور سیرت اُنکی یہ ہی کہ جب وہ جو بات
کہتے ہین تو اُسکو پورا کرتے ہین اور وہ اپنے قول و قرار کو وفا کرتے ہین اور جو کوئی اُنکا مطیع ہوجاتا ہی وہ اپنی جان کی
امان پاتا ہی اور اپنے اہل وعیال و مال سے ایمن ہوجاتا ہی چاہے وہ اُنکے دین مین آوے خواہ اپنے دین پر رہے
الغرض تم آگاہ ہو کہ اس لڑکی طاریون کی طرف سے میرے دل مین آگ بھڑکتی ہی اور مین نے اُسکو پیغام
بھیجا تھا تا کہ وہ میری زوجیت مین آوے اور مین اُسکا شوہر ہون مگر اُسنے اِس بات سے انکار کیا اور اب وہ ابن ملک
سناسنہ کو چاہتی ہی پس اگر اس لڑکی نے عقد تزوج اپنا اُس سے کیا تو یہ سب یکدست و یکدل ہوکر ہمارے معاقل
و مامن کو لے لیوینگے اور ہمارے قلعون کے مالک ہوجاوینگے پھر ہمکو اُنکے ساتھ یارا ے مقاومت نرہیگا فلہذا میری رائے
یہ ہی کہ مین آج کی رات طاریون کو گرفتار کرون بعد ازان یرغون نے وہ سب باتین جو خادم نے کہی تھین اُن
ندیمون سے بیان کین تب اُن لوگون نے جواب دیا کہ ای ملک جب آپ اُسکو گرفتار کر لینگے تو کونسی زمین آپکی جاے پناہ
ہوگی اور کونسا قلعہ آپکا حامی ہوگا یرغون نے کہا مین ارادہ لشکر عرب کا رکھتا ہون کہ ہم اُن سے امان حاصل کرینگے اُنھون نے
کہا ہر گاہ آپ اس امر پر آمادہ ہین تو عزم کیجیے یرغون نے کہا تم اپنی تیاری کرو اور کوچ پر مستعد ہو پس اُنھون نے
یون ہی کیا **واقدی** رح نے کہا پھر جب تاریکی شب ہوئی تو پیش از انکہ سوسی پوشیدہ ہوکر آوے یرغون خود بجاے
سوسی چھپ کر گیا اور سراپردۂ طاریون مین پہونچا جب دختر نے اُسکو دیکھا تو سوسی سمجھکر جستہ اُسکے سامنے اُٹھ کھڑی ہوئی
اور اُسپر سلام کیا اور تعظیم کے لیے اُسکے آگے جھکی اور طاریون نے یہ کیا تھا کہ پہلے سے نگہبانون اور غلامون اور دربانون کو
اپنے پاس سے دور کر دیا تھا تا کوئی اُسکے اسرار سے مطلع نہو بعد ازان کہ طاریون کو ثابت ہوا کہ وہ اُسکا برادر عم زاد یرغون ہی
تو شرمندہ و ترسندہ ہوئی اور اُس سے سواے اسکے اور کچھ بن نہ آئی کہ نہایت الحاح والتجا سے اُسکی مدارات کرنے لگی
یرغون نے کہا ای طاریون تجھے یہ گمان تھا کہ مین تیرے راز درپردہ پر واقف نہو سکونگا اور تیرے امر کا تفحص نکرونگا
وا سے تجھ بھلا کیا مناسبت ہی درمیان روم وارمن کے تا آنکہ تو طرف ابن ملک سناسنہ کے مائل و راغب ہوئی
اور مجھ ایسے کو ترک کیا بعد ازان یرغون اُسپر بغضب متوجہ ہوا اور اُسکو گرفتار کر لیا اور اُسکے منھ کو کسی گندی چیز سے
بند کر دیا یعنے کپڑا وغیرہ مثل لقمہ کے منھ مین بھر دیا اور اُسکے دونون بازو باندھکر اپنے لشکر مین لے گیا اور اپنے اصحاب کو
دیکھا کہ وہ اپنا رخت و سلاح آراستہ کیے ہوئے گھوڑون پر سوار ہین اور خیمے اُکھڑوا چکے اور اسباب لدوا چکے ہین
پس یرغون نے وہان پہونچکر طاریون کو اشتر پر سوار کر لیا اور فورًا وہان سے کوچ کر دیا اور اصحاب سوسی کوچ کرنا
یرغون کا دیکھکر اپنے لشکریون سے کہنے لگے کہ تم لوگ کوچ کرنے مین توقف کرو جبتک کہ صبح روشن ہوجاوے اسلیے کہ

راستہ تنگ ہی اسمین سوارون اور اشترون کا ازدحام ہوجاویگا چنانچہ اُن لوگون نے ویسا ہی کیا کہ ٹھہر رہے اور یرغون نے راہ روی مین شتابی کی یہانتک کہ اُسکو صبح ہوئی مگر مقام سور پر پہونچکر بس وہان اُتر پڑا اور اما وہ لڑکا بیٹے سوسی بس اُس شب کو طاریون کے پاس نگیا اور نہ اُس سے کچھ سوال کیا اور اس خوف سے اُسکے پاس نگیا کہ ایسا نہو اُسنے کچھ مکر و فریب اُسکی گرفتاری کا کیا ہو ولیکن جب صبح ہوئی تو اُسنے اپنے خادمون اور ملازمون کو حکم کوچ کا دیا اور خود سوار ہوکر طاریون کے سراپردے کے قریب آیا اور اُسکے لوگون کو دیکھا تو وہ منتظر تھے کہ طاریون اپنے سراپردے سے برآمد ہو جب دیر ہوئی تو ایک خادم طاریون کا اندر خیمے کے گیا اور باہر نکلکر کہنے لگا کہ ملکہ اپنے خیمے مین نہین ہی امر اُسکا کچھ معلوم نہین ہوتا اور نہ اُسکے غائب ہوجانے کا کوئی سبب معلوم ہوتا ہی یہ سنکے اُسکے سب اصحاب مضطرب و حیران ہوئے اور ارادہ بازگشت کا کیا اُسوقت ملکہ کے ایک مصاحب و رفیق نے کہا اگر ہم پھر چلین گے تو ہم ملک سلنطور سے امین نہین ہین اس بات مین کہ وہ ہماری گردنین ماریگا اور کہیگا تم لوگون نے یہ کیسی غفلت کی کہ میری دختر کو تمھارے درمیان سے کوئی پکڑ لیگیا پس تمھارے حق مین خیر نہین ہی اور ملکہ کو سواے یرغون اُسکے ابن عم کے اور کوئی نہین لیگیا ہی اسلیے کہ اُسکے دل مین اُسکی طرف سے بہت کچھ خیال تھا بعد ازان وہ سب سوار ہوئے اور اُسکی طلب و تلاش مین کوشش کرنے لگے **راوی** کہتا ہی کہ یرغون جب مرج سور مین اُترا تھا تو وہان آرام کیا اور آمادہ کوچ تھے کہ ناگاہ وہ قوم یعنے اصحاب طاریون اُنکے سرون پر جا پہونچے اور شور و غوغا کرنے لگے کہ اے یرغون تو ہلاک ہو ملکہ کو اپنی قید سے چھوڑدے اور قبل از حصول اپنی خواہش و پیش از وقوع اپنی مرگ کے اُسکو بند سے رہا کر مگر یہ کہ یرغون نے اُس جماعت اور اپنے بنی اعمام یعنے عمزادون کو اور اُسکے اعزہ و اقربا کو جو ہمراہ اُس لشکر کے تھے حقیر و خوار سمجھا پس اُس حالت مین اپنے بنی اعمام سے خطاب کرکے کہنے لگا تم خوب جان لو اس بات کو کہ اہل عرب اپنے اعدا پر فیروزمند نہین ہوتے مگر بسبب صدق اپنے دین کے اور اسوجہ سے کہ قتال کرنا انکا واسطے دین خدا کے ہوتا ہی اور آگاہ ہو کہ یہ قوم جنکی طلب مین ہم چلے ہین وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ اپنے امور مین غافل ہون خصوص جبکہ اُنکو معلوم ہوجاوے کہ ہم لوگ اُنپر قصد رکھتے ہین اور اُنکا ارادہ کرتے ہین اور وہ قابو مین نہ آوینگے مگر طریق عقل و تدبیر کامل سے اور آئینہ دین اُنکا ہمارے دین سے برتر ہی اسلیے کہ وہ خداے یکتا کی وحدانیت کا اعتقاد رکھتے ہین اور ہم لوگ صلیب اور صورتون کو سجدہ کرتے ہین اور ہم لوگ قائل اس بات کے ہین کہ خدا کے لیے زوجہ اور پسر ہی حالانکہ وہ یکتا فرد اور مستغنی عن الغیر ہی اور مجکو قول اُنکا معلوم ہی جس بات کے وہ قائل ہین کہ مقتول اُنہین کا جنتی ہی اور مقتول ہم مین کا جہنمی ہی کیونکہ ہم لوگ اُنکے نزدیک کافرون مین ہین غرضکہ اگر تم لوگ اپنے اعدا پر ظفر چاہتے ہو تو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرو اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہو آخر اُنھون نے کلمۂ توحید بالاعلان زبان پر جاری کیا کہ اُنکے شور و صدا سے پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تودون پر اور درختون

اور تیھروں مین غلغلہ پڑگیا پھر جب دشمنان خدا نے اُنکی آوازین سنین اور اُنکے کلمات سے آگاہ ہوئے تو معلوم کیا کہ جماعت
یرغون دین اسلام مین داخل ہوگئی بعد ازان سوسلی نے باتفاق اپنی جماعت کے یرغون کو گھیر لیا اور کہنے لگا اے یرغون
تجھپر ذیل وہلاکی ہو کیا تجکو یہ بات کفایت نہین کرتی کہ تو لوگون کے درمیان غادر اور دین نصرانی مین کافر ہوگیا کیا تجکو یہ
گمان ہی کہ تو نے جو اُنکے دین مین رجوع کی ہی تو وہ ہمپر تیری نصرت و مدد کرینگے اور عرب کہان ہین جو تیری صدائے
استغاثہ اُن تک پہونچے گی اور عنقریب ہم تجھسے فراغ کرتے ہین اور بُرے حال سے تم سب کو قتل کرتے ہین اب تم
محمدؐ کو پکارو کہ وہ تمھاری مدد کرین و بعد ازان ان لوگون نے یرغون اور اُسکے اصحاب پر حملہ کیا پس ان لوگون نے
بھی آگے بڑھ کے بصدق نیت و بتوفیق ارادت مقابلہ کیا اور اظہار کلمۂ حق کا اور اعلان درود کا سید خلق پر کیا اور اپنی
تلوارون کو خون اعدا سے رنگین کیا اور اُنکو آب دم شمشیر سے سیراب کیا اور اُن سے جہاد کرنے مین منازل جنت کے
طالب ہوئے اور دنیا کو طلاق ثلاثہ یعنے طلاق بائن[ف۵] دیا تا آنکہ اُنکے صدق شوق کی آگ بھڑکی تو زراعت کفر جلا دی
اور اُسکو ہوا اوڑا لے گئی پھر جب شمعین اُنکے افکار کی پرتو فگن اور مشعلین اُنکے انوار کی روشن ہوئین تو اُنھون نے
سوا اُس پروردگار واحد یکتا کے اور کسی شی کو ایسا نپایا کہ اُسکی طرف اشارہ بوحدانیت یا صفت اُسکی الوہیت
یا نعت اُسکی بازلیت کرین پس اُنھون نے توسن عبودیت کو میدان عذرخواہی مین جولان کیا اور بزبان اقرار
پکارنے لگے کہ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ یعنے ہم ایمان لائے ساتھ اُس پروردگار کے جو کل عالم پر غالب ہی
اور کہنے لگے اُسکے سوا ہمنے غیر کی عبادت کیونکر کی وحال آنکہ بجز اُسکے کوئی ہمارا معبود نہین ہی پس وا ے بر خجلت
و ندامت جب ہم روبرو اُسکے کھڑے ہونگے اُس روز سامنے اُسکے جب سب پیش کئے جائینگے درینصورت ہم کس بضاعت
اور سرمایہ سے اُسکی رضا و خوشنودی کی خواہش کرینگے چنانچہ منادی قرآن اُنھین کی طرف اشارہ کرتا ہی وَاٰخَرُوْنَ
اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِھِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْھِمْ یعنے اور دوسرے وہ لوگ جو اپنے
گناہون کا اعتراف و اقرار کرتے ہین وہ ہین جنھون نے اعمال صالحہ اور افعال قبیحہ کو باہم مخلط کر ڈالا قریب ہی اور کچھ
بعید نہین کہ حقتعالی اُنکی توبہ قبول کرے پھر جب اُنکو ہول قیامت سے خوف ہوا تو اُنھون نے لشکر طاعات آراستہ
کیا اور پا ہا ے امید رکاب اقبال مین رکھے اور اپنے لشکر عز و جلال کے ساتھ جولان گر ہوئے اور آفتاب اُنکے اسلام کا
فلک اطاعت و انقیاد پر درخشان ہوا اور منادی جہاد اُنکو ندا دینے لگا کہ اے اخیار نیکو کار تمپر سلام کہ بسبب تمھارے
صبر و استقامت کے تمھارا کیا خوب گھر آخرت کا ہی راوی کہتا ہی کہ آخر اُن ناکسون نے یرغون اور اُسکی
جماعت کو گھیر لیا اور وہ اشرار اُنپر چڑھ آئے یہانتک کہ یرغون اور اصحاب اُسکے جسوقت معرض ہلاکت مین
پہونچے یکبارگی دروازہ سور کا کھلا اور اُسمین سے سو سوار مانند شیران غضبناک کے نکل آئے و باآواز بلند تہلیل و تکبیر
کرتے ہوئے پکار کر کہنے لگے کہ اے کلمۂ توحید کے کہنے والو نصرت و تائید سے خوشدل ہو دیکھو ہم آ پہونچے اور

ف۵ طلاق [illegible]

تمھاری پکار پر ہم حاضر ہوئے اور تمھاری مدد کو ہم نکلے ہین عنقریب تمکو امر ہولناک سے ہم چھوڑاتے ہین ہم لوگ اصحاب نبی ؐ ہین صلے اللہ علیہ وسلم **واقدی** رح نے کہا اور یہ سو جسکے اندر سے یہ تو سوار نکلے تھے قلعون مین سے وہ قلعہ تھا جسکو میتا نے سپرد اصحاب رسول علیہ السلام کے کیا تھا اور وہ سوار وہ تھے کہ عیاض بن غنم نے عبدالرحمن رض بن ابی بکر صدیق رض کو وہ سو سوار ہمراہ کر کے واسطے رسد غلہ لانے کے بھیجا تھا اور انمین مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور و سعد بن غنم الاسدی و معمر بن ماجد السلمی و باری بن مرة الغنوی و ہلال بن عامر الانصاری و عینیة بن رافع الجہنی و حفص بن العیثور الفرازی اور مثل انھین بزرگوارون کے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین پھر جب یہ سب اصحاب قلعہ سورین پہونچے تھے تو طالوت والی حصن سورین نے اُن سے ملاقات کی اور اُنکو باکرام تمام اپنے یہان مہمان کیا اور ان کی ضیافتین کین چنانچہ یہ لوگ وہان تین روز سے طالوت کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے کہ یرغون اُس نواحی مین وارد ہوا اور اُسکو وہ امر پیش آیا جو مذکور ہوا پھر جسوقت ان اصحاب نے صداے تکبیر اُن سے سُنی تو باخود کہنے لگے یہ لوگ ایسے معلوم ہوتے ہین کہ ہمارے دین مین داخل ہوئے ہین پس ہمپر اُنکی نصرت واجب ہی تا آنکہ وہ سب دوڑ پڑے جیسا کہ ذکر کیا گیا اور اُن دشمنان خدا پر حملہ کیا اور یرغون اور اُسکے ہمراہیون کی مدد کی اور وہ سب شکست پا کر رات کو طرف مرج رغبان کے بھاگ کر پاس ملک شہر یاض کے پہونچے اور جو کچھ اُنپر گذرا تھا ملک سے بیان کیا یہ سُنکے اُسکو زوال ملک اپنے کا یقین ہو گیا چنانچہ صبح ہوئی تو یرغون پاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گیا اور اُنکے روبرو شکر و سپاس خداے عزوجل بیان کرنے لگا کیونکہ حقتعالی نے اُسکو اور اُسکے ہمراہیون کو دشمنون کے ہاتھ سے اُن اصحاب مستطاب کے ہاتھ پر نجات دی اور یرغون اور اُسکے اصحاب کا ایمان و اعتقاد زیادہ ہوا اور اصحاب سے اپنی ساری حکایت نقل کی اور اُنکے ساتھ عیاض بن غنم کی خدمت مین روانہ ہوا پھر جب یہ سب ماردین مین پہونچے تو اِن لوگونکے پاس میتا بھی حاضر ہوا اور وہ سارا ماجرا اِن لوگون کا سُن چکا تھا پس اُسنے اگرچہ اُنپر سلام کیا اور اُنکی سلامتی کی مبارکبادی اور اُسوقت میتا نے یرغون اور اُسکے اصحاب سے یہ بات کہی کہ اگر تمھارا ارادہ ثواب جزیل کا ہو خداوند جلیل سے تو تم اپنے اسلام کو باہتمام پہونچاؤ اُس کام سے جو مین تمپر حالی کرون یرغون نے کہا وہ کونسا کام ہی میتا نے کہا تم اور تمھارے اصحاب یہین ٹھہرے رہو جب شام ہو تو بعنایات و برکات خداے عزوجل کفر توثا کا قصد کرو پھر جب وہان رات کو پہونچو تو وہان کے باشندون سے ظاہر کرو کہ ملک نے ہمین تمھارے پاس ازبراے حفاظت شہر کے بھیجا ہی پھر جسوقت اندر شہر کے داخل ہو جاؤ تو بنام خدا و برکت رسول خدا اُسمین دخل و عمل کرو چنانچہ یرغون نے ایسا ہی کیا کہ وہان متوقف رہا جب اندھیری رات ہوئی تو اپنا لشکر اور اسباب ضروری ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور اصحاب نبی ؐ کو وہین چھوڑا کہ وہ لوگ رسد غلہ لیکر اپنے لشکر کو راہی ہوئے اور یرغون جب کفر توثا مین پہونچا اُسوقت شب تمام ہو گئی تھی اور فجر کا ظہور رفتہ

تب یرغون نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ وہان کی بول چال مین اپنی آوازون کو بلند کرین یعنے اُنکی شناخت و شعار کی بو بیان بولین تا وہ قوم نا آشنا دنا شنا سا سمجھکر وحشت نکرین اور انکا اسباب بھی خچرون پر لدا ہوا وہان پہونچ گیا پھر جب اہل کفر توتا نے شور لشکر سنا تو بالاے سور شہر پناہ پر چڑھکر اُنپر مشرف ہوئے اور جھانکنے اور پوچھنے لگے کہ تم لوگ کون ہو اُن لوگون نے کہا ہم ملک شہر یاض کے لشکر سے بھیجے ہوئے تمھاری مدد کو آئے ہین اور واقدی رح نے کہا اس قصے مین عجب تر وطرفہ تر یہ امر ہی کہ پیش ازین ملک شہر یاض نے اپنا شتر سوار اہل کفر توتا کے پاس بھیجا کہلا بھیجا تھا کہ ہم تمھارے لیے ایک لشکر ہمراہ حاجب کے روانہ کرتے ہین جسوقت وہ پہونچین تو تم اُنکے لیئے دروازہ کھول دینا کیونکہ عرب اُنکے آثار وعقب آوینگے چنانچہ جب یرغون اور اصحاب اُسکے وہان پہونچے اور اہل کفر توتا سے کہا کہ ہم لشکر بادشاہ کے آئے ہین تو ان لوگون نے بے تامل دروازہ کھول دیا اور یہ سب اندر شہر کے داخل ہو گئے اور یرغون نے کچھ کلام نکیا یہانتک کہ دار الامارۃ یعنے مکان حاکم نشین مین جا اُترا اور مستقر بجلوس ہوا اور پھاٹک شہر اور جو دروازے تھے سب مضبوطی سے بند کروائے اور اپنے لوگون کو دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھا دیا اُسوقت اہل بلد کو حکم کیا کہ اب تم لوگ اپنے اپنے گھرون مین جا کر آرام کرو کیونکہ مالک نے ہمکو واسطے نگہبانی بلد کے تعنات کیا ہی تب اُن لوگون نے بھی کہا ای سردار ہر آئینہ حکمنامہ بھی مالک کا ہمارے پاس آیا تھا اُسمین یہی لکھا تھا جو تم کہتے ہو کہ حاجب کو ہم متولی حفاظت بلد کا کرکے بھیجتے ہین پھر جب یرغون نے اُنکا کلام سنا تو معلوم کیا کہ بے شبہ ارادہ مالک کا یہان لشکر بھیجنے کا ہی تب یرغون نے اُن سے کہا تم اپنے گھرون کو پھر جاؤ اور خبردار ہرگز کوئی تم مین سے رات کو گھر سے باہر نہ نکلے کیونکہ اگر کوئی تم مین شب کو ہمارے سامنے پڑ جاویگا تو مارا جاویگا آخر وہ سب اپنے اپنے مکانون کو چلے گئے یہانتک کہ سواے والی بلد کے جو توتا کی جانب سے تھا اور سواے اُسکے غلامان وخدام کے اور کوئی اہل بلد سے پاس یرغون کے باقی نرہا پھر جب ایسا موقع ہوا تو یرغون نے والی بلد اور اُسکے غلمان کو گرفتار کر لیا اور اُنکو قتل کرکے اُن برجون مین جو خالی پڑے تھے ڈلوا دیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا خوب ہوشیار اور بہت خبردار رہو اسلیے کہ ملک شہر یاض اپنا لشکر اس شہر مین بھیجنے والا ہی پھر جسوقت تم اُنکو دیکھو کہ وہ آ پہونچے تو فی الفور اُتر کر دروازہ کھول دو لیکن ایک پٹ پھاٹک کا بند رکھو اور ایک کھلا پھر جو جو سوار آوے تو اُسکو دروازے کے باہر رکھو تا آنکہ وہ گھوڑے سے اُتر پڑے تب اُسکے ہتھیار لے لو اور اُسکو باندھکر برج مین ڈال دو راوی کہتا ہی اُسی حالت مین کہ یرغون اپنے اصحاب کو یہ باتین تعلیم کر رہا تھا ناگاہ لشکر آ پہونچا اور وہ ہزار سوار تھے اور افسر اُنپر ایک بڑا ندیم ومصاحب بادشاہ کا تھا تب اُنھون نے پکار کر کہا دروازہ واسطے لشکر بادشاہ کے کھول دو اُسوقت اصحاب یرغون مبادرت کرکے آئے اور پھاٹک کا ایک پٹ کھول دیا اور دوسرا پٹ بند رکھا اور کہنے لگے کہ ہم آنے دینگے مگر ایک ایک کو اسلیے کہ ہمکو خوف یوقنا اور اُسکے اصحاب کا ہی ایسا نہو کہ وہ تمھارے شمول مین گھس آوین پھر جو جو سوار آتا تھا اُسکو بیرون دروازے سے گھوڑے سے اوتار لیتے تھے اور جب وہ اندر پہونچتا تھا تو

اسکا ہتھیارے لیتے تھے اور اُسکو باندھ لیتے تھے یہانتک کہ دو ہزار سوار اور بعد اُنکے وہ حاجت سردار سب یون ہی داخل
ہوئے اور باندھ لیے گئے پھر جب ان سب سے فراغ کر چکے تو باواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر پکارنے لگے اور کہنے لگے حقتعالے
نے ہمکو فتح و نصرت عطا کی اور ہمکو فیروزمند کیا چنانچہ اس صدا سے کفر توثا مین زلزلہ پڑ گیا اُسکے باشندون کے دلون مین
اضطراب و رعب سما گیا اور اُنکو معلوم ہوا کہ یہ لوگ یعنے اہل اسلام اُنکے شہر پر مسلط ہو گئے پھر کسی کو اُنمین سے جسارت
نہوئی کہ شہر مین گھر سے باہر نکلے اور جو نکلا وہ قتل ہوا آخر جب صبح ہوئی تو یرغون نے اکابر و مشایخ شہر کو اور بطارقہ
یعنے راہبان شہر کو طلب کیا جب وہ سب حاضر ہوئے تو اُنکو گرفتار کرکے پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور
جو جو کچھ کیا تھا اور جیسا گذرا تھا لکھ بھیجا پھر جسوقت یہ نامہ عیاض کے پاس پہونچا تو وہ سجدات شکر بجا لائے یا اور پیشتر
ایسا ہوا تھا کہ جب عبد الرحمن بن ابو بکر اور اُنکے ہمراہی رسد غلہ لیکر اپنے لشکر مین پہونچے تھے تو اُنھون نے عیاض بن غنم
اور مسلمین سے ماجرا یرغون کا اور رہنا اُسکا طرف کفر توثا کے بیان کیا تھا تو سارے مسلمین منتظر تھے کہ اُسکے پاس
سے کیا خبر آتی ہی آخر جب اُنکو خبر فتح پہونچی تو حمد و سپاس خدا سے عز و جل بجا لائے اور فتح و نصرت کی فال
مبارک سے شادمان ہوئے اور واقدی رح نے کہا پھر عیاض بن غنم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ چلو سوار ہو
اور قوم کو ہمراہ لو وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنی توانائی و قوۃ حاصل نہین ہوتی مگر باعانت
و عنایت خداوند برتر و بزرگ کے اور خالد بن الولید کو حکم کیا کہ اپنے اصحاب کو لیکر میمنۂ قوم پر رہے عمرو بن سالم سے
فرمایا کہ وہ اپنی جماعت کے ساتھ میسرۂ قوم پر رہے اور حکم دیا کہ تم پہلے خروج نکیجیو جب تک کہ آتش جنگ مشتعل نہووے
اور برق سنان و شمشیر نہ چمکے اُسوقت حملہ کیجیو اور تلوارون سے لڑیو کہ یہ قریب تر مرگ ہی اور چاہیے کہ شعار تمھارا
یعنے علامت شناخت درمیان تمھارے تہلیل و تکبیر رہے اور اپنی مدت عمر کو آخر اور امید زندگانی فانی کو منقطع
سمجھیو اور حیات ابدی باقی سے رغبت رکھیو اور دور رکھا گو اس دار ناپایدار سے کہ مقام رنج و محن و محل حوادث و بلا
ہی پس تم فریب دنیا مین نہ پڑو کہ وہ تمکو خدا سے غفلت و بے پروائی مین ڈالیگی پس ہمت کرو استقامت اور
ثابت قدمی پر مثل وقوف و ثبات اُن لوگون کے جو حلاوت وصال الٰہی مین مبتلاے بلا ہوئے مگر مصئون و محفوظ آئے
اور یہ کہ حق تعالی نے اُنکو امر کیا کہ ہمارے طاعت پر قایم رہو پس اُن لوگون نے سر تسلیم خم کیا اور جمیع علایق سے
مجرد ہوکر راتون کو اُسکی عبادت مین قیام کیا اور ہر گاہ وہ لوگ محبت الٰہی مین ایسے شوریدہ سر و از خود بیخبر ہو گئے
تو حق سبحانہ تعالی نے اُنکی مدح و ثنا فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے
اعتقاد کیا کہ اللہ جل شانہ ہمارا پروردگار ہی پھر اسی عقیدے پر قائم و مستقل رہے راوی کہتا ہی پھر وہ اصحاب
مستطاب اُن جناب مقررہ پر جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا یعنے میمنہ و میسرہ پر جاکر مستعد ہوئے اور موحدون نے
صفین جنگ کی مرتب و آراستہ کین اور پھر پرے نشانون کے اُڑنے لگے اور شقے علمون کے کھل گئے

اور باہم وعدے ملاقات روز موعود کے کرنے لگے اور کہتے تھے اَللّٰھُمَّ مَا لَنَا سِوَاکَ مِنْ نَصِیْرٍ اَنْتَ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر
یعنے ای خداوند ہمارے تیرے سوائے کوئی ہمارا یار و معین ہی اور تو ہی کیا خوب مولی ہی اور کیا ہی اچھا
مددگار ہی مرا وہی کہتا ہی اور لشکر روم مین پکار پڑی کہ مسلمانون نے اپنی صفین درست کین اور بڑھ آئے ہین آخر
وہ بھی مستعد جنگ ہوئے اور زرہ وغیرہ لباس حرب سے چست و درست ہو گئے اور آخرت سے گریز کرکے طرف
صلیب کے تضرع و زاری کرنے لگے اور جب نشانون کو اٹھایا تو اونکے قسیسین و رہبان اوپر تلاوت انجیل کرنے لگے اور
باعث انکے شرک کے دروازے دوزخ کے اوپر کھل گئے اور انکے لشکر پر بسبب کفر مانند دخان کے تیرگی سی
چھا گئی اور یہ شیوہ انکے لشکر کا شیطان تھا اور ان لوگون مین شور بلند تھا اور وہ اضطراب مین پڑے تھے پھر جسوقت
اہل اسلام نے انکی کثرت جمعیت کو دیکھا کہ تمام قوم انکی مجتمع تھی تو انھون نے حکم قضا و قدر تسلیم کیا اور کہنے لگے ہم راضی
بقضا و قدر ہین اسوقت غیب سے آواز آئی یعنے الہام ہوا کہ ہمنے تمھاری جانون کو مول لیا اور تمسے قبول کیا
تمکو چاہیے کہ بحکم خداوند عز و جل پر صبر و استقامت کرو اور منھ نہ پھیرو اور پیٹھ نہ دو کیونکہ حکم سابق ہو چکا اور
قلم لوح پر جاری ہو گیا اور اسنے بامر خداوند تقدیر کے یہ لکھا اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی یعنے خداوند عالم نے مول لیا
پس وہ لوگ جسکے لیے منت شایان ہی اور سراسر اسکا احسان ہی وہ ہمسے کیا چیز ہی جو مول لیگا تب ہاتف غیب نے
جواب دیا کہ تمھاری جانون کو مول کیا اور تمھارے اموال کو قبول کیا عوض مین جنت کے کہ تمھارے لیے بدلا ہی
جنت سے انھون نے کہا بہر حال ہمنے تسلیم و رضا اختیار کی تاکہ ہم عشرت کدۂ بہشت مین فائز ہون پھر انپر
القا ہوا کہ تم بطرف بازار خرید و فروخت آخرت کے کوچ کرو کہ وہان تمھارے لیے ہمنے مژدہ ہاے بہار مہیا کیے ہین
اور تمھاری قبض ارواح کے واسطے خداوند عز و جل جلوہ گر ہی پس یہ مژدہ پاکر ان سب مشتاقون نے خداوند عالم کی
تسبیح کی اور سجدے کیے اور آوازین اپنی ساتھ توحید و تمجید کے بلند کین پھر جب انکو یقین وصال ہوا تو سہیل حال یعنے
کوکب فیروزے بال طالع ہوا اور اشجار انکے احوال کے شگوفہ دار ہوئے اور رقیبان ملاء اعلی سپہر برین پر انکو
من جانب رب العالمین ندا دیتے تھے کہ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ یعنے مین تمھارے اعمال خیر سے خبردار ہون
پھر انھون نے جب سنا کہ منادی خاطر انکو شام و سحر بشوق لقا ندا کرتا ہی تو انھون نے اپنی جانون کو نثار کیا اور
اپنے پروردگار کو راضی کیا اور جہاد مین کمال جہد کی اور حملہ کرنے مین شتابی کی اور حوض شہادت پر وارد ہو کر سیراب
ہوئے اور جنگ دشمن سے پس پا نہوئے اور برابر پیکار کفار مین مشغول رہے یہانتک کہ جب دن تمام ہوا اور
شام ہوئی تو مجاہدین اسلام کہتے تھے کہ کاش ہمارے لیے برابر دن رہتا اور تاریکی رات کا غلبہ نہوتا راوی نے
کہا جب تیرگی شب گذر گئی اور روشنی صبح کی ہر طرف پھیل گئی تو مسلمانون نے مبادرت کی طرف حرب و ضرب کے
اور مہلت ندی بعض نے بعض کو بیش از انکہ واقع ہو حملہ مشرکین کا مسلمین پر پس انکے لشکر میمنہ کو شکست ہوئی پھر

اُنکے لشکر میسرہ نے شکست پائی اور اصحاب رسول اُنمین گھس گئے اور تمام روز قتال کرتے رہے پھر جب شب ہوئی تو باہمدیگر جدا جدا ہو گئے اور جب تیسرا روز ہوا تو لشکر اسلام مین خالد بن الولید متولی و مہتمم جنگ ہوے اور اُسنے لشکر کو بترتیب شایستہ آراستہ کیا میمنہ پر قبیلہ باہلہ اور طی کو مقرر کیا اور میسرہ پر بنی عدی و نمیر و فزار کو قرار دیا اور مقابلہ اعدا پر اپنے چپ و راست قوم کندہ و عاملہ و مرۃ کو قائم کیا اور قلب لشکر مین دلیران انصاری کو جو صاحبان کارزار اور اہل انتصار تھے برپا رکھا اور علم میمنہ بدست عامر بن سراقہ و لواے میسرہ بدست ضرار بن الازور دیا اور نشان لشکر اپنے امین و الیسر کا عبدالرحمن بن الاشتر کو سپرد کیا اور رایت قلب لشکر کا حوالہ عبدالرحمن بن ابوبکر کے کیا پھر جب اِس اسلوب سے ترتیب لشکر ہو چکی تو خالد نے لوگون سے خطاب کیا کہ ڈرتے رہو اُس خدا سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہی اور خوب جان لو اس بات کو کہ حق تعالی تمھاری تائید اور نصرت کا متکفل و ضامن ہی اور تم خبردار ہو اِس بات سے کہ اہل اسلام تمھارے سامنے سے قتل کیے جاوین اور تم جنگ مین پیروی اُن لوگون کی جنھون نے تم سے پہلے ملک شام کی فتح کی اور جو کوئی تم مین منھ پھیریگا اور پیٹھ دیگا اُسکا ٹھکانا جہنم ہی اور اُسپر غضب خدا متوجہ ہوگا اور خوب جان لو اِس بات کو کہ حقتعالی نے جہاد کو اور قتل عناد کو تمپر فرض و واجب کیا اور یقین کرو اِس بات کو کہ محبوب تر پیش خداوند عزوجل دو قطرے ہین ایک تو قطرۂ خون جو راہ خدا مین ٹپکا اور دوسرا قطرہ اشک جو خوف خدا مین بہے اور آج وہ روز ہی جسکے اجر و جزا کا کچھ شمار نہین اور اے بندگان خدا اختیار تقوی کرو واسطے خداوند عزوجل کے اور ایسے مقام پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تم بڑے بڑے مقامون مین برجا رہے ہو اور دور رہو لوٹنے سے ہو جانے سے کہ تمھاری ہیبت جاتی رہیگی اور اپنے نبی کی شریعت کو برپا رکھو اور یقین رکھو اِس امر کا کہ حق تعالی صابرون کے ساتھ ہی اور وہ اجر نیکوکارون کا ضایع نہین کرتا ہی اور اب مین تمھارے بھائیون مین سے ایک جماعت اپنے ہمراہ لیکر طرف صلیب کے جاتا ہون اور مین پھرنے والا نہین ہون مگر گرد صلیب سے ساتھ شکست دینے کے کافرون اور مشرکون کو چنانچہ خداوند جل ذکرہٗ نے فرمایا ہی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت کرنی مومنین کی ہمپر لازم ہی پھر جسوقت تم دیکھو کہ صلیب قوم مائل بطرف زمین ہو تو فوراً حملہ کرنا اور درنگ نکرنا اور نہ مہلت دینا پھر جب خالد اُنکو وعظ کر چکے تو ہر ایک علمدار و نشان بردار کو اپنی اپنی جا پر بترتیب قائم کیا اور دلاوران اہل اسلام مین سے جسکو انتخاب کرنا تھا منتخب کر لیا اور پھر لوگون سے تاکید کی کہ جسوقت تم دیکھو کہ صلیب زمین پر گرا فی الفور حملہ کیجو حق تعالی تمکو نصرت دیگا یہ کہکے خالد اور اُسکے اصحاب نے حملہ کیا اور طرف لواے ملک شہرباص کے اُسکے صلیب بزرگ کے قصد کرکے جا پڑے اور کثرت لشکرون کی اُنکو حملہ کرنے سے روک نسکے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھے روایت پہونچی ہی اُس شخص سے جسپر مجکو وثوق حاصل ہی کہ جب خالد اور اُسکے ہمراہیون نے حملہ کیا تو کفار کے لشکرون کو پراگندہ کر دیا اور اُنکے مبارزون کو ہلا دیا اور اُنکے دلیرونکو اُنکے مقامون سے ہٹا دیا اور سرداران نصرانیہ کو اُنکے مراتب

۵۷
صلیب اعظم بزرگ
یعنی بڑی صلیب

اُتار دیا اور اُنکو سواے اپنی تلواروں کے اور کسی پر اعتماد و تکیہ تھا اور اُنھوں نے صفوف اعدا کو اپنی تلواروں کے آگے دھر لیا تھا جب ملک شہریاض نے شجاعت اصحاب رسول اللہ صلعم کی اس مرتبہ کو دیکھی تو تاج سر اپنے سر سے پھینک دیا اور رئیسان نصاریٰ و خوانین و سلاطین وغیرہ سب خوفناک ہوئے اور کہنے لگے ای معشر روم بنی اصفر خوب یقین کرو اس امر کو کہ درمیان زوال دولت و سلطنت تمھارے یہی آج کا روز ہی بس جیا ہے کہ تم مقاتلہ کرو اپنے دین کے لئے اور واسطے اپنے خاندان اور ملک اور اپنے اہل و اولاد کے اور خبردار کہ تم پیٹھ پھیرو پھر جو شخص منھ پھیریگا اُسپر غضب مسیح کا ہوگا کہ مسیح اُسکو داخل جہنم کریگا اور راوی کہتا ہی مجکو روایت پہونچی ہی کہ اُسی روز مبترک بزرگ اُنکا جس سے اُنکے دین میں مشہور کیا جاتا تھا وہ بھی وہاں آ پہونچا اور اُسکے ساتھ تمام قسیسین و شماس و رہبان اور جمیع جزیرہ کے آئے تھے تاکہ اہل روم کو قتال پر آمادہ و مستعد کریں اور اُس مبترک کا نام روم مین دین الدیر اور وہ دیر میں رہا کرتا تھا اور اُس دیر کو دیر قرقوت کہتے تھے اور یہ لوگ قبل جانے کے مسلمین کے پہونچے تھے اور وہ دین الدیر درمیان صفوف لشکر دین کے کھڑا ہو کر وعظ کرتا تھا کہ جو لوگ تم میں سے اپنی حرمت کو شکست دیگا یعنے اپنے خاندان کو فرار کرنے سے رسوا کریگا تو اُسکو مسیح کبھی قبول نہ کریگا بعد ازان کہ وہ وعظ کر چکا تو اُس قوم سے مع اپنے ہمراہیوں کے جدا ہوا اور ایک رایت پر شناخت کی علامت و نشانی باندھی اور قوم میں بلند کیا اور صلیبوں کو اونچا اور انجیلوں کو واکیا اور خداے یکتا کے ساتھ شرک کرنے والے ہوئے واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی عبداللہ بن مالک نے اُسنے موسیٰ بن ابی النعام سے اُسنے اشعث سے اُسنے یحییٰ سے اُسنے کہا مجھسے روایت بیان کی بشیر بن عامر نے کہ وہ اُن لوگوں میں سے تھا جو جنگ مرج رغبان میں حاضر تھے اور یہ روز یعنے جو یہاں مذکور ہوا ہی جنگ روز سہ شنبہ تیسری شہر صفر سنہ سترہ ہجری کو تھا اور ایسا میدان ہوا کہ ملک شہریاض نے شہر راس العین اور اپنے تمام شہروں میں سواروں کو بھیجکر وہاں کے اہل و اولاد اور لشکریوں کے عیال و اطفال کو اور تمام بزرگان نصاریٰ اور انکے زنان و فرزندان کو بلوا لیا اور روز جنگ اُن سب کو دروازہ خیام پر کھڑا کیا اور اُنکو حکم کیا کہ ہر ایک ایک عورت اپنے بچے کو ہاتھوں پر اُٹھاوے اور اپنے شوہر اور اپنے برادر کا نام لیکر شور مچاوے اور یہ اسواسطے کیا تاکہ وہ لوگ قتال میں ثابت قدم رہیں چنانچہ صداے شور و غوغا ہر طرف سے بلند ہوئی اور تلواریں چلنے لگیں اور اہل روم بسبب اپنی زنان و فرزندان و بپاس تبرک یعنے دین الدیر کے بہ ثبات عظیم ثابت رہے اور اُنکے مقابلے مین مردان یمن کھڑے ہوئے اور مکیان بہادر سے اُنکو تیر مارتے تھے اور خالد بن الولید نے باتفاق اپنے اصحاب کے جسوقت حملہ کیا اور قصد صلیب کا رکھتا تھا اُسوقت عیاض بن غنم سے لوگوں نے سُنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار

سَنَحْمِلُ فِی جَمْعِ اللِّئَامِ الْکَوَاذِبِ
بِفِتْیَانِ صِدْقٍ مِنْ کِرَامِ الْاَعَارِبِ

وَنَفْرِی رُؤُسًا مِنْھُمْ بِالْقَوَاضِبِ
فَیَا مَعْشَرَ الْاَصْحَابِ جِدُّوا وَجَنْدِلُوا

وَنَنْصُرُ دِیْنَ اللّٰہِ فِی کُلِّ مَشْھَدٍ
وَکُرُّوا عَلَی اَعْدَا کِرَامِ الْمَنَاسِبِ

فَكَرُّوْا قَصْدَ الصَّلِيْبِ وَبَادِرُوْا ۞ نُشَرِّفْنِيَ الْرَدٰى الْخَالِقُ الْمُعْطِي الْمَوَاهِبِ ۞ یعنے قریب ہو کہ ہم حملہ کرین اُس جماعت
مین جو لئیم و خبیث ہین اور کاٹین ہم سر اُنکے تلوارون سے اور نصرت کرین ہم دین خدا کی ہر جگہ جو ہمارے حاضر ہوویگا
اور یعنے جہان ہم حاضر و موجود ہون اور نصرت کرنا ہمارا باتفاق اُن جوانون کے جو صادق الوفا ہین بزرگان عرب سے
پس اے گروہ اصحاب کوشش کرو اور اعدا کو سنگسار کرو اور بار بار حملہ کرو سوار ہو کر اسپان بزرگ تر اور پُر ادور
باز رہو قصد صلیب سے بلکہ مبادرت کرو اس قصد مین تا ہم رضامند کرین خداوند خلق کو جو بخشنے والا مواہب عطایا کا ہی
راوی کہتا ہی کہ بعد ازان خالد نے باتفاق ہمراہیان اپنے بقصد صلیب حملہ کیا اور رعان یہ تھا
کہ ملک شہر باص نے جیسے اپنے لشکر کی صفین مرتب کی تعین تو گرد صلیب اعظم کے بارہ ہزار سوار زرہ پوش
کھڑے کیے تھے اور اُنکے آگے خارہاے آہنی بکھیر دئیے تھے تا کوئی اُن تک نہ پہونچے پھر جب خالد اور اُنکے
اصحاب نے حملہ کیا اور صلیب کے قریب پہونچے اور اُنکے گھوڑون کی ٹاپین اُن لوہے کے گوکھروون پر پڑین تو
وہ گھوڑے منھ کے بل گر پڑے اور پشت زین سے سوار بھی گر پڑے اور اہل روم بھی لینے شدت غیظ و خشم سے اُن سوارون پے
آگرے اور یہ شدائد تمام اُنکو پکڑ لیا اسلیے کہ سواران خالد بسبب خار آہنی کے جو کہ گھوڑون سے زمین پر گر پڑے تھے تو
رومیون نے یکبارگی جمع ہو کر اُنکو گرفتار کر لیا اور ہر جانب سے شورش و صداے دار و گیر بلند ہوئی اور وار تلوارون کا
کرنے لگے پھر جسوقت امیر عیاض بن غنم نے سُنا کہ خالد اور اصحاب اُنکے ایسی آفت مین پھنس گئے اور اس مصیبت مین گرے
تو اُسپر یہ بہت شاق و دشوار گذرا اور اپنے دل سے کہنے لگا اے ابن غنم پیش خدا تیرا کیا عذر ہوگا کہ تیرے نشان کے تلے
ان بزرگوارون پر کیا گذری تب عیاض نے باواز بلند شور کیا اے گروہ مسلمین حملہ کرو اور دیر نکرو اور اپنی ہمتون کو بلند کرو
اور تعجیل کرو کہ ان سردارون سر بازون کو دشمنون کی قید سے مخلصی دو اور حق تعالی سے طلب نصرت کرو راوی کہتا ہی
جسوقت عیاض درمیان مسلمین کے صیحہ کر رہے تھے اور رومیون نے خالد اور اُنکے اصحاب کو اپنی صفون کے سامنے کھڑا کیا تھا
اُسوقت وضاح بن مجید بن غافور بن عمرو بن سالم بن النابغۃ الدیبانی نہایت غمناک و اندوہگین ہوا اور وہ فصیحین
عرب تھا از روے کلام کے اور جوان مردترین از روے اکرام کے اور تیز تر تھا زبان مین اور بلیغ ترین بیان مین اور
وہ حلیف خالد بن الولید کا تھا اور اُسی روز مرج رغبان سے آیا تھا چنانچہ اُسنے مسلمین سے خطاب کیا اور کہا
اے گروہ مومنین بتحقیق کہ صبر و ثبات یہ دونون دو لشکر ہین تو ایسا ہو کہ یہ دونون تمپر غالب آوین کہ تم بے صبر و ثبات
ہو جاؤ آج کا روز سخت روز مصیبت ہی کیا ہوا وہ تمھارا فخر اور کیا ہوئی تمھاری عزت اور کہان ہی دین تمھارا
کہ تم اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنون کے ہاتھون مین چھوڑتے ہو پس تمکو لازم ہی کہ اُنکو اس قید سے
نکالو اور ڈرو اُس خدا سے کہ اُسی کی طرف تمھاری بازگشت ہی اور خوب جان لو کہ ترک کرنا اشیاے نفیسہ کا اور
اختیار کرنا کالاے خبیثہ کا لائق نہین ہی کیا تمکو تحقیق نہین ہوا کہ دنیا مائل بزوال و فنا ہی اور آخرت عشرت کدۂ بقا ہی

طرف دار آخرت کے انتقال
اور کیا تمکو معلوم نہین ہی کہ اولوالعزمی روحانیہ اور کالبد جسمانیہ یہ سب سراے دنیا سے
کرتے ہین پس دنیا سے کوچ کرنا لابدی ہی اسواسطے کہ بقاء دنیا کی بہت قلیل ہی پس زاد لیلوا ہمعاشر ارواح کیونکہ
رواح قریب ہی یعنے وقت مراجعت آخر روز کا نزدیک ہی اور قصد تمھارا مین جانتا ہون اور مراد تمھاری مین
سمجھتا ہون اور حال یہ ہی کہ یہ سفر تمھارا سفر شاق ہی اسمین احتیاج زاد و راحلہ کی ہی لوگون نے کہا وہ کون سی چیز
جو ہم لیوین اور اس سے کوتاہی نکرین تو کہا زاد وافی وہ ہی جسکو حقتعالی فرماتا ہی وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى
یعنے زاد سفر لیلو کہ بہترین زاد تقوی و پرہیزگاری ہی تب اُن لوگون نے کہا یہ تو وہ زاد ہی کہ ہم مین سے بعضے اسپر
قادر ہین اور بعضے وہ ہین جو اُسپر قادر نہین ہین تو کہا گیا دور رہو اس بات سے کہ باز رہو اس سفر سے بغیر اعمال کے
پس چاہیے کہ عمل اُس روز کا کرو کہ جسمین نہ بیع ہی نہ دوستی پھر جسوقت اُن لوگون نے زاد اخلاص اپنا درست کیا اور مردانہ
دنیا سے کنارے ہوگئے تو اُنکو خلعت فضل و انعام کا پہنایا گیا اور تاج عزّ و اکرام کا اُنکے سر پر رکھا گیا اور فردوس انکا
مقام مقرر کیا گیا چنانچہ حقتعالی اُنکے حق مین فرماتا ہی کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا یعنے اُنکے لیے باغہاے
فردوس مہمانخانہ ہی اور کہا گیا کہ سنو جو کچھ حقتعالی نے اُنکے بارہ مین فرمایا ہی فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ
یعنے بعضے اُنمین وہ ہین جنھون نے اپنی مدت زندگی تمام کی اور بعضے اُنمین سے منتظر ہین راوی کہتا ہی کہ
کلام وصلاح کا سنکے مسلمانون نے اپنی خاطر جافی اور ہمت دانی سے رومیون پر حملہ کیا اور اُنکے سینون مین نیزے مارے کہ انکے
سرون پر طائر اجل پر مارنے لگا اور اُنکے لشکر مین گھسکر ایسی تیغ زنی کی کہ اُنپر وہ دن شامت کا ہو گیا راوی کہتا ہی
کہ درمیان اُنکے بقیۂ روز سے تا شب ہنگامۂ کارزار گرم رہا شبانگاہ لشکر طرفین قتال سے کنارے ہوئے اور اہل اسلام
حال پر خالد و اصحاب کے متاسف اور اُنکی اسیری پر غمگین پھرے پھر جسوقت خالد اور اُسکے اصحاب اسیر ہوگئے اور شام کو دونون
لشکر از یکدیگر جدا ہوئے تو ملک شہر یاصن نے اُن قیدیون کو ہمراہ اپنے حاجب نقیطا ابن عبدوس کے طرف شہر
راس العین کے روانہ کیا اور اُسکے ہمراہ ہزار سوار کر دیے اور حکم دیا کہ اُنکو شبا شب لیجاؤ اور راہ طی کرنے مین بہت
تعجیل کرو اور اُنکو لیجا کر والی راس العین کے سپرد کرو چنانچہ وہ لوگ اُن قیدیون کو لیکر روانہ ہوئے اور ہنوز فجر نے
طلوع نکیا تھا کہ راس العین مین پہونچ گئے اور ملک شہر یاصن نے ایک ایسے شخص کو بھیجا تھا جو والی راس العین کو
اس قصے سے آگاہ کرے پس والی مذکور اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر ان لوگون کی ملاقات کی خاطر باہر تک آیا اور شہر
راس العین ان لوگون کی آمد کا شور و غل پڑ گیا اور کوئی ایسا نتھا کہ پیچھے رہ گیا ہو بلکہ وہ روز انکا روز مشہود تھا
کہ تمامی مردم شہر حاضر و مجتمع ہوئے آخر والی راس العین نے اُن سب قیدیون کو بڑے کنیسہ مین جو کہ اب مسجد جامع ہی
ڈال دیا اور طوق و زنجیر مین جکڑ دیا راوی کہتا ہی مجھسے روایت بیان کی قاسم الیشکری نے بشار بن
عدی سے اُسنے مراقہ بن زہیر سے اُسنے خزیمہ بن حازم سے اُسنے اپنے جد عبد اللہ بن عامر سے اُسنے کہا

ایسا اتفاق واقع ہوا کہ جب رہا وحران وسروج کی فتح ہوئی تھی تو یوقنا نے رودس اور اُسکے اصحاب کو مجتمع کیا اور اُن سے کہا تم لوگ آگاہ ہو اس بات سے کہ ہر آئینہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے ان بلاد یعنے رہا وحران وسروج وغیرہ کو تو ہمپر فتح کردیا باقی رہا راس العین سو وہ شہر عظیم ہے اور حال یہ ہے کہ اہل راس العین نے بہت سے آلات حصار و سامان پیکار مہیا کیے ہین یہانتک کہ امر اُسکا صعب و سخت تر ہوگیا اور فتح اُسکی مسلمانون کے ہاتھ سے دشوار و متعسر ہوگئی اور مین بیشبہ آمادہ ہون اس بات پر کہ اپنی جان کو راہ خدا مین فدا کرون اور اپنے اصحاب کو لیکر وہان جاؤن کیا عجب ہے کہ اندرون راس العین کے داخل ہون اور امید ہے کہ حق تعالیٰ میرے ہاتھ پر اُسکو فتح کردیوے یہ سُنکے سعد بن زید نے اُس سے کہا حقتعالیٰ تیرے عزم کو استوار کرے اور تیرے امر کو پایدار کرے ۔ راوی نے کہا کہ یوقنا اُسی شب کو روانگی پر آمادہ ہوا اتفاقاً جاسوسان و مخبران مسلمین حران کی طرف سے آپہونچے اور یوقنا کو خبر دی کہ عاصم بن رواحہ متنصر یعنے جو نصرانی ہوگیا تھا وہ پانسو سوار اپنی قوم کے اباذ الشمطا کی جانب سے لیکر آیا ہے کیونکہ اباذ الشمطا ہنگام فتح حران وغیرہ کے اپنی قوم کو لیکر طرف قسطنطنیہ کے گیا تھا اور اس باب مین نامہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پاس ہرقل بادشاہ کے اس مضمون سے پہونچا تھا کہ اُسکو اپنے ملک سے نکال دو چنانچہ بادشاہ نے اُسکو نکال دیا تھا اور وہ ساری قوم ہر طرف متفرق ہوگئی تھی پس اُنھین مین سے عاصم بن رواحہ پانسو سوارون سے ملک شہریاض کے پاس آیا تھا اور ملک اُسکو بہت دوست رکھتا تھا پھر جب عاصم مقام بیرہ مین پہونچا تو وہان سے ملک شہریاض کو نامہ لکھا اور اُسمین یہ لکھا کہ مین بلاد قسطنطنیہ سے نکلکر آپ کے بلاد مین آپکی خدمت گزاری کے لیے حاضر ہوا ہون اور اُس نامہ کو بدست ایک شخص کے اپنے عمزادون مین سے بھیجا اور نام اُس شخص کا رفاعہ بن ماجد تھا چنانچہ یہ شخص پاس ملک کے پہونچا اور نامہ سپرد کیا ملک عاصم کے آنے کی خبر سنکر نہایت خوش ہوا اور اُس سے امر کیا کہ بہت جلد عاصم کو حاضر لادے اور ملک نے کسیکو طرف والی راس العین کے بھیجا اور حکم بھیجا کہ شہر مین ایک مکان واسطے عاصم اور اُسکے ہمراہیون کے خالی کردو کہ جسوقت وہ پہونچین تو اُسی مکان مین اُتر ین پھر جسوقت یوقنا نے جاسوسون خبر رسانون سے یہ خبر سُنی نہایت شادمان ہوا اور پوچھا کہ تم کس راہ سے آتے ہو اُنھون نے کہا راہ سروج سے ہم آتے ہین اور درمیان تمھارے اور اُنکے ایک رات کی راہ باقی ہے یہ سنکے یوقنا کو نہایت خوشی حاصل ہوئی اور اُسکے ہمراہی اور مصاحب اُسکے مثل عمرو بن معدیکرب و سعید بن زید اور جو لوگ اُنکے ساتھ تھے سب بہت خوش ہوئے پھر سب ایک مقام مین کمین اور گھات مین بیٹھے اسلیے کہ اُنکو معلوم ہوا کہ عاصم مع اپنے ہمراہیون کے اسی طرف سے گذر کریگا پھر جسوقت شب نے اپنے خیام ظلمت کے زمین پر برپا کیے اور خافقین مین اپنے اعلام سیاہ قایم کیے ناگاہ سواران عاصم سامنے آپہونچے اور کمین نشینان یوقنا نے ٹاپون کی آہٹ سُنی اور ہجہجے گھوڑون کا سنکر متوقف رہے یہانتک کہ وہ لوگ ہر طرف سے وسط اور درمیان مین آگئے پھر جب اُنھون نے اُنکو بیچ مین کرلیا تو ہر ایک اپنی کمینگاہ سے

یکبارگی غل پڑا اور مجموع سپاہ نے اُن سواروں کو ہر سمت سے گھیر کر پکڑ لیا اور اُنمین سے ایک شخص بھاگنے نپایا اور
اُنکے اسباب و شتران الغ کو قبضہ مین کر لیا اور اپنے لشکر کی طرف پھر آئے اور اپنے گھوڑون سے اُترتے تھے
سعید بن زید نے اُن اسیرون سے کہا تم بین ان میزان مین سے ہم کلام و خطاب کرین اُنھون نے بطرف
نعمان بن زرعہ کے اشارہ کیا تب سعید بن زید نے کہا اے ابن رواحہ تم مین اور روم مین کیا مناسبت ہی کہ تونے
ان سے آمیزش کی اور اُنکی طرف مائل ہوا اور دین العرب کو جو خاص عرب ہین چھوڑ دیا اسلیے کہ تو ہم مین سے ہی اور
ہماری طرف کا ہی اور حسب و نسب تیرا وہی حسب و نسب ہمارا ہی اسواسطے کہ قبیلہ تمارو ایاد و ربیعہ و مضران سبکی
رجوع و نسبت اور ملاقہ واسطہ سب کا طرف انذار بن معد بن عدنان کے ہی اور حقتعالی نے ان سب کی سکونت کے واسطے
اپنا حرم یعنی مکہ مقرر کیا ہی اور اپنے خانۂ کعبہ کے ہوار مین تم سب کا مسکن پسند کیا ہی اور حال یہ ہی کہ ہم سب بُت پرستی
کرتے تھے اور عمل بقسمت ازلام[سلہ] کرتے تھے اور حرام راہون کی پیروی کرتے تھے یہانتک کہ حق سبحانہ و تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور ہماری طرف بھیجا اور اُسپر یہ وحی نازل کی وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ یعنے اے محمد
تو اپنے عزیز و اقربا کو خدا سے ڈرا اور اُس نبی کو حکم کیا کہ بمقام دار الخیزران اقامت کر پھر اُس نبی نے لوگون کو
طرف خدا پرستی و خدا شناسی کے طلب کیا اور اُنسے سب کو فہمایش کی کہ تم لوگ اولاد اسمعیل بن ابراہیم خلیل سے ہو
و بتحقیق کہ خدا عز و جل نے تمکو اپنی خلق پر فضیلت دی اور تمکو اپنے بلد حرام محترم اور بیت معظم اور مقام اور زمزم
مین آباد کیا اور پھر مین تمکو دیکھتا ہون کہ تم لوگ بُت پرستش پر متوجہ ہوا اور عمل بالازلام[ای کعبہ ۱۲] کے قائل ہوا اور تبابات کفر پر مائل ہو
کیا تمھارے تئین عقل نہین ہی کہ تمکو باز رکھے اور کیا تمھارے تئین بینائی نہین ہی کہ تمکو روک لیوے کیا تم
صاحب حکمت بالغہ نہین ہو کیا تم اہل راست بینی نہین ہو کیا اسیواسطے تمکو خدا نے پیدا کیا ہی کیا اسی کام کا تمکو خدا نے
حکم کیا ہی کہ تم پتھرون سے بتون کو تراشتے ہو اور فسق و فجور کی راہون پر چلتے ہو اور ایسے واحد جلیل جبار
کے ساتھ کفر کرتے ہو جسنے نہرون اور چشمون کو جاری کیا اور فلک دوار کو حرکت مین لایا اور لیل و نہار کو خلق کیا کیا تم
اُس صانع کارساز کی شکرگزاری نہین کرتے جسنے نجوم و کواکب کو طلوع کیا اور اُسی کے طرف کل عالم کی رجوع ہی
اور جب بت پرستون نے کہا تھا اے محمد تجکو کسنے حکم کیا ہی کہ تو ہمارے خدا معبودون کو بد کہتا ہی اور ہمارے حلام
و عقلا کو احمق سمجھتا ہی تو اُسنے جواب دیا تھا کہ علم الہی نے مجکو حکم کیا اور عقل خدا آگاہی نے مجھے سمجھایا ہی کیا تم
نہین جانتے ہو کہ جو شخص مصنوعات مین نظر و فکر کرتا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ مصنوعات کے لیے کوئی صانع ضرور ہی کہ
اُسکو کسی طرح کا تغیر و زوال نہین ہی پس مخلوقات مین نظر کرنی حکمت ہی اور خدا کی صنعت مین فکر کرنا مصلحت ہی
اور اقرار بوحدانیت خدا نعمت ہی اور ایمان بخدا رحمت ہی تب اُن لوگون نے کہا کہ آخر تو کسکی پرستش کرتا ہی فرمایا مین
اُسکی عبادت کرتا ہون جسنے مجھے پیدا کیا اور جو مجھے وجود مین لایا اور اپنے عرفان کے لیے میرے دل کو کشادہ کیا

[سلہ] قسمت بالازلام ... جاہلیت مین تیرون ... [illegible]

اور میری آنکھون کو بنایا کیا اور سائر مخلوقات کو خلق کیا اور تمام موجودات کو مقدر کیا اور کل مصنوعات مین صنعت اپنی
ظاہر کی اور ساتھ قضا و قدر کے اقسام رزق نازل کیا اور ہر ایک کے لیے روزی مناسب اتاری اُسکی مشیت مین چون و چرا کو
گنجایش نہین ہی اور اُسکی قضا و رضا مین مجال دخل نہین ہی وہ کلام کرتا ہی مگر نہ بالفاظ زبان و دہان اور وہ ارادہ رکھتا ہی
پر ارادہ اُسکا ظاہر نہین ہوتا اور وہ سنتا ہی اور دیکھتا ہی مگر نہ بگوش و چشم سر اور وہ برتر ہی احاطۂ مکان و قید زمان اور منزہ ہی
مشابہت و مباینت سے اور اُسنے فرمایا ہی لَا تَتَّخِذُوا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ یعنے دو خدا کا اعتقاد نکرو کیونکہ خدا واحد ہی و لیکن
ای بن رواحہ کیا تو جانتا نہین ہی کہ جو کچھ مین نے بیان کیا وہی حق ہی اور قول میرا صدق ہی اور حق تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث
نہین کیا مگر یہ کہ اُسکی امت کو واسطے پیروی دین اسلام کے حکم کیا چنانچہ قرآن مین فرمایا ہی کہ مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا
وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ یعنے ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی و لیکن وہ حقانی اور مسلم تھا
اور نتھا مشرکین مین سے اور فرمایا خداوند عز و جل نے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ
دِيْنًا یعنے آج مین نے تمھارا دین کامل کیا اور نعمت اپنی تمپر تمام کی اور تمھارے اسلام سے جو دین تمھارا ہی مین راضی ہوا اور
فرمایا وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ یعنے حق تعالیٰ نے تمپر تمھارے
دین مین کوئی عسر و حرج نہین ڈالا ہی سو تم ملت و طریقہ اپنے باپ ابراہیم کا اختیار کرو کہ اُسنے تمھارا نام مسلم رکھا ہی پہلے
پس ای عاصم تو خوب جانتا ہی کہ اسوقت تم لوگ ہمارے قبضۂ اختیار مین ہو کیونکہ تم سب ہماری بندی ہو اگر تم ساتھ
خدائے عز و جل کے ایمان لاؤگے اور تصدیق رسالت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ کی کروگے تو جو کچھ ہمارے لیے ہی وہی
تمھارے لیے ہوگا اور جو کچھ ہمپر گذرے گا تمپر بھی گذرے گا اور اگر تم انکار کروگے تو ہم تم سب کو قتل کرینگے راوی کہتا ہی
کہ جب یہ کلام سعید بن زید کا عاصم بن رواحہ نے سنا تو کہنے لگا کہ اگر ہم تمھارے قول کے طرف رجوع اور تمھارے
دین کی پیروی کرین تو کیا ایسا ہو سکتا ہی کہ جو کچھ ہمنے حقتعالیٰ کی ربوبیت و وحدانیت مین شرک کیا ہی اور غیر خدا کو
سجدہ کیا ہی اس صورت مین وہ ہماری مغفرت کریگا سعید نے کہا البتہ وہ آمرزش کریگا اسلیے کہ اسلام جو کچھ قبل اسلام
عمل مین آیا اُسکو واگذار کرتا ہی اور قبل اسلام جو کچھ کسے فرو گذاشت ہوا حقتعالیٰ اُسکا مطالبہ نہین کرتا ہی اور تم اپنے
گناہون سے ایسے صاف و پاک ہو جاؤگے جسطرح ماں کے پیٹ سے نکلتے ہو بعد ازان وضاح نے یہ آیت پڑھی
قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
یعنے حق تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا کہ تو میری جانب سے میرے بندون سے بیان کر کہ ای میرے
بندو وہ بندے جنھون نے اپنی جان پر اسراف و ظلم کیا یعنے گناہ گاری و نافرمانی کی ہی تو وہ رحمت خدا سے ناامید نہون
بتحقیق کہ حق تعالیٰ سارے گناہون کو بخش دیتا ہی کہ وہ آمرزگار و رحم کنندہ ہی پھر جب عاصم نے یہ کلام سعید کا سنا
تو کہا اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ

سواے اللہ کے کوئی معبود بحق نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہ محمد رسول و فرستادہ خدا ہی پھر جس وقت ہمراہیان
عاصم نے یہ دیکھا کہ عاصم اسلام لایا تو وہ بھی سب کے اسلام لائے چنانچہ اہل اسلام اس بات سے نہایت مسرور ہوئے
اور کہنے لگے البتہ اب ہمپر واجب ہی کہ ہم ان لوگون کے دلون کو محفوظ کرین بعد ازان وہ سب وہان سے کوچ کرکے حران کو
گئے اور عاصم وغیرہ نو مسلمانون کو وہان اتارا اور حران کو اُنپر چھوڑ دیا یعنے حران کو اُنکے حوالہ کیا اُسوقت یوقنا نے
کہا قسم ہی رب کعبہ کی اب ہم فتح راس العین کرینگے تب سعید نے کہا اے عبد اللہ تو کیونکر فتح کریگا یوقنا نے کہا کہ عنقریب
اس بیان کی خبر مین تجھے دونگا اور تجھکو دکھلا دونگا بعد ازان یوقنا نے عاصم بن رواحہ سے درمیان اپنے اور اُسکے
تخلیہ کرکے راز در پردہ بیان کیا اور کہا مین تجھسے یہ چاہتا ہون کہ تو مجھکو اور میرے چالیس اصحاب کو مشکین باندھکر پیچھے
شتران بار بردار کے شبا شب راس العین مین لیجا اور والی راس العین سے ظاہر کر کہ جب ہمنے فرات سے عبور کیا تو یہ لوگ ہمپر یکبارگی
تاخت آپڑے مگر ہمکو مسیح نے اُن پر غالب کیا اور فتح دی سو ہمنے بعضون کو قتل کیا اور باقی ان سب کو اسیر کر لیا ہی اور انکو
تمھارے پاس لائے ہین مگر خبردار اُسکو ایسی قدرت اور ایسا اختیار ہمپر ندیجیو کہ وہ ہم مین سے کسیکو قتل کر سکے اور اگر وہ
ارادہ قتل کا کرے تو اُس سے کہیو کہ درمیان ملک شہریاض اور عرب کے جنگ بپا ہی تو کیا جانتا ہی کہ کون ہمارے
لوگون مین سے اُنکے یہان گرفتار ہو جاوے تو ہمارے پاس اُسکا یہی فدیہ ہوگا یعنے انھین مین سے عوض اسکا لیکر اپنا
قیدی چھوڑا لینگے تب عاصم نے کہا بھلا ہم سارے اپنے اصحاب کو کیون نلیجاوین یوقنا نے کہا ابھی اسلام تمھارے دلون مین
جاگزین نہین ہوا ہی ہم اندیشہ کرتے ہین کہ کوئی اُنمین سے اشارہ وغمازی کرے تو حال ہمارا زبون و فاسد کر دیوے
اور اعتماد و وثوق ہر ایک کے ساتھ مستعد رہی تب عاصم نے کہا واللہ تحقیق قول تیرا درست ہی پھر عاصم نے
حران مین اُن پانچسو سوارون کو اپنے بنی عم کے یہان اتار دیا اور یہ بات جو یوقنا نے کی تو اس تدبیر سے تھی تا کہ وہ سب طرح
رہا ہین یعنے بطور اول کے رہین راوی کہتا ہی آخر عاصم اور اُسکے رازدارون نے بازو یوقنا اور اُسکے چالیسون اصحاب کا
باندھکر اور اُنکو ابا ذالشمطا کی حراست و قبضے مین کرکے حران سے رات کو لیچلے اور راہی بطرف راس العین ہوئے پھر جب
ایک مقام پر جو معروف بعلوی تھا پہونچے تو ناگاہ صداے سم اسپان گوش زد ہوئی مگر اُن سے اپنا امر مخفی رکھا یہانتک
کہ جب اُنکے نزدیک گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ چار سو پچاس غلام حبشی کہ وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور بعضے اُنمین
تسبیح کر رہے تھے تب اُنکو دیکھکر سعید بن زید اور ہمراہی اُسکے آگے بڑھے اور مثل اُنکے یہ بھی تکبیر کرنے لگے اور اُنکے قریب
ہوئے تو دیکھا اور پہچانا کہ وہ سب موالی اصحاب رسول خدا کے ہین اور افسر اُنپر دامس ابو الہول ہی اور سبب ان لوگون
کے اسطرف آنے کا یہ ہوا کہ عیاض بن غنم نے نامہ اپنا بطلب کمک بنام ابو عبیدہ کے لکھا تھا اور کیفیت اجتماع قوم کفار سے
اطلاع دی تھی کہ یہ سب بمقام مرج رغبان جمع ہین سو جسوقت ابو عبیدہ نے نامہ پڑھا تو دامس کو واسطے نصرت اسلام
کے حکمنامہ بھیجا اور یہ دامس اور اُسکے اصحاب ملک سمیساط اور اُسکے شہرون مین رہتے تھے اور جب سے سمیساط فتح ہوا تھا

وہ سب اُسی دیار مین بود و باش رکھتے تھے چنانچہ جسوقت نوشتہ ابو عبیدہ کا داس کو پہونچا تو اُسنے سمیساط مین کسی اپنے
معتمد کو جسپر وثوق رکھتا تھا مقرر کرکے اُس جمعیت تمام ان حبشی کو جسکا ابھی مذکور ہوا ہمراہ لیکر اسطرف آیا تھا غرضکہ جب
سعید بن زید نے اُن سے ملاقات کی اور باہم بسلام علیکم تعارف ہوا تو باعث اجتماع و اتفاق اپنی جماعت کے خوش ہوئے
اور داس نے شتران باردار کو دیکھا کہ اُسپر یوقنا اور اُسکے اصحاب سوار ہین تو کہنے لگا کیا تمنے ان اُونٹون کو مع
اسباب راہ لوٹا ہی تب سعید نے کہا یہ یوقنا عبد اللہ ہی اور باقی سب اُسکے اصحاب ہین کہ ان لوگون نے خدا کے
واسطے جان نثاری کی ہی اور احوال سے اُسکو مطلع کیا پھر جب ابو العول نے کلام سعید کا سنا تو اپنے گھوڑے کے
قربوس پر سجدۂ شکر کیا اور عبد اللہ یوقنا کے پاس آکر سلام کیا اور کہنے لگا مرحبا و شاباش ہو اُس قوم کے لیے
جنھون نے دنیا کو زہد و پرہیزگاری سے چھوڑ دیا اور مرضیات حق تعالیٰ کو طلب کیا بعد ازان ابو العول نے سعید سے
کہا اے صاحب رسول اللہ اس حیلہ و تدبیر مین ہمکو بھی اپنے ساتھ شریک کروگے سعید نے کہا ہان تم بھی شریک ہو
مگر ان شتران باردار کو بطور ساربانون کے کھینچتے چلو اور اپنی زرہین و ساز حرب چھپا لو اور اُسپر کمربند کس لو اور آگے آگے
اونٹون کو ہانکتے چلو گویا کہ تم لوگ ہمارے عبید و خدام ہو اس صورت مین جو لوگ تمکو دیکھینگے تو نہ پہچانینگے چنانچہ ان لوگون نے
یون ہی کیا جسطرح سعید نے فہمایش کردی تھی کہ انھون نے اپنے ہتھیارون کو حمالون کے بیچ مین چھپا دیا اور اونٹون کو
کھینچتے چلے جب زلیخہ تک پہونچے تو وہان اُتر پڑے اور زرہین وغیرہ ساز حرب کو پہن لیا اور پھر یرے نشانون کے اور ان صلیبون کے
جو اباذ الشمطا کے ہمراہ تھے کھول دئے اور یوقنا اور اُسکے اصحاب کو گھیر لیا اور بطور اسیرون کے انکو بیچ مین کر لیا اور لیچلے یہانتک
کہ جب راس العین سے قریب ہوئے تو سعید نے ایک شخص کو پاس والی راس العین کے بھیجا اور وہ شخص عاصم بن رواحہ کے
ہمراہیون مین سے تھا جو اسلام لایا تھا اور وہ اہل راس العین کا حلیف بھی تھا اور اُسکو بشیر اسلیے بھیجا تا کہ وہ والی راس العین کو
عاصم بن رواحہ اور اباذ الشمطا کی خوشخبری دیوے پھر جب وہ فرستادہ پاس والی کے پہونچا تو وہ اپنی جماعت کو ہمراہ
لیکر واسطے ملاقات و پیشوائی کے نکلا اور اُس فرستادہ نے اس بات کی بھی خبر دی تھی کہ یوقنا اور اُسکے چالیس اصحاب
بھی بندی مین آتے ہین چنانچہ اس خبر کو منادی نے راس العین مین پکار دیا تھا تو کوئی باقی نرہا مگر یہ کہ وہ ہمراہ والی راس العین
کے حاضر ہوا آخر سب نے ملاقات اُن صحابہ کی کی جو قبضے مین اباذ الشمطا کے اسیر تھے بعد ازان گرد و گرد عاصم بن رواحہ کے
آئے اور والی راس العین عاصم کو دوست رکھتا تھا اور اُسکو بیچا نتا تھا جب اُسنے عاصم کو دیکھا تو اپنے گھوڑے سے
اُتر پڑا اور عاصم بھی اپنے گھوڑے سے اُترا اور دونون نے آگے بڑھکر باہم معانقہ کیا اور دونون طرف کی جماعتون مین
بھی باخود ہا صاحب سلامت ہونے لگی اور حاکم راس العین نے عاصم سے پوچھا کہ تونے ان لوگون کو اور اس مارق یعنے یوقنا کو
کیونکر گرفتار کر لیا ہی عاصم نے کہا جب ہم فرات پر پہونچے اور وہان سے عبور کیا تو یوقنا اپنی جماعت کو لیکر ہمپر آیا پھر
ہمنے اُس سے مقاتلہ کیا آخر ہمکو مسیح نے اُنپر فیروزمند کیا کہ ہمنے اُنمین سے پچاس آدمیون کو قتل کیا اور ان لوگون کو گرفتار کر لیا

۵۸
المارق الاٰبق
عن الدین یعنے
[illegible]
نکل گیا ہو ۱۲

اور باقی بھاگ گئے یہ سنکے حاکم راس العین بہت مسرور ہوا وبعد ازان طرف یوقنا کے متوجہ ومخاطب ہوکر بزجر ودرشتی کلام
کرنے لگا مگر یوقنا نے کچھ جواب ندیا اور اہل روم یوقنا کو بشماتت گالیان دینے لگے پر یوقنا اُنکی طرف نظر نکرتا تھا اور نہ اُن سے
کلام کرتا تھا یہانتک کہ وہ داخل راس العین ہوئے پس حاکم نے اُنکو حکم کیا کہ ان اسیرون کو پاس اُن اسیرون کے گروہ بیعہ[1]
نسطوریا مین بند ہین اور اُنکی خوب محافظت رکھو اور ہم ملک شہریاض کو لکھتے ہین کہ ان لوگون کے باب مین اُسکی کیا رائے ہے
آخران سب کو نزدیک خالد اور اُسکے اصحاب کے پہونچا دیا وبعد ازان عاصم نے حاکم سے کہا تو خوب جانتا ہی کہ درمیان
ہمارے اور اہل عرب کے عداوت ہی اور یہ عرب یعنی قیدی مقدار جمعیت مین مثل ہمارے ہین اور تو جسیکو روم یا ارمن سے
اُنکی حفاظت کے لیے مقرر کرتا ہی اور یہ لوگ اُن سے باتین کرینگے تو مین اُن عرب کے اطلاق اور طلاقت لسانی سے
اندیشہ کرتا ہون ایسا نہو کہ وہ اُنکو ہموار اور ساز گار کرکے ملک کو اور تمکو ضرر پہونچا دین لہذا صواب دید یہ ہی کہ ہم مین سے
بعضون کو اندر بیعہ کے مقرر کردو اور بعضون کو بیرون بیعہ متعین رکھو کیونکہ جو کوئی جہاد وجہد کرتا ہی وہ مائل براحت
نہین ہوتا اور جو شخص دنیا مین اندک بھی تعب ورنج اُٹھاتا ہی وہ آخرت مین بہت چین وآرام پاتا ہی چنانچہ والی
راس العین نے عاصم کی راے صائب کو پسند وقبول کیا اور اُسکو مع اُن اصحاب رسول خدا صلعم کے جو بہ تبدیل
ہیئت اُسکے ہمراہ تھے بیعہ مین اُتار دیا اور یوقنا وغیرہ کو خالد کے شمول مین کردیا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ اب
اس صورت مین جمعیت مسلمانون کی چھہ سو سوارون سے ہوگئی پھر جب یہ لوگ بیعہ مین مستقر ومستقل ہوگئے اور رات
تاریک ہوئی اُسوقت سعید نے خالد کے پاس جاکر سلام کیا اور کشود کار کی خوشخبری دی تب خالد نے کہا اے
ابن زید مجکو یہ خوشخبری اُسی وقت سے معلوم ہوئی ہی جب یہان کے لوگ ذکر کرتے تھے کہ یوقنا اور اُسکے چالیس
اصحاب بندی مین آئے ہین تب مین نے نور ایمان کو روشن دیکھکر اس امر کو صحیح معلوم کیا پھر سعید نے کہا کہ والی راس العین
ملک شہریاض کو خوشخبری گرفتاری یوقنا اور اُسکے چالیس اصحاب کی اور بشارت آمد عاصمؓ اور اُسکے ہمراہیون یانسو
اصحاب کی لکھی ہی **راوی** کہتا ہی کہ جب ملک شہریاض کو یہ خبر پہونچی تو اُسنے حکم کیا کہ بوقات یعنی نرسنگے اور قرنے
پھونکے جاوین پھر اس بات کو مسلمانون نے سُنا تو آپس مین کہنے لگے کہ قرنا بجانا اور نرسنگا پھونکنا نہین ہوتا مگر بسبب
امر مہم کے اور جب عباد بن بشیر عیاض بن غنم کے پاس گیا ہی تو عیاض اُسکے لیے کھڑے ہوگئے اور اُسپر سلام کیا اور کہا
اے ابن بشیرؓ کس بات کی بشارت تو لایا ہی خدا تیری آنکھون کو ٹھنڈا کرے مگر عباد نے کچھ جواب ندیا یہانتک کہ اُسکے
ساتھ تخلیہ کیا اور سارا ماجرا اُس سے بیان کیا پھر جسوقت عیاض نے بشارت عباد بن بشیرؓ کی سنی تو سجدۂ شکر خدا ادا کیا
پھر عباد نے کہا اے امیر سعیدؓ بن زید اور اُسکے اصحاب نے آپکو اور آپکے اصحاب کو سلام کہا ہی اور کہدیا ہی کہ تیاری
جنگ کی کرو امید ہی کہ حقتعالی تمہارے ہاتھون پر فتح کردیوے اسلیے کہ درمیان تمہارے اور فتح راس العین کے
کچھ باقی نہین مگر اسیقدر کہ وہ قوم شکست پاکر فرار کرین اور تم فتح کرلو عیاض نے کہا مجھے توکل ہی خداے عزوجل پر

[1] له بعض نسخون مین بیعہ و بعض مین نصارای جو بمقام نسطوریا واقع تھی اور یہ بھی خالد ابن الولید اور اصحاب آنحضرت ... [illegible]

پھر جسوقت رات تاریک ہوئی تو عیاض نے سارے صاحبان نشان کو جمع کیا اور اُن سے باتین کین اور اُنکو تاکید کی کہ کسی سے کسی امر کو بیان نکرو کیونکہ خوف جاسوسان روم کا ہی اور ایسا نہووے پاوے کہ صبح نمایان ہوجاوے مگر یہ کہ تم سازوسامان حرب سے درست رہو۔ راوی کہتا ہی کہ ہنوز صبح روشن نہوئی تھی کہ مسلمان اپنے اسباب حرب سے آراستہ ہوگئے پھر جسوقت آفتاب برآمد ہوا اور زمین پر دھوپ پھیلی تو خود اپنے اور [illegible] اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور آتش حرب افروختہ ہوئی اور شرارے اُسکے اُڑنے لگے اور قبایل ازیکدیگر متفرق ہوگئے اور آتش جنگ مشتعل ہونے لگی اور شیروان دلیرون نے حملہ کرنا شروع کیا اور اپنے رخسارون کو خاک پر وقت دعا کے ملتے تھے اور اپنے شدائد احوال پر صبر و شکیب رکھتے تھے اور مدتہای عمر آخر ہوچکی تھی اور اجل قریب آپہونچی تھی پس وہ یعنے اہل اسلام جنگ مین وفاداری اور پورا کام کرتے تھے اور دشمنون کے لشکر سے قریب ہوتے جاتے تھے اور جنگگاہ مین بحالت اضطراب آمد و رفت کرتے تھے اور گرد سم کے بگولے بلند تھے اور دُخان جنگ تمام جنگگاہ مین چھپا یا تھا ہر طرف غل پڑا اور ہر سو شور مچا تھا اور ہر سمت خون کے فوارے تھے اور ہول بچھا رہی تھی اور اسباب جابجا لوٹ کیلیے پڑے تھے اور گوشت مقتولون کے واسطے طائرون اور درندون کے رزق و خوراک تھے خروش ابر سے کانون کو خراش تھی اور تابش آفتاب سے بدنون اور جانون کو بیتابی و بے آرامی تھی حرب نے لوگون کی مدتہاے عمر قطع کردی تھی اور زندگی سے دامن برزدہ اور مرگ پر کمر باندھے تھے تنور کارزار ہر جانب گرم و فروزان تھے اور چشمہ ہاے پیکار ہر سمت جاری و روان تھے صفین ملگئی تھین یورش کا ہیجان تھا تمام لشکر غبار کے بادل مین نہان تھا ہر ایک مقدم سے جنبش اُسکا تخیر اور جنبش صافی اُسکا مکدر تھا اور گھوڑے بار بار رو مین جاتے تھے اور ہر بار پھر آتے تھے تلوارون سے خود و سپر چوغان ہوتے تھے اور دم شدت غیظ مین خفقان کرتے تھے اور غبار بدنون پر ایسے جمے تھے گویا تن پر زرہین سیاہ سجی تھین اور غبارون مین اسطرح اُڑ اُڑ کر پڑی تھی گویا چادرین بچھی تھین طائرون کا ہجوم تھا اور قیامت کی دھوم تھی چنانچہ اس مصاف بزرگ اور ستیز سترگ مین مسلمانون نے استقبال کیا تو حسن معاد مین جن چیزون کی رغبت رکھتے تھے اپنی تمنا کو فائز ہوئے اور اہل روم کہ اُنھون نے اپنی جانون کو خواری مین ڈالا تو انپر غضب و عقاب آیا کہ وہ سخت عذاب کو پہونچے واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ ناگاہ عبد اللہ بن عیاض بن وائل اور عبد اللہ بن قرط یہ دونون ملک شہریاض پر جا پڑے اور حال یہ تھا کہ ملک عزم گریز کرچکا تھا کیونکہ اُسکے لشکر والے اپنی اپنی نفسی نفسی مین ایسے مشتغل تھے کہ نصرت ملک سے غافل تھے اور ملک کے پاس سواے اُسکے دس غلامون کے کوئی نرہا تھا چنانچہ عبد اللہ بن قرط اور عبد اللہ بن عیاض نے ملک کو گھیر لیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجکو معلوم نہین ہوا کہ اُن دونون مین سے پہلے کسنے بھالا مارنے مین سبقت کی آخر اُسنے شہریاض کے سینے مین نیزہ مارا کہ اُسکی پشت سے انی پار نکل گئی اور اُسکے غلامون نے جب اپنے ملک کو کشتہ دیکھا تو پشت پھیر کر بھاگے اور عبد اللہ نے گھوڑے سے اُترکر شہریاض کا سر کاٹ لیا اور اپنے نیزے پر بلند کیا اور گھوڑے پر

[illegible]

سوار ہو کر با واز بلند پکار رہے تھے کہ اے مسلمانو اور اے رومیو دیکھو تحقیق کہ مین نے ملک کو قتل کیا ہے پھر اسبا جسکو تم مین سے
قائم رکھنا جنگ کا منظور ہو تو قائم رکھے و بعد ازان مسلمانون نے اعدا اللہ پر حملہ کیا اور انکے درمیان تیغ زنی کرنے
لگے یہانتک کہ قتل ہوا جو قتل ہوا اور ان مین سے گرفتار ہوا جو گرفتار ہوا اور باقی بھاگ گئے اور سارا اسباب و مال و خیمہ وغیرہ
سب جنہیں وہ چھوڑ گئے تھے اسپر مسلمانون نے قبضہ کیا حدیث بیان کی تاشب الضمیری نے کہ ہمارے مین بڑا حریص تھا اس بات کا
کہ جسوقت ہنگامہ جنگ موقوف ہو جاوے تو مین شمار مقتولان روم کا کرون تا آنکہ مین نے ایک توبڑہ لیلیا جو تھا اپنی
دوش پر لٹکایا اور اپنی آغوش مین سنگریزے بھر لیے پھر سب قتیل جس مقتول پر گذرتا تھا تو ایک ایک کنکری اسکے
تھیلے مین ڈال دیتا تھا بعد ازان مین نے ان سنگریزون کا شمار جو کیا تو وہ اسی ہزار سات سو پچاس تھے اور قیدیون کا
شمار نہین کیا گیا پھر جب ہنگامہ جنگ برطرف ہوا تو عیاض بن غنم نے حکم کیا کہ سارا اسباب اور سب اسیر کفر تو اپین
روانہ کیے جاوین اور یہ سب ساتھ صلب بن مازن کے بھیجا گیا اور اسکے ہمراہ ہزار سوار کیے گئے اور انکو حکم کیا
وہان سے تجاوز نکرین تا وقتیکہ راس العین فتح ہو و بعد ازان عیاض بن غنم نے تمام شب تلاوت قرآن کی اور صبح کو
اس جنگ سے پیچھے لگے ہوئے طرف راس العین کے کیبارگی کوچ کر دیا اور وہ رومی جو جنگ دست سے شکست پا کر بھاگے تھے
وہ سب بحال تباہ راس العین مین جا پہونچے اور شہر مین ہر سمت شکست لشکر اور قتل شہریاض کی پکار پڑ گئی
اہل بلد پر سانحہ عظیم گذرا اور مرسیوس والی راس العین نے شہر اور دیوار شہر پناہ کی بہت مضبوطی کی اور قصد
اس بات کا کیا کہ کل کی صبح کو قیدیون کو قتل کرے اور روم کا دستور یہ تھا کہ جب کوئی بادشاہ انکا مارا جاتا تھا تو بعوض
اسکے اپنے دشمنون کے اسیرون مین سے سو آدمی کو قتل کرتے تھے آخر جب دوسرے دن صبح ہوئی تو وہ دشمن خدا سوار ہو
اور وسط شہر مین آیا اور حکم احضار قیدیون کا کیا اور وہ قیدی خالد وغیرہ اور جو خالد کے ہمراہی تھے تاکہ ان سب کو قتل کرے
ناگاہ جب اسکے ملازمون نے ارادہ کیا کہ اسیرون کو حاضر کرین تو دفعۃً صبح ہوتے ہی عیاض بن غنم مع لشکر وہان جا پہونچے
پس وہ لوگ اسطرف مشغول ہوگئے اور قیدیون کے امر سے ذہول ہو گیا اور عیاض بالشکر مسلمین باب اسطاحون پر
جا کر اترے اور وہ باب شرقی تھا راس العین کا اور اس باب پر ایک خیمہ کھڑا کیا واسطے مرسیوس عدو اللہ کے
ایستادہ تھا اور قریب خیمہ ایک منجنیق بزرگ بپا تھا اسکی رسن کشی اور اسکے اہتمام مین چالیس آدمی مقرر تھے اور
مالک و مہتمم اسکا برادر عمزاد ملک کا تھا جسکا نام مترقیس بن اشنفکیاص تھا کہ اسی کا باپ قبل شہریاض کے
بادشاہ تھا اور یہی مترقیس صاحب و مالک دنیا رہا ہے اشنفکیا ضیغہ کا تھا چنانچہ جسوقت عیاض بن غنم مسلمین کو لیکر
واسطے قتال کے پیش آئے تو وہ اعدا اللہ قتل خالد وغیرہ سے باز رہے بلکہ مصروف بقتال ہوئے پس فلاخن سے
سنگ اندازی اور کمانون سے تیر اندازی کرنے لگے اور حسن اتفاق سے ایسا ہوا کہ ایک نوجوان اہل شہر راس العین سے جسکا
نام جمیل بن سعد الداری تھا عیاض سے آملا اور وہ تیر اندازی مین فائق ترین مردم تھا اور یون ہوا کہ اسکی مادر ضعیفہ بھی

اس سے اگر ہی تو جمیل نے کہا ای مادر مین ارادہ رکھتا ہون کہ آج راہ خدا مین جہاد کرون جیسا حق جہاد کرنے کا ہی تو مجکو
امید ہی کہ جنت مین جا پہنچون اور اپنے حبیب سے ملاقات کرون جو سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہونے کیکے
جمیل نے اپنی مادر کو وداع کیا اور چلا تب اُسکی مان نے کہا ای میرے فرزند سعد عنایت حق تعالی تیری نصرت و تائید کرے
غرضکہ وہ آگے بڑھا اور آگے بڑھکر کھڑا ہوا اور یہ ذکر اُسکا درمیان عرب کے مشہور و شائع تھا کہ جب وہ طائر کو ہوا مین
دیکھتا تھا تو کہتا تھا مین قدرت رکھتا ہون اس بات کی کہ اس طائر کو حالت طیران مین جس جگہ اور جہان کہو تیر مارون
چنانچہ جو اُسی حالت مین اُسے مارتا تھا وہ زمین پر گر پڑتا تھا اور تیر اُسی مقام پر لگا ہوتا تھا جہان وہ کہکے مارتا تھا
پھر جب قتال شروع ہوئی تو جمیل آگے بڑھا اور سرداران نصارٰی کو جو بالاے دیوار شہر پناہ کے دیدبان تھے تیر مارنے
لگا تو کوئی تیر اُسکا خالی نہین جاتا تھا اگر یا تو سینے مین لگتا تھا یا آنکھ پر پڑتا تھا یہانتک کہ اُنمین سے تیس بطریق کو
قتل کیا اُن مقتولون مین سے اور اُس دیوار پر سے کوئی بطرف شہر اندرون شہر گرتا تھا اور کوئی بیرون طرف خندق مین
گر پڑتا تھا یہانتک وہ برج جسپر وہ سب دیدبان تھے خالی ہوگیا راوی کہتا ہی کہ وہ عدو اللہ مرسیوس والی راس العین
صاحب منجنیق جسکا ذکر ابھی اوپر گذر گیا ہی وہ بھی فلاخن اندازون مین بڑا سنگ انداز تھا پس وہ بھی سنگ اندازی کرنے
لگا تب لوگون نے جمیل بن سعد سے کہا ای نوجوان دور کھڑا ہو تاکہ اُسکا سنگ فلاخن تجھ پر نہ پہونچے کیونکہ ہمکو اُس سے
تیرے لیے بڑا اندیشہ ہی تب جمیل نے جواب دیا ای قوم مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی وہ کتاب خدا مین
بیان کرتے تھے اَیۡنَمَا تَکُوۡنُوۡا یُدۡرِکۡکُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ بُرُوۡجٍ مُّشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہان کہین ہو گے
موت تمکو لیگی اگرچہ تم بڑے مستحکم و استوار برجون مین متمکن ہو گے پس ضرور ہی کہ مین اُنکے سبب فائز بثواب ہون بعد ازان
جمیل نے اُن لوگون مین سے جو رسن فلاخن کھینچتے تھے ایک کو تیر مار کر قتل کیا پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو بھی قتل کیا
آخر وہ سب بطارقہ رسن کش وہان سے بھاگے اور کہنے لگے کہ اس نوجوان کے مارے ہمکو اس جگہ ٹھہرنے کی طاقت نہین ہی
تب مرسیوس نے حکم کیا کہ تم لوگ زرہین پہن لو اور آڑ پکڑ کر ٹھہرو چنانچہ اُنھون نے ویسا ہی کیا کہ رسن کشی فلاخن پر
مستعد ہوئے اور مرسیوس نے فلاخن سے ایک ایسا پتھر مارا کہ ایک شخص کو جو قبیلہ بجیلہ سے تھا بڑے زور کا پتھر لگا
کہ وہ شہید ہوا پھر برابر وہ اُسی طرح سنگ اندازی مین مصروف رہا یہانتک کہ اُسنے مسلمانون مین سے چھ آدمیون کو
قتل کیا اور راوی کہتا ہی کہ جمیل بن سعد جو تیر چلاتا تھا وہ خطا نکرتا تھا اور کہتا تھا وَا شَوۡقَاہُ اِلَی الشَّھَادَۃِ
یعنے مجکو کمال شوق شہادت ہی اور مجکو بڑی آرزو ہی اس بات کی کہ مین دار العلم اور مقام شہادت کو پہونچون پس
اُسکے باطن سے ندا آئی اور الہام ہوا کہ اگر تیرا ایسا ارادہ ہی تو اِس امر کے طرف مستعد و آمادہ ہو جا اور دل مین کچھ
خوف نلا اور عنان توسن عزم کو میدان طلب مین ہاتھ سے چھوڑ دے اور خبردار کہ ہمارے دروازے سے تخلف
کرے اور دور رہجاوے کیونکہ جو کوئی ہماری طرف ارادہ کرتا ہی ہم بھی اُسکی طرف ارادہ کرتے ہین اور جو شخص ہمکو

دوست رکھتا ہی ہم بھی اُسکو دوست رکھتے ہین تب جمیل نے اپنے دل سے جواب دیا کہ مین اسی دم اِس امر مین اقدام کرتا ہون کیونکہ درحقیقت میرے دل کو کسیطرح کا کچھ تالم وتوہم نہین ہی وتحقیق کہ مین نے اپنی جان تیرے ہاتھ فروخت کی تو اسکی خریدکے لیے متوجہ ہو بس قریب ہی کہ مین جنت مین داخل ہون اور اس شئی مبیعہ کو وہان دیکھون چنانچہ اُسکے قلب پر القا ہوا کہ ہمنے تیری جان کو قبول کیا پس شاد کام وشادان ہوا ور ہمارے شکر مین رطب اللسان ہو کیونکہ جو کوئی اپنی جان ہمارے ہاتھ بیچیگا اُسکو نقصان نہوگا اور تحسین اُس کلام کو جو ہمنے کتاب مکنون مین لکھا ہی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ یُرْزَقُوْنَ یعنے جو لوگ راہ خدا مین قتل ہوئے انکو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ لوگ زندہ ہین اور اپنے پروردگار کے قرب بارگاہ مین روزی پاتے ہین راوی نے کہا اور اسی کیفیت مین کہ جمیل مشغول بعالم روحانی تھا ناگاہ اُس عدو اللہ مرسیوس نے فلاخن سے جمیل کو پتھر مارا اور اُسی دم جمیل نے بھی قصد کیا کہ اُسکو تیر مارے مگر وہ پتھر جمیل کے سینہ پر ایسا جا پڑا کہ پشت تک توڑ گیا پس جمیل نے کہ چلّہ سے تیر جوڑ چکا تھا جب دیکھا کہ پتھر کام تمام کر گیا تو معلوم کیا کہ اب مین مرچکا اُسوقت طرف اپنے برادر عمزاد کے جسکا نام رافع بن خالد تھا نظر کی اور کہا کہ میری مادر ضعیفہ کو میرا سلام پہونچا دیجیو اور اُسکے سامنے یہ اشعار پڑھکر سنائیو چنانچہ جمیل یہ ابیات کہکر فائز بدرجۂ شہادت وداخل جنت ہوا اشعار ایا رافع الا سلمت رسالتی

مخبرا انی لقیت حمامی — وان جئت امی واخوتی وعترتی — تخصہم عنی بکل سلامی
وان سالت عن العجوز فقل لہا — قتیل حجار لا قتیل سہامی — طرحیا بباب الحصن لما تطائرت
من الحجر الصلد الاصم عظامی — ولست ابالی ان قتلت لاننی — ارجو بقتلی فی الجنان مقامی

یعنے ای رافع تو کیون نہین میرے پیام کا حامل ہوتا ہی کہ خبر دینے والا ہو اس امر کا کہ ہر آئینہ مین نے مرگ سے ملاقات کی اور اگر تو میری بہنون عزیزون کے پاس جاوے تو میری جانب سے اُنہین ہر ایک کو میرے سلام سے مخصوص کر اور اگر تجھسے میری مادر ضعیفہ میرا حال پوچھے تو اُس سے کہیو جمیل کشتۂ سنگ ہی نہ کشتۂ تیر اور دروازۂ قلعہ پر اسحال سے پڑا ہی کہ سنگ سخت خاموش سے استخوان کے پرزے اڑ گئے ہین راوی نے کہا جب عیاض کو حال جمیل سے آگاہی ہوئی تو اُسکی مادر کے احوال پر رحم کرکے بہت بکا کی اور بعد نماز جنازہ کے اُسے دفن کرا دیا بعد ازان یہ خبر مادر جمیل کو پہونچی تو اُسنے صبر کیا جیسا کہ مردان کرام وعظام صبر کرتے ہین پھر اُس پیرضعیفہ نے کہا یا بُنَیَّ عِشْتَ سَعِیْدًا وَمِتَّ شَہِیْدًا وَسَلَکْتَ سَبِیْلَ آبَائِکَ فَرَحِمَکَ اللّٰہُ وَآنَسَ غُرْبَتَکَ وَنَفَعَنِیْ بِہَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنے ای میرے فرزند تو زندہ تھا تو سعید تھا اور مرا تو شہید ہوا اور تو اپنے باپ دادا کی راہ پر گیا حقتعالی تجھپر رحم کرے اور اس مسافرت آخرت مین وہ تیرا انیس ہو اور مجکو بھی تیری شہادت سے روز قیامت نفع بخشے پھر اُس ضعیفہ نے یہ آیت پڑھی اَلَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْہُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنے وہ لوگ جو صابرین

جب انپر مصیبت پڑتی ہی تو وہ کلمۂ استرجاع زبان پر جاری کرتے ہین کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ یعنے ہم خدا ہی کے
ہین اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہین راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی ہی سعد بن الجون النبہانی نے
جسکا جد سراقہ اُن لوگون مین تھا جو فتح راس العین مین حاضر تھے اُسنے بیان کیا جب جمیل بن سعد شہید ہوا تو اہل روم
بہت خوش ہوئے اور اُس عدو اللہ مرسیوس نے جو بعد شہربانس مالک امر تھا جب دیکھا کہ اہل اسلام قلعہ پر قصد
کرنے والے ہین تو رات کو بیعہ نسطوریا مین گیا اور وہان نماز پڑھی اور قربانگاہ کے قریب گیا وہ ہرگاہ بغض و کینہ اُسکا
مُسلمانون سے اس مرتبہ بڑھا تھا کہ اُسنے دروازہ بیعہ پر کسی شخص عرب کی تصویر کھنچوائی تھی اور اُسپر لکھا تھا
ہٰذَا نَبِیُّ العَرَبِ کہ یہ شخص عربون کا نبی ہی چنانچہ جو کوئی اُس بیعہ مین داخل ہوتا تھا وہ اُس تصویر پر تھوکتا
جاتا تھا اور اندر بیعہ کے شبیہ عرصۂ قیامت و میزان و صراط و جنّت و نار کی بنوائی تھی اور اُسی مرقعہ مین پیکر عیسیٰ بھی
کھینچی تھی اس ہیئت سے کہ اُنکے ہاتھ مین صلیب تھا اور زیر لواء اُنکی مادر مریم صدیقہ تھین راوی کہتا ہی کہ جب
وہ عدو اللہ مرسیوس اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اُسنے عاصم بن رواحہ سے کہا کہ اس شب مین میرا ارادہ ہی کہ ان قیدیان
عرب مین سے دس نفر کو مقام مذبح مین ذبح کرکے تقرب بخدا حاصل کرون یہ سُنکے عاصم نے اُسکو جواب دیا ای ملک
یہ میری راے نہین ہی کیونکہ آپ دیکھتے ہین جو کچھ امر عرب درپیش ہین اور یہ امر تو آپ کے قبضۂ اختیار مین ہر وقت ہے
وہ خاموش رہا اور وہان سے باہر نکلا اور عاصم نے رومیون مین سے کسیکو اندر بیعہ کے رہنے نہ دیا سب کو وہان سے باہر نکال دیا
اور دروازہ بیعہ کا باستحکام تمام بند کردیا پھر جسوقت اُس بیعہ مین کوئی رومی باقی نرہا اور دروازہ اُسکا مستحکم
ہوگیا تو وہ صحابہ جو اسیر تھے اس بیعہ کے اندر اندر بیت المذبح مین داخل ہوئے کیونکہ مذبح متصل و ملحق تھا بیعہ سے تو وہان
دیکھا کہ بہت ہتھیار مجتمع ہین کیونکہ اہل روم جسقدر قسم سلاح بطریق نذر اس بیعہ و مذبح مین لاتے تھے اور چڑھاتے تھے
وہ سب وہین بطور سلاح خانہ جمع رہتا تھا چنانچہ اُن صحابہ نے وہ اسلحہ اُٹھا لیے اور قصد کیا کہ کل صبح کو جسوقت اہل شہر
مشتغل بقتال ہونگے تو ہم لوگ اندرون شہر نعرہ زن ہونگے راوی نے کہا پھر جسوقت رات ہوئی تو وہ صحابہ اُٹھے اور
نماز اور قیام اللیل یعنے نماز شب اور ذکر اللہ مین مشغول ہوئے اور اُن تصویرون اور شبیہ عرصۂ قیامت و صراط و میزان
و نار و جنّت کو دیکھتے تھے اُسوقت عاصم بن رواحہ نے سعید بن زید سے کہا کہ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
دوڑنا کیا ایمان کو زیادہ کرتا ہی تب سعید نے کہا ہان البتہ پیروی دین خدا و رسول کی موجب مزید یقین ہی کیونکہ جب
روز قیامت آویگا اور دن حسرت و ندامت کا ہوگا اور ہواے تند و باد صرصر قیامت کی چلے گی اور ساری خلق خدا
محشور ہوگی اور جہنم سامنے ہوگا اُس شخص کے جو اُسکا سزاوار ہوگا اور جب صفین کھڑی ہونگی پرہیزگارونکی اور ہڈیان
بوسیدہ زندہ کیجاوینگی متقین و نماز گزارون کی اور جب رایات اہل حق کے گڑنے لگینگے اور پھریرے نشانون اہل صدق کے
اُڑنے لگینگے اور جب منبرہاے انبیاء و مرسلین نصب کیے جائینگے اور وسادہ ہاے ابرار و صدیقین حسب مراتب مرتب ہونگے

قربانگاہ یعنی مذبح جہان قربان کرتے ہین [illegible]

اور جب روحین موحدین کی شادمان ہونگی اور کافرون کی جانین تنگی و نقصان مین پڑینگی اور تباہی اور خواری پڑیگی اوپر
مشرکین کے اور وقتکار ولالکار ہوگی واسطے ظالمین کے اور جب ذلیل و خوار ہونگے ملوک و حکام جور و ستم اور
سرنگون و رسوا ہونگے شاہان روم و عجم اور جب مسرور و مستبشر ہونگے ابرار و نیندار اور محزون و متحسر ہونگے فجار و
بدکار اور جب ندا دیگا مالکِ جبّار یعنے بادشاہِ غالب کردگار لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنے کسکی ہی آج بادشاہت
ہی وہ یکتا و زبردست ہی یعنے پروردگار اور اسکے ساتھ یہ فرمائے گا کیا ہمنے تمکو تمہارا روزِ نخ سے نہین ڈرایا تھا
کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہین آیا تھا کیا تمنے نہین سنا ہی کہ پروردگار نے سید مختار صلی اللہ علیہ
وآلہ الاطہار پر کیا نازل کیا ہی قُلْ تَمَتَّعُوا فَاِنَّ مَصِيرَكُمْ اِلَى النَّارِ یعنے ای سید ابرار تو اوپر قوم کفار کے تبلیغ
حکم کرو کہ بہرہ مند ہولو دنیا مین آخر کو ٹھکانا تمہارا جہنم ہی هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ وَالْاَوَّلِينَ یعنے وہ روز
فیصل ہی کہ تمکو اور پہلے والون کو ہم جمع کرینگے غرضکہ وہ روز عرضہ ہی کہ اعمال سب کے پیش کیے جاینگے
وہ روزِ وفا ہی کہ حق تعالی اپنا وعدہ پورا کریگا اور لوگ بدلا اپنا پورا پاوینگے وہ دن جزا کا ہی حسنات سے
اور دن سزا کا ہی سیئات سے وہ روز تمام کون و مکان کو زلزلے مین لانے والا ہی وہ روز قریب آنیوالا ہی
وہ دن فصل و داوری کا ہی وہ دن عدل و دادگری کا ہی اسوقت ہر موقف اپنی جا پر کھڑے ہوسے ... (؟)
پراگندہ کریگا اور ہر جاہل بُعدر لاعلمی سرافگندہ ہوگا حسرت سے لوگ اپنے ہاتھون کو دانتون سے کاٹینگے اور دل
انکے شدت خوف سے کانپینگے اور منادی ہاتف پکاریگا کہ کنارے ہوجاؤ ای قوم بدکار تحقیق کہ فرمان پروردگار
رستگار ہوگئے کیا تمنے کتاب مکنون مین نہین سنا ہی وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ یعنے ای منکرو آج جدا ہوجاؤ
مومنون کے نزدیک سے چنانچہ اُس حالت مین تشنگی انکو بیتاب کردیگی اور دہشت انکو اضطراب مین لادیگی بڑی تنگی مین
پھنسینگے سخت خشکی مین پڑینگے اپنے عرق مین غرق ہونگے منادی ملائک ندا دینگے اور یہ سب سنینگے وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ
مَسْئُولُونَ یعنے انکو کھڑا رکھو کہ ان سے بازپرس ہی اور کہیگا انکو ٹھہرا رکھو یہانتک کہ ہماری ہیبت اور ہماری مملکت کو
دیکھین انکو ٹھہرا رکھو کہ ہماری سلطنت و عظمت پر نظر کرین انکو ٹھہرا رکھو یہانتک کہ یہ پیش کیے جاوین ہماری بارگاہ مین
انکو کھڑا رہنے دو یہانتک کہ ان سے مناقشہ کرین ہم حساب مین کہان ہین وہ لوگ جنھون نے انکار و نافرمانی کی کہان ہین
جنھون نے اصرار و طغیانی کی مین بہت بڑا جبار و غالب ہون پر کسی پر ظلم نہین کرتا مین بڑا رحیم ہون مگر بیرحمون پر
رحم نہین کرتا کہان ہین اُمت نوح جو صبح و شام مرتکب تھے باُمور قبیح کدھر ہین قوم ہود کہان گئے آل ثمود کدھر ہین
اُمت شعیب کہان گئے اہل شک و ریب کہان ہین اہل توحید کہان ہین اہل صلوۃ و تجید کہان ہین اُمتِ قرآن
کہان ہین اُمت سوار براق پیمان کہ یہ سب واسطے جائزہ کے حاضر ہون کہ رب الارباب حاضر و ناظر ہی لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ یعنے آج کسی پر ظلم نہین ہی اسلیے کہ حق سبحانہ تعالی بسرِ حساب ہی اور اسوقت

مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم باجماعت خدم وخیل حشم وبادبدبہ حشمت وفروزینت ہونگے اور اُنکے سر پر تاج رضاے
خدا ہوگا اُسپر بقلم مصفا لکھا ہوگا وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی یعنے قریب ہو کہ پروردگار تیرا ایسا کچھ دیگا کہ تو
رضامند ہوگا اور اُنکے ہاتھ مین لواے حمد ہوگا اور داہنے اُنکے انبیا اور بائین اولیا ہونگے اور ملائکہ سامنے
کھڑے ہونگے اور اہل موقف حضرت کی طرف دیکھتے ہونگے اور اُمت اُنکی اُنپر درود پڑھتی ہوگی اور چہرے
اُن لوگون کے فرح وسرور سے درخشان ہونگے جامۂ اسلام اُنکا زیب تن اور ہاتھون مین اُنکے اسکا دامن ہوگا پکارتے
ہونگے اپنے پروردگار کو بکلمات تحمید اور شور کرتے ہونگے اہل موقف باقرار توحید کے نور ایمان اُنکا تابان ہوگا اور
جائزہ اُنکا بشارت خداوند جہان ہوگا گواہ کرینگے ہم اُنکو ساری اُمتون پر اور قبول کرینگے ہم اُنکی شہادتون کو اُن ہم
بارے رنج وبلا کے ان سے غائب ہوجاوینگے اور ہول قیامت سے امن پاوینگے منادی ملک اُنکو ندا کریگا کُنْتُمْ خَیْرَ
اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنے تم بہترین اُمت ہو کہ واسطے ہدایت اور اُمتون کے انتخاب کیے گئے تھے اہل موقف اُنکے
جمال پر بحیرت نظر کرینگے اور اُنکے فر جلال پر متحیر ہونگے اور کہینگے کہ رستگار وُہی ہین جنھون نے اُنکی ملت کی پیروی کی
اور اُنکی شریعت کی تصدیق مین پیشروی کی چنانچہ فرمایا ہے رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ یعنے سائر کفار
بشیر یہی آرزو کرینگے کہ کاش اہل اسلام مین ہوتے غرضکہ ایسے ہنگام مین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے مقام محمود مین وارد ہونگے اور وہان طول قیام کرینگے اور آرزومندی سے ہاتھون کو پھیلاوینگے اور نیازمندی
سے طلب وسوال مین بلبلاوینگے اور عرض کرینگے ای میرے پروردگار مین تجھسے سوال کرتا ہون کہ میری اُمت
گنہگار کے حق مین میری شفاعت قبول کر بناگاہ بارگاہ الٰہی سے ندا آویگی کہ قسم ہے مجھکو اپنی عزت وجلالت کی مین تجھسے
خلاف وعدہ نہ کرونگا اور اپنے عہد کو جو تجھسے کیا ہے نہ توڑونگا یہانتک کہ اہل موقف کو تیرا علو شان اور تیرا مرتبہ
شایان دکھلاؤن گا اور وہ مرتبہ تجھکو عطا کرونگا کہ تو راضی ہوگا وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی یعنے قریب ہے
کہ پروردگار تیرا وہ نعمت وکرامت تجھکو عطا کریگا جہانتک کہ تو راضی ہو راوی کہتا ہے کہ جب ان کلمات
ہدایت آیات کو عاصم نے سعید سے سنا تو اُسکے ایمان کو ترقی ہوئی پھر جسوقت ہنگام سحر ہوا تو وہ صحابہ اقدام حرب پر
مستعد ہو کر اہل شہر پر برجستہ نکل پڑے اور استعانت بخدا کر کے کہنے لگے اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا کَنَصْرِ نَبِیِّکَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ
یعنے ای ہمارے پروردگار ہماری ویسی مدد کر جیسی تو نے اپنے نبی کی امداد کی تھی روز جناب بدر وغیرہ کے
اُسوقت خالد نے کہا خبردار تم لوگ ازیکدیگر متفرق نہو ناکہ تمھاری ہیبت جاتی رہیگی اور خوف رکھو اُس
پروردگار سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہے اور اِس بات کو خوب سمجھ لو کہ یہ سب دشمنان خدا تمپر ہجوم
کرینگے اسطرح کہ مرد اُنکے تمسے مقاتلہ کرینگے اور عورتین اُنکی تمپر پتھر مارینگی اُسوقت تم دور رہو اِس بات سے کہ
درمیان جنگ کے کسی مرد وعورت کی طمع دیدار کرو بلکہ حرب وضرب مین ثابت قدم وبا یکدیگر ہمدم رہو کیونکہ

صبر بدون کا ظاہر نہین ہوتا مگر ہنگام ملاقات ہول انتظار کے اور ہم لوگ گھبرانے والون مین تھین بسبب ہجوم مرگ
وضرر کے اسلیے کہ ہمپر خوب ثابت و متحقق ہی کہ ہمارے ہر ایک کے لیے مدت ذلیل معین ہی کہ اُس سے تجاوز نہین کرتا
در صورت جو کوئی اپنے تئین خطرۂ عظیم مین ڈالیگا وہ امر عظیم کو پہنچیگا اور حال یہ ہی کہ اس شہر کا بڑا نام ہی
اور اسمین کثرت و جمعیت مردم بہت ہی اور یہ شہر دیار سبیہ کا قصر و پایگاہ ہی اور ہم لوگ اس قوم کے بیچمین
اور اس شہر کے وسط مین ہو گئے ہین در صورت اگر تم طالب ظفر ہو تو صبر و استقامت رکھو اور عجلت نکرو اسلیے کہ
صبر مین حصول مرام ہی اور تعجیل موجب لغزش اقدام ہی اور استقامت نصرت انجام ہی اور خوب جان لو کہ یہ عید
انکا بہت بڑا عید معظمہ ہی اور ضرور ہی کہ وہ لوگ نماز کے لیے وہان آتے ہین پھر جسوقت سالار انکے لشکر کا مع ہمراہیان
وہان داخل ہو تو دفعۃً ہر طرف سے ہم اُنپر جا پڑین اور گھیر لیوین اور قتل کرنا شروع کرین پھر جسوقت ملوک اُنکے
اور امرای نصاری مارے جاوینگے تو پھر کسیکو جرأت و جسارت ہاتھ اُٹھانے کی ہمپر نہوگی اور باقی عوام کا کچھ اعتبار
نہین ہی یہ سنکے عاصم بن روحہ نے کہا ای امیر خدا تیری نیکوئی کو زیادہ کرے امور حرب مین کیا خوب تجکو خبر
آگاہی ہی کلام تیرا صواب ہی اور خطاب تیرا مستحسن والا جواب ہی پھر سعید نے کہا تمکو لازم ہی کہ ہر ایک تم مین سے
اپنے اپنے مقام پر ٹھہرا رہے اور ہتھیار اپنے اپنی عباؤن مین چھپا رکھے پھر جسوقت وہ قوم اپنی نماز مین مشغول ہووے یکبارگی تم
اُنپر حملہ کرین اور اُنپر خوب فراغت دستی کرین پس سبھون نے اس رای کو پسند کیا اور وہ سب ایک بڑے مکان مین
جو متعلق عید کے تھا مقیم تھے اور اُس مکان مین مال و متاع اس کثرت سے جمع تھا جو شمار و حساب سے افزون تھا
راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی عبد اللہ بن یانس نے اپنے جد عیاض بن زید سے کہ وہ منجملہ ان صحابہ کے تھا جو فتح راس العین
مین حاضر تھے اُسنے کہا قصہ ہمارا اسطرح ہوا کہ پہلے ہمنے جو تدبیر کی تھی پھر اُس سے باز رہے چنانچہ امر مقدر الٰہی سے جسوقت
ہمنے وہ تدبیر کی تھی کہ ہم ہتھیار عباؤن مین چھپائین اور جسوقت کہ وہ لوگ مشغول بحرب ہون تو ہم لوگ یکبارگی اُنپر جا پڑین
اتفاقاً اُس روز لشکر راس العین مین سے کسی نے اقبال نکی اور اُسکا سبب یہ ہی جو ہم ذکر کرتے ہین راوی نے کہا چنانچہ قضاے
الٰہی سے یون ہوا کہ والی راس العین کا ایک بھائی تھا کہ وہ بڑا زیرک و دانشمند تھا اور تدبیر و رای اُسکی صائب تھی اور وہ
عارف اُس حکمت کا تھا جسکی وصیت فہرابیس نے اُسکو کی تھی اور فہرابیس منجملہ حکماے یونانیین کے تھا وہ عالم تواریخ
اور راز دار شہر یاصن کا تھا کہ شہر یاصن بے مشورہ اُسکے کچھ نکرتا تھا چنانچہ اُسنے برادر حاکم راس العین کو قتال عرب
سے منع کیا تھا اور اُسکو فہمایش کی تھی کہ عرب سے قتال کرنے مین تیرے حق مین خیر نہین دیکھتا ہون تو اس
امر کو اپنے لیے اپنے نفس پر لازم کر پھر جبکہ ملک شہر یاصن کا وہ حال ہوا اور لشکر اُسکا مارا گیا اور بھاگا اور بعد
شہر یاصن کے مرسیوس مالک امر ہوا تو اُس سے اُسکے بھائی نے فہمایش کی اور نام اُسکا ارسالوس تھا
اور معنی ارسالوس کے زبان یونان مین حکیم زمانے کا پس وہ کہنے لگا ای برادر معلوم کر کہ مرد عاقل و مرد کامل کی یہی

سزاوار نہین ہی کہ وہ اپنے نفس کو غیر موقع مین ڈالے اور نہ رام خواہش نفسی کا رام ہوجاوے یعنے نفس امارہ کے
اختیار مین ہوجاوے اور جو کوئی اطاعت نفس کی کرتا ہی وہ ذلت مین پڑتا ہی اور منسوب بجہالت ہوتا ہی اسلیئے کہ
خواہش دنیا خواری ہی اور پیروی نفس کی بیماری ہی اور طلب لذات سبب مہلکات ہی کیونکہ اُس لذت مین کیا
مزہ ہی جو منجر بغنا ہی اور صاحب لذت کے حق مین مورث برنج و عنا ہی شہوات نفسانی ہلاکت و شماتت ہی اور آرزوے
دنیا زعیب و سفاہت ہی تمتع دام ہی اور حب دنیا دام ہی عاقل پشیمان نہین ہوتا اور جاہل مرد میدان نہین ہوتا جاہلانہ
کو تامل نہین اور مضطر کی راے مستقل نہین خائن نیکوکار نہین ہوتا اور دروغ گو راست گفتار نہین ہوتا اور حقیر شریف
نہین ہوتا اور شریف خفیف نہین ہوتا جس کسی نے فائدہ پہونچانے مین پہلو تہی کی وہ عبودیت کو نہ پہونچا او جو کوئی
تعلقات دنیا مین مسرور رہا وہ آخرت سے محروم رہا مرد ستمگار رستگار نہین ہوتا اہل رشد محروم نہین رہتے اور نادم ہونیوالے
مذموم نہین ہوتے توبہ کرنیوالے کے لیے خوف نہین ہی اور رجوع کرنیوالے کو روک نہین ہی جسنے پیروی
کی راہ صواب کی اُسنے نجات پائی ذلت عذاب سے اے برادر خوب جان لو کہ قیام ریاست کا سیاست سے ہوتا ہی
اور دوام دولت کا عدالت سے رہتا ہی تقوی کی خبر ہی واسطے اصحاب اخیار کے اور مہوا و ہوس شر ہی حق مین برادران
دیندار کے جو کوئی موافق اپنی حیثیت کے میانہ روی رکھیگا اُسکو ذلت نہوگی اور جو کوئی اپنی حقیقت کو بھول جاویگا
اُسکی کچھ رفعت نہوگی تعلق رکھنا آمال و متمنیات سے موجب تضییع اعمال و اوقات ہی حسن اخلاق کیا خوب سبب
وفاق ہی اتفاق اہل خلت کا سبب نجات ہی ہلاکت سے سریع الزوال کو جلد طلب کرنا پیام اجل کا آنا ارتکاب عصیان کا
نشان ہی خذلان کا علامت توفیق کی آسانی ہی طریق کی جو کوئی انجام کار دیکھتا ہی وہ ہلاکت سے امن پاتا ہی
جسنے دنیا کو بچشم فنا دیکھا اُسنے آخرت مین اپنی تمنا کو حاصل کیا آگاہ ہوا ی برادر کہ جملہ اخبار سے جو ہمارے
سامنے مذکور ہوا ہی ایک یہ ہی کہ عیسیٰ بن مریم نے ایک طائر کو دیکھا کہ وہ بہت خوبصورت اور خوشنمائی پرون سے
کامل زینت تھی تب مسیحؑ نے اُس طائر سے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین دنیا ہون کہ ظاہر میرا ملیح ہی اور باطن
میرا قبیح ہی حضرت مسیحؑ نے کہا مجکو عجب آتا ہی اُس غافل سے کہ وہ امید تمام کرنے کسی شی کی رکھتا ہی وحالانکہ
مرگ اُس کو بلاتا ہی پس مین نے اس بات کو تجھسے بطریق تمثیل بیان کیا ہی تاکہ تو وعظ سمجھے اس مثال کو اور اس
زوال کو جو ملک شہر باصن پر واقع ہوا کہ کل سماط پر موجود تھا اور آج صراط پر حاضر ہی کل وہ اپنی سلطنت و مملکت پر
فخر و ناز کرتا تھا آج قبر مین با سوز و گداز پڑا ہی کثرت لشکر کام نہ آئی وفور خزانہ و بسیاری سامان جنگ سے کچھ منفعت
نہوئی واللہ وہ ذلیل ہوگیا و باوجود کثرت کے قلیل ہوگیا جو کوئی اپنے افعال پر نازان ہی وہ اپنے اعمال مین مرتہن
و پشیمان ہی تو اپنے زعم مین راہ خدا پر چلتا ہی وحالانکہ تو پیروی اُن لوگون کی کرتا ہی جنکو خدا نے ہلاک کیا ہی
پس کوئی فعل تجکو نافع نہین ہی اور کوئی عمل تیرے تابع نہین ہی تجکو لازم ہی کہ اپنی جان کے لیے اور اپنے اہل ملت

واہل بلد کے واسطے خدا سے خوف کر اور اپنے لیے انجام بخیر طلب کر ان عربون سے از روے صلح کے اور جو کچھ مین نے تجھسے از راہ نصیحت کے کہا ہی وہ قبول کر خونریزی سے درگذر عورتون پر رحم کر لوگون کو بچا کہ تو بھی بچا رہیگا اور یہ قوم جو بات کہتے ہین وہ کرتے ہین کیونکہ صدق اُنکا دین ہی اور ایمان اُنکا یقین ہی وہ لوگ طالبان ملک مین سے نہین ہین کہ ملک پر نزاع کرین اور اسکی طرف مائل ہون بلکہ وہ طالب آخرت ہین اور کچھ اُنکے لیے پیش خدا مہیا ہی اُسی کے وہ خواہان ہین اور دیکھو گل بردوس صاحب حران کے ساتھ کیا وفا کی کہ وہ اپنے دین سے نکل کر اُنکے دین مین داخل ہوا اور اسی طرح ملکا بار یہ نیت ارسوس اور بڑے ملوک روم مثل یوقنا دیرغون وعمود و بیتا جو کہ ہمارے دین مین وہ سب سے بڑا عالم تھا یہ سب اُنکے دین مین داخل ہوگئے وحال آنکہ یہ لوگ مالک ایسے ایسے بڑے ملکون کے تھے جو طول و عرض مین بہت وسیع و فراخ تھے اور حال یہ ہی کہ محاصرہ حصار داری وہی شخص کر سکتا ہی جسکے پاس غلہ رسد وافر و کثرت لشکر و سامان و سلاح متوافر ہو اور حفاظت بلد پر قادر ہو وحال آنکہ یہ شہر عظیم ہی اور جو کچھ سامان اسمین موجود ہی وہ ایک سال بلکہ کمتر سال کے لیے بھی مردمان شہر کو وفا نہین کر سکتا ہیں اگر تو اسلام نلاویگا تو اہل شہر لامحالہ اسلام لاوینگے اور تیری گردن باندھ کر مسلمانون کے حوالے کر دینگے اور تو اُنکے عظم شان پر خیال کر کہ اُنکے قبضے مین حران ہی اور کفرتوثا و رہا و سروج و سجستان و ماردین و صور و خابور اور فرات سے تابشام اور زمین مدر تک یہ سب اُنکا ہی اور اُنکے لشکرون سے سارا ملک عراق گھرا ہوا ہی اور تمام آفاق پر ہی اور مجھے خبر پہونچی ہی کہ ملک کسری نے طرف مقام محاق کے چڑھائی کی ہی تو چاہیے کہ امیر اہل عرب کے پاس اپنا ایلچی بھیجکر امانت طلب کر تا کہ تجھکو کسری پر فیروزمندی حاصل ہو اور وہ تیری ایسی امداد کریگا کہ تو اپنی جان اور اپنے مال و عیال سے خوش رہیگا اور اس قوم کے ظل حمایت مین تو خوشی سے زندگانی بسر کر خواہ تو اُنکے دین مین داخل ہو خواہ اپنے دین پر رہ وہ کسی حال مین تجھسے بغض و عداوت نرکھینگے راوی نے کہا مرسیوس نے جب یہ کلام اپنے برادر حکیم ارسالوس کا سُنا تو اُسپر غضب ہوا اور اُسوقت اُسکے ہاتھ مین کوڑا تھا تو اُسنے ارسالوس کو کوڑا مارا اور کہنے لگا تو وہ ہی کہ مسیح نے تجھکو پیدا نہین کیا مگر ذلیل و خوار تجھکو کیا ہوا ہی جو مجھے تو یہ مشورہ دیتا ہی کہ مین اپنا ملک عربون کے حوالے کر دون لامحالہ تو میری ہلاکت کا باعث ہوتا ہی تو ہلاک ہو میرے پاس سے دور ہو اگر پھر میری نگاہ تجھپر پڑیگی تو مین تجھکو قتل کرونگا راوی کہتا ہی کہ آخر ارسالوس وہان سے غضبناک چلا گیا مگر مرسیوس لعین نے اپنے ارکان دولت کو حکم کیا کہ وہ سب کنیسہ بیعہ نسطوریا مین جمع ہون تا کہ اُن سب سے حلف لیوے چنانچہ چاؤش و نقیب اُسکے گئے اور اہل شہر و مشائخ بلد اور رہبان کے جمیع اکابر و رؤسا کو جمع کیا اور علما و عُبّاد نصاری کو اُس کنیسہ مین حاضر لائے اور رہبان اور دیرے کے مجاورون کو بھی بُلا لائے تا کہ اہل شہر سے حلف لیوین پھر جب یہ سب بیعہ مین داخل ہوئے تو اُسکا پھاٹک بند کر دیا تا کوئی

سه یعنی ایسی امداد کہ جان و مال و عیال [illegible]

عوام مین سے اندر نہ آوے چنانچہ یہ سب مجتمع تھے اور ملک مرسیوس اور مقربان دیر بیٹھے ہوئے لوگون سے حلف و عہد
لیتے تھے اور وہ سب کے سب خطرات سے مطمئن و ایمن تھے ناگاہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبارگی تیغ بکف نکل پڑے
و بآواز بلند تہلیل و تکبیر پکارتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم امت تنزیل اور اصحاب نبی جلیل ہین ہم حاملان قرآن اور
صاحبان صیام رمضان ہین حقتعالی نے تمھاری گناہگاری کے سبب تمھاری جا سے امن کو تمسے لے لیا اور تمھارا
پردہ فاش کیا اور غم و الم کو تمپر مسلط کیا اب وہ تمھارے صلیب و صلیب پرست کہان ہین اور وہ صُوَر و پیکر جنکی
تم پرستش کرتے ہو کدھر ہین اور تقرب تمھارا قربانگاہ سے کیا ہوا اور تدبیرین تمھاری شبانگاہ کی کیا ہوئین اب
تم اپنے ارباب و خداؤن کو بلاؤ کہ تمھاری مدد کرین و اللہ کہ باطل تمھارا جاتا رہا اور جاہل تمھارا باعث شرک کے
ہلاک ہوا تمھارے ایام سست و مضمحل ہوگئے دولت تمھاری زائل ہوگئی یہ کہکے اصحاب نے اُنکو تلوارون کے آگے دھر لیا
اور مرگ نے اُنکو جلد پکڑ لیا چنانچہ بطارقہ و رئیسان نصاری کو بہ نیت صادقہ قتل کیا پھر جسوقت روم نے اُنکی خرابیونکو دیکھا
تو باخود ہا شور و فریاد کرنے لگے اُسوقت خالد نے مسلمانون سے خطاب کیا ای اولیاء اللہ خوب تلوارین مارو
اعداء اللہ کو اور مشرکون کا خون بہاؤ پھر جب بڑے افسر مارے گئے اور رئیس اُونچے اہل کردہ فرقہ تیغ ہوگئے
تو یہ حال دیکھکر اور یہ خبر سنکر عوام خلائق شہر پناہ کی دیوارون پر بھاگ گئے اور آگاہ ہوگئے کہ اُنکی قوم جہنم واصل
ہوئی اور بلا اُنپر نازل ہوئی اُسوقت و اس نے جا کر پھاٹک شہر کھول دیا کہ تمام لشکر اسلام تہلیل و تکبیر کرتے ہوئے
داخل ہوئے اور قتل عام راس العین مین ہونے لگا یہانتک کہ وہ موارد ہلاکت کو پہونچے جمعیت مشرکین کی پراگندہ
ہوگئی شریعت سید المرسلین کی مسلمانون کی مؤید ہوئی راوی نے کہا کہ فتح راس العین شہر ربیع الاول سنہ ستّرہ مین
ہوئی تھی چنانچہ تمام مال وہان کا جمع کیا گیا اور سب آدمی شہر کے فراہم کیے گئے اور یہ لوگ بیس ہزار آدمی تھے اور
انمین سے دس ہزار مرد محارب و کارزار تھے غرض کہ اُس قوم سے اکثر آدمی اسلام لائے اور حکیم ارسالوس بھی سع
اپنے ہمراہیون کے ایمان لایا واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ دیار بکر مین سے سوائے راس العین کے اور کوئی ملک
تلوار سے نہین لیا گیا یعنے اُس اقلیم مین جملہ بلاد بصلح و تدبیر ہاتھ آئے مگر راس العین بزور شمشیر قبضے مین آیا و بعد ازان
امیر لشکر اسلام عیاض بن غنم رض نے کل مال سے خمس نکالکر خدمت مین امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
ارسال کیا اور ایک نامہ اِس مضمون کا لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم عیاض بن غنم الاشعری کیجانب سے بخدمت
امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بعد سلام عرض یہ ہی کہ مین حمد کرتا ہون اُس خدا کا جسکے سوائے کوئی
معبود بحق نہین ہی اور مین درود پڑھتا ہون اُسکے نبی پر بعد ازان واضح ہو کہ جو جو امر دشوار تھا حق تعالی نے
اُسکی فتح باسانی کرادی ہمارے نوجوانون کے شعاع انوار نے مثل برق خاطف کے آنکھون مین چکا چوند ڈالدی
پھر جسوقت اُس قوم نے ہمپر عرصۂ مقابل تنگ کر دیا اور ہمپر ازدحام کیا اُسوقت ہمنے ایک لشکر عظیم کو دیکھا

۹۷ امت تنزیل یعنی ہم وہ جماعت ہیں جن پر حق تعالیٰ نے اپنی کتاب شریف نازل کی ہے ۱۲

اور وہ ہمارے سامنے سے بلند ہوگئے اور فوج فوج پیش آئے اور موج موج باہم آپڑے ہر جانب سے نصرت اُنکی
عیان ہوئی اور وہ ہر قسم کے ساز حرب مین نمایاں ہوئے اور تابش آہن کی مانند شعلہ کے تھی تلوارون کی کرچین اُڑتی تھین
اور برچھیون کے پرخچے ہوتے تھے چنانچہ خصوصیت اُسوقت برطرف ہوئی اور آتش جنگ بجھی بجھی اور رخت حرب تنوین سے
جب اُٹھے کہ مسلمانون نے بطالیون اور فاسقون کو قتل کر لیا اور حقتعالی نے نصرت کافی بخشی اور سرکشون کو ذلت فرو افزوں
دی دشمنون نے پیٹھ پھیری اُنکی شرارت سے نجات ملی سارے شہر اُنکے کفر سے پاک ہوئے رئیس اُنکے اندوہناک ہوئے
پادشاہ اُنکا اول مخذول ہوا اور بدترین حال سے مقتول ہوا اور بعد ازان حقتعالی نے ہمکو فتح راس العین کی عنایت
کی اور بعد اسکے ہم عازم دیار بکر کے ہوگئے ہین حقتعالی معین ہے اور اسی سے استعانت کرتے ہین وبس اور سلام
ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور ہماری طرف سے تحیہ سلام عرض کیجیے قبر سید المرسلین پر صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین
بعد ازان ابن غنم نے اِس نامہ پر مہر ثبت کی اور لفافہ کرکے مع مال خمس حوالے عبد اللہ رض بن جعفر طیار کے کیا اور
اُنکے ہمراہ سو سوار مہاجرین و انصار مین سے کر دیے چنانچہ عبد اللہ مع ہمراہیان اپنے روانہ ہوگئے اور مسلمانون نے
راس العین مین ایک مہینا مقام کیا اور بیعہ نسطوریا کو مسجد جامع بنایا اور اسمین نماز ادا کی اور سارے کنیسون کے
مسجدین بنا ڈالین پھر عیاض نے عمیر بن مازن العامری کو وہان کا والی مقرر کر دیا اور اُسکے ہمراہ سو سوار تعنات
کر دیئے و بعد ازان مال رہا و کفر توثا سے بھی خمس نکال کر بعد عبد اللہ رض بن جعفر رض کے سلامہ رض بن الاحوص کے ساتھ
روانہ کیا اور اُسکے ہمراہ پچاس سوارون کو بھیجا

ذکر فتح دارا و بیرحادیا عما

راوی نے کہا جب عیاض بن غنم راس العین سے کوچ کر کے کفر توثا مین وارد ہوئے تو وہان اُنکی خدمت
مین وہ لڑکا یرغون حاضر ہوا اُسکو مرحبا کہا اور کفر توثا کا اُسکو والی کیا اور اُس لڑکی طاریون کے روبرو
اسلام پیش کیا وہ بھی اسلام لائی اُسکا عقد تزویج یرغون اُسکے عمزادے سے کر دیا اور بیعہ کو جامع بنایا پھر وہان سے
طرف دارا کے کوچ کیا جب وہان پہونچکر خیمے کیے تو اہل دارا سب حاضر ہوئے اور صلح کی درخواست کی اور
جس مقدار محصول پر اہل دارا نے صلح کی وہ بیس ہزار مثقال سونا تھا یعنے اشرفی تھی اور تیس ہزار چاندی یعنے
درم اور اپنے ہتھیار دے دیوین آخر اُنھون نے یہ سب کچھ منظور کر لیا بعد ازان اُنکے کنیسون کو جامع بنایا
اور اُنمین سے بہت تھوڑے آدمی اسلام لائے اور باقی مردم نے اقرار ادائے جزیہ کا کیا بعد ازان عیاض رض
دارا سے کوچ کر کے بیرحا کو گئے وہان والون نے بھی صلح کی اور مصالحہ اہل بیرحا کا مقدار محصول
اہل دارا کے چہارم پر ہوا ولیکن ہرگاہ بنی اسرائیل بیرحا کی تعظیم بہت رکھتے تھے اور وہان نذرین لاتے تھے

اور بانی بیرعاکا خرقیا بن تورخ بن بازیا تھے اور خرقیا انبیاے بنی اسرائیل مین سے تو لوگ وہان کے پاس عیاض
بن غنم کے پھر حاضر ہوئے اور مصالحہ اسقدر پر چاہا جس مقدار پر معاملہ ساتھ اہل دارا کے ہوا تھا مگر اس شرط سے کہ اُسکے
مقدم سے یہ درخواست کی کہ مین مادام حیات اپنے مالک اس بلد کا رہون بہانتک کہ مرگ سے ملاقات کرون پھر اہل بلد مین سے
جو کوئی ارادہ کریگا کہ تمھارے دین مین داخل ہو تو اُسکو کوئی مانع نہوگا یہ سنکے عیاض نے کہا تیرا نام کیا ہے اُسنے
کہا میرا نام طریاطس ہے تب عیاض نے کہا اے طریاطس ہم تمکو عدل پر حکم کرتے ہین اسلیے کہ خدا نے ہمکو فتح جو
دی ہے تو مخص بسبب پیروی امر حق اور راہ روی طریق صدق اور باعث عدل و داوری درمیان خلق کے
اور ہم جور و ظلم سے اجتناب رکھتے ہین پس اسی وجہ سے جو ہم قصد کرتے ہین تو اپنے مقصود کو پہونچتے ہین اور تم
دیکھتے ہو کہ جیسے تم لوگ ہمارے پاس آئے تو ہم تمھارے سوالات برابر قبول کرتے ہین اور ہم تمسے وہ معاملہ کرتے
ہین جسطور سے اہل دارا کے ساتھ ہمنے مصالحہ کیا ہے پھر طریاطس نے کہا کہ اہل مُفریت سے اسی طرح مصالحہ کرو
جیسا اہل بیرعا کے ساتھ کیا ہے چنانچہ عیاض نے اُسکو بھی منظور کیا و بعد ازان یاعما اور دیر پہ وارد ہوئے
وہان بھی حسب درخواہ طریاطس و موافق اُسکی راے کے معاملہ کیا اور عیاض نے جو ہر ایک امر مین طریاطس کا
کہنا مانا تو اسلیے کہ تا اُسکی طبیعت کو ملائم کرے اور تا کہ تالیف قلوب کرے سو ایسا ہی ہوا کہ جب یہ خبر بین اہل دیار
بکر کو پہونچی تو وہ لوگ جوق جوق بطیب خاطر آنے لگے اور بلا منازعت تسلیم اطاعت کرنے لگے و حال آنکہ عیاض کو
خبر معلوم ہوئی تھی کہ بلاد اُنکے بہت مستحکم ہین اور قلعہ اُنکے نہایت استوار و دشوار گذار ہین راوی کہتا ہے کہ پھر طریاطس
نے مال کثیر و زر خطیر اپنے خزانے سے نکالا اور اہل بلد سے کچھ نہین لیا اور وہ سب حوالہ عیاض کر دیا اور عیاض نے
قبول کیا پھر جب اہل نصیبین نے بھی خبر حسن سیاست اور شہرت عدالت مسلمین کی سنی اور جودت و خوبی احکام
اسلام معلوم ہوئی تو اکثر اُنمین سے اسلام لائے و منجملہ اُنکے جو مشرف باسلام ہوئے اصحاب دیر المسدو رتھے کہ
انھون نے دیر مند در کو مٹا کر اُسکا جامع بنایا اور عیاض نے نصیبین مین ایک ماہ قیام کیا پھر جسوقت وہان سے
ارادہ کوچ کا کیا تو طریاطس پاس عیاض کے آیا اور کہنے لگا کہ تم لوگ ہماری نگاہون مین عظیم تر نظر آئے اسلیے کہ
تمھاری صلوۃ و عبادات کو بہترین طاعات دیکھتے ہین آخر طریاطس اسلام لایا اور اسلام اُسکا بہت خوب درست ہوا
پھر وہ بدستور ہمیشہ ملک و مالک اُس دیار کا رہا یہانتک کہ بعہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اُسنے
وفات پائی اور اُسی عرصے مین اسامۃ بن عامر الکندی رضی مع اپنے دس نفر برادر عمزادے مسجد کندہ مین جا کر رہے تھے
اور عیاض نے دیار یاعما وغیرہ سے فارغ ہو کر کوچ کیا اور زیر قلعۃ المرأۃ کے جا اُترے اُس قلعہ مین ماریہ
تھی اور اُسکا بیٹا عمود بھی تھا یہ لوگ عیاض کے پاس مہمانی لائے اور لوازم ضیافت سے پیش آئے بعد ازان
عیاض نے وہان سے کوچ کیا اور ساتوین شہر جمادی الاولی کو شہر آمد پر داخل ہوئے

ذکر فتوح میافارقین و آمد

مروی ہی کہ بلد آمد مین دو برادر تھے صاحب صولت و فر ایک کا نام پطرس تھا اور دوسرے کا نام یوحنا تھا اور پطرس اُس بلد کے جانب مشرق رہتا تھا اور یوحنا سمت مغرب سکونت رکھتا تھا اور یوحنا کی ایک لڑکی تھی اُسکا نام رغورۃ تھا اور پطرس کی بھی ایک بیٹی تھی بنام صفورا اور وہ دونون پطرس و یوحنا اُس بلد مین مشغول رہتے تھے چنانچہ یوحنا نے ارادہ اپنے عقد تزویج کا کیا اور پاس مرطاؤس صاحب دارا کے پیغام بھیجکر اُسکی دختر مریم نام سے عقد کیا اور مریم کو اُسکے باپ کے شہر سے اپنے پاس بلا لیا اور یہ عورت بڑی پر مکر و حیلہ گر تھی جب بلد آمد مین داخل ہوئی تو دیکھا کہ اُس شہر مین مال و متاع بکثرت اور نعمتین فراخ ہین اور باشندے وہان کے متحصن و مطمئن ہین اسلیے کہ دیوار شہر پناہ بہت مستحکم و بلند ہی اور باغات اُسکے تمام سر سبز ہین یہ دیکھکر وہ اپنی دایہ سے تخلیہ مین کہنے لگی کہ اے دایہ مین نے اس شہر سے بہتر کوئی شہر محکم و بلند تر نہین دیکھا کیا تو نہین دیکھتی ہی کہ وسط شہر مین نہرین جاری ہین اور دائرہ پہاڑ کی ہر طرف سے پا یدار ہی اور عمارت اُسکی پہاڑ سے دیوار سیاہ شہر پناہ کی تھی پھر اُسنے دایہ سے پوچھا کہ اصل بانی اس شہر کا کون تھا دایہ نے کہا آگاہ ہو کہ مالک تمام بلاد روم کا اول بلاد یونان سے آخر بلاد عموریہ تک وہ بادشاہ تھا جسکا نام طیاؤس تھا وہ بیٹا ارساؤس بن میطاط بن مکلاؤکن بن الاصفر بن العیص بن اسحاق کا تھا اور یہ اول وہ شخص ہی جسنے بیت حکمت اپنے بلد رومیۂ کبری مین بنا لیا کہ اُس سے اُسکے بہت سے مطالب حاصل ہوتے تھے اور عجائب امور روے زمین کے اُسپر منکشف ہوتے تھے اور اُسنے اس فن کو اپنی طبیعت سے ایجاد کیا تھا اور اس حکمت کو بصرف زر کثیر ممالک روے زمین مین جاری کیا اور اُسکی منفعت سے متمتع ہوا اور اُسکا ایک بیٹا تھا اصطنبول نام سو اُس لڑکے نے اپنے باپ طیاؤس سے کہا کہ مین اپنے نام سے یہان ایک شہر بسایا چاہتا ہون جس سے میرا شہرہ رہے بادشاہ نے کہا اے فرزند یہ شغل بہتر ہی تم اپنے نام پر شہر آباد کرو پھر بادشاہ نے سامان اُسکا مال و زر و مردمان مہتمم و کاریگر سے مہیا کر دیا چنانچہ اصطنبول نے دیوار شہر پناہ کی چھہ فرسخ مین کھنچوا کر شہر آباد کیا اور اسکا نام اپنے نام سے اصطنبول رکھا اور بعد اُسکے وہ چار برس زندہ رہا اور ایک بیٹا اپنا چھوڑکر مر گیا اُسکا نام قسطنطین تھا تب اُس شاہزادے نے بقیہ بنا شہر کی تمام کی اسلیے یہ شہر دونون نام سے مشتہر ہوا اصطنبول تو باپ کے نام پر اور قسطنطینیہ بیٹے کے نام پر مشہور ہوا اور ایسا اتفاق ہوا تھا کہ پدر اُسکا یعنے طیاؤس بادشاہ جب تسخیر بلاد کرتا ہوا یہانتک پہونچا تو یہان کے چشمہ سارا و رودجلہ کو دیکھکر اس سرزمین کو بہت پسند کیا اور اپنے ارکان دولت و ارباب سلطنت کو طلب کیا کہ وہ سب بہتر شخص باسم ملک موسوم تھے یعنے وہ سب ملک کہلاتے تھے چنانچہ اُنسے مشورہ کیا کہ مین یہان ایک شہر بنایا چاہتا ہون اور وہ شہر ایسا ہو کہ روے زمین پر

مثل اُسکا محکم تر و بلند تر نہو ولیکن وہ اس طور پر بنے کہ ہر ایک تم مین سے اپنی اپنی ذات سے ایک ایک شہر اور ایک ایک
برج تیار کرے کہ مجموعاً ایک شہر عجیب و عظیم آبادان ہو جاوے یہ سنکے اُن سب نے قبول کیا اور کہا ای بادشاہ
ہم حکم آپکا بجا لاتے ہین پھر وہ سب سوار ہوئے اور اپنے اپنے حدود شہر کا خط کھنچوایا اور بنوانا شروع کیا اور اطراف
بلاد و اقصائے ممالک سے معمار و کاریگرون کو بلوا کر ہر ایک ملک نے بطور خاص اپنا اپنا شہر و برج و حمام و کنیسہ
تیار کرایا جب بنا اُن شہرون کی تمام ہو چکی تو ناگاہ وہ بادشاہ مر گیا تو اس شہر کا نام آمد رکھا گیا اسوجہ سے کہ جب
مدت بنائے شہر اختتام کو پہونچی تو مدت عمر بادشاہ کی بھی تمام ہوئی پھر وہ سب ملوک اور ملوک زادے ہمیشہ
وہان کے وارث رہے یہانتک کہ وراثت منتہی ہوئی طرف ان دونون برادر بطرس و یوحنا کے یہ سنکے مریم کو دایہ کے
بیان سے تعجب ہوا اور اس راز کو مخفی رکھا اور بطرس کا ایک بیٹا تھا لاون نام چنانچہ بطرس نے اپنے بیٹے کے
لیے اپنے بھائی یوحنا سے اُسکی بیٹی صفورا کی خواستگاری کی اور اُس سے یہ شرط کی کہ تو اپنی بیٹی کا عقد تزویج
میرے بیٹے سے کر دے تو مین اپنی بیٹی کا عقد تیرے بیٹے سے کر دون مگر یوحنا نے منظور نکیا اسلیے درمیان اُن
دونون کے شر و فتنۂ عظیم برپا ہوا اور اُس شہر کے وسط مین دیوار حد کھنچی ہوئی تھی اور اُسمین دروازے سے تھے
سو وہ سب دروازے بند کیے گئے اور ہر ایک اپنی اپنی سرحد مین مشغول بکار خود ہوا پھر جب مریم نے یہ ماجرا دیکھا
تو درمیان اُنکے بنا بر صلح و اصلاح کے درآئی اور کہنے لگی کہ یہ بات تم دونون کے لیے جائز نہین ہے کیونکہ تم دونون
بھائی ہو اگر باہم ایسی تنازع برپا رکھو گے تو ملوک دیار بطمع ملک تمپر عزم کرینگے غرض کہ مریم سوار ہوئی اور درمیان
اُن دونون بھائیون کے صلح کرا دی اور دروازے حد اندرونی کے کھلوا دیے اور طعام ضیافت بسامان عظیم
تیار کرا کے بطرس اور اُسکے بیٹے لاون اور اُسکی بیٹی صفورا کی بڑی دھوم سے دعوت کی تا آنکہ اُن سب نے طعام
ضیافت تناول کیا بعد ازان اُنکے لیے شراب منگوائی اُسمین زہر ملا ہوا تھا جب اُنکو وہ شراب پلائی تو وہ سب کے
سب مر گئے اور اسی طرح اُسنے یوحنا اپنے شوہر اور اُسکے بیٹے کو بھی وہی شراب زہر آمیز پلا کر مار ڈالا پھر خود مالک
و ملکہ اُس ملک و شہر کی ہوئی اور ایک ایسا بیعہ بنوایا کہ تمام بلاد روم مین ویسا بیعہ کہین پایا نگیا اُسکے اندر و باہر
صحن مین نگینے جڑوائے اور سنگ رنگ برنگ کے نصب کرائے اور اُسکی دیوارون کو لاجوردی کار سے مرصع نگار
کر دیا اور اُسمین پردے دیباج زرتار لٹکوا دیے اور شہر کے مردمان مشاہیر کو طلب کیا اور اہل بلد سے جو کچھ
اُسپر حیف و قلق تھا دور کر دیا اور اُنمین ایسی عدالت گستری کی کہ تمام اہل بلد اُس سے راضی ہوئے اور اُسکے
حسن سیرت کی شکر گزاری کرنے لگے اور اُن لوگون کو اعلی خدمات پر مامور کیا اور اُنکو مزید انعام و اکرام سے مشکور کیا
پھر شہرہ اُسکی عدل گستری و دادگری کا سنکر ہر طرف و ہر جگہ سے خلائق آنکر مجتمع ہوئی غرضکہ ملکہ مریم کی سلطنت کو
بلد و آمد مین بارہ برس گذرے تھے کہ بعد ازان اُسپر نزول عیاض بن غنم اور ورود اُنکے اصحاب کا ہوا ان سب نے

آگر مدینۂ آمد کو گھیر لیا واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ یہ **روایت** پہونچی ہو کہ عیاض بن غنم نے سعید بن زید کو
باب الروم پر مامور کیا اور معاذ کو باب الجبل پر مقرر کیا اور خالد کو باب الماء پر تعینات کیا جب ملکہ مریم نے یہ دیکھا
اور معلوم کیا کہ صحابہ حصار کی چڑھائی پر مستعد ہین تو خود سوار ہو کر اپنے کنیسے مین آئی اور اسپہداران دولت کو جمع
کر کے اُن سے کہنے لگی کہ تم سب اس بات کو خوب یقین کر لو کہ یہ عرب تمھارے شہر مین آموجود ہوئے اور تمھارے گھرون مین
داخل ہو گئے ہین اور اُنکے دلون مین اس شہر کے لے لینے کی طمع ہو اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ شہر دیار بکر کا قفل ہی
جب اسکو انھون نے کھول لیا اور فتح کیا تو تمام دیار بکر میرے باپ کے قبضے سے چھین لینگے اسصورت مین دین مسیح
بالکل مضمحل و سست ہو جاویگا پھر ان شہرون مین مطلق ذکر اسکا باقی نرہیگا اور مین خوب جانتی ہون کہ جو ملوک
دین نصرانیہ مین مشار الیہم و نامور ہین وہ سب منتظر ہین کہ ہماری جانب سے کیا تدارک ہوتا ہی اور تم بھی خوب جانتے ہو
کہ یہ شہر تمھارا ایسا متحصن و مستحکم ہی کہ اگر عرب سو برس مقاومت و محاصرہ کرینگے تو اسپر قادر نہونگے اور قابو نپاوینگے
لاجرم لازم ہی کہ اپنے حریم و خاندان و مال و متاع کے لیے قتال کرو اور بالاے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاؤ اور ان عربون سے
مقاتلہ کرو و بعد ازان ملکہ نے قسیسین و رہبان و اکابر و بزرگان نصاریٰ کو طلب کر کے اُنکو حکم کیا کہ اہل بلد اور
مردم لشکر سے حلف و عہد اس امر کا لیوین کہ یہ سب بالاتفاق یکدل و یکدست ہو جاوین روپوشی نکرین اور گھرون مین
چھپ نرہین چنانچہ اُن سے ان باتون پر حلف و عہد لیا گیا آخر وہ لوگ دیوارہاے شہر پناہ پر چڑھ گئے اور جھنڈے
لگائے اور اسباب حرب و آلات ضرب تمام تر درست کیے اور صلیب و رایات برپا کیے اور الگ الگ گروہ کو واسطے
حفاظت برجون کے متولی کیا **راوی** نے کہا جب عیاض بن غنم نے یہ دیکھا کہ وہ لوگ بالاے دیوار شہر پناہ سے
آمادہ قتال ہو گئے تو اپنے لشکر کے سردارون کو جمع کر کے اُن سے فرمایا کہ یہ مدینہ حصینہ جو دیار بکر کا سر ہی جسوقت
حقتعالی نے اسکو ہمپر فتح کر دیا تو ہم مالک سارے دیار بکر کے ہو جاوینگے پھر تم لوگون کی کیا راے اور کیا صلاح ہی
اسلوب جنگ کسطور پر کیا جاویگا اور حال یہ ہی کہ ان اعداء اللہ نے اس قلعۂ بلند کی بڑی مضبوطی کی ہی
تب خالد نے جواب دیا اے امیر ہم لوگ جو مالک بلاد ہوئے ہین تو محض بعنایت خدا نہ بقوت و کثرت خود اور نہ
بسبب اسباب و سامان کے بلکہ حقتعالی نے ہمارے لیے آسان کر دیا اور ہم امید رکھتے ہین کہ حق تعالی برکت اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکو بھی فتح کر دیگا کیونکہ اُسنے اپنے نبی سے وعدۂ فتح اسلام کیا ہی اگر یہ قوم اپنے شہر کے
ہر چہار طرف واسطے قتال کے پھیل گئے ہین تو ہمکو امید ہی کہ یہ امر ہمارے لیے زیادہ تر سہل ہی اور اگر وہ اجتماع پر
اقامت کرینگے تو تم صبر و استقامت رکھو کہ انجام صبر کا نصر ہی اور چاہیے کہ اس عورت کو ایک نامہ لکھو جو
مشتمل ہو اوپر خوف و رجا کے یعنے اُسکو ڈراؤ بیم ہلاکت سے اور مژدہ دو امید کرامت سے تو کیا عجب ہی کہ
حق تعالی اُسکے دل کو ایمان کے لیے ملائم کرے یا وہ ملک اپنا بطریق صلح کے ہمارے تسلیم کرے چنانچہ عیاض نے

قلم دوات وکاغذ منگوا کر اسی صورت کو یہ نامہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلوٰۃ علیٰ سیدنا محمد وآلہ من عیاض بن غنم امیر جیوش المسلمین بارض ربیعۃ ودیار بکر الی مریم الداریۃ بعد الخ یعنے بنام خداوند رحمن ورحیم اور بعد صلوٰۃ کے ہمارے سید واقا کے کہ وہ محمد ہین اور اوپر انکی آل کے یہ نامہ ہی منجانب عیاض بن غنم کے کہ وہ امیر ان لشکرون مسلمین کا ہی جو حدود ربیعہ و دیار بکر مین وارد ہین لکھا جاتا ہی طرف مریم داریہ کے واضح ہو کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے ہمکو نصرت امداد کی ہے اور تمام قوم کفار پر ہمکو فیروزمندی بخشی ہی اور ملوک کفار پر قابض وقادر ہونے مین ہماری تائید فرمائی ہی ہم جس جس بلد پر نازل ہوئے اُسکے مالک ہوئے اور جو لشکر ہمارے مقابلہ مین آیا اُسکو ہمنے شکست دی کیونکہ غلبہ وتسلط مخصوص واسطے حق تعالیٰ کے ہی اور واسطے اُسکے رسول اور واسطے مومنین کے اور قلعہ تیرا کچھ بہت بلند اور بڑا محکم قلعہ تدمر سے نہین ہی کہ وہ قلعہ منیعہ بنایا ہوا سلیمان بن داؤد کا ہی اسپر اہل اسلام نازل ہوئے اور اُسکو فتح کرلیا اور اسیطرح قلعہ بعلبک وحلب وانطاکیہ پر جو دار الملک ہرقل بادشاہ کا ہی متسلط ہوگئے اور ہمارے تئین کوئی ایسی مشکل پیش نہین آئی مگر یہ کہ حق تعالیٰ نے ہمپر آسان کردی اور اسی امر کا حق تعالیٰ نے اپنی کتاب مین ہمسے وعدہ کیا ہی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت مومنین کی ہمپر واجب ولازم ہی پس جسوقت ہمارا یہ نامہ تجھکو پہونچے تو بیدرنگ ہمارے امر کو تسلیم کر کہ اسصورت مین تو بسلامت رہیگی اور پرہیز کر ہماری مخالفت سے والا ندامت اُٹھاویگی اور جسوقت ہمنے ارادہ کیا فوراً ہم تیرے یہان پہونچینگے اور ہم وہ نہین ہین کہ تیرے دین پر یا تیرے کسی اہل بلد کے دین پر زبردستی کرین کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ یعنے امر دین مین اجبار کرنا جائز نہین ہی اور اگر تو باعث اپنی خودداری کے ہم سے بے اعتنائی کریگی تو نتیجہ اسکا تجھکو عنقریب معلوم ہوگا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا یعنے قریب ہی کہ تم جانوگے کون عاجزتر ہی اس بات مین کہ اُسکا کوئی ناصر و یاور نہین ہی اور کون کمتر ہی گروہ انصار وسامان کارزار مین اور سلام ہی اوپر بندگان خاصگان خدا کے وبعد ازان نامہ لپیٹا اور لفافہ مہر کرکے ایک شخص کے حوالہ کیا جو معاہدین مین سے تھا اور اسکو حکم کیا کہ قریب اس قلعہ کے جا اور وہان کے لوگون کو نامہ حوالہ کرکے بانتظار جواب توقف کر چنانچہ وہ شخص زیر قلعہ پہونچا اور اُنکو اُنکی زبان مین پکارا اور نامہ دکھلایا اور اشارہ کیا تب لوگون نے اوپر سے رسّی لٹکادی اس شخص نے وہ نامہ اُس رسن مین باندہ دیا اُنھون نے کھینچ لیا اور نامہ بر نیچے منتظر ٹھیرا رہا اور لوگون نے وہ نامہ ملکہ مریم کے پاس پہونچایا اور پڑھا گیا پھر جب مریم نے اُسکا مضمون سمجھا تو اپنے اعیان دولت کو جمع کرکے مشورہ کیا اور فرمایا جو کچھ امیر لشکر عرب نے ہمکو لکھا ہی اس باب مین تم کیا کہتے ہو اُن لوگون نے جواب دیا اے ملکہ جو رائے آپکی ہو وہی بہتر ہی اور ہمارے تئین آپ جو حکم کیجیے ہم وہ بجالاوین تب مریم نے کہا اے قوم تم خوب جانتے ہو کہ ناگوارا ہی نہ ہمارا اور جبکہ ہم ان عربون کا امر

تسلیم کرینگے تو اہل روم ہمسے ننگ و عار رکھینگے اور کہینگے کہ تمنے کیونکر اپنا بلد و قلعہ حوالہ کر دیا کہ محاصرہ تمہارا نہ سال بھر کا ہوا
نہ ایک مہینا نہ دس دن کا وحال آنکہ یہ بلد تمہارا دیگر بلاد روم سے محکم تر ہی اور جب تمکو حاجت ہوتی تو تمہارے لئے
اندرون حصار کے زراعت بھی کرتے اور تمہارے پاس پانی بھی موجود تھا اور تمام چیزین جنکی تمکو احتیاج ہوتی
وہ سب قلعہ مین مہیا تھین اور علاوہ میرے پاس ملوک دیار بکر نے نامے لکھے ہین اور مجھسے وعدے کیے ہین کہ وہ
لیے اپنے یہانسے لشکر میری نصرت کو بھیجینگے یہ سنکے اہل مشورہ نے عرض کی اے ملکہ یہ رائے آپکی بہترین رائے ہے مگر
چاہیے کہ آپ اُس قوم کو ایک نامہ ایسے مضمون کا لکھیے تا وہ ہمسے طمع قطع کرین چنانچہ نامہ لکھا گیا اسمین یہ درج کیا کہ
تمہارا نامہ پہونچا مطلب تمہارا معلوم ہوا تمنے جو کہ اپنے حق مین ذکر نصرت خدا کا تو کیا تم نہین جانتے ہو کہ مسیح نے
تمکو مہلت دی ہے اور تمکو مہمل و مطلق العنان نہین چھوڑا ہے اور بالفعل تمسے درگذر نہین کیا ہے مگر اسلیے کہ بعد اسکے وہ
تمسے مواخذہ کریگا اور گویا کہ تمسے سر دست ملوک اور ملوک زادون پر قبضہ و تسلط کیا ہے تو ہر آئینہ مین تیر اُن لوگون کو بھیجتی
ہون جو نہایت سخت بازو ہین اور تلوارین اُنکی تیز ہین اور میں وانہ کرتی ہون لشکر پہ لشکر اور کمک پر کمک کہ وہ تمسے
بدلا لیوینگے اور بندگان مسیح سے عقدہ عار اکرینگے یعنے اُنکو جو تمسے مغلوب ہونے کا ننگ و عار ہے تو وہ اُسکا
تدارک کرینگے اور مین وہ نہین ہون کہ اپنا قلعہ کبھی تمہارے حوالہ کر دون پس تم جا ہو یہان مقام رکھو یا ہو کوچ
کر جاؤ والسلام پھر اُس نامے کو ایک تیر مین باندہ کر اُس معاہدی نامہ بر کے آگے لٹکا دیا اُسنے کھول لیا اور اُسکو
خدمت مین عیاض بن غنم کی پہونچا دیا پھر اُنھون نے جب وہ نامہ پڑھا اور اُسکا مضمون سمجھ لیا تو فرمایا ہمنے توکل کیا
خداوند عز و جل پر اور اپنے امر کو اُسی کے تئین سپرد کیا اور یہ آیہ پڑھا وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ
قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا یعنے جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ کرتا ہے تو حقتعالی اُسکے لئے کافی ہے یعنے اُسکے قضائے
حوائج کے واسطے بس ہے کیونکہ حق تعالی بالضرور اپنے امر کو بالغ و کامل کرنے والا ہے و ہر آئینہ اللہ نے ہر شی کے
لیے ایک مقدار معین کی ہے راوی کہتا ہے کہ پھر عیاض بن غنم آمادہ اس بات پر ہوئے کہ شہر آمد پر اقامت
کرین اور دستہ سوارون کا واسطے تاخت و تاراج کے اور شہرہاے ہتاج و میافارقین وغیرہ بلاد کے بھیجا جاوے
راوی نے کہا اسی عرصے مین ناگاہ صداے ناقوس گوش زد ہوئی تو عیاض نے لوگون سے کہا تم جانتے
ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہے لوگون نے کہا وہ کیا کہتا ہے عیاض نے کہا یہ کہتا ہے کہ جسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے اپنے برادر عم ابو علی کو بھیجا تھا ایک جماعت مسلمین کو اُنکے ہمراہ کر دیا تھا تا کہ اطراف و جوانب تبوک پر تاخت
و تاراج کرین اسوقت گذر اُنکا ایک راہب کے دیر مین ہوا تھا سو وہ راہب اپنا ناقوس پھونکتا تھا تو علی نے اپنے
ہمراہیون سے کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہے اُن لوگون نے جواب دیا اللہ اور رسول بہتر جانتے ہین اور یا علی
یا تم جانتے ہو علی نے کہا ناقوس یہ کہتا ہے کہ مہلاً مہلاً یا بنی الدنیا مہلاً مہلاً ان الدنیا قد اعجتنا و استعوتنا و ستغلقتنا

کیا حکم نے کہا ہمکو کیا خوف ہی مخلوق سے کہ نہ وہ ضرر سے بچا سکتے ہین نہ نفع بلکہ وہ زیر فرمان حکم الہی کے ہین و
ہر آئینہ حق تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ یعنے اے ایمان والو تم اون
سے نہ ڈرو اگر تم مومن ہو تو بس مجھی سے ڈرتے رہو تب اسلا عورس نے کہا کہ تمہارا دین حادث و جدید ہی
اور ہمارا دین قدیم و مدید ہی اور حال یہ ہی کہ قدیم کو محدث پر فضیلت ہی حکم نے کہا اگر تیرا یہ قول حق ہی تو تفضیل
ابلیس کی آدم پر لازم آتی ہی اسلیے کہ ابلیس مقدم تر ہی آدم سے کیا تجکو معلوم نہین ہوا کہ طینت آدم یعنے مادہ آدم
کا بصورت مشکوٰۃ تھا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ یعنے حق تعالی جسکا
قلب واسطے اسلام کے کشادہ کرتا ہی وہ اپنے پروردگار کے نور کرامت سے منور ہی چنانچہ اندر اُس مشکوٰۃ کے وقت
جلوہ گری یعنے ہنگام نفخ روح کے نور اسکے قلب کا روشن ہوا اور مرتبۂ اتقا پر استعلا و عروج کیا جب ابلیس نے
اسکو دیکھا تو وہ چونکہ اپنے پیراہن عبودیت و بندگی کو ضوا توحید سے سفید جانتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہی کہ وہ اسکو
شرک سے سیاہ نظر آیا پس صفت اصلی و قدیمی اُسکی بصفت وقت و بصورت حال نمودار ہوئی لقولہ تعالی
وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ یعنے ابلیس اپنی اصل خلقت مین زمرۂ کافرین سے تھا یعنے درحقیقت وہ سالک
طریق شرک اور زیر سایہ جہل نا عاقبت اندیش کے تھا اور قطع منازل عبادات بعجب و ریا کرتا تھا اور واقع
مین وہ مشاہدۂ جمال جلال سے عالم نابینائی مین تھا پس جسوقت وہ نور الٰہی مشکوٰۃ ابدیت سے منور ہوا تو اُسنے
اپنا نشہ آگ سے بھڑکایا یعنے اُسنے اُس نور سے طلب نار کی اور اس سے اخذ آتش کیا اُسکا مفاد یہ مفہوم ہوا
وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ یعنے ہر آئینہ تجھپر میری لعنت اور میری رحمت سے تیرے لیے دوری ہی اور اصل آدم کی یہ ہی
کہ جب اُسنے جو طلب مین آشیانہ و پایہ گاہ بشریت سے بازوے ہمت و قصد کے پرواز کرکے حیطۂ انسانیت
سے تجاوز کیا یہانتک کہ نار محن و آتش آلام سے قریب ہوا تو انوار الٰہیہ نے اُس سے مفارقت کی اور بازو
اُسکی اصطفائیت و برگزیدگی کا ٹوٹ گیا اور طائر اُسکی بلند پروازی و ترقی کا شکست پر ہو گیا تو دام مین
وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ کے گر پڑا یعنے آدم نے اپنے پروردگار کا عصیان کیا پھر جب وہ وادی محبت مین سرگردان ہوا
اور ابرہاے محنت و اندوہ نے پی در پی اُسپر ہجوم کیا اور برق اِهْبِطَا کا تازیانہ لگا اِهْبِطَا یعنے اے آدم اور اے
حوا تم دونون باغ جنت سے اُتر کر دنیا مین جاؤ پھر جب آدم علیہ السلام صحراے کربات مین آنکلے تو یکایک
آیت بشارت دینے والی اُنکی برگزیدگی کی اُنسے آکر لپٹ گئی یعنے آئی کہ پھر پروردگار نے اُنکو اپنا برگزیدہ
کیا فَتَابَ عَلَيْهِ یعنے حق تعالی اُسپر متوجہ ہوا اور توبہ و انابت اُنکی قبول کی غرض کہ اسلا عورس نے اُن صحابہ کو
حکم کیا کہ اندر بیعہ کے داخل ہون اسوقت حکم بن ہشام نے کہا کہ ہم تمہاری بیعہ مین جاکر کیا کرین اُسنے کہا اُسکے
اندر جاکر تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو یعنے نمازین پڑھو حکم نے کہا ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ واسطے ذکر اپنے پروردگار کے

بلائے جاوین تو پھر اس سے تاخیر کرین آخر صحابہؓ نے اپنے گھوڑے باندھ دیئے اور اندرون بیعہ داخل ہوئے
اور اسلاعوریس کا ارادہ صحابہ کے اندرون بیعہ جانے سے یہ تھا کہ آرایش بیعہ کی نمایش کراوے اسلیئے کہ اُسکے
اندر ملمع و منبتکاری کی بڑی تیاری کی تھی اور اُسمین شبیہ بیت المقدس کھنچوائی تھی اور اُسمین صخرہ اور سلسلہ بیت المقدس
کا بطور تبرک کے رکھا تھا اور اُسمین محراب داؤد علیہ السلام کہ وہ عیسیٰ کا بنایا تھا اور اسمین تصویر مسیح و مریم علیہما السلام
کی لکھی تھی پھر جسوقت اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اندرون بیعہ داخل ہوئے اور اسمین یہ تماشا دیکھا
تو حکم بن ہشام اس آیت کی تلاوت کرنے لگے وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ
اِلٰہَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنے حق تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ پسر مریم کیا لوگون سے تونے کہدیا ہے کہ تم لوگ مجھکو اور میری
مادر کو سواے خداے واحد کے دوسرے اور دو خدا سمجھو چنانچہ اس آیت کو باواز بلند پڑھا اور کہا وائے یہ سب
کوئی چیز نہین بلکہ قول ہمارا سواے اسکے نہین ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ راوی
کہتا ہے انکی اس صدا سے بیعہ زلزلہ مین آیا اور اس قوم کو گھبرا دیا اور قندیلین ایک دوسرے سے ٹکرا گئین
اور اُسکا مجاور ایک شیخ تھا کہ وہ سب دینون اور شہر بستیون کا عالم تھا اور اُسکا نام عبد المسیح تھا جب اُسنے یہ
خرابیان بیعہ اور قندیلون کی دیکھین تو اُسکے چہرے پہ عبرت اور اس ساری قوم پہ جو اُسکے اندر تھے ہیبت
غالب ہوئی تو ان سب نے اپنے ملک و مالک سے کہا کہ تونے ہماری ہلاکت کا ارادہ کیا اسوجہ سے کہ تونے
عرب کو اندرون بیعہ کے پھر داخل کیا ہے آیا تو نہین دیکھتا ہے کہ ان لوگون کا یہان آنا گویا غضب مسیح کا پھر ہوا ہے
تب اُس بطریق یعنے اس رئیس نصاری نے کہا قسم ہے مسیح کی جو تم سمجھے ہو ایسا نہین ہے بلکہ کلام انکا توحید
خدا اور ذکر اپنے نبی کا ہے چنانچہ معجزہ اُنکے حق کا تمہیں خوب ظاہر ہوا اور تمنے اُسکو دیکھ لیا واے ہو تمپر ہرگاہ چھاٹک
شہر خود بخود اُنکے لیئے کھل گیا اور وہ ہمپر اسطرح پہنچے پھر جبکہ وہ داخل بیعہ ہوئے تو کیونکر بیعہ جنبش و لغزش مین نہ آوے
اور قندیلین آپس مین کیون نہ ٹکرا جاوین اور جو کچھ مینے باتین کہین تو پہلے مین شک مین تھا اور اب مین مژدہ دیتا ہون اُس
شخص کو جو اُنکے دین پہ ہو واقدی رحمۃ اللہ نے کہا کہ یہ شخص خادم بیت المقدس کا تھا اور جس سعد بیت المقدس
ہاتھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فتح ہوا ہے تو یہ خادم بیت المقدس مین موجود تھا اور اس نے ان تبرکات سے
جو اندرون قدس کے تھے یہ آواز سنی کہ یہ یعنے عمر رضی اللہ عنہ وہ شخص ہے کہ طول و عرض زمین مین فتح
کریگا اور محمد وہ شخص ہے جسکی بشارت مسیح بن مریم نے دی ہے اور اسی زمانے مین ایک شخص نے اُس خادم
سے سوال کیا تھا کہ مینے مسلمانون کو دیکھا ہے وہ صخرہ بیت المقدس کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور اُسپر جو عیسیٰ کا
قدم بنا ہے تو اُسکو بوسے دیتے ہین پس مسلمانون کو دیکھتے ہین کہ وہ قدم مسیح کو چومتے ہین تب اس خادم نے
کہا اے فرزند ہم لوگ کہتے ہین کہ وہ قدم مسیح ہے و حال آنکہ وہ قدم اُنہین کے نبی محمد بن عبد اللہ کا ہے جب کہ اُسنے

واسطے معراج کے بطرف آسمان عروج کیا تھا تب لوگوں سے کہا کیا ایسا ہوا تھا اور وہ اس عروج کو پہونچا ہے اسنے کہا
ہاں پہلے مکہ سے بیت المقدس تک اسکو سیر کرائی گئی اور وہاں تمام پیغمبروں کو نماز پڑھائی پھر وہاں سے
اسنے طرف آسمان کے سیر فرمائی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا اور کیفیت اس سیر کی حکم نے اسطرح سنائی
کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت باہر سے نفوس مردم مشتبہ ہوئے اور خبر رسالت مشتہر ہوئی اور
کمالات انکے مشہور آفاق ہوئے اور انوار جمال عالم کو منور کیا اور ارادہ باری تعالی یہ ہوا کہ آنحضرت صلعم کو قرب
قاب قوسین سے تمام اہل کونین پر اشرف و افضل کرے پس تمام عالم ملکوت میں ندا دی گئی کہ اب تم درستی اپنے
احوال و اعمال کی کرو اور تہذیب آداب سے آراستہ ہو کیونکہ یہ شب قرب و حضوری کی ہے یہ شب آزادی
کی دوزخ سے ہے یہ شب شادمانی و سرور کی ہے یہ شب ابتہاج ہے یہ سبب معراج ہے اے فرشتو زبان پیغام بری کا
نگاہدار کرو اور یاد کرو یہ ہاسے مالک کو ہوار کرو اور بارگاہ آداب پر با ادب کھڑے ہو رہو اے جبریل جنتوں کو
آراستہ کر حوروں کو اور غلمانوں کو ترتیب و زینت جلوہ دے اے جبریل آسمان کے گھر میں نازل ہو ہمارے
حبیب کو بیدار کر اور براق پر سوار کر تاکہ ہم اپنی آیات و نشانیاں اسکو مشاہدہ کرا دیں چنانچہ جبریل نے وہ مرکب
اپنے ہمراہ لیا جسکی خلقت عجیب اور صفت اسکی غریب تھی اور اسکی لگام جمالہ تقرب سے تھی اور زین اسکا
ساز جنت سے تھا کہ جبریل نے اس براق کو میدان کون و مکان میں نکالا اور تلاوت اس آیہ کے زاویے
تھے سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ یعنے سزاوار تسبیح وہ خدا ہے جو اپنے بندے کو سیر و مشاہدہ اپنی آیات
کا کراتا ہے چنانچہ جبریل اس مرکب کو لیکر دروازے پر اس شہسوار عرصہ رسالت کے کھڑے ہوئے و بعد رفع
حجاب اسرار کے جبریل نے حضرت کو دیکھا کہ وہ اپنی عبادات و تذلل میں مصروف معبود مائل ہیں او سجادہ نشین
اپنے وسادہ عمل کے ہیں اور اشتیاق نے نحیف و زار کر دیا ہے اور آرزومندی سے دردمند ہیں پس جبریل انوار
سعادات سے ابر نور افشان ہوئے اور وفاے وعدہ سے مژدہ رسان ہوئے اور کہا یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ یعنے اے
چادر پیچیدہ اے گلیم پوش اپنے قدم ہمت پر کھڑا ہو اور کمر بند عزم کو چست کر اور سوار ہو اور طرف آسمان کے صعود کر
اور معراج قرب اور اوج ترقی پر عروج کر پس سید عالم بشتابی تمام اٹھ کھڑے ہوئے اور مرکب تحت و سلام پر
سوار ہوئے اور جبریل نے بالاے ابر چڑھا لیا اور خانہ کعبہ سے چلے اسوقت ذکر خدا جلیس تھا اور یاد خدا انیس تھی اور
شوق اسکا راہبر تھا اور جبریل خلیل تھے جب دائرہ قدس میں داخل ہوئے اور نزدیک مسجد اقصی پہونچے تو وہاں ارواح
انبیا بلباس انوار حاضر ہوئے اور بسلام و تحیت پیش آئے اور روبرو جلوہ گر ہوئے اور بصلوۃ و درود ثناخوانی
کرنے لگے اور ہر ایک نے وصف اپنی اپنی منزلت و ذکر اپنی اپنی فضیلت کا شروع کیا چنانچہ پہلے آدم علیہ
السلام نے بیان کیا کہ حمد ہے اس خدا کا جسنے مجھے اپنے دست قدرت سے خلق کیا اور مجھ میں روح امر اپنا

وسیعدہ کیا اور ملائکہ کو میرے لیے سجدہ کا حکم کیا اور دار کرامت مین مجھے ساکن کیا اور ادریس نے کہا حمد کرتا ہون مین اُس خداوند کا جسنے میرے تئین مکان برتر پر رفیع کیا اور مقام نورانی مین مجھے جگہ دی اور نوح نے کہا مین شکر گذار ہون اُس پروردگار کا جسنے مجھے قوم ظالمین سے نجات بخشی اور میرے تئین مومنون کا باپ اور اُنکا امین مقرر کیا اور ابراہیم نے کہا مین حمد کرتا ہون اُس کردگار کا جسنے مجکو اپنا خلیل فرمایا اور اُسنے مجھپر نار کو خنک و گوارا کیا یعنے کہ آتش کو گلزار کردیا اور میری زوجہ جو بانجھ تھی اوسکی اصلاح کی اور موسی نے کہا سپاس ہے اُس خالق کا جسنے مجھے نو آیات بینات یعنے نشانیان روشن عطا کین اور میرے لیے لوحون مین ہر چیز کا وعظ و پند لکھا اور ہر شی کو بتفصیل بیان کیا اور فرعون میرے دشمن کو ہلاک کیا اور میری قوم کو اُسکے ہاتھ سے بچایا اور میرے لیے دریا کو شگافتہ کیا اور مجھسے بطور تکلم کلام کیا اور سلیمان بن داؤد نے کہا مین شکر کرتا ہون اُس خداوند کا جسنے تمام انس و جن کو میرا مطیع اور طیور و ہوا کو میرا مسخر کیا اور میرے تئین طایرونکی گویائی اور اُنکی زبان سکھلائی اور مجھے وہ ملک و سلطنت بخشی جو بعد میرے ویسی کسی کے لیے شایان نہوگی اور عیسی نے کہا ستایش ہے اُس خداوند کی جسنے مجھے گندگی نطفے سے پیدا نہین کیا اور اُسنے میرے لیے مردے کو زندہ کیا یعنے مجھسے مردے کو زندہ کرایا اور میرے واسطے کور مادرزاد اور سفید بدن کو اچھا کیا یعنے ان عوارض و امراض کو میرے ہاتھ سے اچھا کرایا پھر جسوقت ان جملہ انبیا نے اپنی اپنی کرامتون کا فخر کیا اُسوقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ حمد ہی خداے عز و جل کا کہ اُسنے مجکو اپنے لب لباب انوار سے پیدا کیا اور میری قدر و منزلت کو زمین و آسمان مین بلند کیا اور میرے نام کو اپنے ساق عرش پر لکھا اور میرے نام کو اپنے نام سے مقرون کیا اور میرے ذکر کو عالم و مقام قدس مین مصطفی کیا اور میرے سینے کو کشادہ کیا اور میرے امر کو مجھپر آسان کردیا اور میری قدر افزائی کی اور میرے گناہان گذشتہ و آیندہ کی آمرزش فرمائی اور کفار پر مجکو موید کیا اور مجھے ساتھ رعب و دبدبہ کے مبعوث کیا اور دین حنیف کا مجھے رسول کیا اور مجھے منصور و مظفر کیا اور میری امت کو بہترین امت کیا اور میری اطاعت تمام عرب و عجم پر فرض کی اور تمام روے زمین میرے لیے مسجد قرار دی اور خاک کو میرے واسطے مطہر پاک کرنے والی کردیا اور مجکو روز قیامت میری امت کا شفیع بنایا اور میری شریعت سے تمام شرائع سابقہ کو منسوخ کرڈالا اور ساری امت سابقہ کو میری شفاعت مین داخل کیا اور کعبہ کو میرا قبلہ گردانا اور میرے بعد مجکو میری امت کی صلوۃ کا شنوا کیا یعنے مین اُنکی صلوۃ کو سنا کرونگا تاکہ روز قیامت مین اُنکی شہادت ادا کرون اور حق تعالی نے مجکو شاہد کل کا گردانا اور میری امت کو شاہد او پر منکرین و ظالمین کے کیا ہی میرے نام کو سائر افلاک پر لکھا ہی اور حق جل و علا نے فرمایا ہی اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا یعنے ہمنے تجکو تمام خلق پر شاہد مبعوث کیا ہی اور مژدہ دینے والا اور ڈرنے والا بھیجا ہی واقدی رح نے کہا پھر جسوقت بطریق میافارقین یعنے اسلاعورس حاکم میافارقین نے حکم

بن ہشام سے یہ سارا کلام سنا تو کہنے لگا واللہ تمہارے دین میں کچھ شک نہیں ہے بیشبہ حق ہے یہ وہر آئینہ
میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیت المقدس میں اسلام لایا تھا و بعد اسکے میں اس شہر میں آیا اور اسکا
جو والی تھا وہ مرگیا تو بعد اسکے میں والی ولایت ہوا اور پھر اپنے دین اول کی طرف میں نے رجوع کی اور اب میں نے توبہ
کی اور تمہارے دین میں آیا تو آیا ہو سکتا ہے کہ حق تعالیٰ مجھے قبول کریگا یا وہ بکبیرہ میرے ارتکاب گناہ ہونگا کیا تب
حکم نے جواب دیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ اپنے اصحاب سے فرماتے تھے
کہ آدمی کس چیز سے بہت خوش ہوتا ہے تو انہوں نے عرض کی کہ اپنے اہل سے یہ سنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اسکے خاموش رہے اور اصحاب بھی چپ رہے پھر فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ نہیں آدمزاد اس بات
سے بہت شادمان نہیں ہوتا بلکہ جسوقت وہ کسی رہگذر میں ہو اور اسکے پاس اسکا شتر سواری کا بھی ہو اور اسپر
اسکا زاد راہ اور پانی اور اسکے نفع و آرام کی چیزیں بار ہوں پھر جسوقت کسی ایسی راہ پر اسکا گذر ہو کہ اسوقت اسپر
شدت تمازت آفتاب کی بہت ہو اور وہ کسی درخت کے سایہ میں جاکر اپنے ناقہ سے اتر پڑے اور اپنے بازو کا تکیہ لگا کر سورہے
بعد ازان وہ بیدار ہو اور دیکھے کہ ناقہ اسکا جاتا رہا اور گم ہوگیا اور اسپر اسکا کھانا پانی اور رہ سفر تھا اور اسکے
فائدے کی چیزیں تھیں آخر اسکی طلب و تلاش میں نکلا اور چپ و راست ڈھونڈتا پھرا لیکن دستیاب نہوا تب
وہ اسی مقام پر جہاں سے شتر مفقود ہوا تھا پھر آکر اور اپنی موت کا اسکے یقین ہوگیا پھر وہاں جب سورہا پھر
ازان جب بیدار ہوا تو دیکھا کہ وہ اسکے سامنے اپنے زاد سمیت مع مال کے کھڑا ہے پاس اسکی مہار تھام لی و بعد ازان رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کو اپنا زاد و راحلہ پانے سے جیسی خوشی ہوئی اس سے زیادہ
حق تعالیٰ خوش ہوتا ہے بندہ مومن کے توبہ کرنے سے راوی کہتا ہے جب اسلاعوس نے یہ کلام
حکم بن ہشام کا سنا تو اسکی آنکھوں سے اشک جاری ہوئے پھر ان سب صحابہ کو اپنے دارالامارۃ میں لیگیا
اور کہنے لگا واللہ حق ثابت ہوا اور صدق ظاہر ہوگیا تو جسکا دین اسلام ہے اسلام اسکا بہت خوب دین ہے
ہوا پھر اسنے اپنی جماعت کو طلب کیا آخر وہ سب بھی اسلام لائے بعد ازان جتنے اکابر و عمائد بلد کو طلب کیا
اور اپنے اسلام سے انکو خبر دی اور کہا کہ جو کچھ میں اپنی ذات خاص کے لیے پسند کرتا ہوں وہی تمہارے لیے
بھی چاہتا ہوں ہر آئینہ دین ان لوگوں کا برتر ہے اسپر کوئی دین غالب نہیں ہے پس جو جو تم میں سے اسلام
لاویگا وہ دنیا و آخرت دونوں جگہ امن و امان پاویگا اور یہ لوگ ہرگاہ بلد میں نازل ہوئے تو کچھ شک
نہیں کہ تمام دیار بکر انہیں کا ہے درینصورت جو کوئی انکی مخالفت و نافرمانی کریگا بالضرور وہ اسکا شہر
لوٹ لینگے اور اسکے اہل و اطفال کو بندی کر لیجاوینگے اور بندگی میں لینگے پھر اگر تم لوگ اسلام لاؤ تو تم اپنی جان
و مال و بلاد سے امین رہوگے تب ان سب نے جواب دیا اے صاحب و مالک ہمارے

ہمکو تین دن کی مہلت دیجیے تا ہم فکر و مشورہ کرین کہ ہمارے حق مین کیا مناسب ہے [illegible] مہلت دی [illegible] اسلا عورس
نے انکو رخصت کیا وہ سب اُسکے پاس سے واپس آئے پھر جب رات ہوئی تو وہ سب [illegible]
[illegible] نے حلف و عہد کیا کہ ہم دین عرب کا قبول نکرین اگرچہ وہ ہم سے [illegible]
[illegible] جب تین دن گذر گئے تو اسلا عورس نے انکو طلب کیا تو انمین سے تھوڑے سے لوگ آئے اور باقی
نہین آئے اور خبر دارون نے اسلا عورس کو اُس قوم کے عزم و ارادے سے خبر دی آخر اہل [illegible] ہو کر اُس سے
لڑنے کو آگئے تب اسلا عورس بھی اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر قلعے سے اُٹھنے نکلا اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم بھی اُسکے ساتھ تھے تا آنکہ جنگ شدید واقع ہوا جب رات ہوئی تو اسلا عورس نے صحابہ سے کہا
کسی کو اپنے امیر کے پاس بہت جلد روانہ کرو کہ وہ ہم لوگون کے لیے کمک و مدد بھیجے آخر اُن صحابہ مین سے
ایک کو روانہ کیا وہ ہنوز بلد سے تھوڑی دور نہین گیا تھا کہ ناگاہ صدائے سُم اسپان لشکر متحیر ہوا پھر جب اُس
تفحص کیا تو وہ سب لشکر اسلام سے تھے اور وہ پانسو سوار تھے اور افسر اُنکے قبیصہ بن عدی تھے اور سبب
ان سوارون کے آنیکا یہ تھا کہ عیاض بن غنم نے اپنے خواب مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ
دیکھا کہ آپ نے قصہ میافارقین اور ماجرا اہل بلد کا ارشاد کیا اور بنا بر روانگی لشکر کے حکم فرمایا جب عیاض خواب
سے بیدار ہوئے تو قبیصہ بن عدی کو پانسو سوار کے ساتھ روانہ کیا اور حکم خداوند عزوجل سے طی الارض ہوا یعنے زمین
ایسی سمٹ گئی کہ وہ لوگ اُسی رات کو میافارقین مین پہونچ گئے تب وہ صحابی جو بطلب مدد جاتا تھا ان سب
سوارون کو خفیہ دروازے کی طرف سے لایا اور اُس دروازے پر کچھ لوگ بنا بر محافظت کے تعنات تھے تب اُس
صحابی نے اُن محافظون کو آواز دی تو انھون نے دروازہ کھول دیا اور سب سوارون کو اندر داخل کر لیا پھر
سوارون نے سوال کیا کہ ہمارے آنے کی تمکو کس نے خبر دی تب صاحب بلد اسلا عورس نے جواب دیا
کہ تمہاری خبر مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ ہر گاہ قتل اہل بلد سے میرا دل تنگ ہوا اور مین
سو یا تو مینے حضرت کے وجود باجود کو خواب مین دیکھا وہ تمہارے آنے کی خوش خبری مجھسے فرماتے تھے
غرضکہ جب یہ سب پہونچ گئے اور قتال اہل بلد کے واسطے آمادہ ہوئے تو مسلمانون نے اہل بلد کو پکارا اور کہا
اے دشمنان خدا تحقیق کہ ہلاکی تمپر اُتر چکی ہے کہ تمکو اصحاب مستطاب نے گھیر لیا ہے اور تمکو تلوارون کے آگے دھر
لیا ہے یہ سنکے وہ لوگ اپنے گھرون کو بھاگے اور اپنے مکانون مین جا گھسے اور دروازے خوب مضبوط بند کر لیے
اسلیے کہ انکو یقین ہو گیا نزول اُس بلا کا جسکی تاب و تحمل انھین نتھی یہان تک کہ الغیاث و فریاد پکارنے لگے اور امان
مانگنے لگے اُسوقت اسلا عورس نے کہا جو کوئی ہمارے پاس چلا آویگا وہ امان پاویگا آخر وہ سب حاضر ہوئے تب
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تحقیق کہ ہمنے تمکو امان دی تمہاری جان و مال پر مگر یہ کہ تم اپنے ہتھیار

حوالہ کردیں اُنھون نے اپنے سارے ہتھیار جو اُنکے پاس تھے حوالہ کردیے پھر جبکہ اُس قوم نے صدق قول صحابہ کا دیکھ لیا تو وہ اسلام لائے مگر کچھ لوگ اُنمین سے محروم رہے و بعد ازان اس بیکسرہ کا جامع مسجد بنایا اور وہان صحابہ نے تین روز مقام کیا اور اُس قوم مین حکم بن ہشام کو چھوڑا اور اُنکے ساتھ ور دس صحابی مقرر کردیئے تاکہ وہان والونکو شرائع دین تعلیم کرین اور صفیتہ بن عدی بنا لشکر لیکر عیاض بن غنم کے پاس آیا اور اُسنے سارا ماجرا بیان کیا یہ سنکے عیاض بہت خوش ہوے

بقیہ ذکر بلد آمد

جبکہ اہل آمد نے دروازہ شہر کا نہ کھولا اور نہ مقاتلہ کیا تو اس بات سے عیاض بن غنم اور جملہ اصحاب تنگ ہوگئے واقدی رح نے کہا کہ صحابہ پانچ مہینے تک بلد آمد کو گھیرے رہے چنانچہ خالد بن ابو لید جیسا کہ ندلو رہو اباب الماپر مامور تھے ہر روز سوار ہوتے تھے اور اپنا لشکر لیکر گرد شہر آمد کے پھرتے تھے جب رات آتی تھی تو اپنے مقام پر پھیر آتے تھے اور ہمام اُنکا غلام ہر شب کو ایک روٹی جو کی پکا کر حجرہ مین کھدیتا تھا کہ بعد مراجعت بعد نماز مغرب اُسی روٹی کو کھالیا کرتے تھے پھر ایسا اِتّفاق ہوا کہ تین دن و رات برابر گذرے کچھ نہ ملا جس سے افطار کرتے تب خالد نے ہمام اپنے غلام کہا اے فرزند کیا تیرے پاس کچھ نہین ہے کہ تو مجھے افطار کرا وے یہ تیسری رات ہے کہ تو نے میرے لیے کچھ نہین پکایا اُسنے کہا اے میرے آقا واللہ مین بدستور ہر شب روٹی پکا کر آپکے لیے حجرے مین کھدیا کرتا ہون مجھے معلوم نہین کہ وہ کیا ہوجاتی ہے بلکہ مجکو تو یہی یقین تھا کہ آپ نوش کرتے ہین چنانچہ جب چوتھی رات آئی تو ہمام نے موافق عادت کے روٹیان پکا کر حجرے مین کھدین اور وہ آپ چھپ کر بیٹھا تاکہ دیکھے کون وہ روٹیان نکال لیجاتا ہے ناگاہ ہمام نے دیکھا کہ ایک کتا شہر کے جانب سے آیا اور اندر حجرہ کے گھسا اور وہ روٹیان لے چلا تب ہمام اُسکے پیچھے لگا کہ کہان لیجاتا ہے تا آنکہ وہ کتا اس تالاب سے جسپر خالد مامور تھے نکلکر طرف دیوار شہر پناہ کے گیا آخر ہمام اُسکو چھوڑ کر پھرا آیا جب خالد نماز سے فارغ ہوئے تو افطار طلب کیا اُسوقت ہمام نے کہا اے میرے آقا ایسا ایسا امر واقع ہوا خالد نے کہا اے ہمام تو مجھے وہ مقام جہان کتا روٹی لے گیا ہے دکھا دے تب ہمام خالد کے آگے آگے ہولیا اور لیجا کر وہ مقام جسمین کتا روٹی لیکر گھس گیا تھا دکھا دیا جب خالد نے یہ دیکھا تو کہا اللہ اکبر ہر آئینہ حق تعالی نے اب ہمکو فتح و نصرت بخشی پھر وہان سے پھیر آئے اور اپنے اصحاب کو بلا کر یہ قصہ اُنسے بیان کیا اور اُنسے کہا مین قصد رکھتا ہون کہ اس تالاب مین ایک منفذ ہے مین اُسمین سے اندرون شہر کے داخل ہونگا اور مین چاہتا ہون کہ تم مین سے سو آدمی اپنی جانون کو خدا کے لیے فدا کرین اور تم خوب جانتے ہو کہ دُنیا مقام صدق ہے اُسکے لیے جو اُسکو بصدق بسر کرے اور دُنیا مقام وفا ہے یعنے پورا ہونے کی جگہ ہے جو چاہے اُس سے اخذ کرے اور دُنیا اُمید گاہ ہے جو کچھ چاہے اُس سے زاد آخرت لے لیوے اور دُنیا دار نجات ہے جو چاہے اُس سے حاصل کرے اور دنیا جا ے نزول وحی خدا ہے

اور مصلّی یعنے جاے نماز ملائکہ کی ہو اور مسجد یعنے سجدہ گاہ ہو احبا و دوستداران خدا کی پس تم اس دنیا کو اپنی
کھیتی سمجھو حق تعالی مجھ پر اور تم پر رحم کرے کہ جیسا کچھ ہمارے اور تمہارے لیے یہ بات ہی کہ جو کوئی اس دنیاے فانی سے
زاد آخرت کا چاہتا ہو تو چاہیے کہ وہ تجارت سود مند کو اختیار کرے اور طول مدت کے فریب مین نہ پڑے
یہانتک کہ تقصیر عمل مین مطمئن ہو بیٹھے بے پروا ہو جاوے آگاہ ہو کہ یعنے تو تو جان کو خدا کے لیے بیچا اور اُسکا
مول لیا بعد ازان خالد نے یہ آیت تلاوت کی إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ
الْجَنَّةَ یعنے حق تعالی نے مومنون سے اُنکی جانون کو مول لیا ہی اور اُنکے مالون کو قبول کیا ہی بعوض اُس
بہا کے کہ اُنکے لیے جنت ہو پس جو کوئی اپنے تئین بیچا ہو وہ چاہیے کہ دلیری و دلاوری کرے اور جس
چیز سے وہ ڈرایا جاوے اُس سے ہرگز نہ گھبراے کیونکہ ہمارے تمہارے درمیان مین وعدہ گاہ حشر
قیامت ہی اور وہ موقف حسرت و ندامت ہی لہذا تمکو لازم ہی کہ اپنے اسلاف کرام اور دین اسلام
کی پیروی کرو اور خدا کی برکت اور اُسکی اعانت پر تکیہ کرکے مستعد ہو جاؤ بعد ازان خالد نے اپنے اصحاب
مین سے سو جوانون کو انتخاب کر لیا اور اُنکو حکم کیا کہ اپنے اپنے ہتھیار لگا لیوین بعد ازان سوار ہوکر
پاس عیاض ابن غنم کے گئے اور اپنے عزم پر اُنکو آگاہ کیا اور فرمایا کہ چشمے مین اندرون شہر داخل ہونے والا ہون
اور تم اپنے ساز و سامان سے تیار اور گوش بر آواز رہو صداے تکبیر و تہلیل پر اُنھون نے کہا تجھے معلوم ہوا
بحمد اللہ مین تیار رہونگا تم جاؤ حق تعالی تمھاری اعانت و نصرت کرے اور چاہیے کہ بعون و برکت خدا پر توکل
کرکے روانہ ہو چنانچہ خالد نے عیاض کو وداع کیا اور اپنے اصحاب پاس پھر آئے تو اُنکو مستعد و تیار پایا تب
اُنکے آگے آگے راہی ہوئے اور سب پیادہ پا تھے تا آنکہ در چشمہ پر پہونچے اور اسوقت آدھی رات تھی پس
حق تعالی نے حارسان و دیدبانان لب شہر پناہ پر غنودگی غالب مستولی کر دی کیونکہ حق تعالی جب کسی امر کا ارادہ
کرتا ہی تو اُسکے تئین انجام کو پہونچاتا ہی اور اُسکے اسباب مہیا کر دیتا ہی راوی نے کہا اول جو شخص اُس چشمے کے
اندر سے داخل بلد ہوا وہ خالد تھے اور اُنکے پیچھے لگے ہوئے عامر بن الطفیل اور حذیفہ بن ثابت و عمران بن بشیر تھے
اور اسیطرح وہ سب ایک منفذ و سوراخ مین جو اندر چشمے کے ہو گیا تھا داخل ہو گئے مگر چند جو اُنمین سے جسیم
و فربہ اندام تھے وہ گھسنے سے عاجز رہے اور اپنے حرمان شہادت پر تاسف کرتے ہوئے واپس آئے چنانچہ جتنے
لوگ شہر کے اُس منفذ سے پہونچ گئے وہ اسّی آدمی تھے اور سواے اُن لوگون کے جو منفذ چشمے سے داخل ہوئے
اور کوئی اُنکی معیت مین نہ پہونچ سکا ولیکن بعد جانے اُن لوگون کے ایک شخص اُن لوگون مین سے جو باعث
جسامت کے دخول منفذ سے قاصر رہا تھا اُسنے بھی اُس سوراخ کے فراخ کرنے کی تدبیر کی کہ اُسکو کھود کر کشادہ کیا آخر
وہ بقیہ مردم بھی اندر داخل ہو گئے اور اپنے یارون کو جا لیا اور وہ سب وسط شہر مین پہونچ چکے تھے تا آنکہ اُنکے پاؤن کی

آہٹ سے سوتے ہوئے جاگ اٹھے اور بیٹھے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے تب خالد نے قصد ان لوگوں کا کیا جو
دیوار شہر پر دیدبان تھے تا انکو انکے پتھروں کی مار سے نیچے اتر نے دیں پھر خالد نے اپنے اصحاب میں سے دس
آدمی کو باب شہر پر بھیجا کہ انھوں نے قفلوں کو توڑ کر دروازے کھول دیے اور ادھر عیاض بن غنم سوار ہو کر لوگوں کو
بیدار و ہوشیار و آمادہ کارزار کر رہے تھے تا آنکہ جسوقت خالد اور انکے اصحاب نے با آواز بلند تکبیر کی تو عیاض نے
مع لشکر باب شہر پر جا پہونچے اسکو کھلا ہوا پایا اندرون شہر میں در آئے اور اہل شہر ہر طرف دیوار و برج شہر پناہ کے
بھاگے تا کہ اسپر پناہ لیویں اور رات بہت اندھیری تھی کہ اندھیرے نے انکو ڈھانپ لیا تھا چنانچہ کوئی ایسا تھا جو
اپنی خواب گاہ سے اٹھا ہو مگر یہ کہ تلوار انکے سر کو انکے تن سے اتار لیتی تھی اور جو کوئی اپنے فرزندان دلبند
کے پاس سے باہر نکلا شمشیر نے اسکا جگر چاک اور شہید کیا اور خالد باتفاق اپنے اصحاب کے برابر پکار پکار
تکبیر کہتے تھے اور اہل آمد کے لیے عالم اسباب قطع ہو گیا تھا اور انکو عذاب نے گھیر لیا تھا راوی نے کہا
پھر اسیطرح برابر جنگ برپا رہی اور لاش پر لاش گرتی تھی اور مسلمین کے دلوں کو شگفتگی و کشادگی ہوتی تھی اور مشاغل
انکے منقطع ہو گئے تھے اور شجاعان عرب سرہائے کفار جھم کر رہے تھے اور تلواروں پر تلواریں پڑتی تھیں اور ناکین
اشرار کی لگتی تھیں اور نابکاروں کے دل دہلتے تھے اور نامردوں کے بدن تھراتے تھے آنکھوں سے اشک
بہتے تھے فریاد کرنے والے کا شور کوئی نہیں سنتا تھا اور کوئی کسی کی شفاعت و سفارش نہیں کرتا تھا کوئی منع
کرنے والا تھا جو کسیکو باز رکھتا اور کوئی کسی سے دفع بلا نہیں کرتا تھا اور کسی کا دل اپنے تئیں نہیں کھاتا تھا یہاں تک
کہ رات نے پیٹھ پھیری اور گریز کر گئی اور صبح آمادہ طلوع ہوئی اور خالد بعد اسکے بس بس شور کرتے تھے تا آنکہ رات نے
اپنی چادر تیرہ و سیاہ کو تہ کیا اور آفتاب ضیا [illegible] نمودار ہوئے اسوقت اہل شہر نے اپنے خدائیوں اور فدائیوں کو دیکھکر
طرف دار الامارۃ قصر شاہی کے رجوع کی اور ملکہ مریم کو ڈھونڈتے تھے تو اسکو نہ پایا اور نہ اسکا کچھ پتا ملا اور
اسکا یعنے اسکے غائب ہو جانے کا یہ ہوا کہ جسوقت اسنے دخول صحابہ کا اندرون شہر کے سنا تو اسکو یقین
ہو گیا کہ انکے ہاتھ سے مخلصی نہ ملیگی تب اسنے اپنے [illegible] اور اپنے رفیقوں کو جمع کیا اسطور پر کہ جسقدر قسم قسم
جواہر سے لے سکی لے لیا اور اسکے دار الامارۃ میں ایک نقب تھی چنانچہ اس سرنگ سے نکلکر دامن کوہ میں
اتر گئی اور بلاد روم کی راہ لی واقدی نے کہا جب اہل شہر کو یقین ہوا کہ ملکہ انکی بھاگ گئی تو الامان والاماں
پکارنے لگے اسوقت صحابہ نے تلواروں کو روک لیا اور ہاتھوں کو کھینچ لیا اور ان سب کو میدان شہر میں روبرو
عیاض بن غنم کے جمع و مجتمع کیا تب عیاض رضی اللہ عنہ نے انسے خطاب کیا اور بعد حمد خداوند عز و جل و نعت سید رسل کے
یہ بیان کیا کہ ہر آئینہ حق تعالی نے ہمکو تمپر فتح و نصرت دی اور ظفریاب کامیاب کیا اگر حق سبحانہ و تعالی ہمارے
نبی کو نبی الرحمۃ مبعوث نکرتا اور مومنوں کے دلوں میں رحم نڈالتا تو بالضرور ہماری تلوار تم میں سے کسیکو نہ چھوڑتی

ولیکن ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب مین ہمکو واسطے ضبط غصہ اور عفو کرنے کے حکم کیا ہی چنانچہ فرمایا وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ یعنے جو لوگ گھونٹ جانے والے غصے کے ہین یعنے جو ضبط خشم کرتے ہین
اور لوگون سے بعفو درگذر کرتے ہین حق تعالی ایسے نیکوکارون کو دوست رکھتا ہی بعد ازان عیاض نے اُنکے حق
مین یہ تجویز کیا کہ جو کوئی انمین سے اسلام لایا اُسکا اسلام قبول کیا اور جو اسلام نہ لایا اُسپر جزیہ یعنے محصول سالیانہ
اوسی حال سے مقرر کیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ فتح آمد مین درمیان اُس جماعت کے زیدین جالوک یہودی بھی
حاضر تھا اور وہ دین یہودیہ و نصرانیہ کا بڑا عالم تھا اور وہ بنابر اپنے گمان کے اولاد داؤد علیہ السلام سے تھا اسلیئے بنی اسرائیل
اسکی شان مین بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور اسکے لیے ہدیے اور تحفے نذر لایا کرتے تھے چنانچہ عیاض ابن غنم جب مدینہ ظفریاب
ہوے اور اہل آمد میدان مین جمع کیئے گئے اور موافق گفتار اُس قوم کے اُنکے شیخ نے کلام کیا اُسوقت وہ عالم یہودی
درمیان اپنی قوم کے اُٹھ کھڑا ہوا اور نام اُسکا ملیا ابن حنینا تھا اور اہل اسلام بھی اُسکے رتبے سے آگاہ تھے کہ وہ پیشواے
بنی اسرائیل اور اولاد داؤد علیہ السلام سے ہی پس وہ کہنے لگا کہ تم اصحاب نبی الرحمۃ ہو و تحقیق کہ حق تعالی نے رحمت کو پیدا کیا
اور اُسکو تمھارے دلون مین جگہ دی و ہر آئینہ حق سبحانہ تعالی نے سارے اُمم پر تمکو افضل کیا اور صحف ابراہیم و موسیٰ مین اسطرح
نازل کیا ہی کہ آخر زمانے مین مین ایک نبی امی مبعوث کرونگا اور اُسکی امت کو ساری اُمتون پر فضیلت و برتری دونگا اور رحمت
کو اُنکے دلون مین متمکن کرونگا اور اُنکے سبب سے اپنے ملائکہ پر مین فخر و مباہات کرونگا اور روز حشر آثار ضیا و انوار بہا سے اُنکو غرا
محجلین اُٹھاونگا یعنے پرتو برکات وضو سے اُنکے چہرے درخشان اور دست و پا تابان ہونگے اور جب داؤد علیہ السلام
مبتلاے گناہ ہوے اور وحشیان صحرا اُنسے بھاگنے لگے تو وہ اُس سرزمین کے ایک صحرا کی طرف باہر نکلے اور مناجات
کرنے لگے الٰہی بحق اُس نبی عربی کے جسکو تو آخر زمانے مین مبعوث کریگا میرے گناہون کو بخش دے چنانچہ حق تعالی
نے اُنکی دعا قبول فرمائی یہ سُنکے عیاض نے کہا ہر آئینہ حق تعالی العفو کو دوست رکھتا ہی تو تحقیق کہ ہمنے تمسے عفو کیا
تب اہل شہر نے جواب دیا کہ ہرگاہ تمنے ہمسے عفو کیا تو اب ہم تمھارے دین کی طرف رجوع کرتے ہین آخر انمین سے
اکثر اسلام لائے اور بعضے جو انمین اسلام نہین لائے تو اُنپر سال آئندہ سے جزیہ باندھا اسطرح پر کہ ہر ایک بالغ
سے چار مثقال طلا یعنے فی بالغ چار چار دینار سالانہ مقرر کیا اور اُنکے ہتھیار لے لئے اور اُنکے اموال مین سے
کچھ مال بھی اُنکو حوالہ کر دیا اور باقی لے لیا اور بیعہ کو مسجد بنایا جو بالفعل معروف بہ جامع ہی پھر وہان بارہ روز تک
مقام کیا اور صعصعۃ العبدی کو وہان کا والی و حاکم کیا اور پانسو عرب اُسی کے بنی اعمام سے اُسکے پاس تعینات کر دے

ذکر فتوح یمانیہ و جبل جودی

راوی نے کہا کہ بعد فتح بلد آمد کے عیاض ابن غنم نے پھر طرف اور قلعون کے کوچ کیا اور وہ قلعے بڑے بڑے سرکشون کے

یعنے ہتھیار اُن لوگون کے لے لیے گئے جو اسلام نہین لائے اور اُنپر محصول سالیانہ باندھا گیا ۱۲

سے تھے چنانچہ وہان کے باشندون کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ سب اسلام لائے و بعد ازان نعمان بن معرف کو طرف اہل انگل کے
بھیجا تو وہ سب بھی اسلام لائے اور نام انگل کا پایۂ تخت کہا گیا اسلیے کہ فتح اسکی ہاتھ پر حذیفہ بن الیمان کے ہوئی تھی وبعد ازان عیاض رض
نے بجانب جابیہ عزم کیا پس وہ بھی بصلح فتح ہوا بعد ازان رخ کیا طرف کوہ جودی و بطرف سیوان و ذو القرض کے آخران مقامات
کے باشندون نے بھی صلح کی اور جس امر کو درمیان میں قرار دیا اسپر عہد لیا بعد ازان مسلمانون نے ہتاج پر عزم کیا مگر اہل
ہتاج نے اقبال اسلام وقبول اطاعت سے رد و انکار کیا اور آمادہ قتال ہوکر سازو سامان جنگ مرتب و فلاخن بزرگ
نصب کیا یہ دیکھکر عیاض رض بن غنم پر گران گذرا اور کہا یہ قلعہ مانع اور منیع ہے اگر اسکو ہم چھوڑ دینگے اور اس سے درگذر کر چلے
جاوینگے تو یہ لوگ ہمارے بلاد کے لوگون کو آزار پہونچاوینگے اور نیز تاخت و تاراج کرینگے و حال آنکہ جو لوگ اسلام
لائے ہین یا جنھون نے صلح کی ہے وہ سب ہمسے متعلق ہین اور ہمکو انسے تعلق ہے درینصورت ہم اس قلعہ سے درگذر
نکرینگے یہانتک کہ اسکو فتح کرین انشاء اللہ تعالی تب خالد نے کہا اس قلعے پر ہمارے ساتھ چلو کیا عجب ہے کہ
کار دشوار آسان ہوجاوے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ حاکم ہتاج ایک بڑا شیطان و سخت سرکش تھا اسکا
نام یالنس بن کلیوس تھا اور اسنے عقد تزویج کیا تھا میرونہ بنت بریونہ سے جو دختر بریول بن کالوس کی تھی اور
یہ بریول صاحب لشکر اور مالک قلعہ استوارکا تھا چنانچہ میرونہ کہ ہنوز نوعروس تھی شوہر کے پاس سال بھر رہ کر اپنے
باپ و مان کی ملاقات کو گئی تھی اور ایک مہینہ اپنے میکے مین مقیم رہی پھر جب باپ مان سے رخصت ہوکر طرف ہتاج کے
اپنے شوہر پاس چلی تو نیمہ راہ مین پہونچکر یہ خبر سنی کہ اہل اسلام قلعہ ہتاج پر وارد و نازل ہین یہ سنکے اسنے وہین اسی
منزل پر مقام کردیا اور وہانسے کسیطرف تجاوز نکیا اور حال یہ تھا کہ وہ دشمن خدا شوہر اسکا اسکو بہت چاہتا تھا اور
بغیر اسکے اسکو صبر و قرار نتھا پھر جب اسنے دیکھا کہ اہل اسلام اسپر نازل اور وارد ہین تو اسکو یقین ہوا کہ وہ اپنی زوجہ
کی ملاقات پر قادر نہین ہوسکتا کیونکہ نہ وہ ادھر آسکتی ہے نہ یہ ادھر جاسکتا ہے تب اسکی رائے نے یہ فکر کی اور ایسا مکر اندیشہ
کیا کہ بحیلہ و خدع مسلمانون سے پیام صلح کرے تا زوجہ اسکی پاس اسکے آجاوے پھر عہد شکنی کرکے اطاعت سے انحراف
و سرتابی کرے چنانچہ یالنس بن کلبوس نے اپنا ایلچی پاس عیاض غنم کے روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم اپنی بقیہ عمر یہان
اقامت کروگے اور محاصرہ رکھوگے تو بھی ہمپر قادر نہوگے ولیکن تم ایک سال شمسی کامل ہمسے مصالحہ رکھو اگر اس مدت
مین تمنے فتح کرلی تو دیار بکر مین سے پھر کچھ باقی نہ رہجاویگا اور اسوقت ہم تمھاری اطاعت پذیر اکرینگے اور اگر تم فتح بلاد
پر قادر نہوئے تو اطاعت تمھاری ہمپر لازم نہ آویگی زیادہ و السلام چنانچہ یالنس نے وہ نامہ پاس عیاض بن غنم کے
ایک مرد عرب تنصرہ کے ہاتھ روانہ کیا یعنے اصل اس نامہ بر کی عرب تھی مگر ایک دو پشت سے نصرانی ہوگا اور وہ
ملک ربیعہ الفرس کے باشندون مین سے تھا اور یہ شخص مدبر و منتظم شہر ہتاج کا تھا اور اسکے برادران عمزاد انتظام بلد مین
اسکے شریک و اعوان تھے اور نام اسکا مرھف بن واقد تھا اور میل و رغبت اسکی جانب عرب کے روم سے بہت زیادہ تھی پس جب

اُسنے نامہ خدمت مین عیاض کی پہونچایا اور عیاض نے صلح کو قبول کیا تاکہ اقامت اس مقام کی طول نہو تو مرعف نے قصد
مراجعت کا کیا مگر وقت روانگی کے اُسنے عیاض سے کہا آگاہ ہوا اے امیر مین وہ نہین ہون کہ خیر خواہی عرب سے باز رہون
اور خیر خواہی بیدین کی کرون حال یہ ہی کہ اس گمراہ نے ایسی ایسی فکر کی ہی اسصورت مین اگر تم لوگ یہان سے کوچ کر کے
کہین کمین گاہ مین اسکی زوجہ کی گھات پر رہو اور اُسکو مع اسکے ہمراہیون کے گرفتار کر لو تو جسطرح اور جو اطاعت
یالنس سے چاہو گے وہ فی الفور وبے تامل تسلیم کریگا اور اپنا شہر بھی حوالہ کر دیگا بس چاہیے کہ جو مین کہتا ہون وہ کرو یہ
سنکے عیاض رضنے جواب دیا ہم ایسے نہین کہ قول کر کے دغا کرین اور امید ہی کہ حق تعالی ہماری صدق نیت پر نظر کر کے ہمکو
فتحیاب و فیروزمند کرے راوی کہتا ہی مجھسے روایت کی مالک بن بشر بن عامر نے اور وہ اُن لوگون مین تھا جو فتوح
شام و دیار بکر و دیار ربیعہ مین حاضر تھا چنانچہ اُسنے کہا جسوقت مرعف وہ باتین عیاض رض سے کہہ رہا تھا ناگاہ سامنے سے گرد
اوڑتی ہوئی نمودار ہوئی یہ دیکھکر عیاض نے میسرہ بن مسروق سے کہا سوار ہو کر جا دیکھ تو یہ کیسی گرد ہی تب میسرہ اور ایک
جماعت صحابہ مین سے سوار ہو کر گئے تاآنکہ میسرہ فورا پھر آیا اور کہنے لگا اے امیر آپ کو مژدہ او فتح مبارک ہو عیاض
نے پوچھا اے ابن مسروق کیا خبر ہی اُسنے کہا یہ لشکر ابن ہبیرۃ المازنی کا ہی کہ بہت سے بلاد کفار کو تاراج کرتا ہوا
آیا ہی اور مال کثیر اور آدمیون کو اسیر کر لایا ہی یہ خوشخبری سنکے چہرہ عیاض کا روشن ہو گیا اور واسطے پیشوائی
ابن ہبیرۃ المازنی کے آگے بڑھے یہان تک کہ مازنی داخل ہوا اور عیاض و جماعت مسلمین پر سلام کیا و متاع
و غنائم سامنے عیاض کے رکھا اسوقت مرعف بن اقدتیا ل دیکھ رہا تھا یہان تک کہ ایک لڑکی وہ بھی پیش
کی گئی کہ اسکے جمال و تجمل سے خورشید خجل تھا اور اُسپر شاہان عجم کی عیان تھی یہ دیکھکر مسلمانون نے طرف زمین
کے اپنی نگاہین پست کین اور اداب الٰہی موافق اُسکے ارشاد کے بجا لائے قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ یعنے
اے نبی تو مومنون سے کہدے کہ اپنی نگاہین نیچی رکھین پھر جسوقت مرعف نے اُس لڑکی یعنے میمونہ کو دیکھا تو بے اختیار
کہنے لگا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہر آینہ اے مسلمانو دین تمہارا حق ہی اور قول تمہارا صدق ہی
تب عیاض رض نے کہا اے شخص تیرا کیا حال ہی اور تجھپر کونسا امر منکشف ہوا جو تو نے اقرار شہادتین کا کیا اُسنے کہا یہی
لڑکی زوجہ یالنس مالک ہتاج کی ہی جسکا ذکر ابھی مین تمسے کرتا تھا حق تعالی نے اُسکو تمہارے ہاتھ لگا دیا یہ سنکے
عیاض نے سجدۂ شکر پروردگار ادا کیا پھر جب سجدے سے سر اُٹھایا تو کہا جو کوئی تقوی کرتا ہی اور خدا سے ڈرتا ہی
حق تعالی اُسکو رستگار کرتا ہی اور اُسے روزی دیتا ہی جدھر سے اُسکا گمان ہی اور اُدھر سے بھی جو اُسکے گمان سے باہر
ہی **واقدی** رہ نے کہا کہ جب میمونہ اپنے میکے سے چلی اور اُسکے ہمراہ بہت سی لڑکیان اعیان نصاریٰ
کی تھین اتفاقاً اُسی سرزمین پر جس راستے قافلہ میمونہ کا جاتا تھا گذر قیس بن ہبیرۃ المازنی کا مع لشکر ہوا تو مازنی
نے میمونہ اور اسکے ہمراہیون کو گرفتار کر لیا اور عیاض بن غنم رض کے حضور مین حاضر لایا اُسوقت عیاض رض نے

مرہف سے کہا تو یانس کے پاس پھر جا اور اپنے اسلام کو مخفی رکھ اور جو کچھ تو نے یہاں دیکھا اور سنا ہی اس سے بیان کر اور اہل اسلام کی خیر خواہی کر اور اُس سے کہدے کہ اگر وہ اپنے اہل کا ارادہ رکھتا ہو یعنے اگر اسکو اپنی زوجہ کی خواہش وطلب ہو تو وہ اپنا قلعہ ہمارے تئیں تفویض کرے اور جو امر ہم اُس سے چاہیں وہ قبول کرے چنانچہ مرہف نے یہان سے مراجعت کی اور یانس کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا تو یہ امر اُسپر بہت شاق و صدمۂ عظیم ہوا تب مرہف سے مشورہ کیا کہ اب تیری کیا رائے ہے اُسنے کہا آپ یقین جانیے کہ یہ قوم عرب جو قول کرتے ہین اُسکو وفا کرتے ہین اور اسی سبب سے یہ لوگ ہمپر ظفریاب ہوئے ہین پس میرے نزدیک مصلحت اور خیر اسی مین ہی کہ آپ قلعہ انکو تسلیم کر دیجیے تو وہ آپ کو زوجہ آپکی اور جو کچھ آپکا ہی دیوینگے اور مین اس بات کی ضمانت کرتا ہون یانس نے کہا اے مرہف تو اُنکے پاس جا اور اُنہین سے دس مرد معتمد طلب کر کہ وہ ہمارے پاس اگر ہمارے ایفاے مطلوب پر حلف کرین پس اگر وہ اس بات مین عہد وفا کرینگے تو اُنکے لیے مین قلعہ خالی کر دونگا اور ہمارے پاس ایسے شخص کو لانا جسکا قول مقبول عند الجمہور اور فعل اُسکا مشکور ہو تاکہ میری خاطر کو اُنسے وثوق ہو اور چاہیے کہ وہ شخص ایسا ہو جسکا ذکر شجاعت مشہور ہو اور فتح کرنے مین بلاد شام کے وہ معروف ہو اور قیود ایسے اوصاف سے مراد اُسکی بطلب خالد بن الولید تھی اور یہ تجویز اُس ملعون کی اس ارادے سے تھی کہ اُن لوگون کو اس حیلے و مکر سے طلب کر کے گرفتار کر لیوے اور اُنکے بدلے مین اپنی زوجہ کی مخلصی کراوے چنانچہ مرہف پاس عیاض رض کے آیا اور جو کچھ یانس نے کہدیا تھا وہ بیان کیا تب عیاض رض نے کہا اے مرہف اس مردود کا ارادہ یہ ہی کہ وہ ہمسے خدع و فریب کرے اور ہم اپنے پروردگار سے امید رکھتے ہین کہ مکر اُسکا اسی کی طرف عائد ہوگا اور یہ آیہ پڑھا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ یعنے خداے تعالی مفسدون کے کام درست نہین کرتا اور انجام کار اُنکا بخیر نہین ہوتا یہ سنکے خالد نے عیاض رض سے کہا اے امیر مجھے جانے دو مین اس قلعہ پر چڑھ جاونگا حق تعالی راہ راست کا موفق ہی عیاض نے کہا بہتر ہی برکات و عنایات خدا پر تکیہ کر کے عزم کرو وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ یعنے قدرت و قوت خداداد ہوا کرتی ہی چنانچہ خالد و مقداد و عمار و سعید بن زید و عمرو بن معدیکرب و مسیب بن نجبیہ و قیس بن ہبیرہ و ضرار بن الازور و عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اجمعین یہ سب بہادر روانہ ہوئے اور اُنکے آگے آگے مرہف تھا یہان تک کہ باب قلعہ پر پہونچے اور اُس دشمن خدا نے یہ تدبیر کر رکھی تھی کہ غلامون خادمون کو درکات و درہ قلعہ مین بٹھا کر حکم دیا تھا کہ جب وہ لوگ داخل ہون تو اُنکے ہتھیار رکھوا لیوین چنانچہ اُن غلامون نے ایسا ہی کیا کہ سب کے ہتھیار لیے لئے مگر خالد و عبدالرحمن و ضرار ان تینون نے ہتھیار نہین دیے اور کہنے لگے ہم وہ نہین ہین جو اپنے ہتھیار غیرون کے حوالے کرین اگر اُسکو منظور ہو تو ہم اُسکے پاس مسلح جاوینگے اور نہین تو ہم جدھر سے آئے ہین اُدھر ہی پھرے جاتے ہین تب مرہف پاس یانس کے گیا اور کہا سب نے ہتھیار حوالے کیے مگر تین آدمی نے ہتھیار نہین دیے پر وہ کیا قدرت رکھتے ہین اور کیا کر سکتے ہین انکو انکے حال پر چھوڑ دیجیے جسطرح چاہین چلے آوین بالفرض اگر وہ آگ بھی ہونگے

تو بھی ہمکو کچھ ہرگز نہین پہنچا سکتے ہین پس چاہیے کہ تو جزع و ہراس کو انپر ثابت ہونے ندے تا انکو طمع و حوصلہ ہو یہ کلام سنکر
یانس نے کہا قسم ہو حق مسیح کی بے شبہ تو سچ کہتا ہی کہدے انسے کہ وہ سب ہتھیار باندھے ہوئے آوین تا ان سب
پر ثابت ہو کہ ہم انسے کچھ خوف نہین کرتے ہین اور سوا اسکے اس صورت مین انکے دلون مین ہمسے وحشت بھی
نہ ہوگی غرض کہ مرسف گیا اور سپاہیون کو حکم کیا کہ جس جس کا ہتھیار لیا گیا ہی واپس کردو پھر انکو ہتھیار دیکر مراد لیچلا
جب وسط قلعہ مین پہونچے تو یکایک یانس سے ملاقات ہوئی کہ وہ وہان منتظر کھڑا تھا پھر جسوقت اسکی آنکھین
صحابہ سے دوچار ہوئین تو اسکے دل مین رعب چھا گیا اور ہیبت سما گئی اسوجہ سے کہ کوئی خدا سے خوف
رکھتا ہو اس سے ہر شی ڈرتی ہی چنانچہ یانس تھرانے لگا اور گرا پڑتا تھا وحال آنکہ اسنے پہلے سے اپنے خواص اصحاب
کو فہمائش اس بات کی کردی تھی کہ جب مجکو دیکھو مین انکے قریب ہوا ہون اور انسے مصافحہ کرتا ہون تو یکبارگی تم انکو گرفتار
کر لیجیو پھر جب خالد نے ان لوگون کے بشرے کی طرف نگاہ کی تو انکے ما فی الضمیر کو بتفرس دریافت کرکے یانس سے
خطاب کیا کہ اے بطریق ہرچند خودباش تو نہین جانتا ہم وہ قوم ہین کہ ہم مکر و کید نہین کرتے ہین ہر آئینہ تمنے بہت سے
لوگ کو بیہودہ ہلاک کیا اور انکے بلاد لے لئے یہ کہکے اپنی تلوار ہلانے اور چمکانے لگا اور یانس کو خوف مین لایا اور اسکو دہشت
مین ڈالا یہانتک کہ یانس کے خیال مین یہ سمایا کہ جتنے لوگ قلعہ مین تھے سب انھین مین سے اسکو نظر آنے لگے آخر خالد آگے بڑھا اور
یانس کی رگ گردن پر ایسی ضرب شمشیر لگائی کہ اسکے سینے تک اتر گئی اور دیگر صحابہ نے یکبارگی اہل قلعہ پر ہجوم و یورش کرکے
تلوارین مارنے لگے اور کشتون کے پشتے کردیے اور حال یہ تھا کہ دیہات ہتاج سے باشندگان فسطاس و فرساط کو واسطے
قتال مسلمین کے یانس نے جمع کر رکھا تھا چنانچہ جسوقت یانس کو خالد نے قتل کیا اور اہل فسطاس و فرساط نے معاینہ کی
استقامت و ثابت قدمی قتال اہل قلعہ پر اس شد و مد سے دیکھی تو وہ لوگ آپس مین کہنے لگے تم خوب جانتے ہو کہ اہل عرب اپنے اصحاب
وہمراہیون سے غافل و بے پروا نہین رہتے ہین بلکہ انکے معاون و مددگار رہتے ہین و تحقیق کہ انھون نے ہر گاہ بلاد آمد و دیگر بلاد
کو فتح کر لیا ہی تو شہر ہتاج وغیرہ کب انکو مانع ہو سکتے ہین پس چاہیے کہ ہم لوگ اپنے لیے مسلمین کے نزدیک سوخ اختیار کرین
اور انکے ہمراہ ہوکر اہل قلعہ سے لڑین چنانچہ ایسا ہی کیا کہ انھون نے بھی تلوارین میان سے لین اور مسلمین کے ساتھ ہوکر قلعہ
والون کو قتل کرنا شروع کیا اور ادہر لشکر اسلام مین جو بیرون قلعہ گوش بر آواز تھے سو جسوقت عیاض بن غنم نے اندرون قلعہ
سے شور و غوغا سنا تو کہنے لگے آگاہ ہو اے مسلمانو کہ ہر آئینہ یانس نے ساتھ خالد اور اسکے ہمراہیون کے غدر و عہد شکنی کی پس
اے مجاہدین لازم ہی کہ اپنے تئین ان تک بہت جلد پہونچاؤ یہ سنتے ہی ابو الہول مع چار سو اپنے اصحاب کے فوراً نکل
پڑا اور وہ سب پیدل تھے چنانچہ یہ سب پہاڑی پر چڑھ کر قلعے کی طرف اتر پڑے پھر جو جو اہل قلعہ مین سے بھاگے جاتے
تھے انکو تہ تیغ کیا یہانتک کہ انمین سے کوئی بھاگ نہ بچا اور ہنوز ابو الہول اور اصحاب اسکے داخل قلعہ نہوئے تھے کہ خالد
نے قلعہ فتح کر لیا تھا اور اسپر تسلط بخوبی کر چکا تھا وبعد ازان عیاض اور سارے مسلمین قلعہ مین در آئے اور جو کچھ اس قلعہ

مین تھا سب پر قبضہ کیا اور عیاض نے سارا اپنے مولا یعنے غلام آزاد کردہ کو اُس قلعہ پر والی و حاکم کیا اور اسکے ہمراہ سو آدمی تعینات کئے اور اہل قسطاس و قساط کے لئے اور واسطے بقیہ مردم قلعہ کے ایک نوشتہ لکھا اس باب مین کہ وہ لوگ کبھی کسی عورت سے زناکاری نکرین اور اس بات پر شاہد کیے گئے خالدؓ و مقدادؓ و عمارؓ و معاذؓ و شرحبیلؓ و عبدالرحمن بن ابی بکرؓ و ضرارؓ اور عیاضؓ نے اُن اسیرون کو بھی رہا کیا جنکو قیس بن ہبیرہ گرفتار کر لایا تھا و بعد ازان عیاضؓ نے بطلب میافارقین کوچ کیا تا آنکہ اثنائے راہ مین باشندگان کوہ میافارقین و اہل الجزیرہ اور عرب و ہان قبائل تنان حرب الکلاب نے پیشروی کر کے پیہم پاس عیاض بن غنمؓ کے حاضر ہو گئے سو عیاضؓ نے اُنکو امان دی اور اُنپر جزیہ مقرر کر لیا اور ان آتسیعون کو اُنکے شہرون کو رخصت کر دیا اور اکابر میافارقین کے عیاضؓ کی ملاقات کو آئے اور اُنکے حسن سیرت اور طیب عدالت پر شکر گذاری کی اور واسطے عیاضؓ اور مسلمین کے سامان ضیافات مہیا کیا اور عیاضؓ نے دامن کوہ مین بطرف میدان خیمہ گاہ کیا اور دس روز وہان مقام رکھا بعد ازان سارے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرکے اُنسے مشورہ طلب کیا اور کہا میرا ارادہ کوچ کا طرف دیار ارمنیہ اور طرف ارض روم کے ہی تو چاہیے کہ تم لوگ رحمکم اللہ مجکو مشورہ دو کہ کس راستے پر اور کدھر سے ہم اُدھر کو چلین تب ایک شخص نے معاہدین مین سے جو سب سے زیادہ اُن بلاد کا عارف تھا عرض کی کہ اے امیر اگر مجکو اجازت ہو تو مین عرض کرون عیاضؓ نے کہا جسکے پاس کوئی رائے اور تدبیر ہو چاہیے کہ وہ بیان کرے تب اُسنے عرض کی آپ خوب بیقین کیجیے کہ اگر آپ ابھی قصد ارمنیہ کا کرینگے تو آپ کو وہان ایک زمانہ طویل گذریگا لہذا بالفعل بہتر یہ ہی کہ یہان سے قریب ایک قلعہ بلند و محکم واقع ہی اُسکا نام حصن لغوب ہی اور نام والی قلعہ کا بطالقوس بن کنعان بن عیدیوس ہی اور وہ صاحب جیش عرمرم یعنے خداوند لشکر اعظم ہی اُسپر عزم کیجیے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ

ذکر فتح حصن لغوب

بعد ازان اُس شخص نے کہا اے امیر جاننا چاہیے کہ بہت سی گڑھیان اور اکثر قلعے بطالقوس کے تحت حکومت اور زیر دست ہین اور بارہا وہ یہان سے سوار ہو کر بطمع تاراج باشندگان اُن شہرون کے جاتا ہی اور غارتگری کرتا ہی لہذا رائے یہ ہی کہ اگر آپ اسپر لشکر کشی کیجیے تو امید ہی کہ حق تعالی آپکی فتح کرے کیونکہ اگر آپ اس قلعہ کو فتح کر لینگے تو جہان کہین کا آپ ارادہ کرینگے وہان جا سکینگے و نیز موجب خوشدلی و طمانینت قلبی اُس شخص کی ہوگی جسکو آپ اپنے اصحاب مین سے اپنی طرف سے یہان کا خلیفہ مقرر کر جاوینگے یہ سنکے عیاضؓ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جو کچھ اس شخص نے کلام کیا تمنے سنا اسمین تمہاری کیا رائے ہی تب خالدؓ نے کہا کہ کلام اس شخص کا حق اور نطق اسکا صدق ہی آپ عزم کیجیے اور حق تعالی پر تکیہ و توکل رکھیے بعد ازان وہ لوگ عیاضؓ کے پاس سے لینے اپنے مقامون پر

ف
ارض الروم
پچھم کو ہی
بلندی ۱۹۱ درجہ
نام شہر

آئے اور تمام شب اِس فکر مین بسر کی کہ کس شخص کو طرف اس قلعے کے بھیجنا چاہیے آخر ہر ایک نے بالاتفاق یوقنا کو اختیار
کیا اور یوقنا کو پاس عیاض رضؓ کے بلوایا تب عیاض رضؓ نے یوقنا سے کہا اے عبداللہ یوقنا جمیع اصحاب کی راے نے
تجھپر اتفاق کیا ہی کہ تو ہی اس قلعے مین جا اس امر مین تیری کیا راے ہی یوقنا نے کہا حق تعالی امیر کے امور کی صلاح
کرے مجھے منظور ہی کہ یہ قلعہ سخت و شوار گذار ہی اور جب وہان مین پہونچون تو احتمال طول امر ہی مباداکہ یہ وقت فوت ہو جاوے
اور معلوم نہین کہ انجام اسکا کیا ہو ولیکن مین بہرحال اپنی جان خدا و رسول کے واسطے نثار کرتا ہون چنانچہ مین اپنے
برادران بحزاد سے ایک سو مرد کو لیجا کر کسی گوشے مین فلاحین کے بطور کمین آتار دیتا ہون اور اپنی عورتون و اولاد کو
مقام لقفرین چھوڑتا ہون و مین باشندگان فلاحین مین جا ملتا ہون اس تدبیر سے اگر شمول اُن باشندون کے اُس قلعے
مین میرا گذر ہو گیا تو انشاء اللہ تعالی تسخیر قلعہ کرتے ہین عیاض رضؓ نے کہا اے عبداللہ تیرا امر اور تیری حیلہ گری سارے
نصرانیون مین مشتہر ہو رہی ہی مین ڈرتا ہون کہ تو اسطرح وہان جاکر اپنے تئین اور اپنے ہمراہیون کو مہلکے مین ڈالیگا کہ وہ تم سب کو
گرفتار کر لیوینگے اور حق تعالی نے فرمایا ہی لَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ یعنے اپنے تئین اپنے ہاتھون ہلاکت مین نہ ڈالو تب
یوقنا رحؒ نے کہا پھر اگر یہ منظور نہین ہی تو مجکو اذن دیجئے کہ انکے بلاد پر بطریق تاخت و تاراج کے جاوین عیاض رضؓ نے کہا ہان
اجازت ہی اُسوقت یوقنا اپنے ہمراہیون کو ساتھ لیکے نکلا اور وہ سب ہزار مرد اُسکی قوم سے تھے اور اُن سبھون نے
شہرہاے اَرزَن و سَرد و سَعرد و دیاباسا و حیزان و معدن پر عزم بالجزم کیا واقدی رحؒ نے کہا ناگاہ قضا و قدر
الہی سے ایسا ہوا کہ مالک شہرہاے سعرد و حیزان و معدن و بہوطراجر و سلوا اس کو جسکا نام حرسلوا تھا ساتھ
بطالقون کے عناد تھی اور درمیان ان دونون کے جنگ رہا کرتی تھی اور ایک دوسرے کے درپے تخریب رہتا تھا
پھر جب خبر آمد صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منتشر ہوئی اور یہ سب صحابہ میافارقین مین تھے اسوقت باشندگان
بلاد مذکورہ کے صاحب سعرد کو مشورہ بجرب دینے لگے مگر اُسنے اپنے مین طاقت محاربہ ساتھ عرب کے نپائی تو
اسنے ہدایاے نفیسہ ہمراہ لیکر خود پاس بطالقون کے چلا تا اس سے بعد مصالحہ فیمابین کے صلاح و مشورت
کرے کہ قتال مسلمین پر یکدست و یکدل ہو جاوین چنانچہ اس عرصے مین کہ وہ ہدایا اپنے ہمراہ لیے ہوئے جاتا تھا
کہ ایک قریہ مین جسکا نام امرغیر تھا جا اُترا اور گھوڑون کو واسطے رفع ماندگی اور چرنے کے چھوڑ دیا اور اسی انتظار مین
روانگی پر آمادہ بیٹھا تھا و اتفاقاً اُسی حوالی مین یوقنا بھی گھات و تاک مین لگے تھے کہ ناگاہ اُنھون نے اُس
قریہ کو گھیر لیا اور جو لوگ اسمین موجود تھے اُنکو گرفتار کر لیا چنانچہ بشمول اُن لوگون کے وہ بطریق یعنے حرسلوا والی سعرد
بھی مع ہمراہیان اپنے اسیر ہو گیا پس وہ شب تو دار و گیر مین گذری جب صبح ہوئی اور قیدی پیش کیے گئے تو یوقنا نے
اُنسے خطاب کیا کہ دیکھو حق تعالی نے کیسا مجکو تمپر منصور و مظفر کیا اور آگاہ ہو کہ مین بھی ملوک روم سے ہون کہ مالک بلاد
تھا اور لشکر کشی اور فرمان روائی کرتا تھا اور صلیب پرستی بھی کی اور قربان گاہ سے تقرب رکھتا تھا جب حق تعالی نے اُس

قوم کو یہان بھیجا تو مینے انکے حالات کی نیز وہش و آزمائش کی اور انکے کامون پر نظر کی تو مجکو خوب ثابت ہوا کہ حق بجانب انکے ہی تب مینے انکے قول و فعل کی پیروی کی وحال آنکہ ہم ممالک شام مین ایسی قدرت رکھتے تھے کہ سائر ملوک عجم خصوص کسریٰ مین ہرمز اور سائر ترک و دیلم ہمسے عاجز وہراسان تھے اور تمام مزرعات روے زمین ہمارے لیے تھی اور ہم کچھ پروا عرب تک نہ کرتے تھے یہانتک کہ باینہمہ مکنت و قدرت کے جب عرب نے ہمپر خروج کیا تو انکے رعب و صولت سے ذائقہ ہمارا تلخ ہوگیا اور ساری شجاعت و جسارت ہماری جاتی رہی تا آنکہ وہ ہمارے تمام قلعون او رحصنون کے مالک ہوگئے اور ہماری جملہ املاک پر قابض و متصرف ہوئے اور پروردگار نے انکو ہمپر نصرت و فیروزمندی بخشی اسلیے کہ وحدانیت و توحید خداوند مجید کا اشارہ انھین کی طرف کیا جاتا ہی یعنے خلق اللہ مین انھین لوگون کی طرف اشارہ ہی کہ یہی لوگ موحدین خالص ہین الحاصل اگر تم لوگ بھی خداے واحد پر ایمان لاؤ تو دنیا و آخرت مین تمہارے لیے آسائش و فراخی حاصل ہو اور مین تمکو مطلق العنان کردون اور اگر تم انکار کروگے تو مین تمکو آخر تک یعنے تم سب کو قتل کرونگا یہ سنکے ان لوگون نے کہا آج کے روز و شب ہمکو مہلت دو کہ ہم بجاے خود ہا فکر و تدبیر کرین تب یوقنا نے ان سکو مہلت دی بعد حرسلوا لبطریق کے تئین تخلیہ مین بلا کر پوشیدہ اس سے باتین کین اور اس سے کہا تو اس بات پر عمل کر جسکے سبب جہنم سے تیری گلو خلاصی ہو اور اسلام قبول کرے اور تو اپنے تئین مودی و آمادہ کر یہانتک کہ جو باتین ہمنے سنی ہین کہ وہ درمیان تیرے اور صاحب اس قلعہ یعنے یطالقون کے واقع ہی تجکو اسپر دسترس ہو جاوے تب اس بطریق یعنے حرسلوا نے کہا تم سچ کہتے ہو مگر تمکو اس راز درپردہ کی کسنے خبردی یوقنا نے کہا مجھے خدا و رسول نے اس امر پر مطلع کیا مگر تو یہ بیان کر کہ باعث عداوت درمیان تیرے اور اسکے کیا ہی حرسلوا نے کہا سبب عداوت یہ ہی کہ یطالقون نے اپنے عقد تزویج کے لیے خواستگاری میری دختر سے کی تھی اور میرے پاس بہلا اور پیام بھیجا تھا مینے پھیر دیا اور انکار کیا تھا یہ وجہ میرے اور اسکے عداوت کی ہوئی ہی یہانتک کہ وہ میرے بلاد پر تاخت و تاراج لاتا ہی اور مین اسکے شہرون پر غارتگری کرتا ہون اور اب مین اسکے پاس ہدیہ و نذر لیکر ملنے جاتا تھا تاکہ ہم اور وہ یکدست و یکدل ہو جاوین ناگاہ تم آپڑے اور مجھے گرفتار کرلیا یوقنا نے جواب دیا کہ جو امر خیر مین اپنے لیے چاہتا ہون وہی تیرے حق مین بھی ارادہ رکھتا ہون اور مین تجھے جبر و زبردستی بھی نہین کرتا ہون کہ تو اپنا دین چھوڑ دے ولیکن مجھسے معاہدہ کر اس امر پر کہ تو ہمسے خلاف و انحراف نکرے اور مین تجھے رہا کرتا ہون چاہیے کہ تو والی قلعہ کے پاس جاکر اسکے سامنے انکساری و فروتنی ظاہر کر اور اظہار اپنی ندامت و پشیمانی کا کر کہ مین دربارۂ تزویج اپنی دختر سے تمہارے پیام کو رد کرکے بہت شرمسار ہوا ہون اغراب یعنے اسکو اپنے ہمراہ لیا اور بزینت و آرائش تمام آراستہ کیا اور مال کثیر بطریق جہیز اسکے ساتھ کیا اس ارادے سے کہ مین اسکو تمہارے لیے ہدیہ پیشکش کرون پھر جب مین اسکو ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہانتک کہ جسوقت فلان قریہ مین پہونچا تو یکایک قوم عرب برجستہ مجھپر آپڑے اور تمام مال و اسباب ہمارا لوٹ لیا اور ہمارے آدمیون کو گرفتار کرلیا

اور مین اُنسے اپنے تئین بچا کر تمہارے پاس بھاگ آیا ہون تاکہ تم میری دستگیری کرو اور میری دختر کو قید عرب سے چھوڑادو
غرض کہ جب وہ یہ بیان سُنیگا تو طمع اُسکو دامنگیر ہوگی اور شوق دلی کی کشش سے وہ ہماری طرف نکل پڑیگا اُسوقت امید قوی
کہ حق تعالی ہمکو ظفر و نصرت و فتحیاب کریگا پھر انشاء اللہ جب ہم اِس قلعے پر متسلط و مالک ہونگے تو البتہ تو اپنے بلاد پر بدستور
باقی رہیگا اور امان و اطمینان سے گذران کریگا اور تو خوب جان لے کہ فعل میرا اُونہی فعل عرب ہے جو کچھ مین کرونگا اُسکو تمام
عرب بُرا اور ملامت کرینگے اور برابر جاری رکھینگے چنانچہ جب اُس بطریق نے یہ کلام یوقنا کا سُنا تو کہنے لگا مین یون ہی کرونگا لیکن
مین ڈرتا ہون کہ مسیح کا مجھپر غضب ہوگا اِس بات سے کہ مین اپنے اہل دین پر مکر و خدع کرتا ہون یوقنا نے کہا کہ اگر تیرے
زعم مین یہ گناہ ہو تو یہ تیرا بار مین اپنے اُوپر لیتا ہون یعنے تیرا گناہ میرے ذمے ہو تو مجھپر چھوڑ دے کہ عیسی بن مریم روز قیامت
تجھسے اِسکا مطالبہ نکرینگے بطریق نے کہا اگر ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو تو مین اِس کام کو کرتا ہون اور یہ میرے نزدیک کوئی
دشوار نہین ہے لیکن مجھکو یہ اندیشہ ہے کہ جیسا تم کہتے ہو ہرگاہ مین اُسکو بجا لایا اور شاید کہ وہ اپنے قلعے سے نہ نکلا بلکہ اُسنے
اپنے اصحاب مین سے کسی کو با جمیعت میری اعانت و نصرت کے لیے میرے ساتھ کر دیا تو تمہارے دشمن سے
تمکو کچھ فائدہ حاصل نہوگا تب یوقنا نے کہا پھر کیا تدبیر کرنی چاہیے حرسلوا البطریق نے کہا میری راے مین اِسکے سوا ایک
دوسری صورت ہے یوقنا نے پوچھا وہ کیا ہے اُسنے کہا تم اپنے اصحاب کو اسپان سوار ہمراہ لیکر چلو اور مین بھی تمہارے
ہمرکاب ہون اور صبح ہونے پاوے کہ قلعہ تک جا پہنچین پھر جب وہ مشرف و زیر نظر ہو جاوے تو میرا گھوڑا اور میرا
ہتھیار مجھکو دو کہ مین گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا بہت جلد وہان جا پہونچون اور جسوقت بطالقون کو ہمراہ اُسکے
اسباب و دولت کے دیکھون اور میری اُسکی چار آنکھین ہون تو مین اپنے سر پر خاک ڈالکر شور و فریاد کرون اے ملک
عربون نے میرے اصحاب اور میرے غلامون کو پکڑ لیا اور جو کچھ آپ کے لیے ہدیہ و نذر میرے ہمراہ تھا لوٹ لیا ہے
جب وہ کہیگا کہ عرب کہان ہین تو مین کہونگا کہ قلعہ سے ایک فرسخ پر نازل ہین پھر جسوقت وہ یہ بات سُنیگا
تو ممکن نہین کہ وہ میری نصرت سے تاخیر کرے اور سواے اِسکے اُسکو کچھ چارہ نہوگا کہ فوراً تمہاری طرف عزم کرے
اور حال یہ ہے کہ اکثر لشکر اُسکا متفرق ہے کہ جا بجا اُسنے قلعون پر تعینات کر دیا ہے اور اُسکے پاس ہمگی ہزار سوار یا کچھ کم ہونگے
پھر جبکہ یوقنا نے یہ کلام حرسلوا کا سُنا تو اُسکی باتون پر یقین اور وثوق ہوا اور اپنے پاس سے اسیرون کو پاس
عیاض بن غنم کے بھیجدیا چنانچہ وہ اسیر جب عیاض کے پاس پہونچے تو اُن قیدیون کو فرمایا ہم تمکو رہا کرتے ہین
اِس شرط پر کہ تم لوگون مین جا کر ہمارے احسانات بیان کرو اُنھون نے کہا ہان البتہ ہم آپکا ذکر خیر مشتہر کرینگے اور
کیونکر نکرینگے کہ آپ ہماری جان بخشی اور رہائی کرتے ہین تب عیاض نے اُن بندیون کو چھوڑ دیا جب وہ لوگ ہر طرف
منتشر ہوے اور باشندگان بلاد نے حسن سیرت و طیب عدالت امیر اسلام کی سُنی تو اطاعت و فرمانبرداری مین سب
حاضر ہوے اور اِدھر یوقنا اُسی رات کو اپنی جمیعت لیکر طرف قلعہ بطالقون کے روانہ ہوے ہنوز سپیدۂ فجر نمودار نہوا

تھا کر سامنے قلعے کے جا پہونچے اسوقت یوقنا نے جرسلوا لبطریق کو رخصت کیا اور اُس سے عہد واثق لیا اور اُسکا گھوڑا اور سلاح دیدیا اور وہ اُنکے پاس سے یون چلا جیسے کوئی اپنے تئین کسی سے چھوڑا کر بھاگتا ہی اور وہ چند قدم جانب قلعہ گیا تھا کہ اُسنے ملک بطالقون کو سامنے طرف قلعہ شور کے جاتے دیکھا اور اُسکے ساتھ ہزار سوار اور ہزار پیادے تھے اور اُسوقت سبب اُسکے خروج کا یہ ہوا تھا کہ کچھ لوگ اُسکے اصحاب مین سے جو کنیسہ قدیم مین رہتے تھے اُنھون نے اگرچہ کچھ ہمراہیان یوقنا کے ہاتھ سے اذیت پائی تھی وہ بطریق بطالقون سے بطریق استغاثہ بیان کیا تھا پس یہ اُسی ارادے سے چلا تھا کہ اُن مستغیثون کو دست یوقنا سے نجات دے تا اُنکا اُسی ہنگام مین جبتک بطریق جرسلوا رو برو بطالقون کے پہونچا تو پیدل ہو کر بالحاح و زاری پیش آیا اور حال اپنا بیان کر کے اُسکو نرم دل کیا اُسنے پوچھا آخر تو نے کیونکر مخلصی پائی اُسنے کہا مین اپنے ہاتھ بندھے ہوئے چھوڑ کر اِس گھوڑے پر سوار ہو بھاگا پھر جب اُنھون نے مجھے بھاگتے دیکھا تو وہ بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور میرا تعاقب کیا اور میرے پیچھے لگے ہوئے یہین قریب آگئے ہین جب بطالقون نے یہ احوال سنا تو اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہو چنانچہ اُسیوقت بطلب یوقنا روانہ ہوا اور کہنے لگا یہ وہی شخص ہی جسکا ارادہ کرکے مین چلا تھا سو خدا نے خود اُسکو ہم تک پہونچا دیا تو چاہیے کہ اُسپر یورش کرو اور کوئی اُنمین سے بچنے نپاوے بھاگ کر اُنکو نیزون سے چھید ڈالو اور یوقنا نے بحلم و تحمل تمام تامل کیا اور ہر طرف سے شور مچا اور رنج و بلا نے ہاتھ پھیلایا اُسوقت یوقنا اور اُسکے اصحاب خداوند عز و جل سے طلب اعانت و امداد کرتے تھے چنانچہ اُسوقت کہ یہ لوگ قریب بہلاکت تھے کہ ناگاہ ایک جانب بلندی سے کنوتیان گھوڑونکی دور سے نظر آنے لگین اور کہو یا کہ وہ بطریق تساقط لوٹے پڑتے ہین آخر جب وہ اور قریب ہوئے اور یوقنا نے اُنکو بنظر غور دیکھا تو اتفاقاً وہ سب اصحاب رسول خدا تھے صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سب تین ہزار تھے اور افسر اُنکا خالد بن الولید تھا اور باعث اس لشکر کے آنیکا یہ ہوا کہ جب یوقنا اپنے بنی اعمام کو ہمراہ لیکر عیاض سے رخصت ہو کر بقصد قلعہ نغوب روانہ ہوا تھا تو عیاض نے اُسکے حق مین اندیشہ کرکے لشکر سوارون کا بسر کردگی خالد کے روانہ کر دیا تھا چنانچہ خالد کو جسوقت اِس نواحی مین احوال یوقنا معلوم ہوا تو گھوڑون کی باگین چھوڑ دین اور بگ ٹٹ آپہونچے اور پکار کر کہا ای اہل ایمان اے حاملان قرآن گھیر لو ان صلیب پرستون کو اور ذکر اللہ مین اپنی آوازون کو بلند کرو راوی نے کہا جب یوقنا نے یہ دیکھا کہ نصرت خدا آپہونچی تو شان اپنی عظیم سمجھ کر صاحب قلعہ سے مقابل ہوئے اور اُسکی شان عظمت سے اُسکو پہچانا اور اُس سے تیغ زنی و نیزہ بازی ہونے لگی آخر یوقنا نے نیزہ مار کر زمین پر اُسکو گرا دیا اور خالد نے اور اُسکے اصحاب نے لشکر بطالقون کے ساتھ وہ کام کیے جو آگ لکڑی سے کرتی ہی آخر جب یوقنا نے صاحب قلعہ یعنے بطالقون کو قتل کیا تو اُسکا سر کاٹکر نیزے پر بلند کیا اور اُسکے لشکر سے پکار کر کہا کہ تم کسکے لیے قتال کرتے ہو ہمنے تو تمھارے صاحب و مالک کو قتل کر ڈالا پھر جب اُنھون نے سر بطالقون بالاے سنان دیکھا تو منھ موڑا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے اُنمین سے اکثر مر کھپ گئے اور باقی پہاڑ پر چڑھ گئے اور اُن قلعون مین جو بطالقون سے متعلق تھے غل پڑ گیا کہ بطالقون مارا گیا آخر وہان کے لوگ نکل بھاگے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ بطالقون کی

ایک زن جہاندیدہ عاقل و زیرک و دور اندیش تھی جب اُسنے اپنے شوہر کا حال ایسا کچھ دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قلعہ و اہل بلاد اکثر مارے
گئے اور باقی منتشر و متفرق ہوگئے تو اُسکو یقین ہوگیا کہ اب اُسکے ملک کو زوال آیا اور اُسکا خانہ خراب اور خانمان تباہ
ہوگیا تب اُسنے اپنے ارکان دولت کے اکابر و مشائخ کو طلب کیا اور کہنے لگی اسے گروہ آگاہ ہو کہ ہر آئینہ صاحب تمہارا
مارا گیا اور جو جمعیت اُسکے ہمراہ تھی پریشان ہوگئی اور عربون کے ہاتھونسے تمپر ایسی واردات گذرین اور ملوک دین نصرانیہ
پر کیسی کیسی مصیبتین پڑین اور دیکھو وہ لوگ کسطرح مالک ملک شام ہوگئے اور سرزمین سبعہ اور دیار بکر اور بلاد مصر پر کیونکر متسلط
ہوگئے صالح امور آنسے قریب ہین شریعت اُنکی جاری ہے اور ذکر اُنکا ہر جا ساری ہے اکثر ملوک و بطارقہ اُنکے دین مین داخل
ہوگئے اور وہ لوگ جس قلعہ پر جاتے ہین فتح کرتے ہین اور جس لشکر سے مقابل ہوتے ہین اُسکو شکست دیتے ہین یہانتک
کہ وہ تمہاری سرزمین مین وارد ہوے اور تمہارے گھرون مین نازل ہوگئے اب تم اپنی رائے رشید سے کیا مشورہ
دیتے ہو اُن لوگون نے جواب دیا اسے ملکہ جو کچھ آپ نے کلام کیا ہم خوب جانتے ہین مگر یہ امر آپ کے امر پر موقوف اور آپ کی رائے
عالی سے متعلق ہے ملکہ نے کہا صلاح یہ ہے کہ تم سب اپنا خون بچاؤ اور اپنے خانمان اور اپنے مال و متاع کی حفاظت کرو اور جسطرح
اور اہل بلاد نے معاملہ کیا ہے وہی تم بھی کرو کہ اگر اُنسے معاملہ کر لوگے تو جان و مال و ننگ و ناموس سے ایمن و مطمئن رہو گے
اور اونکے سایۂ پناہ مین زندگانی بخوشی بسر کروگے یہ سنکے اُن لوگون نے جواب دیا کہ تجویز آپکی عین صواب ہے ملکہ نے کہا پھر تم
مین سے کچھ لوگ ان عربون کے پاس جاوین اور ہمارے سیلیے اُنسے التماس صلح کرین راوی کہتا ہے پھر بعد مشورے
کے وہ سب ملکہ پاس سے رخصت ہوکے پھر اُنمین سے بیس آدمی جو بڑے اخیار و ابرار قوم تھے نہر قلعہ سے عبور کرکے جانب لشکر
خالد روانہ ہوئے جسدم خالد اور جملہ مسلمانون نے اُنکو اپنی طرف آتے دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ سب ساکنان قلعہ
مین تو مسلمانون نے اُنکا استقبال و اُنپر سلام کیا اور اُنکو مرحبا کہا اور اُنکے ہمراہ ہوکر خیمۂ خالد پر لیگئے اُسوقت
خالد فرش خاک پر یعنے زمین بے فرش پر بیٹھے تھے اور خاص اصحاب اُنکے گرد تھے اور وہ سب ہمہ تن بحضور دل و
جان ذکر اللہ مین مشغول تھے اور اُنکے پاس نہ کوئی پردہ دار تھا نہ کوئی دربان چنانچہ ان لوگون نے جاکر خالد اور اصحاب
خالد پر سلام کیا تب خالد نے اپنی جماعت سے خطاب کیا کہ جواب سلام بمزید تحیت مودّی کرو اور یہ آیت پڑھی وَاِذَا
حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْ رُدُّوْھَا یعنے جب کوئی تمھارے تئین کوئی ہدیہ سلام و دعا اور کوئی عطیہ بذل و
عطاے پیشکش کرے تو تم بہتر اُس سے پیش کرو مثلاً جواب سلامٌ علیکم کا وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہو
یا بمثل اُسکے ادا کرو مثلاً سلامٌ علیکم کا جواب علیکم السّلام دو پس اُس قوم مین جو اکابر تھے اور اُنکے دین کے علما
تھے وہ آگے بڑھ کر کہنے لگے تم مین کون امیر ہے جس سے ہم کچھ خطاب و کلام کرین اُن مسلمانون نے جواب دیا کہ ہم مین نہ تو
کوئی امیر ہے اور نہ کوئی ایسا ہے کہ اپنے برادر ایمانی کو بچشم حقارت دیکھے کیونکہ اسلام نے سب کو برابر و یکسان کر لیا اور
دین نے ہمارے وضیع و شریف کو ایک حال پر جمع کر دیا ہم سب عباد اللہ ہین پھر جب اُس قوم نے یہ باتین سنین تو وہ سب کہنے

لگے کہ واللہ تم لوگون کو حق تعالی نے ہم پر نصرت نہین دی مگر اسلیے کہ تم اپنے نبی کی اتباع و پیروی مین ثابت و قائم ہو اور قول تمھارا
اپنے دین مین حق ناطق ہی اور نیت و ارادت تمہاری درست ہی [illegible] ہمارا ابھی تحمل و قرار داد کرو اور جسطرح
پر تمنے سارا اہالی بلاد کا معاملہ کیا ہی ہمکو بھی اسمین [illegible] کرو تب خالد نے کہا اگر تم لوگ ہمارے لیے کسقدر بدل مال کر دوگے
یعنے کتنا جزیہ و محصول دوگے انھون نے کہا جسقدر تم ارادہ رکھتے ہو ہم قبول کرینگے مسلمانون نے کہا ہم یہ نہین چاہتے
ہین مگر اسیقدر جسپر دوم نامی شہر والے راضی ہوئے ہین وہ خوشحال ہین [illegible] ہی کہ جو شخص رحم نہین کرتا اسپر [illegible] رحم
نہین کرتا ہی و بتحقیق ہمنے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی وہ فرماتے تھے کہ شقی کے قلب سے رحمت نکال لی جاتی ہی راوی
نے کہا پھر جب اس قوم نے یہ کلمے سنے تو چہرے انکے فرط شادمانی سے روشن ہوگئے اور کہنے لگے بتحقیق حق تعالی نے تمکو سبب
حق کے نصرت دی ہی یعنے تمکو نصرت دینی حق ہی کیونکہ تم مستحق نصرت ہو اور تم تمھارے دین مین سواے حق کے اور کچھ نہین
دیکھتے ہین بالاخر وہ سب کے سب اسلام لائے اور اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور ان سب کو انکے کنیسون مین جا بجا جمع کر کے
جو جو حسن سیرت و مکارم اخلاق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا اور جو کچھ انکے کلمات [illegible] سے سنا تھا بیان
کیا یہ سنکے اہل شہر نے جواب دیا ہم [illegible]
و دین ہو پس لابد ہی کہ جس امر مین تم اپنے لیے راضی ہو اسی مین ہماری بھی رضا ہی چنانچہ الغرض وہ اسلام لائے مگر [illegible]
وا تا ملکہ نے جسوقت یہ باتین سنین تو دل اسکا کشادہ و شادمان ہوا اور [illegible] پاس خالد کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ [illegible]
سے شہر اترکر ہمارے قلعے مین آؤ پھر انکے لیے شہر کا پل بند ہوا [illegible]
اترے اور اس جا پر ملکہ اپنے محل سے مشرف و نگران تھی اور انکی طرف نظر رکھتی تھی اور اسنے یہ دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ قوم مستحق [illegible]
و طالب آخرت ہین رضی اللہ عنہم اور اسپر خوب ثابت ہوا کہ یہ لوگ غارت گرون مین نہین ہین اور یہ لوگ سفیہ و بے عقل [illegible]
اور انمین کوئی مخالف اپنے برادر ایمانی کا نہین ہی اور یہ سب متحمل بندگی [illegible] مشغول ہین بالاخر جب ملکہ انکے [illegible] عبادات کو خوب
دیکھ چکی تو اپنے قصر سے اترکر ان لوگون کے پاس آئی اور مشرف باسلام ہوئی اسوقت خالد نے کہا حق تعالی تیرے اسلام کو
قبول کرے اور تجھسے راضی ہو اب تو اپنے قلعے مین جا اور اپنے محل مین آباد ہو تجھپر کسی کے لیے سبیل و دست برد نہین ہی [illegible]
نظر یوقنا کی ملکہ پر پڑی اور وہ انکے تئین بہت خوش آئی اور زوجیت اسکی منظور ہوئی تو خالد کو براے مشورت ملکہ کے پاس بھیجا
اسنے قبول کیا تب خالد نے اس بات کو عیاض بن غنم کے پاس کہلا بھیجا اور انسے استشارہ و استخارہ کیا انھون نے جواب بھیجا
کہ عقد نکاح یوقنا کا ملکہ سے کردو اور جتنے بلاد اس قلعے سے متعلق ہین انہین جو بلاد اور جو سکان ملکہ کو منظور ہو وہان اقامت کرے

ذکر فتح طنز و سہرد و سغرد

راوی نے کہا کہ بعد ازان خالد نے عزم جانب سہرد و سغرد کے کیا تو وہان یکایک اہالی قلعہ طنز پاس خالد کے حاضر

آئے اور صلح کی درخواست کی اسطور پر کہ مطیع اسلام رہین تب خالدؓ نے جواب دیا کہ جو کوئی تم مین سے اسلام لاویگا تو اسلام
اُسکا ہم قبول کرینگے و درینصورت جو ہمارے لیے حلال ہی اُسکے لیے بھی حلال ہوگا اور جو کچھ ہمپر حرام ہی اُسپر بھی حرام ہوگا اور
جو کوئی اپنے دین پر باقی رہیگا تو سال آئندہ سے اُسپر جزیہ یعنی محصول مقرر ہوگا چنانچہ اِس حکم کو اہل طرفین نے قبول کیا پھر اُنکے لیے ایک
عہدنامہ لکھا گیا بعد ازان طرف بہر و سود و سعدی ازرن کے کوچ ہوا بالآخر وہان کے لوگون سے بھی صلح قرار پائی اور وہ سب بھی اُسی
حکم پر راضی ہوئے کہ جو چاہے اسلام لاوے تو حال اُسکا حال اہل اسلام سے ہی اور جو چاہے اپنے دین پر رہے تو اُسپر جزیہ ہی
جبکہ ایام عدۃ ملکہ قلعہ کے تمام ہوئے جو زوجہ ملک بطالقون کی تھی اور نام اُسکا عائشہ تھا اُسوقت یوقنا نے اُس سے عقد
تزویج کیا بعد ازان خالدؓ نے وہان سے کوچ کرکے بمقام سوقاریا عیاض بن غنم سے ملاقات کی اور سوقاریا شہر جالوت
کا تھا پھر جب خالد مع اصحاب عیاض سے جا ملے اور مابین مسلمین کے طرفین سے سلام و کلام بشوق تمام ہو چکے
تو وہان پانچ شبانہ روز مقام کرکے عزم طرف بدلیس اخلاط کے کیا ناگاہ یہ خبر پہونچی کہ طاریون ملکہ اخلاط کی زوجہ بریغون کی
وہ بریغون جسنے فتح کفر توڑا کیا تھا اور اس ملکہ کا احوال مذکور ہوچکا ہی سو وہ اپنے باپ پاس بھاگ گئی اور اپنے دین نصرانیت پر
پھر گئی پس یہ بات مسلمین پر بہت شاق ہوئی واقدیؒ نے کہا مجھسے روایت بیان کی محمد بن یونس نے اُنہنے کہا مجھسے روایت
کی ہی اسمعیل بن قیس سے اُنھون نے کہا بتحقیق کہ طاریون نے ہرگز نصرانیت اختیار نہین کی اور نہ دین اسلام سے منحرف ہوئی
بلکہ وہ اپنے باپ پاس جو چلی گئی تو محض اسلیے تا اُسپر کوئی حیلہ تدبیر کرے اور بلاد و قلعہ اپنے باپ کا مسلمانون کو دلوا دیوے
اسواسطے اُسنے یہ ارادہ کیا کہ جسطرح بریغون اُسکے شوہر نے کفر توڑا بین کیا تھا اسیطرح وہ خود بھی اپنے باپ کے قلعے
سے کرے اور اس باب مین راے اُسکی اور راے اُسکے شوہر کی متفق ہوئی مگر بریغون نے کہا مین تیرے ہمراہ نجاؤنگا کیونکہ
البتہ مجکو تیرے باپ سے اندیشہ ہی کہ وہ مجھے گرفتار کریگا طاریون نے کہا اگر ایسا اندیشہ ہی تو اپنی جا پر تو استقامت رکھ بعد ازان
طاریون نے ساز و رخت حرب بہروانہ دار اپنے تن پر آراستہ کرکے آمادہ روانگی اور چلنے پر تیار ہوئی اور اُسوقت اپنے غلمان و خدام
کو مجلسراے خلوت مین طلب کرکے اُنسے کہنے لگی تم آگاہ ہو کہ مین نے ایک امر پر عزم کیا ہی چاہتی ہون کہ اُسکو بجا لاؤن اور اُس
بات کو تمسے بھی ظاہر کرون اُن لوگون نے جواب دیا اے ملکہ ہمارا سون کو سواے اطاعت آقا کے کوئی عذر نہین ہی ہم تیرے امر
کی پیروی کرینگے تب طاریون نے اُنسے بیان کیا کہ یقین کرو بے شبہہ میرے تئین اقامت درمیان ان عربون کے بہت ناگوار
ہی اور مجکو اشتیاق اپنے وطن کا بھی بہت ہی چنانچہ مین نے تجویز کیا ہی کہ از روے حیلے کے تمکو ہمراہ لیکر پہاڑ کی طرف شکار کو نکلون
پھر جب رات ہو تو اپنے ملک کی راہ لون یہ کلام اُسکا سنکر وہ غلمان و خدام بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے اے ملکہ یہ راے
بہت خوب و مناسب ہی پھر طاریون نے کہا مگر مین تم مین سے کسی پر جبر و زبردستی نہین کرتی ہون بلکہ جس شخص کا دل چاہتا
ہو کہ وہ یہان رہ جاوے اور وہ اُس دین پر مائل ہی تو وہ ٹھہر جاوے اسکی انسبت کچھ ملامت نہین ہی اور جو کوئی ارادہ وطن
کا رکھتا ہو وہ میرے ساتھ عزم کرے کہ بالضرور مین آج کی شب جانے والی ہون اور قسم ہی مجکو مسیح کی جو مینے ظاہر کیا ہی اگر مجھے خبر

پہونچی کہ تم مین سے کسی نے یہ عذر میرے شوہر خواہ اور لوگون مین کسی سے میرا راز فاش کیا تو بالیقین مین اُسکی گردن مارونگی
غرض کہ جسکسیکو میرے ہمراہ چلنا منظور ہو وہ میرے ساتھ روانہ ہو چنانچہ اُن لوگون نے اس امر کو قبول و منظور کیا پھر جب
شب تاریک ہوئی تو طاریون اپنے شوہر سے رخصت ہوکر روانہ ہوئی اور اُسکے ہمراہ ایسے بارہ نفر نکلے تھے جو اسلام
سے ارادت نہ رکھتے تھے اور طاریون کے اور بھی بارہ غلام کفر تو تا مین ایسے تھے جنکے دلون مین اعتقاد اسلام راسخ تھا
اور وہ سب مسلمین سے محبت رکھتے تھے بالآخر طاریون نے پہاڑ کا رخ کیا اور جاتے جاتے اُس مقام تک پہونچی کہ قلعہ ارزن
کو اپنے پس پشت چھوڑ کر شہر بدلیس پر مشرف ہوئی اُسوقت صاحب مالک بدلیس اُسکی پیشوائی کو آیا اور اُسکے نے مہمانی وضیافت
بجوائی اور طاریون اسی مکان پر بقیہ روز مین مقیم رہی

ذکر فتوح بدلیس و ارزن ومصافات

راوی نے کہا کہ باقتضائے قضا و قدر ایسے اسباب بہم پہونچے اور ایسا موقع ہوا کہ جب عیاض بن غنم سوقار پر
نازل ہوئے اور خالد مع اپنے اصحاب آکر اُنکے شریک و لاحق ہوئے اور یوقنا ابھی وہین آئے اُسوقت اہل اسلام اپنے احوال سلامت
پر بہت شادمان ہوئے اور یوقنا اور خالد نے اپنی اپنی سرگذشت اور غیرہ مفصل بیان کی اور عیاض سجدات شکر نعمت پروردگار
بجالائے بعد ازان عیاض نے یوقنا کو پاس والی بدلیس کے ایلچی بھیجا اور بدلیس و ارزن و رقیف اور انطرو غیرہ یہ سب قلعے ایک
بطریق کے تھے جسکا نام سروند بن بولیس تھا اور ملکہ طاریون بھی وہین بیاہی تھی اور اسوقت سروند بالکل طاریون ہی کے پاس
موجود تھا ناگاہ جسوقت سروند کو خبر ورود یوقنا کی معلوم ہوئی تو وہ اُنکی پیشوائی کے لیے سوار ہوا اور اُنکو اپنا مہمان کیا
و بعد ازان طاریون نے یوقنا کے ساتھ تخلیہ کیا اور کہا اے میرے عم تم ہرگز یہ گمان نکرو کہ مین بھاگ آئی ہون اور روم کی
طالب ہون بلکہ مین نے ارادہ کیا ہے کہ خالصاً لوجہ اللہ کچھ تو خیر خواہی رسول خدا او مسلمانون کی کرون اور مین چاہتی ہون کہ اپنے باپ
کو بطریق حیلہ و غدر کے قتل کر کے اُسکا قلعہ تسلیم اہل اسلام کرون لیکن اے میرے عم تم مجھکو مشورہ دو اور تدبیر بتاؤ کہ کس تدبیر
اس کام کو کرون اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ بلاد بدلیس اور اخلاط جیسے قلعہ قف و انطرو رقع ہین اس قسم کے مقامات مشکل ہین کہ جب
عرب یہان ارادہ عبور کرینگے تو قادر نہو سکینگے اس باب مین جو رائے تمھاری ہو اور مجھکو بڑا اندیشہ یہ ہے کہ جب مین اپنے باپ پاس پہونچونگی
تو پھر مجھکو قدرت واپسی طرف اپنے شوہر اور بجانب اہل اسلام کے ممکن نہوگی یوقنا نے کہا تو خوب یقین کر کہ ہرگاہ تو اس نیت
خالص سے عزم کریگی تو حق تعالی بانصر و تحبیر دروازے خیر و برکات کے کھولیگا پس تو اپنے اُسی ارادے پر روانہ ہو اور مین بھی
لامحالہ رسالت امیر عیاض کی لیکر تیرے باپ پاس آتا ہون اور عنقریب پیام پہونچاتا ہون اور مین صبح کو کوچ کرونگا پھر جسوقت
وہان پہونچونگا تو جو کچھ مشیت و تقدیر الہی ہوگی ویسی بعمل مین آویگی اور جس امر کا ہم ارادہ رکھتے ہین انشاء اللہ تو بھی اس تک پہونچیگی
بعد ازان جو جو اُسکو کرنا چاہیے وہ سب اُسے تعلیم کر دیا پھر طاریون یوقنا کو وداع کر کے اُسکے پاس سے اپنے فرودگاہ کو چلی اور اپنے

باپ کی نسبت کہنے لگی کہ یہ بے عقل چھیڑ چھاڑ کریگا تاکہ جس امر پر میرا اعتقاد ثابت ہی اُس سے مجکو طرف دین مسیح کے پھیرے کیونکہ
مجکو یہ اندیشہ ہوتا کہ اسکے اصحاب یہ صاحب اِس قلعہ کا اُسکی اعانت مین پھر یورش کرینگے تو ضرور ہی اُسکو گرفتار کر لیتی بعد ازان
وہ سوار ہوئی اور قطع مسافت مین شتاب روی کرتی تھی اور اثناے راہ سے اُسنے اپنے غلمان مین سے بعضون کو اپنے باپ پاس روانہ
کیا اور مژدہ اپنے آنے کا کہلا بھیجا پھر جسوقت وہ لشکر پیشگاہ ملک جا پہونچا اُسوقت اُسنے شہر کو آراستہ کرایا اور واسطے پیشوائی کے
سوار ہوا اور امرا و ندما کو اور اکابر و روسا شہر کو ہمرکاب لیا اور قریب خضر پارک کے پہونچکر طاریون سے ملاقات ہوئی پھر جسوقت ملکہ
نے اپنے باپ کو دیکھا تو سواری سے اُتر پڑی اور پا پیادہ باپ کی طرف دوڑی اور ملک بھی پیدل ہوا اور سارے لشکری گھوڑون
سے اُتر پڑے اور بحضور ملکہ تواضع سے سر بخم ہوئے اور ملک نے طاریون کو اپنے سینے سے لگا لیا اور استفسار حال کیا کہ اے بیٹی
یہ امر کیونکر ہوا اور بجھپر کیا واقعہ گذرا اُسنے کہا یرغون نے مجکو پکڑ لیا تھا اور لشکر مسلمین کی طرف لیگیا اور وہ مسلمان ہوا اور
مجکو بھی اُسکی اطاعت پر مجبوری سے بخوف مسلمانون کے کچھ چارہ نہوا یہان تک کہ اب جو وہ لوگ داخل یار بکر ہوئے تو مین اُنسے
چھپ کر آپ پاس بھاگ آئی ہون یہ سنکے ملک حیرت و افسوس سے انگشت بدہان ہوا و بعد ازان اُسکی سلامتی کی تہنیت و مبارکباد
دی پھر ملک و ملکہ سوار ہوکر شہر کو چلے اور تمام لشکر گرد و پیش جلو مین حاضر تھے تا آنکہ ملکہ دار الامارۃ مین داخل ہوئی اُسوقت تمام خدم و حشم و وزرا
ہمسایہ و ہمپایہ و غلمان و کنیزان بالک بشوق دیدار حاضر ہوئے اور بڑے ذوق و شوق اور کمال جوش و خروش سے پیش آئے اور خوب
روئے اور ملکہ بھی روئی اور سبھون نے علی قدر اپنی اپنی مقدرت کے نذرین گزرانین اور صدقے اُتارے اور بیعہ مین نذرین تیار ہین
پیر جاتی ہین بعد ازان ملکہ مجلس خاص مین بحضور ملک سارا ماجرا اپنا اور ذکر ملک شہریاض کا اور کیفیت سلب نمایہ اس لعین بیان
کرنے لگی تب اُسکے باپ نے پوچھا اے میری بیٹی تونے اُنکے دین مین اُنکی کیا سیرت دیکھی اُسنے کہا اے ملک حال اُس قوم کا یہ ہے
کہ وہ لوگ محض دین کے لیے لڑتے ہین اور دین ہی کے طالب ہین اور عدالت کو دوست رکھتے ہین یہانتک کہ خلایق اُنکی جناب
رجوع کرتے ہین مگر یا یہمہ واللہ کوئی دین افضل دین مسیح سے نہین ہی اور مین نے نذر معین کی تھی کہ جب مین قوم عرب کے ہاتھ سے
مخلصی پاؤنگی تو بیعہ یوحنا مین دو مہینے کامل عبادت کرونگی اور جب تک یہ دونون مہینے پورے ہونگے تو اس مدت مین
نہ کسی قربانگاہ کے قریب جاؤنگی اور نہ شراب پیونگی اور نہ گوشت خوک کھاؤنگی یعنے ترک لذات کرونگی اور نہ اسطرح سے التماس کرونگی یعنے
اُس مدت عبادت تک طریقہ تضرع کو بھی ملتوی رکھونگی پھر جبکہ مین اُنکے دین کے لوث سے طاہر و پاک ہولونگی اُسوقت قربانگاہ کے
قریب ہونگی اور صلیب و صلبان کو مس کرونگی یہ بات سنکر اُسکا باپ خوش ہوا جب صبح ہوئی تو ملکہ طاریون بیعہ یوحنا مین گئی اور اُسکے
اندر ایک گوشے مین تخلیہ کرکے بیٹھ رہی و منفرد ادعا کین پڑھتی جاری کیا اور اپنا شعار دین و طریقہ عبادت خوب ظاہر کیا اور
یوقنا نے جو اُس سے بعدہ اپنے آنے اور پیام عیاض کا اُسکے باپ پاس پہونچانے کا کیا تھا تو وہ اُسکے انتظار مین اقامت پذیر
تھی واقدی نے کہا مجھسے روایت بیان کی ابو محمد نے اُسنے کہا مجھسے روایت کی ایک مرد ثقہ نے جسپر مجکو وثوق ہی اور اُسنے
نقل کی ہی قلیس بن ہبیرہ سے چنانچہ قلیس نے کہا جب یوقنا برسم رسالت طرف بادیلیس کے گئے تھے اور طاریون سے باتین ہوئی تھین

[illegible]

اور جب ادھر بدلیس نے اپنا سفیر پاس یوقنا کے بھیجا تھا اور وہ خود خبر وردیوقنا لشکر اپنے حصن پر پہونچ گیا تھا اور وہین
یوقنا نے [illegible] کیا [illegible] بھی یوقنا کے ہمراہ تھا پھر جب ہم لوگ داخل قلعہ ہوئے اور بیت الامارۃ مین پہونچے تو وہان جب حصن
[illegible] دیکھا تھا ہم لوگون نے اسکو سلام کیا اور یوقنا نے پیام پہونچایا کہ امیر جیوش مسلمین یعنے افسر
اس لشکر اسلام کا جو سرزمین [illegible] ہے وہ عیاض بن غنم ہین انہو نے میرے تئین تمھاری طرف اسلئے بھیجا ہے تاکہ مین تمکو بطرف
توحید خدا اور [illegible] سرور انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت طلب کرون یعنے تم خدا کو واحد جانو کسیکو
اسکی ذات و صفات مین شریک نہ سمجھو اور آنحضرت علیہ السلام کو نبی مطلق و برحق یقین کرو اور جو کچھ ہمارے لیے حلال ہے تم بھی اپنے
لیے حلال جانو اور جو چیز ہمپر حرام ہے تم بھی اسکو حرام سمجھو بملاحظہ احوال ملوک گذشتگان نامدار و ہالکان عاقل و پار
کے عبرت پذیر ہو کہ وہ کیونکر کیسی خرابی سے ہلاک ہوگئے اور تم مجکو اس پیام کا جواب دو تا مین پیش امیر جاکر عرض کرون سرور نے
جواب دیا اے میرے سردار مین خود ارادہ رکھتا تھا کہ اپنا ایلچی تمھارے امیر کی خدمت مین بالتماس صلح روانہ کرون اور
کچھ خراج انکو دیا کرون اس شرط پر کہ مین بدستور اپنے دین پر باقی رہون اور ہمارے شہر کے باشندون مین سے جو کوئی تمھارے
دین کی طرف رجوع کرے تو مین اسکا مانع و مزاحم نہونگا یوقنا نے کہا آخر تمنے کیا مقدار خراج کی اپنے دل مین تجویز کی ہے کہ بعد صلح
کے بابت ہر ایک بدلیس و ارزن وغیرہ بلاد محروسہ و مقبوضہ اپنے کے کسقدر دینا منظور ہے تاکہ مین جب پیغام صلح پاس امیر
لشکر کے لیجاؤن تو امیر انکو اور عرب کو راضی کرون تب سرور نے کہا اے سردار مین انکو سو ہزار دینار یعنے ایک لاکھ تو دینار
دونگا اور پانسو زرہین اور سو ہزار کمانین پیشکش دونگا مگر باین شرط کہ تا عین حیات میری کوئی دوسرا شخص متعلی و حاکم
مقرر نکیا جاوے اور تمھاری جانب سے میرے پاس زیادہ ایک سو آدمی سے بودو باش نکرین اور وہ ایک شخص کا یہان رہنا
بھی بحفاظت [illegible] ہو کہ شریعت اسلام پر کون ایمان لاتا ہے منجملہ شرائط کے یہ بھی شرط ہے کہ میری مملکت
مین میرا ہی عملداری رہے اور جو کوئی اسلام لاوے البتہ معاملہ اسکا اس شخص سے متعلق رہیگا جو کوئی کہ تمھاری جانب سے ہمارے یہان
مقیم رہیگا اور ہم ان مسلمانون پر کچھ حکم نکرینگے یوقنا نے جواب دیا کہ ہمنے ان شروط پر تمھاری صلح کو پذیرا اور امضا کیا اور ہمنے تمھارا
عہد پورا کیا کہ جو شرطین تمنے ذکر کین ہم امیر کی جانب خدا و رسول خدا عہد کرتے ہین راوی نے کہا پھر یوقنا نے اسکو عہدنامہ
خدا و رسول کا دیا اور مہر اسم [illegible] فیما بین اپنے اور اسکے اس طور پر جاری کیا جسطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فیما بین ہرقل سلطان
روم کے کیا تھا جب یہ یوقنا نے [illegible] اسیطرح سرور نے ہدیہ قبول کیا اور اپنا ہدیہ بھی اسکو عطا کیا اور جمیع مسلمین کی طرف سے اسکے
ساتھ حلف کیا اور قیس کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا تاکہ جو کچھ فیما بین یوقنا و سرور کے قرار پایا تھا اس سے انکو مطلع کرین جبکہ
نامہ یوقنا اس مضمون کا پاس عیاض کے پہونچا تو وہ اس مقام سے کوچ کرکے بدلیس مین آئے اسوقت سرور نے صلحنامہ یوقنا کا پیش
کیا پھر جب عیاض اسکی ملاقات کو گئے تو اسنے بہترین ہدایا و مال کثیر پیشکش کیا اور اپنے یہان مہمان لیا اور عیاض نے بھی ایک عہدنامہ
لکھدیا راوی نے کہا کہ ناگاہ مسلمان اہل یمن و بدویان عرب نے وہان کی لڑکیون کا حسن و جمال جو دیکھا تو انکے دل انکی طرف

بشدت مائل و فریفتہ ہوئے یہانتک کہ اُن لوگون نے اُن جاریات سے مباشرت کی جب عیاض کو آگاہی ہوئی تو یہ امر اُنپر
سخت ناگوار گذرا تب حکم کیا کہ جنھون نے ایسا فعل کیا ہی وہ حاضر کیے جاوین چنانچہ اُن لوگون پر اقامہ حد کی گئی اور اُنسے حق اللہ
یعنے دیت (جرمانہ) لی گئی اور حد جاری ہوئی اور عیاض نے اُنسے خطاب کیا کہ تمنے بعد ایمان کے کفر کیا بھلا کیا تم ایسے کردار کے
لیے مامور ہو اور کیا ایسے ہی کامون کے لیے تم خلق ہوئے ہو اور کیا تمنے نہین سنا ہی کہ حق تعالیٰ نے اپنے امر کن سے فیما بین
حرف کاف و نون کے کیا ارشاد کیا ہی چنانچہ یہ کلمات سنکے سارے مسلمانون کو ہیبت اور عبرت ہوئی راوی نے کہا
پھر جب رات ہوئی تو یوقنا پاس عیاضؓ کے حاضر ہوئے اور تخلیہ مین باتین ملکہ طاریون کی بیان کین اور کہا تحقیق کہ اُسنے
خدا کی راہ مین اپنی جان فدا کی ہی اور وہ اس فکر و تدبیر مین لگی ہی کہ حکمت عملی سے وہ ملک بلد مسلمین کے ہاتھ لگے اور مینے
اس سے وعدہ کیا ہی کہ مین بھی اُسکے پاس پہونچکر اس امر مین اُسکی اعانت کرون یہ سنکے عیاضؓ نے فرمایا ہرگاہ اُسکو ایسا
امر درپیش ہی تو ہمپر واجب ہی کہ اُسکی مدد کے لیے خالدؓ بن الولید کو باجمعیت اُسکے اصحاب کے روانہ کرین یوقنا نے کہا
اس بات مین جو کچھ آپ کے نزدیک صواب ہو وہ کرنا چاہیے تب عیاضؓ نے کسی کو پاس خالدؓ اور معاذؓ و قیسؓ و مسیبؓ بن
نجیبہ و عمرؓ بن معدیکرب و عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کے بھیجا اور اُن سبکو بلوا کے وہ باتین جو یوقنا نے کہی تھین اُنسے بیان کین اور کہا تم لوگونکی اس
امر مین کیا رائے ہی

ذکر فتح ارمینیہ و اخلاط و قوع النظر

چنانچہ کلام عیاضؓ سنکے خالد نے جواب دیا حق تعالیٰ امیر کے امور کو صالح و بخیر انجام کرے ہرگاہ اسطرح کا امر پیش نہاد ہی تو آپ
یوقنا کو بہ رسم رسالت و سفارت کے روانہ کیجیے اور ہم لوگ بھی اُنکے ہمراہ جاوین پھر جب وہان پہونچینگے تو جو کچھ ارادہ و مشیت الٰہی مین ہی وہی
ہوگا مثل معروف ہی الحاضر یری ما لا یراہ الغائب یعنے حاضر وقت جو کچھ دیکھتا ہی غائب وہ نہین دیکھتا ہی پس حق تعالیٰ جو ہر حال مین
حاضر و ناظر ہی تو وہی ہر شی پر قادر ہی ہم غائب اُسپر ماہر نہین ہو سکتے پس جب ہم وہان جاوینگے تو جو کچھ واقع ہوگا مشاہدہ کرینگے عیاضؓ نے
کہا بسم اللہ برکات خدا پر تکیہ و توکل کرکے روانہ ہو آخر خالد اور وہ سب مستعد و آمادہ ہوکر روانہ ہوئے چنانچہ ہمراہ یوقنا کے صحابہ
مین سے پینتیس آدمی تھے اور بیس آدمی اصحاب یوقنا سے تھے آخر جب یہ سب خلاط پر وارد ہوئے اور اہل روم و ارمن نے سطح قلعہ سے
مسلمانون کو دیکھا تو اُنکو یقین ہوا کہ یہ سب رسل و ایلچی ہین تب اُن لوگون نے یہ خبر ملک سے بیان کی کہ یہ لوگ جو آئے ہین عرب
کے ایلچی ہین یہ خبر سنکے ملک نے حکم اُنکے احضار کا کیا تا اُنکا پیادل جانب دمی دروازہ پدلیس سے مسلمانون کے پاس آیا اور دیکھا کہ
وہ گھوڑون پر سوار ہین تب چوبدار نے کہا چلو تمکو ملک نے طلب کیا ہی پھر وہ اُنکو ہمراہ لیکے دار الامارہ تک پہونچا اُس وقت ملازمان
نے ملک کو خبر کی کہ وہ سب حاضر ہین اور نام اُس ملک کا پوسطیس تھا اُسنے سبکو اپنے حضور مین طلب کیا پھر جب یہ لوگ ڈیوڑھی مین
داخل ہوئے تو غلامان و خدام نے اُنسے ہتھیار رکھوا لینے کا ارادہ کیا تب خالد نے کہا ہم وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارین غیرون کے

جو اسے نہیں کرسکتے ہیں کیونکہ حق تعالی نے ہمارے نبی کو بسیف مبعوث کیا اور تیغ بکف بھیجا اور ہم لوگ انہی کے مقلد اور
پیرو ہیں پس بصورت جو چیز خدا و رسول نے ہمارے لیے مخصوص کی ہے ہم وہ اپنے سے جدا نہ کرینگے آخر خدام نے کلمات خالد سے
مالک کو مطلع کیا بیشک مالک نے حکم کیا کہ انسے کچھ تعرض نہ کرو جسطرح وہ چاہیں آنے دو تا انکو یہ گمان نہو کہ ہم انسے خوف رکھتے ہیں
اور یہ بات خلاف شان و ننگ ملوک ہے چنانچہ خدام اسیطرح انکو اندر لے گئے جب مالک نے انکی طرف نگاہ کی تو ان سب نے
سلام کیا اور زمین پر بے تکلف بیٹھ گئے جسطرح شیر دوزانو بیٹھتے ہیں اور وہ سب دست بقبضۂ شمشیر ہو کر جو کچھ دعوت
دین ترک و نصاری پر واجب تھا مالک پر تبلیغ کیا اور یوقنا نے اپنے اصحاب کو وعظ کیا کہ تم لوگ ان لوگوں کو ناموس اسلام کا
نہ کرو یعنے انسے طالب اس بات کے نہو کہ وہ ہمارے لیے سر تعظیم ہوں اور نہ تم انکے آگے گردنیں جھکاؤ کیونکہ صحابہ اس
فعل کو پسند نہیں کرتے تھے غرضکہ جب اس جلسے میں صحابہ کے جلوس کو فی الجملہ استقرار ہوا تو ترجمان نے جو کہ مالک
جانبین کا بیچ میں تھا صحابہ سے خطاب کیا کہ اے عرب والو کس باب میں تم لوگ ہمارے یہاں آئے ہو یوقنا نے جواب
دیا کہ یہ جو شخص مسلمین نے جو سرزمین یدلیس میں نازل ہے ہمکو تمہارے پاس برسم رسالت و سفارت کے اسلیے بھیجا ہے
تاہم تمکو دعوت طلب کریں اس امر کی کہ تم وحدانیت خداوند وحدہ لا شریک کا اعتقاد اور رسالت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وسلم کا اقرار کرو اور یا تمام حکم میں داخل ہو جسمیں اور لوگ داخل ہوئے ہیں کہ تم لوگ مانند ذلیلوں کے اپنے ہاتھوں سے
جزیہ نذر گزارو تو پس ترجمان نے کلام یوقنا کا مالک سے بیان کیا راوی نے قدامہ سے روایت کی ہے کہ درمیان صحابہ
اور مالک یوسطیوس کے کوئی ترجمان نہ تھا بلکہ یوقنا زبان و یہ بیچ اس قوم کی بولی تھی خود تکلم کرتے تھے اور واقدی رحمہ اللہ
نے کہا مجھسے روایت بیان کی اس شخص نے جو میرے نزدیک ثقہ ہے اسنے کہا کہ درمیان صحابہ اور مالک کے لامحالہ ایک
ترجمان تھا کیونکہ مالک ارمنی تھا وہ سوائے زبان ارمن کے نہیں سمجھتا تھا اور یوقنا رومی تھے وہ زبان ارمن نہیں جانتے تھے
الغرض جب ترجمان نے کلام یوقنا سے ملک کو آگاہ کیا تو وہ غضبناک ہو کر کہنے لگا قسم ہے مجکو حق مسیح کی اور کتاب انجیل
کی میں ہرگز انکو جزیہ نہ دونگا اور نہ انکے دین میں داخل ہونگا یہانتک کہ ہم سب مرجاویں اور یہ لوگ زنہار اپنے دلمیں یہ گمان نکریں
کہ ہم بھی مثل لشکر رومیوں کے ہیں جنکو انھوں نے شکست دی ہے وحال آنکہ ہم صاحب شدت و صولت و خداوند فر و قوت ہیں اور
ہم ایسی کمانوں سے وہ تیر چلاتے ہیں جو نامرد بہ نشانہ ہیں اور رعب اسکو قاطع اسباب کہتے ہیں اور اپنے ایلچیوں کو طرف
والی خوی و سلواس کے بطلب کمک بھیجتا ہوں اور امراء غوص و الی مرج سے بھی التماس نصرت کرتا ہوں اور انکو پس
پشت انکے بھیجتا ہوں کہ وہ انکے پاؤں پھیرتے ہیں اور انسے جلد بلاد کو چھوڑاتا ہوں اور سوائے اسکے ہمارے
پاس اور کچھ جواب نہیں ہے چنانچہ ترجمان نے یہ کلام یوسطیوس کا مسلمانوں سے بیان کیا یوقنا نے کہا ہمکو اذن
واپسی دو اور رخصت کرو تا ہم لوگ جا کر اپنے مالک کو یہ جواب پہونچاویں تب ملک یوسطیوس نے کہا آج کی شب
ہمارے یہاں مقام کر کے کل صبح کو کوچ کرنا بعد ازاں اپنے ملازموں کو حکم کیا کہ ان لوگوں کو فلان مکان میں اتار دو تب

یہ لوگ اُس مکان میں جسکا حکم ہوا تھا جا اُترے اور منتظر ہوئے کہ دیکھیے ملکہ طاریون کی جانب سے کیا ظہور میں آتا ہے راوی
نے کہا جب صحابہ نے وہان سے برخاست کی اسیوقت سوار ہوکر یوحنا گیا اور طاریون یعنی دختر سے ملاقات کرکے ذکر
عربون کا کیا کہ یہ لوگ ایلچی ہین اپنے امیر کے فرستادہ میرے پاس آئے ہین اور اُنکے ساتھ ایک جماعت ہے لیکن یہ لوگ ایک
جماعت ہین اور ایسا پیغام کرتے ہین اور مینے انکو یہ جواب دیا ہے ہین آخر اس امر مین تیری کیا راے ہے طاریون نے
کہا اے ملک وہ لوگ کہان ہین اسنے کہا مستب مینے انکو ہوک رکھا ہے آیا تجھے اُنکے باب مین مشورہ کرون طاریون
نے کہا مین چاہتی ہون اُنکو دیکھون کہ وہ کون ہین کیونکہ احوال اُنکا مجھسے مخفی نہین ہے اگر یہ لوگ اکابر و عمائد عرب سے
ہونگے تو البتہ اُنکے امور کو ہم پذیرا کرینگے اور آپ مجکو اجازت دیجیے کہ مین اُن لوگون سے گفتگو کرون اور آپکے غزوہ مصالحہ
سے اُنکے دلون کو شادمان کرون اور اس بات کی انکو طمع دون پھر جب وہ اس امر مین مطمئن ہوجاوین تو بطبق میرے
اشارے کے آپ ان لوگون کو گرفتار کر لیجیے اور اپنے یہان قید رکھیے پھر اُنکو مخلصی نہ دیجیے اور جسوقت انکو گرفتار
کیجیے تو اُنکے صاحب و امیر سے کہلا بھیجیے کہ اگر تم ہماری طرف ایک قدم آگے بڑھوگے تو ہم ان لوگون کا سر تمھارے
پاس بھیجینگے ورنہ بصورت جب امیر اُنکا اس بات سے مطلع ہوگا تو ہرگز ادھر نہ بڑھیگا آخر اُسوقت صلح اس بات پر ٹھہرے
گی کہ اُنکے اصحاب کی رہائی کیجائیگی غرض کہ اس صورت مین مسیح آپکی نصرت اور طول عمر کریگا اور آپ کی قدر و منزلت کو بلند
کریگا بالاخر لشکر مسلمانون کا آپکے ملک و ولایت سے چلا جائیگا پس میرے نزدیک اس راے سے کوئی راے فائق تر
نہین ہے یہ سنکے ملک نے کہا اے میری پیاری بیٹی مسیح تیری عمر دراز اور تجکو از روے قدر کے سرفراز کرے تو ہمارے
لیے اُنکی طرف جا کر اقامت اس امر کا کر اُس بیعہ ویرانہ کو چھوڑکر ہمارے محلسرا کے بیعہ مین قیام کر کیونکہ اگر تو یہان
اقامت کریگی تو مجکو خوف ہے مینے یہان کے تیرے رہنے مین مجھے اندیشہ ہے ورگاہ مقصود تیرا عبادت ہے تو جس مکان مین
تو رہیگی وہی عبادت گاہ ہے جب طاریون نے کلام ملک اپنے والد کا سنا تو کہنے لگی مین یہان سے حرکت نکرون گی جب
تک میرا نئی پادری یہان کا رخصت ندیوے چنانچہ ملک نے پادری کو بلوا بھیجا جب وہ آیا تو ملک اُسکی تعظیم کو اُٹھا اور بہت
سا اُسکا اکرام کیا اور اُسکو اپنے پہلو مین بٹھایا اور قصہ اپنی دختر کا اُس سے بیان کیا تب پادری نے طاریون سے
کہا مین تجکو اجازت دیتا ہون کہ جس جگہ تیرا جی چاہے وہین عبادت کر مینے مسیح سے تیرے گناہون کے لیے طلب آمرزش
کی اُسنے تیری خطا بخشدی پس طاریون نے بشگفتہ روئی کشادہ پیشانی اظہار شادمانی کا کیا اور پادری کی شان
مین دعا کی اور اپنے والد کی سواریون مین سے ایک سواری پر سوار ہوکر اُس مکان مین گئی جسمین اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقیم تھے اور اُس مکان مین سواے طاریون اور اُسکے باپ کے کوئی اندر نہین گیا چنانچہ یوقنا
نے طاریون کو دیکھا تو شادمان و فرحان ہوا تب طاریون نے یوقنا سے کلام شروع کیا کہ اے سردار قوم اٰپکی
والد ہمارے نے تم لوگون کے حالات سے ناواقف ہین اور تمھاری باتین نہین سمجھتے مین مگر مین انکو تمھارے احوال

سے آگاہ کرتی ہوں اور قسم ہے مجھکو اپنے دین کی کہ میں نے اپنے حق میں تم لوگوں سے سوائے خیر و احسان کے نہیں دیکھا
اور قریب ہے کہ میں تمکو اسکی جزا دونگی اگر مجھکو جوش محبت اپنے اہل اور اہل وطن کی نہوتی تو قسم ہے دین مسیح کی میں تمھارے
ہی یار اور تمھارے پاس سے ہرگز مفارقت نکرتی یہ باتیں کرکے طاریون اور یہ اسکا دونوں وہان سے نکلکر اپنے قصر میں آئے
اسوقت طاریون اپنے باپ سے کہنے لگی کہ اب آپ اپنے آسانی امور پر مسرور ہو جیسے یہ لوگ جو آئے ہیں میں انکو پہچانتی ہوں کہ
یہ سب اکابر و عمائد قوم ہیں اور وہ شخص جسکی شان و حیثیت کذائی رومیون کی سی ہے یوقنا ہے جو بطریق و رئیس حلب کا اور
راندۂ درگاہ مسیح ہے میرے نزدیک مصلحت یہ ہے کہ ہم ان لوگوں کو اپنے نزدیک اس مجلس میں طلب کریں اور فوراً انکو گرفتار کر لیوین
کوئی ہمارے اس اندر اسرار پر مطلع نہوگا غرض کہ یہ باتیں طاریون کی سنکر اسکا باپ بہت خوش ہوا اور ایلچی بنا ان صحابہ کے پاس
بھیجکر بلوایا تب وہ ان چاروں صحابہ کو اپنے ہمراہ لایا اور ایک گوشۂ قصر میں انکو ٹھہرایا اور واقدی رحمہ نے کہا کہ اسوقت اہل خدمات
اس سرکار کے جو رئیسان بلاد و افسران فوج تھے اور جابجا قلعوں پر مامور و تعینات تھے حضور میں ملک کے بتقریب تہنیت آگے
اور طاریون کے آنے کی اور دین مسیح میں پھر اسکے رجوع کرنے کی مبارکبادی دیتے تھے اور طاریون نے اپنے باپ سے
کہا میری رائے میں مصلحت یہ ہے کہ ہم اور آپ ان عربوں کے پاس چلیں اور پاس انکے نشست کریں اور انکے ساتھ کھانا کھاوین تاکہ
یہ لوگ ہمسے مطمئن ہو جاوین اور ہم انسے ظاہر کریں اس بات کو کہ ہم اپنے اہل بلاد اور اپنے ارباب دولت سے مشورہ کرتے ہیں
وہ بعد مشورہ اگر ہم تمسے مصالحہ کرینگے تو لا محالہ ہم جزیہ دینگے یا مقابلہ کرینگے و بعد ازان ان لوگوں کو کھانا جو بھیجیں تو وہ بنگ ملا ہوا
ہو اور جب وہ کھاوین اور بنگ انمیں اپنا عمل کرے اور وہ نشہ میں مبہوت ہوجاوین اسوقت ان سبکو قید کرلیوین پھر جو چاہیں
انکے ساتھ کریں غرض جب رات ہوئی تو ملک طاریون اور ملک یہ دونوں صحابہ کے پاس گئے اور چند ساعت انسے باتیں کرکے
پھر آئے پھر جب صبح ہوئی اور ملک نے اپنی مسند پر جلوس کیا اور طاریون کو معلوم ہوا کہ اب وہ اپنے امور میں مشغول ہے اسوقت
صحابہ کے پاس پہونچی اور انسے کہا کہ جسوقت رات کو میں [illegible] تمہارے پاس آؤں تو تم فوراً اسکو پکڑ لو اور ایکدم
کی تاخیر نکرو کیونکہ یہ اسے ملک کی ایسی ایسی باتوں پر متفق ہوا ہے یعنی تم لوگوں کی گرفتاری پر وہ آمادہ ہے یہ سنکے صحابہ نے
طاریون کی بڑی شکرگذاری کی اور اسکی عنایات کے مشکور ہوئے اور طاریون یہ بات صحابہ سے کہکے فوراً واپس گئی
جسوقت شب ہوئی تو طاریون مع اپنے والد کے صحابہ پاس آئی اور اپنے باپ کے آگے آگے حاجب و نقیب کی طرح آتی
تھی اسوقت طاریون نے صحابہ کی طرف اشارہ کیا کہ ابھی جلدی نکرو اور چندے توقف رکھو تب وہ صحابہ قصد مقررہ سے
باز رہے چند ساعت تک باتیں ہوتیں پھر ملک انسے رخصت ہوکر مع طاریون اپنے مجلس میں آیا اور تخلیہ میں اپنی دختر سے کہنے لگا
کہ دربارہ اہل عرب کے جو تیرا ارادہ گرفتاری کا ہے تو یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا بلکہ میرا ارادہ یہ ہے کہ میں اپنے رئیسان بلاد و والیان
قلعجات کو طلب کرکے تیرے لیئے انسے عہد لیتا ہوں کہ تجھے کبھی یاد نہ کریں بعد تیرے مطیع رہیں اور خزانہ و ذخیرہ اپنا اور جن چیزوں کا اندیشہ کہ
وہ سب قلعہ [illegible] میں بھیجے دیتے ہیں کیونکہ وہ اس سرزمین کے تمام قلعوں میں محکم و بلند تر ہے واقدی نے کہا یہ وہ قلعہ ہے

جسکا ذکر ہمنے کیا ہی کہ وہ وسط بحیرہ ارجیس مین ہی وہان کسیکو مجال گذر نہین ہی چنانچہ ملک نے طاریون سے کہا کہ
جسوقت مین تجکو والی قلعہ یقیوس کا کر دون تو اُسوقت تو ان عربون کو رخصت کر دے کیونکہ مجھسے آگے کبھی کسی نے
افواہ ملوک سے ایلچیون کو گرفتار نہین کیا ہی و نیز اس صورت مین لوگ ہمارے تئین کہینگے کہ عربون سے ڈر گئے کہ اُنکے ایلچیون کو
فریب سے پکڑ لیا ہی و حال آنکہ مینے اُنسے ارادہ جنگ کا رکھتا ہون پس اگر میری فتح ہوئی تو فہو المراد اور اگر وہ ہمپر غالب آئے
تو مجکو تقلید و پیروی ہوگی اپنے امثال کی ملوک گذشتہ مین سے یعنے جو حال اُنکا ہوا وہی ہمارا بھی حال ہوگا اور حال یہ ہی
کہ ہمنے ایلچی اپنا پاس ملک دفنتیل صاحب ارض الروم کے روانہ کیا ہی کہ ملک موصوف اپنی فوج و جمعیت لیکر ہماری اعانت
کو خود یہان آوے اور مینے اُسکو وعدہ اس امر کا لکھا ہی کہ عقد تزویج اُسکا تیری خواہر فاروند سے کر دون آمین تیری راے کیا
ہی یہ سنکے طاریون نے کہا اے ملک ہرگاہ آپ نے ایسا قصد کیا ہی تو جب تک آپ کے پاس اجتماع لشکرون کا نہو جاوے
اور ملک دفنتیل بھی اپنی فوج لیکر آجاوے اور کوئی آپ سے جدا نہ ہوجائے اُسوقت تک ان عربون کو چھوڑنا چاہیے اور جب یہ لوگ اپنے
صاحب کی جماعت کی طرف روانہ ہون تو آپ بھی اپنی فوج لیکر اُنکے پیچھے پیچھے جائیے اور اُنکے لشکر کو قابو مین کر لیجیے اُسنے کہا اے
بیٹی یہ بات خلاف راے ہی کہ ہم انکو اپنے قبضہ سے نکال دیوین بلکہ مصلحت یہ ہی کہ اُنکے صاحب پاس ہم اپنا ایلچی بھیجکر کہلا بھیجین کہ
صحابہ تمھارے فرستادہ سب ہمارے پاس باکرام تمام مقیم ہین اور ہماری راے یہ ہی کہ ہم اپنے عید کے روز باتفاق عقلا کے
اپنے امر مین فکر کرینگے بعد ازان یا تو ہم اداے جزیہ مصالحہ کرینگے خواہ مستعد قتال ہونگے اُسوقت حق تعالی جسکو چاہیگا نصرت
بخشیگا اور ہم اُنکے لشکر کو میدان بطان مین اُتارینگے کہ وہ میدان وسیع لائق مقابلہ لشکرون کے ہی اُسی میدان مین ہمارا اُنکا
مقابلہ واقع ہوگا اور ہم اُنسے سارے بلاد چھین لیوینگے اور دروب یعنے درے ناکے اُنپر بند کر دیوینگے یہانتک کہ پھر کوئی اُنمین
سے ہمسے نہ بچیگا و بعد ازان ہم دیار بکر پر قابض ہونگے اور ارض ربیعہ سر کرینگے پھر ان بلاد مین سواے ہمارے کوئی بادشاہ نہوگا
یہ سنکے طاریون نے جواب دیا جو آپ کے نزدیک مناسب ہی وہی کیجیے ہم آپ کے تابع فرمان ہین بعد ازان طاریون اپنے باپ
کے پاس سے اپنے محل مین داخل ہوئی پھر جسوقت طاریون کو معلوم ہوا کہ دروازے قصر شاہی کے بند ہوگئے تو وہ
خفیہ صحابہ کے پاس گئی اور اُنسے ساری کیفیت گذشتہ بیان کی اور جو کچھ اُسکے باپ نے کہا اور ارادہ کیا ہی وہ ظاہر
کیا یہ سنکے خالدؓ نے دعا کی اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا الْاَمْرَ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ یعنے اے میرے پروردگار ہمارے امر کو آسان کر بدون سختی
و دشواری کے بعد ازان کہنے لگے جب حق تعالی کسی امر کا ارادہ کرتا ہی تو اُسکے اسباب کو مہیا کر دیتا ہی تب یوقنا نے کہا اے صاحب
رسول اللہ آخر اسکی کیا صورت ہی خالدؓ نے کہا الحمد اللہ ہمارے امور منوط بنصر و مقرون بفتح ہین کیونکہ اس شخص نے اپنے ایلچی واسطے
جمع کرنے ملوک و جیوش کے روانہ کیے ہین اور اُنکو ہمسے قتال کرنے پر آمادہ و اغوا کرتا ہی پھر کیف بہتر یہ ہی کہ ہم صبر رکھین یہانتک کہ
ملوک و جیوش مجتمع ہون طاریون نے کہا اے صاحب رسول اللہ یہ قول آپکا باصواب ہی حق تعالی آپکو توفیق بخشیگا اور امید ہی کہ
انشاء اللہ تعالی وہ جمہور ملوک و جیوش تمھارے قابو مین آجاوین کیونکہ میرے باپ کو سواے اسکے چارہ نہوگا کہ ہنگام عید

ہونے کا رزار کے وہ مجکو بعبہ کا والی کریگا اور والیان قلعجات کو میرے پاس تعینات کریگا اور اُنسے میری حفاظت و حمایت پر عہد و پیمان
لیگا اور جب وہ ایسا کر چکین تو اُسوقت تم اُنپر حملہ و غلبہ کر سکتے ہو انشاء اللہ تعالیٰ و نیز یقین ہو کہ اُس مرتبے مین صاحب ارزن بھی موجود ہوگا تو
اُس حالت مین عبد صالح یوقنا کو بحیثیت ہدیت کذائی صاحب ارزن کے ارزن مین بھیجدینا کہ وہ اُس پر بھی مین مالک و قابض ارزن کا ہو جاویگا
انشاء اللہ تعالیٰ اور اس صورت مین ہم اپنے مقصود پر فایز ہونگے یہ باتین کر کے صحابہ کے پاس سے رخصت ہوئی واقدی رحمہ نے کہا
مجھسے روایت کی ہی صالح بن عمران نے عبد الرحمن بن الحسن سے اُنھون نے اُس سے جسنے آنسے بیان کیا غرض ان سب نے
روایت کی ہی کہ جب رائے ملک صاحب اخلاط کی متفق ہوئی اس امر پر جسکا ذکر ہمنے ابھی کیا ہی آخر بادشاہ نے صبح کو اپنے
ایلچیون کے تئین اپنی عملداری کے عمال اور والیان قلعجات کے پاس روانہ کیا تا اُنکو بحضور بادشاہ حاضر کرین چنانچہ وہ اُن سب
کو حاضر لائے اور کوئی اُنمین سے باقی نہ رہا یہانتک کہ ورفیشل صاحب ارزن بھی آیا اور اُسکے ہمراہ اُسکا لشکر تھا اور اجتماع ان
سبھون کا اُس شب کو ہوا جسکی صبح کو اُنکی بڑی عید تھی کہ بیعہ کو خوب آراستہ کیا تھا اور وہان بڑے بڑے قسیس و رہبان
یعنے پادریان نصاریٰ و یہود ہر دیر و دیار سے آئے تھے اور اُس بیعہ مین داخل ہوکر نمازین پڑھیں اور قربانیان کین تھیں پھر جب
وہ سب اپنی اپنی نمازون اور قربانیون سے فراغت پا چکے تو بادشاہ اپنے تخت پر جا بیٹھا اور دختر اُسکی طاریون اُسکے سمت
راست قایم تھی اُسوقت ملک نے سائر ملوک و رؤسا سے خطاب کیا کہ آگاہ ہوئیے تم سب کو اسلیے جمع کیا ہی کہ ایک امر عظیم درپیش
تمھارے کرتا ہون جسمین درستی تمھارے جملہ امور کی اور پایداری تمھارے ملک و دین کی ہی وہ یہ ہی جو مین نے ارادہ کیا ہی کہ ولایت
و تصرف تمھارے امور کا صرف ملکہ طاریون کے تفویض کرون یعنے مین اپنا ولیعہد اسکو مقرر کردون کیونکہ تم لوگ خوب جانتے ہو
کہ وہ بڑی زیرک و دانشمند ہی اور تدابیر حرب و شجاعت مین بہت ہوشیار ہی اگر مدت عمر و ایام زندگانی ہمارے آخر ہو جاوین
تو یہ ملکہ مالک تمھارے امر کی ہوگی تم لوگ اس باب مین کیا کہتے ہو چنانچہ وہ سب بالاتفاق مؤدب کھڑے ہوکر اور سر
تسلیم خم کر کے عرض کرنے لگے کہ اے بادشاہ یہ بات جو کہ آپ نے تجویز کی ہی کیا خوب رائے ہی آپ اسکو جاری و امضا
کیجیے ہم لوگ اُنکا حکم بجا لاوینگے ملک برجستہ اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے سر سے تاج اُتار کر ملکہ طاریون کے سر پر رکھدیا
اور اُسکا ہاتھ پکڑکر اپنے تخت پر بٹھا دیا اور خود مثل حاجب کے داہنی جانب کھڑا ہوا اور صاحب ارزن ملکہ کی بائین طرف کھڑا
تھا اور سارے ملوک از روے داب آداب کے سر خم تھے اور ملکہ سے بیعت کی اور پادریون نے پیش ہوکر اُن ملوک و امراے
واسطے ملکہ کے عہد و میثاق لیا اور اُن لوگون نے بگوش جان سُنا و بسر و چشم قبول کیا و بعد ازان خواہر طاریون کا عقد
تزویج صاحب ارزن کے پسر سے منعقد کردیا اور وہ سب بیعہ سے نکل کر ہمرکاب طاریون کے قصر ملک تک آئے
پھر اُن سب نے خوان شاہی پر طعام ضیافت تناول کیا اور ملکہ نے اُنکو خلعت عطا کیے اور حکم تیاری و آرائش شہر کا
دیا اور خیمے اُن ملوک و امرا کے حوالی شہر مین برپا کرائے اور قتال مسلمین پر اُنکو مامور کیا واقدی رحمہ نے کہا مجھسے
روایت بیان کی اسرائیل بن اسحٰق نے ابی الاخوص سے کہ جب عیاض بن غنم نے خالد کو ہمراہ جماعت کے

طرف ملک ارمینیہ یعنے اخلاط کے روانہ کیا تھا اور عرصے سے ان لوگون کی کچھ خبر معلوم نہ ہوئی تو عیاض کو اُنکے حق مین
بدگمانی اس بات کی ہوئی کہ شاید وہ لوگ کام آئے چنانچہ عیاض نے بدلیس سے طرف سرزمین ارزن کے کوچ کیا اور
اُسکے نواح مین بسبیل محاصرہ جا اُترے اور جاسوسون کو بلد اخلاط مین روانہ کیا چنانچہ وہ جاسوس یک چند غائب و
مفقود رہکر بعد دریافت احوال واپس حاضر آئے اور بیان کیا کہ ملک ارمینیہ وغیرہ نے طاریون اپنی دختر کو اپنی سلطنت
مین بحین حیات اپنے اپنا جانشین قائم مقام کیا اور اپنا تاج اُسکے سر پر رکھا اور سائر ملوک و والیان قلعجات
نے ملکہ کی بیعت کی اور اس خوشی مین شہر کو بزیب و زینت تمام آراستہ کیا ہی اور والی ارزن بھی آیا ہی اور اپنے بیٹے کا عقد
تزویج ملکہ کی خواہش سے کردیا ہی اور ساری وہ قوم تمھارے قتال پر مستعد و آمادہ ہین جب عیاض نے یہ خبر سنی تو بولے
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنے قدرت و توانائی خدا ہی کے لیے ہی ہمارے اصحاب بے شبہ مبتلائے
آفات وبا ہوئے یہ کلام عیاض سنکے مسلمانون نے کہا اے صاحب رسول اللہ یہ آپ نے کیا کہا عیاض نے
کہا ہاں شاید ہمارے اصحاب واسطے ایک امر کے گئے تھے مگر مفسدے مین پھنس گئے مسلمین نے کہا خدا سے امید واثق
رکھیے اور اُسی پر توکل و تکیہ کیجیے اور عیاض نے اُس مرج میدان مین دس روز تک مقام کیا اور اُن صحابہ کے رنج و فکر
مین بیمار ہوگئے تو لوگ اُنکی عیادت کو آنے لگے تب عیاض نے کہا جب حق تعالی اپنے بندے کے حق مین کسی امر خیر کا ارادہ
کرتا ہی تو نشانی اُسکی یہ ہی کہ لوگ اُسکی زیارت و ملاقات کو آتے ہین واقدی رح نے کہا کہ جب عیاض کو صحت حاصل ہوئی
تو اُس عرصے مین ایک روز اکابر اصحاب کے ہمراہ تفریحًا سوار ہوئے تو اور سب تو مشغول بسیر و مشی تھے اور عیاض رنج
و قلق مین خالد رض اور اصحاب خالد کے مشغوف تھے ناگاہ سعید بن یزید دوڑتا اور پکارتا ہوا آیا کہ جلد چلو جلد چلو یہ سنکے
عیاض فورًا اُسکے پاس گئے اور کہا اے ابن یزید کیا خبر ہی خدا تجھپر رحم کرے سعید نے کہا خالد اور اصحاب خالد کی مدد کو
جلد پہنچو کہ وہ سب دریائے مصیبت مین پڑ گئے ہین اور اُنکے بیچ مین خالد بھی قریب بہلاکت ہین عیاض نے پوچھا آخر یہ ماجرا
کیا ہی سعید نے کہا کہ طاریون کو اُسکے باپ نے اپنے حین حیات مالک ملک اور اپنا جانشین کیا اور اُسکے لیے سائر ملوک
و والیان قلاع سے عہد لیا آخر ملکہ جب مالک مملکت ہوئی تو اپنے باپ پر قابو وقت پاکر اُسکو قتل کیا اور اپنے باپ کی
زبانی اور اُسی کی طرف سے سائر ملوک اور والیان قلاع کو بلوا بھیجا جب وہ لوگ ملکہ کے پاس حاضر ہوئے تو اُسنے اُن سب
کو بھی قتل کیا چنانچہ ملکہ کے بعض خدام مین سے اس راز پر مطلع ہوکر پاس بعضے رئیسان نصاری اور والیان قلعجات
کے جو باقی بچے تھے گئے اور جو کچھ ملکہ طاریون نے کہا تھا ظاہر کیا یہ سنکے اُن لوگون نے اپنے ہتھیار لگائے اور قتال پر
مستعد ہو بیٹھے اور جب دوسرا روز ہوا تو ملکہ سوار ہوکر اپنے باپ کے لشکر مین طرف میدان کے نکلی اور ہم لوگ بھی اُسکے
ہمرکاب سوار ہوئے چنانچہ ہمکو کچھ خبر نہوئی کہ دفعۃً وہ ساری قوم ہمپر ٹوٹ پڑی اور گھیر لیا اور ہمسے خطاب کرکے کہنے لگے کیا
تمکو یہ گمان تھا کہ مسیح تمھارے امر سے غافل ہی اور کیا وہ تمھارے گناہون کا تمسے مواخذہ نکریگا و حال آنکہ اب تم

صلیب کے قابو مین آنے یہ کہکے اُنھون نے قصد کیا کہ ہمکو پکڑلیوین اُسوقت ہمارے اور اُنکے درمیان مین ایسی قتال شدید واقع ہوئی کہ کسی نے مثل اُسکے ندیکھا ہوگا نہ سنا ہوگا اور ہمنے بھی اُنکی لاشون سے زمین پاٹ دی آخر جب بات ہوئی تو جنگ ملتوی رہی اور سارا حرب تن سے کھولا اور سارا لشکر ہمراہ صاحب ارزن الروم کے ہوگیا اور ملکہ کے ساتھ ہمگی چند نفر اسکے خلاف اور اُسکے باپ کے غلمان مین سے باقی رہ گئے چنانچہ ملکہ نے ان خادمون اور غلامون کو بعطاے خلعت و انعام خوشدل کرکے طرف قوم ارمن کے بھیجا اور اُنسے کہلا بھیجا کہ جو کچھ مینے کیا ہی محض از روے خوف و اندیشہ کے تمھارے حق مین ونبا بر حفاظت تمھارے خانمان کے کیا ہی اسلیے کہ یہ سب رؤساے نصرانیہ اور والیان قلعجات بالاتفاق قصد گرفتار کرلینے اور قتل کرنے اُن عربون کا رکھتے تھے وحال آنکہ اگر یہ سب ایسا کرتے تو اصحاب ان عربون کے ہرگز تم مین سے کسی کو روے زمین پر باقی نہ چھوڑتے آخر جب یہ خبر ارمن کو پہونچی تو اُنکے دانشمندون نے کہا واللہ ملکہ نے ہمارے حق مین سراسر خیر و احسان کیا پھر قوم ارمن سے پانچ ہزار مردم نے ملکہ کی اطاعت کی اور مین جنگ بپا چھوڑکر آپکے پاس بسرعت تمام دوڑا ہوا آیا ہون غرضکہ جب عیاض نے کلام سعید کا سُنا تو فوراً حکم کوچ لشکر کا دیا اور بہت جلد روانہ ہوئے اور قطع مسافت مین نہایت شتابی کی یہانتک کہ محاذی اس قوم کے جا پہونچے تو دیکھا کہ جنگ برپا ہی تب عیاض نے اور سب اصحاب نے بصداے بلند تکبیر کہی کہ انکی آوازین اُس مرزمین اور پہاڑین گونج گئین اُس وقت حال قتال خالد و اصحاب خالد کا یہ تھا کہ اُنھون نے اپنی کمال جان نثاری سے جناب اقدس الٰہی کو راضی کیا اور ایسی قتال شدید اُنسے سرزد ہوئی کہ روے زمین پر مثل اُسکے کم ہوئی ہوگی اور اسیطرح برابر جنگ بپا رہی یہانتک کہ معلوم نہوتا تھا کہ کون کون قتل ہوا بعد ازان کہ غبار صاف ہوا اور گرد برطرف ہوئی تو دریافت ہوا کہ اعراب اصحاب حمزہ مین سے ایک سو تئیس آدمی قتل ہوئے اور معاذ بن جبل کا بیٹا اسی ہنگامے مین گم ہوگیا ہرچند تلاش ہوئی پر نملا پھر جب رات ہوئی تو معاذ با چند اشخاص طرف مقام معرکے گئے وہان اپنے لڑکے کو پایا اُس حالت مین کہ وہ دم توڑ رہا تھا کہ ہر آئینہ اُسکے زخم بہت کاری لگے تھے تب اُسکو مقام پر اُٹھا لائے اور اُسکی بالین پر معاذ بیٹھے روتے تھے اور عبد الرحمن بن غنم برادر عیاض نے کہا کہ جب مینے اُس لڑکے کو دم توڑتے دیکھا تو مین رونے لگا یہانتک کہ رونے مین میری آواز بلند ہوئی تب وہ لڑکا بولا چپ رہو یہ غزوہ مجکو بہت محبوب ہی اور مجھے زیادہ تر خوش آیا اُن غزوات سے جو ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مینے غزوہ کیا تھا اُسوقت معاذ نے کہا اے فرزند اِس صلہ مین تو ملاقات اپنے پروردگار کی کریگا آخر جسوقت اذان ظہر کی ہوئی تو وہ مرگیا اور ہنوز مردم لشکر اپنی نماز سے فارغ نہوئے تھے کہ معاذ اُسکو اُسکے پیراہن مین کفنا چکے اور وہ سراپا اپنے خون مین تر تھا پھر جب لوگ نماز سے فراغت پاکر آئے تو اُسکو مدفون پایا تب سبھون نے معاذ سے کہا حق تعالیٰ تجھپر رحم کرے تو نے انتظار کیون نہ کیا کہ ہم بھی اُسکے جنازے پر حاضر ہوتے معاذ نے جواب دیا یہ بات خلاف سنت ہی بلکہ یہ فعل جاہلیت کا ہی کیونکہ ہم لوگ اُس زمانے مین بخواہش تمام اپنے اموات کے دفن مین تاخیر کرتے تھے تاکہ ہم دربارۂ دفن

ہوتا کے مامور بتجمیل ہوئے غرضکہ جب معاذ نے دفن پسر سے فرصت پائی تو اپنے مقام پر پھر آئے اور اپنا سر اور ریش
اپنی دھوکر سرمہ لگایا اور اپنا لباس پہنکر عیاض کے خیمے مین حاضر ہوئے اور لبون پر انکے تبسم اور زبان پر انکے تکبیر تھا اور یہ
اسلیے کہ اس سے وہ اپنے تئین تسکین و تسلی دیتے تھے اور کہتے تھے ھَنِیئًا لَّکَ یَا وَلَدِیْ یعنے اے میرے فرزند یہ شہادت
تجکو مبارک ہو یہ سنکے عبد الرحمن نے کہا یہ تمھاری کیا باتین ہین معاذ نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
ہے وہ فرماتے تھے جس شخص کا فرزند مرجاوے اس حالت مین کہ والد اُسپر حریص ہو اور وہ اُسکو نہایت عزیز ہو اور مرنا اُسکا اُسپر
شاق عظیم ہو تو درینصورت غزوہ اُسکا بہترین غزوات ہوگا اور اجر وصلہ اُسکا قضاے الٰہی مین واسطے اُسکے اور میت کے کوئی
شی خوب تر مغفرت سے نہین ہے اور بدلا اُسکے دار دُنیا کا خوشترین دار آخرت ہوگا اور اُسکے اہل سے نیکوترین اہل ملینگے اور حق تعالی
اُسکی زوجیت مین حور العین عطا کریگا جو نہایت سرخ و سفید ہونگی القصہ جب روز روشن ہوا تو لشکر اسلام بطلب جہاد سوار
ہوا و ناگاہ ایک پرا گھوڑونکا نمودار ہوا اور اُسپر لوگ جو سوار تھے وہ سب بے ہتھیار تھے پھر جب جانبین سے باہم دوچار ہوئے
تو وہ سب سوار پیدل ہوکر بقصد ملاقات سپہ سالار لشکر اسلام کے آگے بڑھے مگر یوقنا نے پیش قدمی کرکے اُنکو للکارا کہ تم
لوگ کون ہو کہان سے آتے ہو اُنھون نے کہا ہم اہل ارزن الروم ہین اور یہ شخص ہمارا مقتدا و پیشوا ہے اور یہ اشارا اپنی
جماعت مین سے طرف ایک شخص کے کیا کہ وہ نیک پیر مرد تھا تب یوقنا نے اُس سے درشت کلامی کی پس اُسنے کہا
حق تعالی نے تمھاری طرف میری رہبری کی اسطرح پر کہ مین جو امشب پر نیت قتال فردا کے سویا تھا تو رویا مین مین نے
مسیح کو دیکھا اُنھون نے برائے اتباع شریعت محمد کے مجکو امر کیا اور فرمایا کہ ہر آئینہ نبی آخر الزمان کا وہی ہے جسکی بشارت
خدا نے مجکو دی ہے پھر جو شخص اُس سے روگردانی کریگا وہ ہم مین سے نہین ہے جب یوقنا نے اُسکا یہ کلام سُنا تو وہ خود بھی
مع اصحاب ؓ اپنے گھوڑون سے اُتر پڑا وہ اُن لوگون کے ہمراہ ہوکر پاس عیاض ؓ کے گئے اور سارا ماجرا اُنسے بیان کیا
یہ سُنکے عیاض بتعظیم شیخ درفیشل اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُس سے مصافحہ کیا پھر سب مسلمانون نے شیخ سے اور ہمراہان شیخ سے مصافحہ کیا
پھر شیخ یعنے درفیشل نے جو باتین اپنے رویاے صادقہ کی یوقنا سے کہین تھین وہ تمام عیاض ؓ سے بیان کین بعد ازان
شیخ اور اُسکے جملہ اصحاب مشرف باسلام ہوئے اس بات سے ملکہ طاریون بہت خوش ہوئی اور اپنی خواہر فاروقہ کو سپرد
شیخ کردیا کہ وہ اُسکو لیکر ارزن الروم کو گیا اور عیاض امیر نے اُسکے ہمراہ دس مسلمانون کو کردیا تاکہ اہل ارزن کو واسطے
اسلام کے دعوت و طلب کرین اور اُنکو شرائع دین سکھلا دین **واقدی** رح نے کہا وہ دسون آدمی جو جماعت درفیشل
کے ہمراہ بھیجے گئے اُنکے نام یہ ہین رافع بن عبد اللہ و سلامۃ بن عدی و نوفل بن الاکوع و ابن خویلد و جریر بن صاعد و
عبد اللہ بن ضمرہ و سہل بن سعد و مصعب ابن ثابت و خازم بن عمرو و الزبیر بن بشار **راوی** نے کہا کہ درفیشل نے بعد
قبول اسلام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وداع کیا اور اُنسے رخصت ہوکر کوچ کیا اور وہ دسون اصحاب ہمراہی بھی
اُسکے ساتھ تھے تا آنکہ ارزن الروم مین پہونچا اہل شہر نے خیریت درفیشل اور اُسکے اصحاب سے بہت شادمانی کی اور پیشوائی کو نکلے

وبعد ازان جب مالک وفشیل نے اپنی مجلس مین جلوس کیا تو اکابر و عمائد مردم کو طلب کیا اور اُنسے تمام سرگذشت چشم دید اپنی
بیان کی اپنے سلام کو عرض کیا آخر اُنمین سے اکثر مشرف باسلام ہوئے اور اُن دسون اصحاب نے نومسلمانون کو احکام اسلام
بتائے اور قرآن مجید پڑھایا وبعد ازان وفشیل نے تمام اُن قلعون اور گڑھیون کو جو متعلق بلد اخلاط سے تھے مسلمانون کے حوالہ
کردیا پھر وہان کے باشندون مین سے کچھ لوگ تو اسلام لائے اور کچھ لوگ ادائے جزیہ پر سال آئندہ سے مقرر ہوئے وبعد ازان
عیاض نے اصحاب کو طرف خوئی و سلماس و بجانب دیگر مضافات اُس سرزمین کے براے دعوت اسلام روانہ کیا آخر وہ سب اسلام لائے
مگر بعضے محروم رہے اور کچھ لوگ اصحاب مین سے اُن نومسلمانون کی تعلیم کے لیے بھیجے گئے کہ اُنھون نے اُنکو احکام شرع
بتائے اور قرآن سکھلایا بعد ازان عیاض نے مالک طاریون کو ولایت ممالک اخلاط پر مستقر کیا +

ذکر فتح ارزن و سعرد و جبل بارون

واقدی نے کہا جب بعد فتح ارض ربیعہ کے دیار بکر و ارمینیہ کے تئین جسکو اخلاط بھی کہتے ہین حق تعالی نے واسطے
مسلمین کے ہاتھ پر عیاض بن غنم کے فتح کردیا تو عیاض نے ایلچی پاس بریخون کے کفر تو ابین بھیجا کہ اُسنے وہان جاکر حسب الحکم
ولایت ارمینیہ یعنے ممالک اخلاط کی حکومت پر بریخون اور اسکی زوجہ طاریون کو مستقر و مستقل کیا اور اُن دونون سے
عہد و میثاق خدا کا اس امر پر لیا کہ درمیان خلائق کے معاملہ بعدل کیا کرین اور پیروی شریعت کی رکھین اور موافق خدا کے
حکم جاری کیا کرین چنانچہ اُن دونون نے اس عہد کو قبول کیا و بعد ازان عیاض نے افلح مولی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کو بسر کردگی جیت ایک سو آدمی کے طرف بلاد عراق کے روانہ کیا تاکہ وہ مردمان عراق کو دعوت اسلام کرین
اور وعدہ کیا کہ ہم بھی پیچھے آتے ہین چنانچہ اسطرف تو روانگی افلح کی برسم رسالت ہوئی اور خود سرزمین ارمینیہ سے کوچ کرکے اُس
راستے پر چلے جدہر سے وارد ارزن ہوئے تھے پھر ارزن سے نکل کر بطرف سعرد و جبل بارون کے گئے اور واقدی نے
کہا جس شخص نے بنیاد بلدہ سعرد کی ڈالی تھی وہ سعرد بن باریا تھا اور پہلے یہ شخص بن ملک مین تھا جو حدود تیا سے ہے پھر جس وقت
وزیر کسری کا وہان اُسکی گرفتاری کے ارادے سے آیا تو وہ بھاگ کر اس سرزمین پر آیا اور اپنے لیے یہان یہ شہر آباد کیا
غرض جب عیاض یہان آئے اور لوگون کو دعوت اسلام طلب کیا تو اُنمین جو عاقل تھے اُنھون نے اسلام قبول کیا اور جنھون نے
انکار کیا اُنپر جزیہ مقرر کیا گیا اور اُنکے لیے عہدنامہ لکھا گیا بعد ازان عیاض نے وہان سے کوچ کیا اور شہر شمطار اور ساوج
مین آئے پس یہان والون نے بھی قبول اسلام کیا اور اُسوقت تک شہر جزیرہ حد بست نہوا تھا بلکہ بنیاد اُسکی جس شخص نے
ڈالی وہ ایک شخص تھا اہل برقعید سے اُسکا نام عبد العزیز بن عمرو تھا اور نہر دجلہ اُسکے پیش تر ہی چنانچہ عیاض جب جزیرہ مین
وارد ہوئے اور اُنھون نے باتفاق اپنے ہمراہیون کے زیارت کوہ جودی و مقام سفینے کی کی اور گرد اس مقام کے دلدل ثبت
رہتی تھی تو مردم اُن بلاد کے اُسکو کھینچ ڈالتے تھے اور مالک اس جزیرے کا ایک شخص جزیری تھا اُسکا نام صالح تھا

سو اُسنے عیاض سے صلح کی اور قبول اسلام مین اطاعت کی اور شہر عادیہ مین وہ سکونت پذیر تھا اور اُسکے تحت حکومت کراس و عفران و قفیر و دربیش اور اُنکے سوا اسے اور بہت سے مقامات تھے چنانچہ جسوقت پیغام عیاض کا اُسکو پہونچا تو بے تامل اُسنے اسلام قبول کیا اور صلح و اطاعت کی اور عیاض کی خدمت مین حاضر ہو کر اسلام لایا اور اُسکے اہل بلد کے حق مین عہدنامہ لکھا گیا کہ جو شخص اُنکو دعوت اسلام کرتا تھا تو نفاذ اُن عہود مکتوبہ کا کرتا تھا

ذکرِ فتوحِ اسماعیلیات

راوی نے کہا بعد فراغ جزیرہ کے پھر عیاض نے طرف ممالک عربی کے کوچ کیا اور وارد ہوئے اُس بلد مین جسمین بیع قبطی رہتا تھا آخر اُسنے بھی مصالحہ کیا اور جو کچھ اُسپر جزیہ مقرر کیا گیا اور اُسنے قبول کیا بعد ازان عیاض نے وہان سے کوچ کرکے اسماعیلیات کا قصد کیا وہان پہونچکر عمرو بن جندب کے تیئین بسرکردگی ایک جماعت کے واسطے تاخت و تاراج اور موصل اور اُسکے مضافات کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ گئے اور تاراج کرکے غنائم کثیر قبضے مین لائے اس بات پر بعضون نے صدائے شور و فریاد بلند کی یہ غل سنکے باشندگان موصل اور ساکنان نواحی نکل پڑے اور خوب مقابلہ کیا یہانتک کہ جندب سے ساری غنیمت چھین لی اور جندب کو بھی شہید کیا پس اصحاب نے جندب کو بجانب غربی دفن کردیا پھر جب عیاض رضہ کو یہ خبر پہونچی تو اسماعیلیات سے کوچ کرکے موصل پر نازل ہوئے اُسوقت اہل موصل بسلاح و سامان جنگ طرف عیاض رضہ کے نکلے تب خالد نے بالشکر جنگ اور اہل موصل پر حملہ کیا آخر اُنکو شکستہ بال و خستہ حال کردیا اور اُسوقت اُس شہر مین شہر پناہ تھا جو لائق تاخت ہوتا چنانچہ موصل کو خالد رضہ نے بزور شمشیر لیا اور جانب نینوی کے نظر کی کہ وہ ایک شہر ہے جو شمال مین زمین پہاڑ سے تب خالد رضہ نے وہان والون سے پوچھا کہ یہ کونسا شہر ہے لوگون نے کہا نینوی ہے خالد رضہ نے کہا عجب نہین ہے کہ یہی شہر یونس بن متی علیہ السلام کا ہو واقدی رحمۃ اللہ نے کہا کہ اس عرصے مین مالک نینوی کا ملک انطاق تھا سو عیاض رضہ نے اُسکو نامہ لکھا اُسنے اطاعت سے انحراف کیا تب صالح جزری کو اُسکے پاس بھیجا صالح نے اُسکو فہمائش کی کہ اہل اسلام جس امر کا ارادہ رکھتے ہین یعنے اجابت اسلام چاہتے ہین اگر تو اُنکی اطاعت سے سرتابی کریگا تو مین تجکو ضرر پہونچاؤنگا اور تجکو زندہ نچھوڑونگا آخر اُسنے درجواب نامہ عیاض کے یہ مضمون لکھا کہ مین چھ مہینے کا مصالحہ کرتا ہون اسلیے کہ اس مدت تک مین انتظار کرونگا امر کسریٰ کا اگر اہل اسلام اُسکے بلاد کو فتح کرلینگے تو مین بھی اُنکی اطاعت مین داخل ہونگا اور یہ عذر اُسکا اسوجہ سے تھا کہ وہ تابع حکومت کسریٰ کا تھا چنانچہ اس بات کو مسلمانون نے منظور کیا اور اُسی شرط پر اُس سے مصالحہ کرلیا و بعد ازان عیاض نے خدمت مین امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نامہ لکھا کہ وہ مشتمل تھا اُن اخبار فتح و ظفر پر جو حق تعالیٰ نے اُنکو فیروزی بخشی تھی **نامہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم من عیاض بن غنم الاشعری الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اما بعد سلام اللہ علیک و رحمۃ و برکاتہ فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فالحمد للہ الذی ایدالاسلام بنصرہ و خص

المشرک بقہرہ فللہ الحمد علی ما اولی و منح فاز ال و کشف و رفع و صرف من عظائم و اخذ من غنائم حمدا یرید الآمال
الی نفسا حاو القصد و رانشراحا و قد لانت الشدۃ بعد صلابتھا و رقت الایام بعد قساوتھا و یسر اللہ تعالی امرنا و
قد اوردت الاعداء موارد المھالک و ضیقت علیھم المسالک فارتبکوا فی رقابھم و اشترکوا فی وتارھم و لم یجدوا
فی الارض ولا فی السماء مرتقا و اشتد بھم الفرق فازعجھم القلق و انھم احالوا و حالوا و اھتنوا و راسلوا و اظھروا
القصد من الایام و الدخول فی الاسلام و التردد بین التظلم و الجنوح الی السلم فاقررناھم علی ذلک بعد ان
اشرفوا علی المھالک فمنھم من اسلم و بایع و منھم من اقام تحت الذمۃ و تابع و قد نشر اللہ اعلامنا و اعز دیننا
و قھر عدونا و شد سیوفنا و اعلا کلمتنا و اظھر شریعتنا و قد صرف اللہ صدورھم و اخمد نورھم و ازال نصرتھم و لقی
البلاد و العباد موتھم و الحمد للہ وحدہ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ و سلم و السلام علیک و علی
جمیع المسلمین و رحمۃ اللہ و برکاتہ یعنے بنام خدا و ندیہ نامہ ہی عیاض بن غنم الاشعری کا بجانب امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ کے کہ بعد حمد خدا و صلوٰہ مصطفیٰ کے سلام خدا اور رحمت و برکات اُسکی آپ پر نازل ہوں مین حمد و شکر
کرتا ہون اُس خدا کا کہ اُسکے سوا کوئی معبود نہین ہی اور مین درود و سلام بھیجتا ہون اُسکے نبی محمد صلی اللہ علیہ آلہ
وسلم پر اور ستائش ہی اُس خدا کے لیے جسنے اپنی نصرت سے دین اسلام کی ترقی کی اور اپنے غضب سے شرک و
کفر کو ذلت دی اور منت و سپاس ہی خدا کے لیے اس بات پر کہ اُسنے نعمتین بخشین اور احسان کیا پس اُسنے
اپنی عطایاے عظیمہ سے ہمارے دشمنون کو ہمسے دور کر دیا اور اُسنے ہمسے کشف اندوہ و ملال و صرف احوال
کیا اور غنائم و افرہ سے جو اُسنے ہمارے تئین عنایت کین اُسکے بدلے ہمسے محض حمد و شکر اپنے لیے پسند کیا اور وہ
حمد و شکر ہمارے ہی حق مین موجب مزید کشائش کار و باعث دلشاد خاطر بیقرار کا ہی اور حال یہ ہی کہ اوقات شدائد بعد
صعوبات کے ہمارے لیے سہل ہو گئے اور ایام باوجود بعد سختیون کے ہمپر نرم ہوئے یعنے دن سختیون کے نکل
گئے اب حق تعالی ہمارے امور کو آسان کریگا اور بتحقیق کہ دشمن ہمارے معرض ہلاکت مین پڑ گئے اور راہین اُنپر تنگ و
بند ہو گئین اور اپنی تنگی و خواری مین پامال اور باہم معاہدہ کرنے مین شریک ہوئے اور نہ اُنکو زمین مین کہین نکاسی ملی نہ آسمان
پر چڑھنے کا اُنھون نے راستہ و زینہ پایا اور اُنمین سخت تفرقہ پڑا اور بیقراری نے اُنکو از جا و از خود رفتہ کر دیا اور اُنھون
نے بڑے بڑے حیلے کیے اور بہت بہت باہم نگہداری و پاسداری کی اور نہایت چرب زبانی سے لاف زنی کرتے
رہے اور آپسمین مکاتبات و مراسلات باکثرت جاری کیے یعنے بہت کاغذ کے گھوڑے دوڑائے اور اکثر ایام گذاری
کی اور اظہار داخل ہونے اسلام کا کیا یعنے حیلہ سازی سے وعدہ و اقرار اسلام لانے کا کیا اور تاریکی جہل سے قبول
اسلام مین متردد رہے اور بیشتر میل بصلح رکھتے تھے آخر ہمنے اسی مصالحہ پر اُنسے اقرار کیا چنانچہ بعد ازان
کہ وہ مشرف و قریب ہلاکت ہوئے تو بعضے اُنمین سے اسلام لائے اور بیعت کی اور بعضے اُنمین نے یہ نوبہ ہے

صرف احوال یعنے سوء احوال سے پھیر کر خوشحال کیا ۱۲

۱۴۰

لینے فی ہوئے اور تابعت کی و تحقیق کہ حق تعالی نے ہمارے عاملون کو ہر جا بلند کیا اور ہر طرف اُسکے پیچھے ہر دن کو کھولا
رکھا اور ہمارے دین کو غالب اور ہمارے دشمنون کو مغلوب کیا اور یہ کھین ہماری تلوار کی تیزی وجما آور اور ہمیشہ ہمارے
کلمات کو بالا رکھا اور ہماری شریعت کو غلبہ دیا اور اُنکی صورتون کو بدل ڈالا اور اُنکے چہرے کی روشنی کو پژمردہ کردیا اور نصرت
کو اُنسے دور کیا اور اُنکو ایک دوسرے کی مدد سے باز رکھا اور حق تعالی بلاد اسلام اور عباد مسلمین کی مؤنت و آفات کے لیے
کافی ہو اور حمد ہو واسطے خدا ے واحد و یکتا کے اور صلاۃ و سلام خدا نازل ہو اوپر سید و پیشوا ہمارے محمد مصطفے کے اور اُنکی آل
اصفیا اور اصحاب باصفا پر اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا اوپر آپ سب کے اور اس نامہ کے
ساتھ خمس حاصل دیار کا بھی بتفویض شرجیل بن حسنہ جو کاتب وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے روانہ کیا اور
اُنکے ہمراہ دو سو سوار بھی کردیے اور نامہ اُنکے بہ دایت حکم جلد روانگی کا دیا چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور بعد چند روز
اُنکے جانے کے عامر بن ہبیرہ فرستادہ سعد بن ابی وقاص کا عراق سے پاس عیاض بن غنم کے پہونچا اور درخواست مدد و کمک
اور بیلسری کے کی سو عیاض نے اُسکی امداد کے لیے ایک جماعت مردان شجاعت کی بھیجا ری پس حق تعالی نے ملک عراق کو
سعد کے ہاتھ پر فتح کردیا اور ماجرا اُسکے حرب کا اور واقعات وہان کے جو کچھ امور سعد سے گذرے ہم ذکر کرتے ہین مع اللہ التوفیق

ذکر فتوح العراق

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی اُس شخص نے جسکے وثوق و اعتماد پر مجھے بڑا اعتقاد ہے وہ کہتا ہے
جب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو بسر کردگی لشکر کافی طرف عراق کے بھیجا تو
وہ روانہ و برابر چلے گئے یہانتک کہ سرزمین حبہ مین پہونچے اور خبرین اس لشکر کی بھو بن ہبیرۃ العبسی کو علی الاتصال
پہونچاین اور وہ اُنہی زمانے مین بعد ایاس بن قبیصہ کے والی عرب تھا اور نعمان بن المنذر بھی جانب کسری بن یزدشیر سے
اُسی نواحی مین والی ملک تھا چنانچہ اُن دونون نے کسری کو نامہ لکھا اور اس خبر کو مندرج کیا کہ لشکر مسلمانون کا مدینے
سے بھیجا ہوا عمر بن الخطاب کا بقصد سر کرنے اور لے لینے ملک عراق کے آپہونچا ہے پس اے بادشاہ خواب غفلت
سے بیدار ہو اور بیخبری سے ہوشیار ہو اور اپنے مصالح امور دولت و سلطنت مین فکر و تدبیر کیجیے اور آگاہ ہو اس بات سے
کہ یہ وہ زمانہ ہے جسکو ہم سنا کرتے تھے اور اُسکی تصدیق نہین کرتے تھے بلکہ تکذیب کرکے اُسکو راست نہین جانتے تھے اور
ہم گمان اس بات کا نہ رکھتے تھے کہ کوئی ہم پر جسارت و جرات کریگا اور نہ کوئی ہماری طرف لشکر بھیج سکیگا سو وہ وقت
معین آگیا کہ والی مدینے کا عمر ہوا ہے اور وہ صاحب ہے فتوح کثیرہ کا اور وہ بہت سے ملوک کو شراب شر پلا کر ہلاک کر چکا
ہے پس ضرور ہے کہ اپنے قدم ہمت سے کھڑے ہو اور اپنے دشمنون کے مقابلے کے لیے روانہ ہو کر پیش قدمی کرو اور ہمنے
آپکو خبر دی تاکہ اپنے کام پر ہوشیار و خبردار ہو رہو اور اپنے دل سے دور رکھو کہ اس بات کو مہمل سمجھکر طرح دو کیونکہ اگر

امر خفیف ثقیل ہو جاتے ہین اور بیشتر کار آسان دشوار ہو جاتے ہین اور حال یہ ہے کہ شروع جنگ کی چنگاری معلوم ہوتی ہی
دبالآخر اس سے بہت سی آگ بھڑک جاتی ہی زیادہ والسلام راوی نے کہا پھر وہ نامہ جب ایلچیون کے ہاتھ پاس کسری
کے پہونچا اور پڑھا گیا تو اُسکے بدن مین ہیجان غضب سے رعشہ و لرزہ پڑگیا اور اپنے تخت پر غیظ و غلیان سے ہلنے اور کانپنے لگا
اور قبائل ساورہ و مراوزہ کو اور اقوام دیلم و سہارجہ کو طلب کر کے اُس نامے کو اُنکے سامنے پڑھوا کر سنوایا اور اُنسے کہا کہ یہ امر
جو بہم واقع ہوا اور ہم اپنے زمانے مین اُسپر مشرف و مطلع ہوئے یعنے اُسکو بچشم خود دیکھا تو اسمین تم لوگون کی کیا رائے ہی اور
تمھارا کیا مشورہ ہی اور تم خوب جان لو کہ یہ عرب اس کوشش مین ہین اور نظر و فکر اس بات مین رکھتے ہین کہ اپنے لیے مواضع
سکونت ٹھہرا کر اُسمین مقام و منزل کرین اور حال یہ ہی کہ ان لوگون نے روم کے ساتھ برا اثر کیا اور اُنکو بہت ضرر پہونچایا اور اُنکے
شہرون پر مسلط ہو گئے اور اُنکے خزانون پر قبضہ کر لیا وحال آنکہ روم بجمعیت عظیم مجتمع ہوئے تھے اور اُنمین سے کوئی باقی تھا جو
شام مین نہ پہونچا ہو اور ایسا کوئی تھا جو بمقام یرموک شریک حرب نہ ہوا ہو اور یہ عرب تو جماعت قلیل ہین جو تمھارے بلاد مین وارد ہوئے
ہین اور عازم اور آمادہ ہین اس بات پر کہ ملک تمھارا تمھارے ہاتھون سے چھین لیوین اور تمھارے لیے اب کچھ اور سود مند
نہین ہی سوائے اسکے کہ عزم بالجزم کرو اور شتاب روی پر بکمال حزم کاربند ہو اور دشمنون کو اپنے اہل و عیال و اموال اور اپنے
خانمان و اولاد و بلاد سے دفع کرو اور خوب سمجھ لو کہ عرب کے تئین بڑی آرزو ہی اور اُنکے دلون مین یہ بات سمائی ہی کہ تمھارے
شہرون و قلعون پر تسلط کرین اور ہرگاہ وہ تمکو اپنی جنگ سے خوف زدہ اور اپنے مقابلے سے باز ماندہ دیکھینگے تو وہ تمپر ایسے
جھک پڑینگے جیسے شیر اپنے شکارون پر ٹوٹ پڑتے ہین غرضکہ موذن و نقیب اُنکے اول روز سے علی الاتصال پکارتے رہے
اور غیرت و غضب دلایا کیے چنانچہ مروی ہی مَنْ نَظَرَ فِي الْعَوَاقِبِ أَمِنَ غَائِلَةَ النَّوَائِبِ یعنے جو کوئی انجام کار پر نظر رکھتا ہی وہ
افتاد ناگہانی مصائب سے ایمن رہتا ہی القصہ کسری نے دروازے خزانے اور خلعت خانے کے کھلوا دیے بعد ازان کسری تہیہ
فوج مین مصروف ہوا چنانچہ ہرمزان کو خلعت دیکر پچاس ہزار پیادہ و سوار کا افسر کیا اور عطار بن مہرو کو خلعت دیکر بیس ہزار جمعیت
کا سردار کیا اور عمارین بن ہمان کو بھی خلعت پہنا کر بیس ہزار لشکر کا سپہ سالار کیا اور سب افسرون کو حکم کیا کہ سرزمین نریدان
مین جا کر مع اپنی اپنی جمعیت کے خیمے کرین چنانچہ وہ سب حسب الحکم کاربند ہوئے و بعد ازان کسری نے ایک ایک نامہ طرف والی
خراسان و مالک ورار النہر کے روانہ کیا اور اُسمین بعد ذکر حالات کے مضمون دو طلبی مندرج کیا کہ وہ لوگ مع اپنی اپنی فوج کے
قتال اصحاب رسول خدا صلعم پر بہت جلد پہونچین پھر جسوقت نامے اُسکے اُن ملوک کے پاس صادر ہوئے تو فی الفور وہ متوجہ
بروانگی ہوئے اور طرف عراق کے دوان و شتابان مانند ملخہاے پران کے روان ہوئے اور منجملہ قوم کے یہ چند رئیس بھی موجود تھے
شہربان بن کباد و فرجان لاہوازی و ہذیل بن جسوم و جابر الہمدانی اور اسکے ساتھ چالیس ہاتھی مست تھے واقدی رحمہ اللہ نے
کہا پھر جب یہ سب فوجین مجتمع ہوئین تو کسری نے کوچ کیا اور سبھون کو سرگرم کر کے سرزمین شہر طاق و فراشتہ کی طرف لیگیا اور
اُسکے لشکر خاص کا سالار مہربان تھا پھر وہان جائزہ و شمار جیوش کا ہوا تو ایک لاکھ پچاس ہزار سوار و پیادہ مرد کارزار تھے

سوائے اتباع بہیر کے اور پیشا پیش جیوش کے قوم دیلم اور اہل عجم تھے اور ان سب کے آگے آگے وہ سارے فیل تھے اور اُن ہاتھیوں کی پشت پر ایک ایک گدی دیباج کی کسی تھی اور ہر ایک گدی پر چالیس چالیس مرد مقاتل سوار تھے اور چنگ و دہل بجاتے تھے اور ہر ایک ہاتھی کی سونڈ میں ایک ایک تلوار تھی تاکہ آدمیوں کو اُس سے قتل کریں اور اُن ہاتھیوں میں ایک فیل سفید تھا کہ برابر خود و مانند کوہ کے بلند تھا اور وہ سب ہاتھیوں سے مقدم تھا یعنے سب کے آگے چلتا تھا اور جب وہ چلتا تھا تو اور سب ہاتھی اُسکے پیچھے پیچھے ہوتے تھے اور جب وہ ٹھہرتا تھا تو سب ٹھہر جاتے تھے اور اُن ہاتھیوں کے پیچھے گلہ جوان بیلوں کا بندھا تھا اُنپر ہتھیار سلاح و خزانہ لدا تھا غرضکہ جب ساز و سامان سے روانگی پر آمادہ ہوئے اُسوقت اردشیر بادشاہ نے اعادہ اپنے کلام سابق کا کرکے ذکر دو مقدموں کا کیا کہ اے اہل فارس تم لوگ ہمیشہ ملوک رہے اور ہیبت تمہاری دلوں میں اقوام ترک و دیلم اور روم و جرامقہ کے متمکن رہی اور اسیطرح تم حق میں رعایا کے معادل ہو یعنے انکی اصلاح و رفاہ ملحوظ خاطر رکھتے ہو تو چاہیے کہ اس قوم یعنے عرب کو بزور مال دفع کرو یعنے اگر یہ لوگ طالب و طامع مال ہوں تو انکو مال کافی دیکر یہاں سے نکال دو اور اگر اس سے انکار کریں اور خواہان ملک ہوں تو اُنسے جنگ کرو چنانچہ اردشیر بادشاہ نے یہ کہکر سران لشکر کو رخصت کیا اور وہ سب روانہ ہوئے

ذکر فتوح خورنق و قتل نعمان بن المنذر و فتح حیرہ و قادسیہ

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی حسن بن اسحاق نے اور کہا مجھے خبر دی ہی سلیمان بن عامر نے اور سلیمان نے کہا مجکو روایت پہونچی ہی کہ سعد بن ابی وقاص تیس ہزار سوار سے عراق کو روانہ ہوئے اور راہ سے بجیلہ و نخع و شیبان و ربیعہ و اخلاط کے چلے جو داخل عرب ہی اور لشکر سعد میں ایسا کوئی عراق کو نہیں گیا جسکے اہل و اولاد اُسکے ہمسفر نہوں اور ملوک فارس میں سے ایسا کوئی نہیں گیا جسکے ہمراہ اسکا کل مال نہو تاکہ بجد و عزم تمام مقاتلہ کریں اور ملک کسریٰ نے اسی امر کی خاطر اُنکو وصیت و فہمایش کردی تھی چنانچہ راوی کہتا ہی کہ سعد نے منزل رحبہ سے طرف حیرۃ البیضا کے کوچ کیا اور وہیں لشکر نعمان بن المنذر کے خیام بپا تھے اور اسی کے میدان میں ہیچ بے ایستادہ تھے اور جمیع عرب باشندگان عراق بھی کہ وہ سب اسی ہزار تھے زیر لشکر نعمان تھے اور نعمان نے اُنکو وفور انعام و خلعت سے مستفیض کیا تھا اور ملک کسریٰ کی طرف سے اُنکو وعدہ بذل جمیل دیتا تھا یعنے اقرار تمام بذل و عطا کا کرتا تھا اور اُسنے کہتا تھا کہ یہ لوگ جو آئے ہیں عرب ہیں اور تم بھی عرب ہو اور ہلاکت ہر شی کی اسی کے ہم جنس سے ہوتی ہی اور یہ عرب بھی مثل ہمارے ہیں کچھ انکو ہمپر فضیلت نہیں ہی بلکہ فضیلت ہم میں ہی کیونکہ درمیان ہماری قوم کے ملوک ہیں کہ اُس قوم نے ہم اکاسرہ و ملوک کو مقدم و سر آمد اپنی دولت و جمعیت کا کیا ہی تاکہ ہم اُنکے لیے رکن ہیں اور اُنکے دشمنوں پر اُنکے مددگار ہیں اور اصحاب محمد کے لیے کوئی امر فخر کا نہیں ہی جو وہ ہمپر افتخار کریں بلکہ ہمارے لیے اُنپر فخر ہی کیونکہ

ہاتھی کا سر
اعور ...
فیل سفید ...
احوال حیرہ
بندھے ہاتھی
جنگ کا ۱۳

ہرگاہ اُنکے گمان مین حق تعالی نے اُنہین سے نبی مبعوث کیا اور اُنپر اپنی کتاب نازل کی ہی جسکو وہ قرآن کہتے ہین تو ہمارے
واسطے انجیل ہی اور ہم مین عیسی ابن مریم اور جمیع حواریین ہین اور ہمارے لیے مذبح یعنے قربان گاہ ہی اور تم مین قسیسین و رہبان
وشماسین ہین اور ہمارے لیے ناقوس ہی وہ بہرحال دین ہمارا عتیق وقدیم ہی اور اُنکا دین نو ایجاد وجدید ہی پس لازم ہی
کہ ہنگام وغا کے ثابت قدم رہو اور جیسا کہ ملک کسری کو تمہارے ساتھ حسن ظن ہی چاہیے کہ تم اُسکے مطابق عمل
راوی کہتا ہی اسی درمیان مین کہ نعمان یہ باتین قوم سے کر رہا تھا کہ ناگاہ عم اُسکا الیاس صاحب حرس یعنے سردار
نگہبانون اور پاسبانون کا اُسکے پاس آیا اور کہنے لگا اے ملک اسوقت ہمارے دشمنون نے ہماری طرف ایلچی
بھیجا ہی یہ سُنکے نعمان نے کہا اُس ایلچی کو میرے پاس لاؤ اُسنے اُسکو حاضر کیا اور وہ ایلچی سعد بن ابی حبیب القاری
تھا پھر جب وہ روبرو نعمان کے اُسکو حاضر لایا اور جسوقت سعد روبرو نعمان کے کھڑا ہوا تو اسوقت جانب خدام
نے اُسپر زجر و قہر سے شور کیا کہ تمام یہ سرزمین ہمارے بادشاہ کی ہی (مترجم کہتا ہی کہ اس خطاب سے غرض اُن لوگون
کی یہ تھی کہ سعد نے مراسم تعظیم شاہی کو ترک کیا اور آداب ملوک ادا نکیا تھا) مگر سعد نے اُنکی باتون پر کچھ التفات
نکی بلکہ بطرف نعمان خطاب کرکے یہ کلام کیا کہ حق تعالی نے ہمکو ناموس امر کا کیا کہ ہم ایک دوسرے کو سجدہ نکرین
کیونکہ یہ رسم و عادت قبل بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام جاہلیت مین جاری تھی پھر جبسے حق تعالی
نے آنحضرت علیہ السلام کو مبعوث کیا تو اُنکے لیے ہدیہ و تحفہ سلام کا مقرر فرمایا اور اُنکے پیشتر انبیا مین بھی یہی طریقہ نافذ
تھا کیونکہ سلام ایک نام ہی نامہاے خداے عزوجل سے مگر یہ تحیت جو تمہاری ہی وہ شیوہ جبابرہ و متکبرین ملوک کا ہی یہ
سُنکے نعمان نے جواب دیا کہ ہم جبابرہ مین سے نہین ہین بلکہ جلالت و عظمت ہماری تمسے غلطی ہی اسلیے کہ تم اپنے دین مین موحد ہو
اور حق تعالی کو واحد جانتے ہو مگر پسر خدا عیسی بن مریم سے انکار کرتے ہو تب سعد نے کہا تو مجھے بتا کہ عیسی بن مریم مین جو قدرت
حاصل تھی وہ حالت عبودیت تھی یا شان ربوبیت تھی غرض کہ درمیان اُن دونون کے بیشتر اس قسم کا مکالمہ سرگرم رہا
یہانتک کہ کلام سعد سے نعمان بہت عجب مین آیا اور نہایت متحیر ہوا پھر سعد سے کہنے لگا افسوس ہی تیری قوم پر کیا چیز
تجکو یہان لائی ہی اور تو کسلیے آیا ہی سعد بن ابی حبیب نے کہا ہمارے امیر سعد بن ابی وقاص نے مجکو تمہارے پاس اسلیے
بھیجا ہی کہ تو بھی عرب سے ہی پس حیف ہی کہ کوئی امر موجب تیرے زیان و منفعت کا ہو اور مجکو اُسکا ضرر پہونچے اور یہ قوم علوج و بربر
ہین کہ کوئی دین نہین رکھتے ہین انکے لیے کوئی شریعت نہین ہی کہ اُسکو بجا لاوین جز اسکے اُنکے واسطے کوئی فریضہ ہی کہ اُسکی پیروی
کرین اور اسکو ادا کرین اور ہم تمکو دعوت و طلب کرتے ہین بطرف شہادت لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کے یعنے تم گواہی
دو اور اقرار کرو کہ سواے اللہ کے کوئی الہ لائق بندگی کے نہین ہی اور محمد فرستادہ اُسی خداے یکتا
کا ہی اور چاہیے کہ جو کچھ ہمارے لیے حلال ہی وہی تمہارے لیے بھی حلال ہو اور جو شے ہمپر حرام ہی تمپر بھی حرام ہو
اور اگر تم اس امر سے انکار کرو تو پھر جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی انحراف کرو تو خبردار رہو حرب خدا اور رسول سے

چنانچہ نعمان نے جب کلام سعد سنا تو اُسکی باتون پر استہزا اور خندہ زنی کی راہ سے ہنسا اور کہنے لگا تمھارے افواہ سے بطالت کی باتین کرتے ہین یعنے تمھارے دلون مین یہ خیال خام سمایا ہی کیا بھلا جو کہ قیصر روم پر غالب آیا ہی اور اُنسے جزیہ مقرر کیا ہی مثل اُنکے ہمکو سمجھے ہو اور ویسا ہی ہمسے بھی چاہتے ہو قسم ہی مسیح کی ایسا نہوگا بلکہ ہمارے لوگ بڑے ثابت قدم اور بہت مضبوط دل اور نیزہ بازی مین نہایت سخت بازو ہین اور تیغ زنی مین کیا ہی مرد میدان ہین بھلا کسنے تمھارے دلون مین یہ باتین ڈالی ہین اور کسنے تمھارے کانون مین پھونکا ہی اور کسنے تمھین اُسکی بو سونگھائی ہی کہ تمھاری خاطر مین صورت حال اس اُمید کی پسند آئی ہی یہان تک کہ تم قحط بلاد سے آئے ہو یعنے جن بلاد مین قحط رہتا ہی وہان سے بھاگ آئے ہو اور قصد ملک قوم ساورہ رکھتے ہو اور ارادہ اخذ بلاد اکاسرہ و ملوک کا کرتے ہو وحال آنکہ یہان ساز و سامان حرب مہیا ہی اور حرارت جنگ سرگرم ہی اور آتش نبرد مشتعل ہی اور حال یہ ہی کہ اردشیر بادشاہ نے اپنی فوجین بھیجی ہین و بکثرت تمام لشکر کشی کی ہی پس گویا کہ تم اُنکے پنجون مین ہو کیونکہ وہ لوگ آ پہونچے ہین تو تم سے اپنے مقصود کو پہونچینگے یعنے تمکو قتل و اسیر کرینگے اور تمھارے دلون مین جو باتین بھری ہین اُسکو تمھارے دل سے دور کرینگے تب سعد بن ابی عبید نے کہا اے نعمان تو تعلی کرتا ہی ساتھ باطل کے اور زبان پر لاتا ہی کلام غیر عاقل کیا تو نہین جانتا ہی کہ انجام تکبر واسطے ستمگار کے ہی اور حال یہ ہی کہ حق تعالٰے نے اپنے فضل و کرم سے یاس و ہراس کو ہمسے اُٹھا لیا اور جمہور ناس پر ہمکو مظفر و منصور کیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہی سَتُفتَحُ عَلٰی اُمَّتِی کُنُوزُ کِسرٰی وَقَیصَرُ یعنے قریب ہی کہ خزانے کسریٰ و قیصر کے میری اُمت پر کُھل جاوین یعنے عنقریب مال و ملک کسرای عجم و قیصر روم مسلمانون کے ہاتھ لگیگا چنانچہ گنجہای قیصر تو حق تعالٰے نے ہمپر مفتوح کردیے اب گنج کسریٰ تیرے صاحب کا باقی ہی سو حق تعالٰے بموجب وعدہ اپنے نبی کے بھی وفا و عطا کریگا یہ کلام سعد کا نعمان نے سنکر جواب دیا کہ بھلا کہانسے تیرے صاحب یعنے تیرے نبی کو اس بات کا علم ہوا اور کہانسے وہ اس علم کا وارث ہوا وحال آنکہ مینے سُنا ہی کہ وہ پڑھا لکھا نہ تھا تب سعد نے کہا کہ حق تعالٰے نے ہمارے نبی علیہ السلام کو بصیرت علم کی عالم ازل و قدم سے عنایت فرمائی تھی اور جو کچھ ازل سے تا ابد قلم قدرت نے لوح محفوظ مین لکھا ہی وہ سب اُنکو بتایا اور سکھلایا پس وہ عالم کان مایکون کے تھے پھر جب نعمان نے یہ بیان سعد کا سُنا تو کہنے لگا حیف ہی تیری قوم پر تو یہانسے اپنی قوم کی طرف چلا جا کہ ہمارے پاس سواے سیف کے اور کچھ تیرا جواب نہین ہی یہ سُنکے سعد بن ابی عبید سوار ہوئے اور اپنے لشکر کی جانب معاودت کی تو دیکھا کہ لشکر نزدیک آ پہونچا ہی چنانچہ سعد بن ابی عبید نے امیر سعد بن ابی وقاص سے سارا ماجرا النعمان بن المنذر کا اور جو کچھ اُسنے جواب دیا تھا بیان کیا تب امیر نے یہ شعر پڑھے ؎ سَاُقتُلُ فِیہِم حَملَۃً عَرَبِیَّۃً * وَلَا اَنثَنِی دَعِ اللہُ عَنہُم بِعَسکَرِی * فَاِمَّا تَرٰی النُّعمَانَ فِی القَیدِ مُوثَقًا * وَاِمَّا طَرِیحٌ فِی الدِّمَا مُتَعَفِّرٌ * یعنے قریب ہی کہ مین اُنکے درمیان حملہ کرون حملہ کرنا شجاعان عرب کا اور واللہ اُنسے میرے تئین نامرد و وا نکریگا لشکر اُنکا پھر مین یا تو نعمان کو قید و بند مین بند ہا دیکھونگا یا اُسکو خون مین غلطان و لسر افتادہ دیکھونگا بعد ازان سعد بن

ابی وقاص نے لوگونکو حکم کوچ کا دیا تو وہ سب روانہ ہوئے یہان تک کہ لشکر نعمان پر جا پہونچے پھر جسوقت وہ لوگ جیش
سعد کے مقابل ہوئے تب نعمان نے اپنے لوگونکو سوار اور تیار ہونے کا حکم کیا آخر وہ عرب عراقی اُسکے لشکر والے اپنے
گھوڑون کی طرف دوڑے اور سوار ہوئے اور کچھ گھوڑون کو کوتل[1] کر لیا اور دف وغیرہ باجے جنگی بجانے لگے کہ دلاورونکی دلیری زیادہ ہووے
اور نشانون کے پھریرے اُڑنے لگے پھر جسوقت سعد رضی اللہ عنہ اُس قوم سے مقابل ہوئے کہ وہ لوگ اپنے سازوسامان
سے چست و درست تھے تو اُنھون نے بھی اپنی فوج کی ترتیب کی کہ صفون کو آراستہ کیا اور بایکدیگر ربط دیا چنانچہ میمنہ لشکر پر
سعد بن عبید القاری کو مقرر کیا اور میسرہ پر سعد العشیرہ کو مامور کیا اور قلب لشکر کے جناح ایمن پر سعد بن نجبہ کو قائم
کیا اور المیسر پر سعد بن الاقیس الہلالی کو نصب کیا اور قلب لشکر مین خود امیر سعد بن ابی وقاص[2] نے قیام کیا اور اُنکے
ساتھ ابو محجن الثقفی و زہیرہ بن الحویۃ و شرجیل بن کعب تھے واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی احمد
بن عامر نے اُسنے کہا مجھے خبر دی علی بن مسہر نے ابان سے اُسنے حسن سے اُنھون نے کہا جب صفین برابر آراستہ ہوئین
اور تکمیل تمام مرتب ہوئین اُسوقت امیر سعد درمیان صفون کے گشت کرتے ہوئے جو لوگ اُنمین عرب سے تھے مثل
قبیلہ بجیلہ و طی و تیمی و ہلال و نخع وغیرہم کے اُنکو وعظ و پند کرتے تھے کہ آج وہ دن ہے کہ مثل اُسکے پھر نہ دیکھنے گا اپنے
تئین سنا ہے کہ تمھارے بھائیون نے سواد شام مین جب اُنپر فوج شام نے ہجوم کیا تو اُنھون نے کیا کیا کام کیے تھے چنانچہ
یہ کلام سعد سنکے تمام مسلمین چونک پڑے اور جاگ اُٹھے اور کہنے لگے دیکھو ہم اُنپر بقصد شدید حملہ کرتے ہین کیا عجب ہے کہ حق تعالے
ہمکو اُنپر نصرت و فیروزی بخشے یہ کہکے بہادرون نے اپنے گھوڑون کو ڈپٹ کر اُڑایا پھر وہ گھوڑے مانند آندھی کے چل نکلے اور
ہوا ہوگئے اور وہ مردانِ کارزار برابر سرگرم قتالِ شدید رہے یہان تک کہ آفتاب قبۂ فلک کا کلس ہوا یعنے دوپہر ان آیا اور
اُسوقت تک اصحاب نعمان مقابل تلوارون اور تیرون کے منھ سے تھے تاآنکہ قعقاع[3] بن عمرو التمیمی یا کہ بشر بن ربیعۃ التمیمی ان
دونون مین سے کوئی نعمان سے ملاقی ہوا اور اُسکے سر پر جا پہونچا اور اُسوقت وہ اپنے سوارون کے غول مین تھا آخر پہونچنے
خواہ بشر نے اُس غول پر حملہ کرکے اسکو متفرق کر دیا پھر لشکر پر جا پڑا تو اسکو پراگندہ کیا اور جوانمردی و چالاکی سے نعمان
کے سینے مین ایسا بھالا مارا کہ اُسکی پشت سے پار ہو کر انی چمکنے لگی پھر جب جیش البیضا والی لشکر نے ملک نعمان کا ایسا حال
تباہ دیکھا تو اپنی پس پشت منھ پھیر کر بھاگے و بارادہ قادسیہ رخ طرف جیش فارس کے کیا اور یہان مسلمانون نے اُنکے
اسباب و مال کو غنیمت مین لیا اور اُس رات کو براحت و آرام تمام بسر کی بعد ازان جن لوگون کو مسلمین نے گم کیا یعنے جو لوگ
شہید ہوئے اُنکا شمار کیا تو وہ سب پانسو تیس مرد کام آئے اور اکثر وہ اہل نخع تھے کہ حق تعالے نے اُنکا خاتمہ شہادت کیا
راوی نے کہا کہ مسلمانون نے وہان کی غنیمت کا سارا مال و اسباب جمع کیا اور سعد ابی وقاص نے قصر خورنق اور تخت
شاہی پر قدرت پائی پھر جو کچھ اموال غنیمت سے وہان دستیاب ہوا تھا وہ سب بمقام حیرہ مین چھوڑ دیا اور اُسپر سالم
بن مسروق کو محافظ رکھا اور اُسکے پاس سو مرد اولادِ مہاجرین و انصار ہی تعینات کیے راوی نے کہا و اما وہ لوگ جو لشکر

[1] کوتل گھوڑے ایسے تھے کہ جو گھوڑا سواری مین بیکار جاوے تو دوسرا بدل دیوین ۱۲

[2] پانچوین سعد پانچ مقامون پر قائم ہوئے ۱۲

[3] خواہ قعقاع اثر بیک راوی کے نزدیک قعقاع تھا یا بشیر یعنی بالعموم قبیلہ ازین ۱۲

نعمان بن المنذر سے گریز کرکے قادسیہ کو گئے تھے اور قادسیہ مین تبود فرس ہمراہ رستم زاد بن اسفندیار کے مقیم تھے اور رستم زاد کے ساتھ بہتیر امرا و ملوک تھے مثل شہریار بن کنارہ و فرزان بن جسوم و شرسوم الہمدانی و جنانوس بن قتاک و شاہیر بن جبو ساتھ جب لشکریون نے حبش نعمان کے فراریون کو دیکھا تو انسے احوال پوچھا تو انہون نے سارا ماجرا بیان کیا کہ مسلمانون نے نعمان بن المنذر کو قتل کیا اور حیرہ پر تسلط کیا اور قصر خورنق اور تخت شاہی و تمام جو کچھ وہان تھا سب لے لیا یہ خبر سنکے لشکر فرس مین ہل چل پڑ گئی اور دلون مین ہیبت سما گئی اور رنگ چہرون کا اڑ گیا اور بدنون پر لرزہ پڑ گیا مگر یہ کہ رستم زاد نے سارا لشکر سارا وہ امرا و ملوک دیلم اپنے خیمے مین طلب کرکے جمع کیا اپنے تخت پر کھڑا ہوکر خطبہ شروع کیا اور کہا اے قوم آگاہ ہو کہ قوام دولت و سلطنت سیاست سے ہی اور ناموس و ننگ ریاست سے ہی اور اب تم لوگ عرب کے مقابلے پر ہو کہ وہ لوگ تمپر اپڑے ہین تو لازم ہی کہ تم بھی نکل پڑو اور جلد سوار ہو اور انکی طرف بڑھ چلو یہ سنکے وہ سب امرا و ملوک رستم زاد کے پاس سے رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام پر جاکر ساز و سامان حرب درست کرنے لگے ناگاہ اس عرصہ مین کہ وہ سب تیاری و کمر بندی مین مصروف تھے دفعۃً لشکر سعد ابی وقاص انکے سامنے سے نمودار ہوا اور وہ لوگ عربی گھوڑون پر تھے اور وہ گھوڑے باریک کمر و سبک سیر تھے اور انپر شہسواران اسلامیہ و دلیران محمدیہ سوار تھے یہ دیکھتے ہی رستم نے فوراً صف آرائی کی کہ ملوک پارس و روم کو اپنے سمت راست اور ملوک دیلم کو جانب چپ قائم کیا اور خود رستم زاد قلب لشکر مین مستقر ہوا اور اسکے گرد دیگر امرا و ملوک نے حلقہ و ہالہ باندھا اسوقت یکایک ابو موسی اشعری سفیر و فرستادہ امیر سعد کا طرف رستم زاد کے آیا اور قلب لشکر مین جہان رستم تھا قصد جانے کا کیا جب حجاب و خدام نے ابو موسی کو اسطرف آتے دیکھا تو اسکے آگے بڑھے اور انکے ساتھ ترجمان بھی تھا تب انھون نے ابو موسی سے کلام کیا کہ اے عربی تو کس ارادے پر یہان آیا ہی ابو موسی نے کہا مین رسول و ایلچی امیر لشکر اسلام کا ہون چنانچہ ان حجاب نے جو کچھ ابو موسی نے کہا تھا وہ رستم زاد سے جاکر بیان کیا رستم نے حجاب کو تعلیم کیا کہ تم اس فرستادہ سے جاکر یہ کہو کہ ہمارے مقدم حبش کے پاس جانے سے تیری کیا غرض ہی ولیکن جو کچھ تیرا ارادہ ہی ہمسے بیان کر ہم اسکا جواب تجکو لا دیتے ہین چنانچہ ترجمان نے پاس ابو موسی کے جاکر جو کچھ رستم نے کہا تھا بیان کیا یہ سنکے ابو موسی نے اس ترجمان سے کہا تو جاکے رستم زاد اور اسکے اصحاب سے کہدے کہ ہم تمکو دعوت اور طلب کرتے ہین طرف شہادت خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر تمکو اسلام کا انکار ہی تو جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی منکر ہو تو سیف شاہد صادق ہی یعنے ہمارے تمھارے درمیان مین تلوار ہی کہ وہ صدق شہادت ادا کریگی و بتحقیق کہ حق تعالے نے اپنی کتاب مجید مین فرمایا ہی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت و امداد مومنون کی ہمپر واجب و لازم ہی چنانچہ ترجمان نے یہ کلام ابو موسی کا رستم زاد اور اسکے اصحاب پاس پہونچایا اور ابو موسی نے طرف امیر سعد کے مراجعت کی پھر جسوقت رات ہوئی تو لشکر رستم سے ایک جماعت نے فرار کرکے لشکر مسلمین مین آکر پناہ لی جب صبح ہوئی تو رستم کو خبر ہوئی کہ ایک گروہ میرے لشکر سے طرف عسکر مسلمین کے بھاگ گئے ہین تب ملک رستم نے اپنا ایلچی امیر سعد کے پاس بھیجا اور استدعا کی کہ گروہ ساورہ و مرازبہ سے جو لوگ

تمھاری طرف بھاگ گئے ہین انکو ہمارے ہیان پھیر بھیجو یہ پیغام سُنکے امیر سعد نے اس ایلچی کو جواب دیا کہ ہم وہ قوم ہین کہ نہ اپنا ذمہ توڑتے
ہین اور نہ عہد شکنی کرتے ہین وحالانکہ وہ لوگ ہمارے پاس مُقر اسلام لائے ہین اور ہماری صحبت سے رغبت رکھتے ہین تو
ہمپر واجب ہے کہ ہم اُنسے دفاع ضرر کرین اور تمہین سے کسی کو قدرت نہ دیوین یہ جواب پاکر ایلچی واپس آیا اور ملک رستم زاد سے
جواب بیان کیا وہ یہ کلام سُنکر غضب مین آیا اور لشکر کو حکم مقابلہ وحملہ کرنے کا دیا۔ راوی نے کہا جو لوگ لشکر رستم سے عسکر
سعد مین بھاگ آئے تھے وہ شاور بن سلیم وسلیک بن الکتم وضرار بن کاتال وراُنکے ساتھ والے تھے پھر جب لوگون نے
افواج رستم زاد کو دیکھا کہ وہ واقعہ مُسلمین کے آگے بڑھے آتے ہین تو گروہ قعقاع نے کہا اے امیر آنیہ دشمن ہمارے آپہونچے
اور پہاڑ ہاتھیون کا انکے آگے آگے ہے جب گھوڑے عرب کے انکو دیکھینگے تو ہرگز انکے سامنے ٹھہر نہ سکینگے اور ہاتھیونکی چنگھار سُنکر
تاب نہ لا سکینگے تب امیر سعد نے کہا کہ تم لوگ اپنی نیتونکو خدا کے ساتھ خالص کر لو اور رضاے خالق ارض وسما کے واسطے
کوشش کرو اور تیر پیکان فیلونکے چہرون پر مارو اور تلوارون سے انکی سونڈونکو کاٹ ڈالو راوی کہتا ہے کہ اُن
ہاتھیونکے آگے آگے ایک فیل عظیم ہیکل کوہ تمثال چلا کرتا تھا اور جب وہ چلتا تھا تو سب ہاتھی اسکے پیچھے پیچھے چلتے تھے اور جب وہ
ٹھہرتا تھا تو سب ٹھہر جاتے تھے اور جدہر وہ پھرتا تھا سب ہاتھی اُسکے ساتھ ہی پھرتے تھے غرضکہ جب طرفین سے لشکرون نے
حملہ کیا اور جانبین سے مبارزان فوج جنبش وچالش مین آئے ناگاہ حلقہ ہاتھیونکا آگے آیا گویا کہ پہاڑ حائل ہو گیا اور
اُنپر بڑے بڑے شجاعان عجم سوار تھے پھر وہ سب فیل جو سیف بحر تلاطم تھے یعنے سونڈون مین تلوارین پکڑے تھے آگے
بڑھکر لشکر مسلمین کو قتل کرنے لگے اور گھوڑے سواران مسلمین کے انکے آگے نہ ٹھہرے اس عالم مین سعد بن ابی وقاص نے
اپنے دونون ہاتھ پھیلائے اور خلوص خاطر سے بخشوع وخضوع تمام درپیش پروردگار ارض وسما مشغول بمناجات ودعا
ہوئے اور کہنے لگے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ کہ اے ہمارے پروردگار
ہمپر صبر ڈال یعنے ہمارے دلون کو ثبات وقرار دے اور ہمارے قدمونکو ثابت وبرجا رکھ اور ہمکو قوم کفار پر فتح وفیروزی
بخش اور انپر ہمکو منصور ومظفر کر زہیرہ بن الحویہ کہتا ہے مین سعد کو دعا کرتے دیکھتا تھا مگر نگاہ میری ہاتھیون پر تھی
ناگاہ ایک فیل احول چشم پھر پڑا اور اُسنے مدائن کی راہ لی ہرچند سارے ہاتھی اور تمام آدمی کد کرتے تھے اور زور مارتے تھے
کہ اس فیل برگشتہ کو پھیر لاوین مگر کچھ قابو نہ چلا آخر وہ فیل بگٹٹ اپنے سامنے چلا گیا اسکے پیچھے سب ہو گئے وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ
الْقِتَالَ یعنے مِنَ الْفِیَلَۃِ اور حق تعالے نے مومنونکے حق مین قتال کے لیے کفایت کی ہاتھیون سے یعنے حق تعالے
دینداروں کے حق مین ایسا کافی ہوا کہ قتال کفار کو خود ہمین کے ہاتھی کفایت کر گئے بالآخر جب وہ سب ہاتھی پھر گئے تو رستم
غضب مین آکر آگے بڑھا اور اُسکے ہاتھ مین جو سونے کی سانگ تھی اُس سے اُن ہاتھیونکے منہ پر مارنے لگا اور اپنی فارسی مین کلمات
زجر وقہر زبان پر لاتا تھا اور اپنی قوم کو قتال پر ابھارتا تھا وبجبر آمادہ کرتا تھا تو لوگ اُسکے خوف سے حملہ ومقابلہ کرتے تھے
اور وہ خود اُن لوگونکو بلا رہا تھا جو اُسکے لشکر سے بھاگے جاتے تھے اور سوار بھی اُسکے سامنے سے ہزیمت پائے ہوئے گھوڑے

جاتے تھے مگر اہل اسلام اُن مفروروں بھگوڑون کا پیچھا نہ کرتے تھے بلکہ اپنے موقف و مقام پر بپاس استقلال قائم رہتے
اور دل اُنکے معاملہ الٰہی مین مطمئن تھے اور دشمنونکے سینون مین نیزے مارتے تھے اور امر حق اُنکے دلون پر ناظر تھا
اُنکی خاطر مین سوائے حق کے کچھ اور نہ تھا چنانچہ جسدم امیر سعد مسلمانونکو ترغیب قتال کر رہے تھے کہ ناگاہ اسود العبسی نے
اُنسے ملاقات کی مگر وہ اُسوقت بدحواس تھا اور عقل اُسکی زائل تھی سو اُس سے امیر سعد نے پوچھا اے ابو قبیس تیرے پیچھے کیا ہوا کیا خبر ہی
اُسنے کہا اے امیر اِس صف سے دور رہو اُسکے اندر گذر نہ کرو اسلیے کہ اسمین سانپ سا موت سخت کا ہی اور اُسکے مار ایک
شیر زبردست ہی کہ وہ جنود فارس و روم مین سے ایک بڑا مرد جبار ہی اُسنے مسلمانون مین سے چار مرد مبارز کو قتل کر ڈالا ہی
اور بیٹے جو اُس سے مقابلہ کیا تو قریب تھا کہ وہ مجھپر آ پڑے اگر اُسوقت منجانب اللہ میری مدد پر خالد بن جعفر بن قرطہ آجاتا
تو اُسنے مجھے مار ہی ڈالا ہوتا اسلیے کہ اُسمین کمال شجاعت و شہامت ہی تب سعد نے اُس سے کہا اے مرد مسکین امر مقدور سے
جو تقدیرات الٰہی ہی بشر کو مفر کہان ہی کیا تو نے قول مالک الجبار کا نہین سُنا اَیۡنَمَا تَکُوۡنُوۡا یُدۡرِکۡکُّمُ الۡمَوۡتُ وَ لَوۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ بُرُوۡجٍ
مُّشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہان کہین رہوگے موت تمکو پکڑ لیگی اگرچہ تم برجہاے محکم مین مخفی ہوگے آخرکو جس صف کا ذکر
اسود نے کیا تھا امیر سعد اُسمین در آئے وہان خالد بن جعفر سے ملاقات ہوئی اور اُنکا رنگ متغیر دیکھکر پوچھا اے
ابن جعفر تیرے پیچھے کیا خبر ہی اُسنے کہا یہان ایک اژدہا ہی سیاہ و شیر غرّان ہی اے امیر اِس شہسوار سے کنارے رہو
کہ وہ دشمن دین سخت سرکش ہی اُسکے ہاتھ مین ایک عمود طلائی یعنے سونے کی سانگ ہی کہ اُس سے وہ اپنے خصم کو موت
ہلاکت کرتا ہی اور وہ اکثر اپنے ہمسرون اور بہت شجاعون کو قتل کر چکا ہی پس قریب تھا کہ وہ میرا کام تمام کرے اگر سعد العشیرہ
میری امداد کو نہ پہونچتا تو اُسنے مجھے ہلاک کر ڈالا ہوتا پھر جسوقت امیر سعد نے کلام ابن جعفر کا سنا تو اُسپر یہ امر شاق عظیم گذرا
اور جس جگہ وہ مرد خونخوار تھا وہان کا قصد کیا تا کہ مسلمین کے بدلے اپنے تئین فدا کرے اور راہ خدا مین جان نثار ہوئے
تا آنکہ امیر سعد صفین چیرتے ہوئے آگے بڑھے تو یکایک سعد العشیرہ سے ملاقات ہوگئی اُس سے امیر نے پوچھا اے
ابن لوی کیا خبر ہی اُسنے کہا میرے پیچھے ایک مرد جبار خونخوار ہی کہ کوئی اُسکا مقابلہ نہین کر سکتا اور وہ ایک مرد دلیر ہی
کہ اُسپر کسی کا وار نہین چلتا اگر بشر بن ربیعہ میری مدد کو پہونچ نجاتا تو وہ اپنے حربہ دستی سے مجھے فارغ کر ضرور دیتا پھر
سعد نے اُسکی زبانی بھی یہ خبر سنکے قصد طرف اُس مرد مرید کے کیا تو آگے چلکے بشر ملا تو اُسکا رنگ زرد دیکھا اُس سے
پوچھا اے ابن ربیعہ کیا حال ہی اُسنے کہا اے امیر اُسکے مقابلہ مین قعقاع نے کچھ کوتاہی اور کمی نہین کی اگر وہ نہوتا
تو مین ہول سے اپنے سر کے بل گر پڑتا غرض کہ جس سمت سے بشر آیا تھا اُسی راستے پر امیر سعد وہان آگے بڑھے اور
توکل خدا پر اپنی توفیق کی راہ چلے ناگاہ قعقاع سے ملاقات ہوئی کہ اسوقت وہ پرونکو پریشان اور لشکرونکو پراگندہ
کر رہا تھا یہ شجاعت اُسکی دیکھکر امیر سعد نے کہا حق تعالے تجھے اس امر عظیم کا نیک بدلا اور خیر جزا عطا کرے اے ابن
عمرو وہ رومی سوار کدھر ہی اور تیرے ہاتھ سے وہ کیونکر بچ گیا اُسنے کہا اے امیر اگر وہ درمیان صفونکے گھس نجاتا تو مین

کہ چار مرد دلیر کو قتل کر ڈالا ہے

اُسکو کاسۂ مرگ پلا چکا ہوتا آخر الامر امیر سعد سوارون کے پرے مین دھنس پڑے مگر اُسکا پتا نپایا واقدی رحمہ اللہ نے کہا
پھر برابر درمیان مسلمین و کفار کے معرکۂ قتال سرگرم رہا یہانتک کہ مابین فریقین کے شب فارق و حائل ہوئی آخر
ہر جماعت نے اپنے اپنے لشکر گاہ کی طرف بازگشت کی اور جسوقت رستم اپنے خیمہ گاہ کو پھر آیا تو اُسنے اپنے خدام کو پاس افسران فوج کے
بھیجا بلوایا جب وہ سب حاضر آئے تو اُنسے کہنے لگا کہ ہر آئینہ تم لوگ ذلیل و خوار ہوئے اور تمپر جہنم سے آگ برسی ہے آخر تمکو
کس چیز نے مخذول و معذور کیا کہ تم بخیر حاضر رہے اور کس شئے نے تمکو مشغول و مغموم رکھا کہ تم پا نسبے اور دیکھو یہ بلائے
ناگہانی تمپر نازل ہوئی و حال آنکہ تم لوگ بڑے سخت گیر و سخت کار ہو اور یہ لوگ وہ قوم ہین کہ کبھی تم اُنکو خیال مین
نہ لاتے تھے اور کسی بات سے یہ تمہاری خاطر مین نہ آتے تھے مگر باینہمہ ان لوگون نے تمہارے شہسوارون اور یکہ تازونکو کیا
خوار و رسوا کیا اور ہلاکت مین ڈالا اور تمہارے صنادید و رؤسا کو قتل کیا پس تم کس وجہ سے اُنکو پھیرے جاتے ہو
اور روبرو ملک یزدشیر کے کیا منہ دکھاؤگے اور کیا بات بناؤگے اور مین دیکھتا ہون کہ دولت و سلطنت تمہاری منقطع
ہوگئی اور ایام عشرت تمہارے منقضی ہوگئے یہ کلام رستم سنکر سرداران لشکر نے جواب دیا اے آقا ہمارے ہم لوگ ایسی قوم
کے ساتھ مقابل و مبتلا ہوئے کہ وہ نہ موت سے ڈرتے ہین نہ مصیبت مین فریاد و فغان کرتے ہین اور جسوقت ہمنے اُنکے
سینون مین سنان ماری تو اُنھون نے اپنے سینے پیش کردیے اور جب ہمنے اُنکی جمعیت گھٹا دی تو اُنکو کچھ صدمہ نہوا یعنے اُنکی
بھی کچھ پروا نکی تب رستم نے کہا اب میری رائے مین سواے اسکے اور کوئی بات نہین آتی کہ نصف شب اُنپر شبخون مارین
تو کیا عجب ہے کہ ہم اُنپر مظفر ہوجاوین اور بادشاہ کے نزدیک ہمارا منہ روشن ہو اور اسکے روبرو ہم سرخرو ہون پس اُن سبنے
اس رائے کو پسند کیا اور ایک دوسرے سے جدا اور رخصت ہوکر اپنے اصلاح حال اور درستی امور مین مصروف ہوئے واقدی
رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت کی عامر بن سوید نے اور کہا کہ جب ہم لوگ قتال اعدا سے طرف خیمۂ امیر سعد کے پھرے تو ہمنے
سعد کو دیکھا کہ وہ فرش خاک پر اندوہناک بیٹھے تھے پھر جسدم اُنھون نے ہم لوگونکو دیکھا تو بولے مرحبا لقوم ہجروا الدنیا
و طلبوا العقبیٰ یعنے خوشحال اُس قوم کا جو تارک دنیا و طالب عقبیٰ ہین اور کہا آج کا دن تمھارا کیونکر گذرا
ہم لوگون نے کہا ہمنے اپنے دلونکو تشفی و تسلی دی قتل اعدا سے اور ہمنے اپنے نبی کی شرع کی نصرت و حمایت کی و
تحقیق کہ ہم مین سے مردم کثیر کام آئے ہاتھون سے مسلسلہ و نشاب کے یعنے ناوک افگنون و تیر اندازونکی جفا کاری
سے ہمارے بہت لوگ مارے گئے تب یہ شکایت سنکے امیر سعد نے کہا تمام لشکر جمع ہو اور خدام کو حکم کیا کہ شیح و قیصوم
جو ایک ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے فراہم کرو کہ اس سے مجھے ایک کام ہے امید ہے کہ اسکے سبب تمہارے لیے منجانب اللہ
نجات حاصل ہو قوم نے کہا بہت خوب پھر جب لوگ تعمیل حکم کر چکے تو سعد نے فرمایا کہ اب یہ کام کرو کہ جو کچھ تم قسم
شیح و قیصوم سے خس و خاشاک لائے ہو وہ سب اونٹونکی پیٹھون پر لاد دو اور اُنکو بطرف پرۂ تیر اندازون کے ہانک دو
پھر جب تم اُنسے قریب ہو تو اُس گھاس مین جو اونٹونکی پیٹھ پر لدی ہے آگ لگادو اور نیزونکی نوک سے اونٹونکو کوچ دو تاکہ

اونٹ جب بیتاب ہوکر بھاگین تو اُنکو کچل اور روند ڈالین گے اور ہم لشکر لیے ہوئے تیغ بکف تمھارے پیچھے پیچھے پہنچینگے چنانچہ
یہ سب کام یون ہی ہوا پھر جب رات آئی تو اونٹونکو لشکر کے آگے کیا اور ساربانون کو اونٹونکے پیچھے کرکے روانہ ہوئے
جب وہ صفوف تیراندازونکے قریب پہونچے تو دفعۃً پشت شتران پر اونٹ کٹارون نے بشمار خارون مین آگ جلادی
اور نوک سنان سے اونکو کچا مارا پھر جب اونٹون نے اپنے اوپر آگ جلتے ہوئی دیکھی اور بھالونکی انی انکے بدنون مین
چبھین تو وہ گھبراکے بھاگے اور سلسلہ کے پرونکو لیا روند ڈالا جیسے کھیت کاٹا ہوا کھلیان مین روندتے ہین اور انکو خستہ حال
و شکستہ بال خاک پر بچھا دیا اُسوقت امیر سعد مع لشکر گھوڑون پر سوار ہوکر اُس سلسلہ کو جو کٹنے سے باقی بچے تھے قتل کرنے
لگے اسی ہنگامے مین یک بیک فوجین فارس و روم کی آپہونچین اُسوقت بڑی دھوم پڑ گئی اور بانگ مہیب بلند ہوئی
اسی وجہ سے اُس رات کا نام لیلۃ الہریر ہوا اور وہ قتال صبح تک علی الاتصال سرگرم رہا چنانچہ عامر بن سوید راوی
کہتا ہے کہ مینے اُس ہنگام مین یہ آواز سنی کہ کفیناکم یعنے ہم تمھارے لیے ان کافرون کو کافی ہین مینے کہا تم لوگ کون ہو
وہ بولے ہم قبیلہ مخزومیۃ النخع سے ہین آخر وہ معرکہ کارزار بدستور دبرابر برپا رہا یہان تک کہ واللہ ان لشکریون مین کوئی
باقی نہ بچا بلکہ انکی نسل و بنیاد مین کوئی باقی نہ رہا راوی کہتا ہے کہ پھر جب صبح ہوئی آفتاب نکلا تو رستم بن اسفندیار سوار
ہوا اور اسکا سارا لشکر اُسکے ہمراہ ہوا اور سب یکبارگی پھر پڑے تب مسلمانون نے آگے بڑھکر انکا مقابلہ کیا اور انکو روکا
اور امیر سعد درمیان صفونکے پھرتے ہوئے لوگون کو وعظ و پند اور افسرون کو وصیت و نصیحت کرتے تھے اور جب
رات ہوئی تو لشکر مین گشت کرنے لگے اُسوقت ابو محجن ثقفی کو دیکھا کہ وہ شراب پی رہا تھا تو سعد نے اُس سے کہا اے دشمن
خویشتن بتحقیق کہ تو نے اپنے اجر جہاد کو برباد اور ثواب عبادت کو ستا ڈالا واللہ کہ ضرور مین تجھسے حق اللہ یعنے واجب خداوندی اخذ
اُسکو مقید کیا اور اُسپر حد شرب خمر جاری کی اُسکے اوپر کوڑون کی مار پڑی واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھے خبر دی یوسف بن عمر نے
اُسنے طلحہ و محمد سے کہ اُن دونون راویون نے کہا کہ پھر شروع جنگ اولاً خود رستم نے کی اور اُسی کی جانب سے پہلے مبارزطلبی ہوئی
تو ابن بحیتہ اُسکے مقابلہ مین لڑنے کو نکلا مگر رستم نے اُسکو شہید کیا بعدازان زہیر بن خوی تے نکلا اُس سے مقابلہ کیا آخر رستم
نے اُسکو بھی شہید کیا بعد ازان جسوقت قعقاع نے ارادہ کیا کہ پرے سے برآمد ہوکر اُس سے مقابلہ کرے تو دفعۃً
ایک شہسوار یکہ تاز میدان پیکار مانند تندباد رستم پر آپڑا اور اُسکو اُس ڈانٹ سے للکارا کہ وہ سہم گیا پھر اُسکے پہلو مین
ایک بھالا ایسا مارا کہ دوسرے پہلو سے انی نکل گئی پھر امیر سعد نے جو دیکھا تو وہ وہی ابو محجن ہے جسپر حد شرب خمر جاری
ہوئی تھی اور وہ مقید تھا چنانچہ جب سعد نے ابو محجن کو دیکھا کہ اُسنے ایسا کار نمایان کیا تو باوجود اُسکے اُسکے محافظ سے
جسکی وہ قید مین تھا یہ کہا کہ مین تجکو بقسم خدا حکم دیتا ہون کہ اُسکو قید سے نہ چھوڑ یعنے پھر بدستور محبوس رکھ واقدی
رحمہ اللہ نے کہا مجھے روایت بیان کی یوسف بن الاعلی نے اُسنے کہا مجھسے روایت کی عمر بن ابراہیم عبداللہ بن لبار
سے اُسنے بیان کیا کہ جب سعد بن ابی وقاص قادسیہ پر گئے تھے اور عساکر فارس و روم سے مقابلہ کیا تھا اور حلقہ

ماتحتیون کا مدائن کی طرف بھاگ نکلا تھا اور اسیر سعد رضی اللہ عنہ بہ تبدیل لباس و ہیئت یعنے بھیس بدلکر لشکر مین پھرا کرتے تھے
چنانچہ ایک رات طرف مردم بنی ثقیف کے گذر جو کیا تو ابا محجن کو شراب پیتے اور اشعار مدح خمر گاتے ہوئے پایا یہ دیکھکر غیظ
و غضب مین آئے اور اُس سے کہنے لگے ہر آئینہ تیرا حرچا تارہا اور تیری قدر ضائع ہوئی کہ تو بعد جہاد کے باعث غضب
رب العباد کا ہوا آیا تو اُس بات پر راضی نہین ہر کہ تجھپر حد جاری کی جاوے بعد ازان اُسپر حد شرب خمر جاری کر کے اُسکو
محبوس رکھا اور کسی کی حراست مین اُسکے تین سپرد کیا پھر جب دہ روز ہوا جسدن یہ جنگ واقع ہوئی اور یہ شہسوار عجم
میدان مین آکر سبار ز طلب ہوا اور ابو محجن نے وہ بہادری کی جو ہمنے ابھی ذکر کیا مگر باین ہمہ سعد نے پھر اُسکو محبوس رکھا
راوی کہتا ہی جب محجن نے رستم کو بمشاہدۂ مجمع عام کے قتل کیا اور باوصف اُسکے سعد نے پھر بھی اُسکو مقید کر دیا تو
ایک روز سعد خود محجن کے پاس آئے تا اُسکی حقیقت حال کو معلوم کرین پس اُسکو قید مین دیکھکر کہنے لگے اے ابو محجن
البتہ تو صاحب فضیلت ہر اُسنے کہا ہر آئینہ فضل مخصوص خدا اور رسول کے لیے ہر آخر سعد نے اُس سے قسم دیکر استفسار
حال کیا تب اُسنے اپنی کیفیت بیان کی اُسوقت سعد نے کہا ہرگاہ تجھسے ایسا امر عظیم ظہور مین آیا تو جا تو اُسنے تجھے عفو کیا
اور جو کوئی پھر ایسا فعل کریگا حق تعالے اُس سے انتقام لیگا بالآخر ابو محجن نے توبہ کی اور وہ کہتا تھا کہ واللہ پھر مینے
کبھی اعادہ بیہودگی کا نہ کیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی زاید نے اپنے جد عروان بن ادہم
سے اُسنے کہا جب مین قادسیہ مین تھا اور وہان سخت لڑائی پڑی اور فتح اسکی دشوار ہوگئی آخر جسوقت رستم اور عجم شیر بڑا
اُسکا دونون قتل ہوئے تو اہل فرس اپنے پس پشت بھاگ نکلے اور ہنگام گریز انمین سے کوئی اپنے پیچھے پھر کر اپنے
مال واسباب کی طرف دیکھتا تھا نہ اپنے یگانہ و اصحاب کی طرف التفات کرتا تھا اور اُسوقت سوائے اُسکے مقصود اُنکا نہ تھا
کہ اپنی جان بسلامت لیجاوین پھر جب وہ سب چلے گئے تو زنان مسلمین مقتل مین آئین اُنکے ساتھ پانی تھا اور وہ درمیان
مقتولون اور مجروحون کے پھرنے لگین پس مسلمین مین سے جسکو اُنھون نے دیکھا کہ اسمین کچھ بھی رمق جان باقی ہر تو اُسکو
پانی پلاتی تھین اور اُسکے منھہ پر چھڑکتی تھین اور عربون مین سے جس مقتول کی نعش پاتی تھین اٹھو الیجاتی تھین اور فارسیون کو
مار ڈالتی تھین اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی سلیمان بن بشیر نے اُم کثیر زوجہ ہمام بن الحارث سے
اُسنے کہا مین ہمراہ سعد کے قادسیہ مین حاضر تھی جسوقت فتح ہوئی اور اہل فرس شکست پا کر بھاگ گئے تو ہمنے اپنی چادرونکو
اپنے بدنون پر چست باندھکر مشکیزے اور شربے پانی بھرے ہوئے اٹھالیے اور بطلب و تلاش اپنے بیان کے مقتولونکے
پھرنا شروع کیا تو جسکی نعش ہم پاتے تھے اٹھو الیجاتے تھے اور زخمیونکو جو پاتے تھے تو اُنکو پانی پلاتے تھے اور کافرون مین
سے جسکا لاشہ دیکھتے تھے اُسکا رخت و سلاح لے لیتے تھے اور حارث راوی کہتا ہر کہ زنان قبایل عرب کثرت مین تا ان
قبائل بجیلہ و نخع سے زیادہ تھین بلکہ ان دونون قبیلون کی عورتین شمار مین سترہ سو تھین اور راوی نے کہا وہان
کی غنیمت مین مسلمانونکو وہ رخت و سلاح ہاتھ آیا کہ دیکھنے والون نے کبھی مثل اُسکے نہ دیکھا تھا اور مسلمین مین سے

جو کام آئے وہ یہ لوگ تھے سعد بن عبید و سفیان بن سلیم و مہلب بن غزوان و قادح بن عتبہ و نعمان بن نعیم اور چالیس مرد
مہاجران و انصار سے اور عنقریب ہم ذکر کرینگے جو قاریان قرآن مین سے شہید ہوئے کہ جب وہ سب تلاوت قرآن
کرتے تھے تو انکی آوازین باہم ملکر اونکی مانند صدائے مجموع نحل و مگس کے مسموع ہوتی تھین یا جسطرح چڑیان وقت
بسیرہ لینے کے بولتی ہین اور راوی نے کہا اور مسلمانون نے مال و متاع سے ایسی ایسی قماش کی چیزین پائین کہ ویسی کبھی
نہ دیکھی تھین اور راوی نے کہا کہ فتح کے ایک روز بعد ایک جماعت لشکر فرستادہ عیاض بن غنم کی سرزمین موصل سے یہان پہنچی
اور انھین وہ لوگ آئے تھے جو حروب و فتوح شام مین حاضر و شریک ساتھ عامر بن الجراح کے تھے اور جتنے یہ لوگ آئے تھے
وہ سب سات سو مرد تھے اور جب یہ لوگ بمقام عین التمر پہونچے تو عامر نے نصرت کے لیے عجلت کی آخر لشکر کو وہین چھوڑ کر
ستر سوار سے آگے بڑھ آیا تھا اور باقی سب اسکے بعد پہونچے اور اسکے ہمراہ جو پیشتر آگئے تھے قیس بن یغوث و قیس بن ابی حازم و
سعید بن مرارہ و مالک اشتر نخعی تھے اور ان ستر مین سبھی ہاشم و قیس کو تقدم یعنے پیش قدمی تھی اور واقدی رحمہ اللہ نے
بواسطہ ابراہیم بن بشار و محمد بن علی کے سلیمان بن ارقم سے روایت کی ہے کہ شمار ان قتیلون کا جو قادسیہ مین شہید ہوئے
نو اسّی مرد تھے اور انھین مشہور قیس و عطارد و ہشام و منذر و معترب بن الاسود و عمرو بن قیس و نعمان تھے اور واقدی
رحمہ اللہ نے بواسطہ ایک مرد تمیمی کے ایک زن تمیمیہ سے روایت کی اُسنے کہا مین قادسیہ مین حاضر تھی کہ عورتون کو
حصہ جو دیا گیا تو ہر ایک عورت کو سی و سہ مثقال عنبر اور اسی قدر مشک حصہ ملا باقی رہا کافور سو ہم لوگ کسی کو اسکے دینے کی
پروا نہ کرتے تھے مگر اُس شخص کو جو اسکی قدر جانتا تھا بلکہ حال عرب یہ تھا کہ پہلے وہ اہل بازار سے پوچھتے تھے کہ تمکو حاجت
ملح خوشبودار کی ہے اگر وہ خواہش کرتا تھا تو اسکو قدر شناس سمجھکر ایک پیمانہ اُس کافور کا برابر و عوض ایک پیمانہ ملح
دیتے تھے چنانچہ لشکریون مین سے ایک شخص نے آرد خمیر کیا یعنے آٹا گوندھا اسمین بجائے نمک وہی کافور ملا یا اور روٹی
پکا کر کھانے لگا اور کہتا تھا یہ کیسا نمک خوشبودار ہے کہ خمیر مین کچھ مزہ نہین دیتا ہے تب ایک اور مرد عرب جو اُس ملح کے
حال سے واقف تھا اُس سے کہنے لگا مین تجکو ایک تھیلا نمک کا دیتا ہون جو خوب مزہ نمک کا دیگا اُسنے اور اُسکے یارون نے
اس شخص سے ایک تھیلا نمک کا لیا اور اُسکو اُسی کافور سے بھر دیا اور راوی کہتا ہے جب حق تعالے نے امیر سعد کے
دشمنون کو شکست دی اور وہ پسپا ہوگئے اور تمام مال و اسباب دیار عجم کا امیر کے قبضے مین آیا اور سلیمان بن ربیعہ سارے مال
پر قابض و متعین تھا اور ممالک عراق پر تسلط تمام ہو چکا اُسوقت سعد نے خدمت مین امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے نامہ لکھا
نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من عاملہ بالعراق سعد بن ابی وقاص الی امیر المومنین عمر بن الخطاب اما بعد سلام اللہ
علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلے و علے نبیہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم وانا وصلنا الی العراق
والتوفیق یقدمنا والنصر یؤیدنا وقد اطلع اللہ علے قلوبنا وامتحن خفی اسرارنا فما وجدنا فیہا سواہ
ولا نعبد الا ایاہ فوفی لنا بوعدہ اذا وثقنا بصادق عہدہ فلقینا العدو وہو شاک فی السلاح

وغیر راجع عن الطماح وقد شق علینا من ساق الجند فدارت انا علیهم الدوائر فهزمنا کتائبهم واستاصلنا سادتهم
وقتلنا مقدمهم بحربی بذلک سابق القدر وافنانا هم اخذ عزیز مقتدر وملکنا الحیرة والقادسیة
وانزل الله بالاعدا ساء الرزیة فلما کان بعد الفتح بیوم قدم المرقال وہشام وسبعون رجلا من الصحابة وابعده نیلا فی ایام
قدم سبعمائة من الشام من جند ابی عبیدة ولم اسلم الاحد شیئا من الغنیمة ونحن منتظر امرک فی ذالک والسلام علیک
ورحمة الله وبرکاته علی جمیع المسلمین یعنے یہ نامہ ہے آپکے عامل عراق سعد بن ابی وقاص کا بخدمت امیر المومنین عمر بن
الخطاب کے کہ بعد حمد خداے عزوجل وصلوۃ اوپر ختم رسل کے سلام ورحمت خدا آپ پر اور مین حمد وثنا کرتا ہون اس
خدا کی جسکے سواے کوئی معبود بحق نہین ہے اور مین درود بھیجتا ہون اسکے نبی پر جو محمد مصطفے علیہ السلام ہین اور
حال یہ ہے کہ ہم ملک عراق مین جو پہونچے تو توفیق الٰہی ہمارے پیش پیش اور نصرت اسکی ہماری ہمسایہ تھی وتحقیق
کہ حق تعالے ہمارے قلوب وضمائر پر مطلع وآگاہ تھا اور ہمارے اسرار باطنی اور راز درونی کو جانتا تھا کہ ہم اپنے
دلون مین سواے اسکے یعنے بجز معرفت اسکے اور کچھ نہین پاتے اور بغیر اسکے ہم کسی کی عبادت نہین کرتے چنانچہ
اسنے ہمارے لیے ایفا اپنے وعدے کا کیا اسواسطے کہ ہمنے اپنا صدق عہد ازلی وفا کیا سو جسوقت ہمنے مقابلہ
دشمن کا کیا کہ وہ اپنے ساز وسلاح مین مستعد تھے اور اپنی سرکشی وتمردی سے غیر مستعد اور باز آنے والے
نہ تھے اور ہم پیر دامن گردان اور پامال جد وجہد آمادہ وخرامان تھے تو ہمارے لیے بحکم الٰہی ہزیمت ہلاکی
دایرہ نازل ہوئی آخر ہمنے انکی جماعتونکو شکست دی اور بھگا دیا اور بہتونکی اصل وبنیاد کا استیصال کیا اور انکے بڑے بڑے
مقدم اور سردارونکو قتل کر ڈالا کیونکہ قضا وقدر الٰہی اور ارادہ سابقہ ازلی ساتھ اس بات کے جاری ہوئی اور ہمنے انپر گرفت و
گیرا گیری کی گرفت غالب قدرت والونکی اور ہم مالک ہوے بلاد حیرہ اور قادسیہ کے اور حق تعالی نے ہمارے عدو پر زحمت
اور مصیبت نازل کی پھر جب بعد فتح دوسرا دن ہوا تو مرقال اور ہشام با دیگر مقتدا اور صحابہ ہمارے پاس آئے اور انکے تین
دن بعد سات سو نفر لشکر ابو عبیدہ کے سمت شام سے یہان پہونچے اور ہمنے ابھی کسی کو مال غنیمت سے کچھ حصہ نہین دیا
کیونکہ اس امر مین آپکے حکم کا منتظر ہون اور سلام ہمارا اور رحمت وبرکات خدا آپ پر اور سائر مسلمین پر چنانچہ سعد نے نامہ سپرد
زید بن عمر کیا پس وہ اپنے اسپ تیز رفتار پر سوار ہو مدینے کو روانہ ہوا اور راوی نے مجھے خبر دی احمد بن عمرو سے اور اسنے نقل کی
سالم بن مسلم سے کہ عمر بن الخطاب ہر روز اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر عراق کے رستے پر جایا کرتے تھے اور قریب ظہر تک
بانتظار تمام چشم براہ رہتے تھے چنانچہ ایک روز موافق عادت کے سوار جو ہوئے تو راہ مین ایک مژدہ رسان سے ملاقات ہوئی
کہ نوفل تھا پھر جب نوفل نے سواری امیر المومنین کی دیکھی تو اپنے ہاتھ کو اچھال کر سامنے آیا اور سلام کرکے یہ مژدہ
سنایا کہ آپکو جمیع خیر وبرکات کی بشارت ہو بتحقیق کہ حق تعالے نے اعدا کو ہزیمت دی اور مسلمین کو نصرت بخشی کہ بلاد
حیرہ وقادسیہ کے مالک ہوئے یہ خوشخبری سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہانسے پھرے اور نوفل ہمراہ رکاب تھا اور

ماجرائے جنگ قادسیہ وغیرہ بیان کرتا جاتا تھا یہانتک کہ داخل مسجد ہوئے وہ لوگ ہر طرف سے دوڑ پڑے کہ انبوہ سے تمام مسجد بھر گئی
اُسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر گئے اور نامہ سعد کا سبکو سنایا اور کہا کہ اے بھائیون مسلمانون تمکو سلام لکھا ہے و تحقیق
کہ ان لوگون نے کتاب و سنت کی اتباع کی اور طریق بدعت سے باز رہے اور شرائع ہدایت پر قائم ہوئے اور دربارۂ ان
لوگون کے جو بعد جنگ کے وہان پہونچے ہین انسے مشورہ کیا ہے پس جواب اس بات کا یہ ہے کہ غنیمت اس شخص کے لیے ہے
جو حاضر جنگ رہا ہو اور جو کوئی جنگ کے تین دن بعد اُنسے لاحق ہوا اُسکے واسطے مواساۃ و مدارات ہے یہ بیان کر کے منبر سے
اُتر آئے اور سعد ابن ابی وقاص کے نامے کا جواب لکھا نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد سلام علیک فانی احمد اللہ
الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم و قد وصلنی کتابک فحمدت اللہ کثیرا بما فتح اللہ علی
ایدیکم وانی قد ابلیت بکم وابلیتم بی وانی واللہ لا احصی شیئا من امورکم کلہا فانا اذا اجتمع صلح واذا اشفق اولی
وتنعمت الرعیۃ فعلی الوالی العدل والاحسان وعلی الرعیۃ الصبر والشکر واما الغنیمۃ فلمن شہدہا والمواساۃ
لمن لحق بعد ثلاثۃ ایام ومن شہد حربکم من مملوک وعتیق بعد ثلثۃ ایام فاشرکوہ فہو الاحسان فیما فتح اللہ علیکم
بعد حمد و صلوٰۃ کے تحیۂ سلام و تحقیق کہ مین ستایش کرتا ہون اُس خدا کی جسکے سوا کوئی دوسرا لائق پرستش نہین اور تحیت
درود بھیجتا ہون اُسکے نبی علیہ السلام پر تمھارا نامہ مجھے پہونچا مینے خدا کا بہت شکر کیا اس بات پر کہ اُسنے تمھارے ہاتھون پر
فتح بخشی اور حال یہ ہے کہ مین تمھارے لیے مبتلائے رنج و قلق رہا اور تم میرے لیے مبتلائے رنج و قلق رہے اور مین تمھارے
جمیع امور خیر سے ایک شمہ بھی شمار نہین کر سکتا غرض کہ جب لوگ مجتمع ہون تو اُنکے ساتھ نیکی کیجاوے
اور جب نسبت کسی والی ولایت کے شفقت و عطوفت کیجاوے تو اُسکی شکر گزاری مین اُسپر عدل و احسان
لازم ہے اور جب حق مین رعیت کے نصیحت و رفاہت کیجاوے تو بالعوض اُسکے اُنپر صبر و شکر واجب ہے
و اما حصۂ غنیمت مخصوص اُسکے لیے ہے جو شریک جنگ رہا ہو اور جو لوگ بعد تین روز کے حاضر و شامل
ہوئے تو اُنکی خاطر مواساۃ و مدارات ہے اور جو کہ جنس بندگان و آزاد کردگان مین سے تمھاری حرب مین بعد
تین دن کے بھی حاضر ہوئے ہون تو اُنکو اپنے شریک کر لو کیونکہ یہ احسان ہے اُس احسان کے شکر مین کہ حق تعالے نے
تمکو فتحیاب کیا ہے چنانچہ بعد اختتام کے نامہ سر بمہر ہو کر حوالۂ نامہ بر ہوا وہ لیکر بر سبیل استعجال گرم سیر ہوا تا آنکہ
پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچ کر نامہ پیش کیا پھر جب سعد نے اُسکو پڑھا اور اُسی وقت در جواب اُسکے دوسرا نامہ لکھا
اور بسم اللہ کے بعد جو امور کہ تازہ تضمون و جدید منظون تھے درج کیے اما بعد یا امیر المومنین آہستہ مین نے مثل قعقاع
بن عمرو التمیمی کے شہسوار مرد میدان کارزار نہین دیکھا کہ اُسنے ایک ہی روز لشکر اعدا پر تیس حملے کیے ہر حملے مین ایک سوار
قتل کرتا تھا اور حارث الہندی سا بھی سوار جرار نہین دیکھا کہ وہ بار بار جماعتون پر یورش و چالش کر کے اُنکی جمعیت کو
توڑ دیتا تھا غرضکہ یہ نامۂ ثانی بھی روانہ کیا اور اُسکے ساتھ خمس بھی ارسال کیا راوی نے کہا کہ فوج فارس جب منہزم و گریزان

ہو کر مدائن میں پہونچی اور ایوان شاہی میں داخل ہوئی تو سارا ماجرا اور احوال قتل رستم اور اسکے لشکر کا حضور میں کسریٰ کے بیان کیا
چنانچہ کسریٰ اس خبر کے سننے سے نہایت مغموم و محزون ہوا اور دل میں یقین ہو گیا کہ اب دولت و سلطنت پارس کی منقطع و منقرض ہو گئی
بالآخر کسریٰ تین شبانہ روز گوشہ گیر رہا گھر سے باہر برآمد ہوا اور چوتھے روز مر گیا اسلیے کہ اُسنے اپنے دل پر سخت صدمہ و قلق شدید اُٹھایا
اور بعد اسکے اسکا بیٹا یزدجرد تخت نشین ہوا کیونکہ اُسکے سوائے اور کوئی اولاد اردشیر کی نہ تھی راوی کہتا ہے مجھسے روایت کی عبید اللہ
بن مروان نے اُس سے نقل کی ابو نعیم نے اپنے جد سے کہ جد اسکا تمام آدمیوں اور جملہ داد میں واقعات جنگ و حالات فتوح سے واقف
و ماہر تھا سو اُسنے بیان کیا قال لما وجہ کسرے بن اردشیر رستم الی قتال سعد انفذ معہ نصف بیت مالہ وہی ستمائۃ
الف الف مرتین الے المصاف فلما صفت الصفوف وضعہا امام الجیش وقال کل من قتل فارسا کان
لہ کذا و کذا و من قتل راجلا کان لہ کذا و کذا یعنے جب کسرے بن اردشیر نے رستم کو واسطے قتال سعد بن
وقاص کے بطرف زرگاہ کے بھیجا تھا تو نصف خزانہ اپنا اُسکے ساتھ کر دیا کہ وہ شصت کرور درہم تھے مترجم
کہتا ہے کہ الف الف یعنے ایک ہزار کو ہزار میں ضرب دینے سے دس لاکھ ہوتا ہے اور دس لاکھ کو چھ سو سے ضرب دینے سے
شصت کرور ہوتا ہے اور متن میں جو الف الف مرتین مذکور ہے تو مرتین کی قید اسلیے ہے کہ کوئی اسکو غلطی کاتب سے لفظ مکرر
نہ سمجھے فافہم پھر جس وقت صفیں آراستہ ہوئیں تو رستم نے وہ سارا مال و خزانہ صفوف لشکر کے سامنے رکھدیا اور کہنے لگا کہ
جو کوئی سوار کو قتل کریگا اسکو اسقدر جائزہ ملیگا اور جو شخص پیدل کو قتل کریگا اسکو اتنا صلہ ملیگا آخر جب وہ کل مال و خزانہ
مسلمانوں کے ہاتھ لگا تو سعد نے پچاس کرور درم اور دو کرور دینار ارسال مدینہ کیا پھر یہ سارا مال جب خدمت میں عمر رضی اللہ عنہ
کے پہونچا تو آپ روئے اور فرمانے لگے تف ہے اُس شخص پر جو دنیا سے تقرب چاہتا ہے اور اُسکی طرف مائل ہوتا ہے
بعد ازان یہ آیت تلاوت کی قل متاع الدنیا قلیل والآخرۃ خیر لمن اتقی یعنے متاع دنیا بس قلیل و ذلیل ہے اور
متاع آخرۃ خیر و بہتر ہیں واسطے پرہیزگاروں کے راوی نے کہا قسم ہے خدا کی کہ اُس مال کثیر اور زر خطیر میں سے تھوڑا
بہت اپنے لیے کچھ نہ لیا اور ایک بھی درہم و دینار کو ہاتھ نہ لگایا تب ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے
امیر المومنین کاش آپ اپنے نفس کو راحت و آسایش دیتے کہ اپنے معمولی طعام سے کچھ طعام لذیذ تناول کرتے اور اپنے
روزمرہ کے لباس سے کوئی پوشاک نفیس زیب بدن کرتے تو کیا خوب ہوتا کیونکہ اسوقت اللہ تعالیٰ نے آپکے لیے فتحیں
عظیم بخشیں اور آپکے پاس زر وافر آیا ہے یہ کلام حفصہ رض کا سنکر غصے سے چہرہ متغیر ہو گیا اور کہا میں تجکو قسم خدا کی دیتا ہوں
تو مجھسے بیان کر کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بہترین چیزیں بیت المال مسلمین میں سے اپنے لیے ذخیرہ کی تھیں
انھون نے کہا آنحضرت علیہ السلام کے پاس ہمگی دو کپڑے دو لباس تھے کہ بس وہی دونوں روزمرہ میں پہنتے تھے اور انھیں
دونوں کو روز جمعہ و عیدین میں پہنا کرتے تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور کھانا تم تینوں کے یہان کیا کیا اور کیسا نوش فرماتے
تھے حفصہ نے کہا نان جوین اور ہمارے پاس ایک ظرف سنگ تھا اسکی تہ میں اگر گھی روغن لگا رہتا تھا اور اسمیں ہم

کھانا دیتے تھے اور اُسکا مزہ کھانے مین کچھ آجاتا تھا تو فرماتے تھے کہ تم لوگون نے روغن زیادہ کردیا ہی تب عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا کہ بھلا حضرت کا بستر کیا تھا جو تم بیبیونکے یہان اُنکے لیے فرش ہوتا تھا حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم لوگون پاس ایک کملی تھی کہ ایام گرما مین اُسکو اپنے نیچے بچھاتے تھے اور سرما مین آدھی بچھاتے تھے اور آدھی اوڑھتے تھے بعد ازان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے حفصہ مثل میری اور میرے دونون صاحبونکی گویا مثل اُن تین آدمیونکی ہی کہ وہ تینون ایک ہی رستے پر چلے چنانچہ پہلا جو آگے چلا گیا اُسکے ساتھ زادراہ تھی وہ تو جا پہونچا پھر پیچھے اُسکے دوسرا چلا اور اُسی کی راہ پر گیا تو وہ بھی اُسی کے پاس پہونچ گیا بعد ازان وہ تیسرا چلا پس یہ اُن دونون کی راہ پر لگ لیا اور انکے دونونکے توشے پر قناعت کی تو اُنکے ساتھ رہا اور اگر اُن دونونکے رستے سے بیراہ ہوگیا تو ہرگز اُنکے ساتھ نہ پہونچیگا

ذکر فتح نہرشیر

واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہلا بھیجا کہ تم مدائن کو جاؤ اور زنان و اطفال کو بلد حیرہ مین چھوڑ جاؤ اور لشکر سے ایک جماعت اُنکے پاس تعینات کرجاؤ اور اُنکو ہر ایک مال غنیمت مین شریک کرو اور شامل رکھو اور ایسا ہوا کہ بعد فتح کے مقام سعد کا دو مہینے قادسیہ مین تھا جب تیسرے مہینے کا ہلال نمایان ہوا تو اپنے پہلے سے زہیر ابن الحویریہ کو روانہ کیا اور اُسکے عقب عبداللہ و شرحبیل بن السمط اور اُنکے پیچھے لگے ہوئے ہاشم بن عتبہ اور خالد بن عرفجہ حاکم ساقہ کو پیاپی روانہ کیا اور اُن لوگونکے ساتھ فوج تقسیم کردی اور جو کچھ نقد و جنس و سلاح انواع فرس سے غنیمت مین ہاتھ آیا تھا وہ بھی اُنکو بانٹ دیا اور کوچ ان لوگونکا قادسیہ سے اول شہر شوال مین ہوا تھا اور جب زہیر مع اپنے ہمراہیونکے نازل کوفہ ہوئے تو عبداللہ اور شرحبیل اور اُنکے ہمراہی بھی زہیر سے وہین آملے اور ساری فوج وہین جا پہونچی پھر زہیر نے وہانسے باتفاق کل جمعیت کے بسمت بابل کوچ کیا جب وہان وارد ہوئے تو کچھ لوگ زمرۂ زنگیون[1] مین سے زہیر کے پاس امان مانگنے حاضر ہوئے تب زہیر نے اُنکو امان دیکر اُنسے استفسار کیا کہ تمکو خبر عدو کی کچھ معلوم ہی وہ بولے اے امیر چادر حفظ و امن کو اوڑھ لو اور دروازون سے ہوشیار و خبردار رہو اور خوب یقین کرلو کہ ایک شخص قبیلۂ مرازبہ مین سے پیشگاہ کسری تمہارے قتال و ہزیمت کا ضامن ہوا ہی اور اُسکے ہمراہ لشکر جرار ہی زہیر نے کہا حق تعالے اُسکے شر کو دور کریگا اور اُسکے کید و مکر کو اُسی کے لیے وبال کریگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک اُنکے سامنے وہ قوم نمودار ہوئی اور اُنکی بیرقین چمکین یہ دیکھتے ہی زہیر اُنکے مقابلے پر سوار ہوئے اور اپنے اصحاب کو جنگ پر آمادہ و تیار کرنے لگے اور کہتے تھے کہ ہر آئینہ حق تعالے تمہاری نصرت کریگا پھر کوئی تمپر غالب نہوگا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا جب لشکر اعدا مقابل آیا تو زبان مسلمین پر ذکر اللہ کا غلغلہ ہوا اور بسرعت تمام اُنکی طرف عزم کیا اور اُنکو میدان دیا کہ اُنکے مردان دلیر آگے بڑھے اور مردم بزدل پیچھے رہ گئے اور حال یہ تھا کہ مسلمان بصدائے بلند تکبیر کرتے ہوئے

[1] یعنی مرزبانان زمینداران ۱۲

سینہ اور حلقوم دشمنونکے بھالونسے چھید رہے تھے اسی اثنا مین نگاہ زہیر کی ایکبارگی اسی شہسوار سرکش اور دلاور شدید پر جا پڑی
تو بیدون ارادہ کسی غیر کے خاصۃً اسی کا قصد کیا پھر دونون نے باہم دیگر خوب نیزہ بازی و تیغ زنی کی اور آپس مین تا دیر
آویزش و کاوش رہی بعد ازان زہیر نے بچستی تمام اُسکے سینے مین بھالا مارا کہ اُسکی پشت سے انی نکل گئی اور وہ تیورا کر
زمین پر گرا پھر جب اُسکی جماعت نے اُسکو کشتہ دیکھا تو اپنے پس پشت بھاگ کر اپنی قرارگاہ مین جا کر پناہ پکڑی اور اُنکے
درمیان مین اُنکے اکابر مین سے ایک شخص تھا عقلمند و زیرک تھا جب اُسنے اپنی قوم کا حال ایسا تباہ دیکھا تو پاس زہیر کے
بالحاح و انکسار تمام حاضر ہوا اور اُنسے درخواست صلح کی آخر زہیر نے اُسکو امان دی اور اُس سے خبر لشکر کسریٰ کی
دریافت کی اُسنے کہا کہ سردار قوم تحقیق کہ اکابر اُس قوم کے جو قادسیہ سے بھاگے تھے یا وہ سب پاس مہرجان و
مہراق الرازی و ہرمزان کے مجتمع ہوئے اُسوقت قیران نے اُن لوگوں سے کہا تم لوگ بادشاہ کسریٰ سے کدھر
چھپے جاتے ہو حال اُنکا اُسنے تمکو بہت کچھ وظیفہ و علیمہ بخشا اور تمکو ولایت و حکومت دی تو لازم ہے کہ تم یہین قیام
کرو کیا اگر تو ہم تم سب دربار بادشاہ کے سرخرو ہونگے یا سب کے سب یہین مارے جاوینگے چنانچہ یہ خبر سنکے زہیر و عبداللہ
و شرحبیل و ہاشم و قالد منتظر سعد کے ہوئے جب وہ آ گئے تو اُنسے خبر مذکور بیان کی سعد نے کہا بہر حال خدا ہی سے
استعانت کرو اُسی پر توکل رکھو اور حال یہ تھا کہ اہل اسلام مالک قادر جسر پر پہونچ چکے تھے تو اُسکے پار اُتر کر آگے بڑھے
یہان تک کہ جمعیت اُس قوم کی سامنے ہوئی اُسوقت افواج فرس مین زلزلہ و لرزہ پڑ گیا اور اُنکے دلون مین خوف
سما گیا اور جسوقت ہرمزان و قیران نے اپنے اپنے لشکر کا معائنہ کیا اور دونون نے اپنی اپنی صفین آراستہ کین تو ہر دو لشکر مین
باہم دیگر نفاق و کینہ ظاہر ہوا آخر پھر ایک ہرمزان و قیروان کو یقین ہو گیا کہ اب اُنکے درمیان خیر نہین ہے اور اس بات کو
تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ساری اُنکی جمعیت پریشان اور جماعت پراگندہ ہو گئی اور اپنے سامنے رخ کیے ہوئے چلے گئے
چنانچہ ہرمزان تو اہواز کی طرف گیا اور بالائے کوہ اہواز جو خزانہ کسریٰ کا تھا اور ایک شخص نہاوند نام اُسپر محافظ تھا جب اُسنے
خبر ہزیمت لشکر پا کر بھاگنا اُنکا سنا تو اُسنے وہ خزانہ خود لوٹ لیا اور مہرجان و مہراق یہ دونون عازم مدائن ہوئے تھے اور نہر
شیر کے پار جسکو مدینۃ الذہب کہتے ہین اُتر گئے تھے جب جسر کے اُس طرف انتہا پر پہونچے یعنے پل طے کر چکے تو قصد قصر شاہی کا کیا
اور اندرون قصر بادشاہ یزدجرد موجود تھا تب یہ لوگ سامنے حاضر ہوئے اور ماجرا اپنا جو کچھ عرب کے ساتھ گذرا تھا
بیان کیا جب یزدجرد نے یہ واقعہ سنا تو اُسکو زوال مملکت کا یقین ہو گیا اور جسوقت رات ہوئی تو اپنا خزینہ و ذخیرہ پاس
نہاوند کے بھیج دیا تھا اور خود تیاری جنگ مین مصروف ہوا اور یہان لشکر اسلام مین حال زہیر کا یہ ہوا کہ جب وہ اُس
قوم کے پیچھے چلے یعنے تعاقب کیا اور موضع سوار سے گذر کر مقام کیا اور بعد اُنکے ہشام و عرفال بھی مع ہمراہیان اپنے
زہیر کے پاس آ اُترے یہان تک کہ پورا لشکر جمع ہو گیا اور سعد بن ابی وقاص بھی آ پہونچے پھر وہان سے سب نے ایک ساتھ
طرف کوثاریا کے کوچ کیا جب اُسکے محاذی جا پہونچے وہان [illegible] لشکر اسلام دیکھ کر اُنکے مقابل آگیا تب اُنھون نے

بھی اپنا ساز وسلاح سنبھالا اور مستعد ہوئے اور مقدم سالار انکا شہریار تھا جسوقت زہیر اُس سے دوچار ہوئے اور نگاہ شہریار کی اُنپر پڑی اور آنکھ زہیر کی اُس سے لڑی تو وہ رعب مین آگیا اور اُسکے اصحاب پر غلبہ ہیبت کا ہوا اور وہ لوگ باہمدیگر ایسے مضطرب وہراسان ہوئے کہ اگر انکو خوف شہریار کا نہوتا تو وہ لوگ اپنے پیچھے بھاگ جاتے چنانچہ زہیر نے جب اپنے اصحاب کی ترتیب وصف آرائی کی اور صفین برابر ہو چکین تب شہریار لڑنے کو پرے سے باہر نکلا اور اُسوقت شان اُسکی ملوکانہ تھی اور اُسکے بر مین کسر لیونکا خلعت خسروانہ تھا اور از روے رجز کہنے لگا مین شہریار ہون کون مجھسے لڑنے کو نکلتا ہی آیا ایک سوار سے ایک سوار لڑنے کو نکلے گا یا ایک سے چار لڑینگے یا ایک کے مقابلے مین دس آوینگے یعنے مین اکیلا تنہا دس سوار کو کافی ہون پھر جب زہیر نے اُسکی یہ لاف زنی سنی تو جواب دیا کہ مجھے تیری جنگ کے لیے یہ آرزو ہی کہ تجھسے لڑنے کو نہ نکلے مگر کوئی غلام کیونکہ اگر تو اُسکو قتل بھی کریگا تو ایک غلام کو قتل کریگا اور اگر وہ تجھے قتل کریگا تو یہی ہماری مراد ہی بعد ازان زہیر نے ابو نباتۃ الاعوجی اپنے غلام آزاد کو بلوایا اور اُس سے کہا کہ تو اس بیدین سے قتال کر اور اسپر حق تعالی سے نصرت وامداد طلب کر چنانچہ ابو نباتہ اُس سے لڑنے کو نکلا پھر جب اُسکے مقابل ہوا اور شہریار نے ابو نباتہ کو دیکھا تو اُسکی نگاہ مین وہ حقیر نظر آیا کیونکہ شہریار نہایت تنومند ی اور قد وبالا مین مثل شتر کے تھا آخر شہریار تلوار کھینچے ہوئے اُسپر آپڑا پھر جسوقت ابو نباتہ نے اُسکو دیکھا کہ وہ آپہونچا تو اُسنے بیرجاے خود پاے صبر واستقلال کو نظر بحکم استوار کیا اور مانند شیر کے ہو گیا اُسوقت ان دونو مین تلوارین چلنے لگین یہانتک کہ تلوارین دونون کی ٹوٹ گئین تو دونون نے پھینک دین پھر باہم آویزش ہونے لگی یہانتک کہ دونون زمین پر گرے اور شہریار اُسکے اوپر ہو گیا اور ابو نباتہ اُس سے پیچ کشتی کے کرتا تھا ناگاہ انگشت ابہام یعنے انگوٹھا شہریار ابو نباتہ کے منھ مین پڑ گیا تو اُسنے اُس انگشت کو دانتون سے کاٹ لیا تا آنکہ شہریار کے اعضا سست پڑ گئے تب ابو نباتہ نے اُسکو الٹ دیا اور اُسپر چڑھ بیٹھا وبجابکی تمام خنجر اپنا کھینچ کر اُسکے حلقوم مین مارا اور کام اُسکا تمام کیا اور اُسکے سر سے تاج اوتار لیا اور اُسکے دونون ہاتھ کا دستیارہ یعنے جوڑی کڑے ہیرا وکی لے لی اور اُسکا ساز وسلاح ورخت وخلعت سب کھینچ لیا اور لشکر اسلام مین آملا اور جب لشکر کفار نے حال شہریار کا ایسا کچھ دیکھا تو وہ سب پسپا ہوے اور زہیر نے صبح تک اُسی مقام پر قیام کیا یہانتک کہ لقیۂ لشکر مسلمین بھی ہمین آپہونچا تب زہیر نے سارا ماجرا دنگا اور احوال شہریار اور اپنے غلام آزاد کا بیان کیا اور کیفیت ہزیمت جنود فرس کی گذارش کی یہ سنکے سعد بن ابی وقاص نہایت مسرور ہوئے اور حکم کیا کہ ابو نباتہ کو میرے سامنے لاؤ چنانچہ زہیر نے اُسکو روبرو سعد کے حاضر کیا تو اُس سے کہا مین تیرے لیے یہ ارادہ کرتا ہون کہ وہ دونون کڑے شہریار کے اور اُسکی زرہ تو پہین اور اُسکا تاج اپنے سر پر رکھ اور اُسکے گھوڑے پر سوار ہو پھر جب ابو نباتہ یہ حکم بجالایا تو سعد نے وہ سب اسباب اُسی کو عطا کیا اور کہا فیروزی ورستگاری تیرے ہی لیے ہی اور مسلمانون مین اول جو شخص کہ عراق مین دست برنجن یعنے کڑے پنھایا گیا وہ ابو نباتہ تھا واقدی رح نے بواسطہ نوفل بن عدی کے وائل بن غانم الیشکری سے نقل روایت کی ہی کہ جب سعد نے کوثریا کو کوچ کیا تو

اُس مقام مین جہان ابراہیم خلیل علیہ السلام محبوس ہوئے تھے مقام کیا اور وہان نماز پڑھی اور حمد و ثنا ے پروردگار بجالاے اور رسول خدا علیہ السلام پر درود و سلام بھیجا اور یہ آیت پڑھی تِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُہَا بَیْنَ النَّاسِ الآیہ یعنے یہی انقلاب ایام ہین کہ اُنھین کو ہم درمیان آدمیون کے گردش دیتے ہین راوی نے کہا بعد ازان سعد بن ابی وقاص نے باآنہمہ مشہد و مجمع کے مقام کو تاریخ یا مین چندر وز قیام کیا پھر لوگونکو اپنے پاس طلب کر کے اُنسے کہنے لگے اے مسلمانو آگاہ ہو کہ بیشک حق سبحانہ و تعالے نے تمھارے تئین اکثر مقامات مین نصرت بخشی اور فیروزمند کیا اور تمکو دکھادیا اور وفا کیا جو کچھ تمسے تمھارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا کہ فرمایا تھا ستفتح علے امتی کنوز کسری و قیصر یعنے قریب ہے کہ دریا ے گنج کسری فارس و قیصر روم کے میری امت پر مفتوح ہوجاوینگے سو خزائن کسری سے کچھ تمھارے قبضے مین آگیا اب اتمام و اکمال اسکا حق تعالے پر ہے و بتحقیق کہ مینے عزم عبور کیا ہے طرف مدائن کے بجانب غربی جو میانہ سفر ہی سے ہے یہ کلام سُنکے تمام حضار مجلس نے متفق اللفظ جواب دیا اے امیر ہم مین سے کوئی ایسا نہین ہے جو آپ کے حکم سے مخالفت و انحراف کرے اور کون ایسا ہے جو خدا و رسول سے اپنی جان کو بخل کریگا پس آپ بے تامل عزم بالجزم کیجیے لاحول ولا قوۃ الا باللہ یعنے ہمکو قوت و توانائی نہین ہے مگر بتوفیق الٰہی پھر جب سعد نے یہ جواب لوگونکا سنا تو کوچ کی تیاری کی اور پیشتر اپنے زہیر کو اپنا علم دیکر با جمعیت جیش روانہ کیا اور حکم کیا کہ طے مراحل مین سریع السیر ہو چنانچہ زہیر بارہ ہزار سوار سے گرم سیر ہوئے پھر جب کچھ دور کئی منزل جا چکے تو ناگاہ سامنے سے ایک غول گھوڑونکا نمودار ہوا اور اُنمین سوار نظر آئے یہ دیکھکر مسلمانون نے اپنے ہتھیار سنبھالے پھر جب سامنے سے گرد برطرف ہوئی تو جمعیت دو سو سوارونکی نمایان ہوئی اور اُن لوگون نے اپنی جماعت سے ایک سوار کو پاس مسلمین کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ ہم لوگ اہل ساباطین اور سردار ہمارا سرزاد ہے وہ اپنے اہل بلد کے لیے تمسے صلح و عہد چاہتا ہے یہ خبر سُنکے زہیر نے اُس سے کہا تو اُن لوگونکو ہمارے پاس بُلالا پھر جب وہ جا کر اُن لوگونکو بُلا لایا اور جب وہ قریب آئے تو سب گھوڑونسے اُترکر پیدل ہولیے و از راہ انقیاد و فرمان برداری حاضر ہوئے اور کشادہ پیشانی و شادمانی سے آکر ملاقات کی اور فتح و فیروزی سے مژدہ و مبارکبادی دی تب زہیر نے اُنسے کہا تم لوگ کون ہو وہ بولے ہم لوگ اہل ساباطین اور یہ شخص یعنے سرزاد ہمارا سردار ہے اور ہم لوگ تمسے مصالحہ طلب کرنے آئے ہین زہیر نے کہا جو کوئی ہمارے پاس آتا ہے ہم اسکو قبول کرتے ہین اور جو ہمسے صلح چاہتا ہے ہم اُس سے صلح کرتے ہین اور ہم وہ قوم نہین ہین کہ زمین مین ارادہ فساد رکھتے ہون بعد ازان اُنسے مصالحہ ہوا جیسا کچھ درمیان اُنکے موقع وقت اور اتفاق پڑا چنانچہ سرزاد بسبب صلح کے شادان و فرحان اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اپنی قوم کی طرف چلا گیا و بعد ازان زہیر جب بمقام ساباط وارد ہوئے تو وہان لشکر فرس کا دیکھا کہ اُنکا سالار سوسوم بقیرون تھا اور وہ اپنی قوم کا بڑا شہسوار بہادر تھا اور اُسکے ہمراہ فوج کسری کی تھی اور وہ فوج وہ تھی جسپر کسری کو وقت مشکل و مہم سخت کے بڑا اعتماد تھا چنانچہ زہیر کے پاس بھی عساکر

یعنے ہوا اور گردش ایام سے یہ کہ دوران ملوک و سلاطین مشرکین سے پھری ہوا اور دور مسلمین پیش آیا ۱۲

مسلمین مجتمع ہوگیا اور سعد بن ابی وقاص بھی وہین پہونچ گئے پھر وہ ... و سعد قتال

واقدی رحمہ اللہ نے کہا پھر جس وقت صفین طرفین سے مرتب آراستہ ہوگئین تو اولا ...

والشان حسب و نسب ظاہر کیا ... سباط کا تھا وہ فیروز تھا اور وہ بزبان فارسی الفاظ ...

قوم عرب شما خویشتن را بلیع زدید و بجز یکہ دستر بن شما نباشد عزم آورده اید ... شما ہا بطل ست ... شما کہ شما

عراق شوید آزاد دست ... سران عجم در گیرید و زنہار ... کہ ... صاحبان ... وشدت

وذی قوت هیبت ... پیشگاه شان پایگاه و تقرب ... ہست و ... خوش ... تم ... عرب او تمہارا

خیال تمام ہو کہ تم مالک عراق ہوگئے و اس ملک کو ہم سے چھین لوگے ہرگز ایسا نہوگا کیونکہ ہم لشکر کسری مین ہم بڑے سخت گیر

و زورآور ہین اور ہمارا رعب غالب ہی اور بادشاہونکے سامنے ہماری بڑی عزت و منزلت ہی اور انسے ہمکو بہت قربت

اور خصوصیت ہی پس چاہیے کہ جو تمہارا افسر و سردار ہو وہ میرے سامنے میدان مین لڑنے ... جیسا ... کیا ہی کہ اپنی قوم

مین سے آگے نکل آیا ہون وہ بھی اپنے پرے سے باہر نکلے راوی نے کہا سنو یہ کلام اسکا تمام ہو لشکر اسلام

ہاشم بن المرقال نے اسکی طرف عزم کیا اور اپنا بھالا ہلاتے ہوئے اسپر حملہ کیا پھر درمیان اُن دونونکے ایسی جنگ واقع ہوئی

کہ اسکے دیکھنے سے لڑکا بوڑھا ہوجاتا بعد ازان ہاشم نے اسکے سینے مین ایک ایسا نیزہ مارا کہ انی اسکی پشت سے پار ہوگئی آخر

ہاشم نے اسکو قتل کرکے مسلمین کی جانب مراجعت کی اسوقت سعد بن ابی وقاص نے ہاشم کی پیشانی پر بوسہ دیا اور برسم

اکرام و تکریم گھوڑے سے اوتر پڑے اور یہ آیت پڑھی جو نسبت مشرکین کے نازل ہوئی اولم تکونوا اقسمتم من قبل مالکم

من زوال یعنے کیا تمنے پیشتر سے اپنے حق مین قسم نہ کھائی تھی کہ تمہارے لیے زوال نہین ہی و حال آنکہ کیسا زوال

آیا راوی نے کہا پھر جب وہ فوج جو ہمراہ فیروز کے تھی بعد قتل فیروز کے ہزیمت پاکر پسپا ہوگئی تو لشکر اسلام نے

بھی اُنکے تعاقب کوچ کیا یہان تک کہ وہ فوج قلعہ نہرشیر مین داخل ہوگئی و بعد ازان جماعت جماعت مسلمین

بھی وہان تکبیر کرتے ہوئے جا پہونچے اور وہین جا اترے یہان تک کہ اس قلعہ کو ہر جانب سے گھیر لیا اور وہ قوم

بھی اپنے سامان و سلاح و آلات فلاخن وغیرہ سے تیار و درست ہوگئے اور دیوارہاے شہر پناہ پر مورچہ بندی

کی واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص نے دو مہینے قلعہ نہرشیر کا محاصرہ کیا اور اپنے سوارونکو بغرض

تاخت و تاراج طرف شط فرات و دجلہ کے مقرر کرکے منتشر کردیا کہ وہ لوگ جاکر ویسا ایک جماعت مزارعین کے

جو جمعیت ہزار آدمی ہمراہ سرزاد رئیس ساباط کے تھے متسلط ہوگئے چنانچہ انکے باب مین سعد نے بخدمت امیر المؤمنین

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عریضہ لکھا اور تا ورود جواب انکے حق مین حکم کرنے سے تامل و توقف کیا اور وہ

لوگ اپنے اپنے مقام پر پھر گئے اور سعد نے بعد بسم اللہ کے یہ مضمون درج کیا کہ مابعد حمد و صلوۃ کے آپکی خدمت مین

ہمارا اسلام اور رحمت و برکات خدا آپ پر نازل ہو تحقیق کہ مین حمد و ثنا کرتا ہون اس پروردگار کی جسکے سوائے کوئی

معبود و سچا نہین ہی اور مین درود و سلام بھیجتا ہون اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حال یہ ہی کہ ہم بہرشیر پر وارد ہوئین
اور قبل اُسکے درمیان قادسیہ اور ناحیہ بہرشیر کے ہمسے مقابلہ ہوا ایک لشکر کا جو ہمراہ قرط ابن فیروز کے تھے چنانچہ اُسپر اور اُسکے
لشکر پر حق تعالیٰ نے ہمکو فیروزمند کیا کہ فیروز کو تو ہاشم نے قتل کیا اور باقی اُسکے ہمراہی پسپا ہوگئے اور بعد اُسکے ہم بہرشیر پر
نازل ہوئے اور درمیان ہمنے لشکر ہر طرف بطریق تاخت کے ہر سمت مامور کر دیا تو وہ قوم فلاحین یعنے مردم کشاورز پر
متسلط ہوئے اور وہ ایک ہزار نفر ہین پس اُنکے بارہ مین آپکی کیا رائے ہی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب
اُسکے یہ حکم نامہ لکھا کہ جو مردم کشاورز تمھارے پاس آوین اگر وہ تمھارے عہد پر قائم رہنے والے اور حکم بردار ہون اور
تمھارے اوپر تمھارے دشمنونکے مددگار نہون تو اُنکو امان دو اور جو لوگ تمھارے پاس ایسے آوین کہ وہ بعد
حرب کے تمسے ہارب ہوئے پھر وہ تمھارے ہاتھ آئے ہون تو اُنکے بارہ مین اختیار ہی جو چاہو اُنکے حق مین کرو پھر
جب یہ نوشتہ پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچا تو اُنھون نے اُس جماعت مزارعین کو جو ہمراہ سرزاد کے آگئے تھے
واگذار کیا و بعد ازان عوام دہقان کو طلب کر کے حکم کیا کہ اسلام لاوین خواہ جزیہ دیوین چنانچہ وہ اداے
جزیہ پر راضی ہوئے ولیکن اہل شہر بہرشیر آمادۂ جنگ ہو کر لشکر مسلمین پر تیر اور پتھر مارنے لگے اور فلاخن اندازی
کرنے لگے آخر سعد نے جب یہ حال دیکھا تو سرزاد کو بلا کر کہا کہ دیکھو ان شہر والون نے صلح کی جگہ نہ کی اب مین چاہتا ہون
کہ تم بھی مجانیق بناؤ آخر سرزاد نے عمل منجنیق کا سامان کیا کہ بہت سے فلاخن بنائے یعنے چوبہاے
آلات فلاخن نصب کیے اور یہ سب کام اُسنے تین روز مین درست و تیار کیے چنانچہ بیس منجنیق سے زیادہ شہر
بہرشیر پر ایستادہ کیے گئے آخر وہ لوگ فلاخن کی مار و بوچھاڑ سے عاجز ہو کر قتال مسلمین سے باز رہے اور ہٹ گئے
پس اس تدبیر سے عرب بہت خوش ہوئے پھر جب محاصرہ بلد کا طول ہوا تو اہل شہر گھبرا کر لڑنے کو باہر نکلے اور
مسلمین سے مقاتلہ کرنے لگے اور صبر و استقامت پر باخود معاہدہ کیا اسوقت اہل اسلام نے بھی بکمال ہمت اعتقاد
و استقلال ہنگامۂ قتال شدید گرم کیا چنانچہ اہل فرس جو نشاب ایک قسم کا تیر مارتے تھے تو اہل عرب بھی نبال
ایک نوع کا تیر چلاتے تھے یعنے وہ بھی خدنگ اندازی مین سرگرم تھے تو یہ بھی ناوک افگنی مین تیز دست تھے
اور اُسوقت زہیر بن الحویریہ نے وہ قتال شدید برپا کی تھی جو موجب رضاے خدا و رسول ہو بعد ازان زہیر نے
سعد سے کہا اب مجھے چھوڑ دو اور جانے دو کہ مین آگے بڑھون اور تیر اندازی و تیغ زنی کرون یہ کہکے آگے بڑھے
اور دشمنونمین گھس گئے اُسوقت ایک بڑے شہسوار سے دوچار ہوئے اُسکا نام شہریار تھا اُسپر حملہ کرکے ایک
ایسا بھالا مارا کہ اُنکے ساتھ اُسکی آنتین انتڑیان نکل آئین پھر اُسکو قتل کیا تب انبوہ عجمیون نے ہجوم و نرغہ
کرکے شہید کیا اور بعد قتل اُنکے وہ سب بھاگ کر اندرون شہر پنہان ہو گئے اور پھاٹک دروازے شہر کے
بند کرلیے اور شہرپناہ کی دیوارون پر چڑھ گئے اور اُنمین سے ایک شخص سامنے آکر مسلمانون سے کہنے لگا کہ بادشاہ

ہمارے تئیں فرماتا ہی کہ اے پیام مسلے اس بات پر صلح کریگا کہ درمیان دجلہ سے ادھر تو اور ادھر تمہارا یہ سنکے ابو مقرن الاسود
ابن قطبہ آگے بڑھا اور اسکی زبان پر حق تعالی نے وہ بات جاری کی جسے وہ خود نہین جانتا تھا کہ مین کیا کہتا ہون
پس درجواب اس پیام کے وہ بزبان فارسی گویا ہوا مگر ہمنے کلام سے اسکے کچھ نہ سمجھا اور نہ اسکو پسند کیا تب یہ جواب
سنکر وہ پیام آور طرف بادشاہ کے پھر گیا اور راوی نے کہا ہمنے لوگون نے ابو مقرن سے پوچھا کہ تو نے
اس شخص سے کیا کہا اسنے کہا قسم ہی اس خدا کی جسنے محمد کو حق سے مبعوث کیا مین خود نہین جانتا ہون میںنے اس سے
کیا کہا مگر یہ کہ حق تعالے نے میری زبان کو کسی بات پر کچھ گویائی دی تھی اور امید ہی کہ جو کچھ میری زبان سے
سرزد ہوا وہ حق مین مسلمین کے خیر و بہتر ہو چنانچہ ہر کوئی اس سے پوچھتا تھا اور وہی کہتا تھا کہ مین خود مین
جانتا کہ مینے کیا کہا یہان تک کہ سعد بن ابی وقاص نے پوچھا تو اسنے عرض کیا اے امیر واللہ مینے اپنے کلام کو آپ
بھی نہین سمجھا اس بات سے سب کو بہت تعجب ہوا بالآخر سعد نے حکم جنگ کیا اور کہا تیر چلاؤ مگر شہر والون مین
کوئی سامنے نظر نہین آتا تھا اسوقت ہمکو اندیشہ ہوا کہ کیا عجب ہی ان شہر لوگون نے کوئی مکر و حیلہ کیا ہو پھر جب
ہمارے تئین دوسرا روز ہوا تو لیکہ ایک شخص ہمارے پاس الامان الامان پکارتا ہوا آیا ہمنے اسکو امان دی اور اسکو
پاس امیر سعد کے لائے تب سعد نے اس سے کہا کیا خبر ہی اسنے کہا شہر والے شہر مین نہین ہین وہ ساری
قوم بھاگ گئی سعد نے کہا وہ لوگ کیونکر بھاگ گئے اسنے کہا بادشاہ نے تمہارے پاس اپنا ایلچی بھیجا تھا کہ وہ
بشرط صلح کرے سو تمنے اسکو جواب دیا تھا کہ درمیان ہمارے تمہارے کبھی صلح ہوگی حتی تاکل عسل افریذیا
نوخ کونا یعنے یہانتک کہ ہم شہد افریذیا کا کھادین جسکو نوخ کونا کہتے ہین افریذیا نام مقام نوخ کونا قسم شہد ہی پھر
جسوقت یہ کلمات تمہارے جواب سے بادشاہ کو پہونچے تو بادشاہ نے کہا وا ویلاہ تو بڑا غضب ہوا کہ انکی زبان
پر اور انکے منھ سے فرشتے بولتے ہین کہ وہ ہمپر وارد ہوا چاہتے ہین اور عرب کیجانب سے وہ ہمکو جواب دیتے ہین اور
واللہ اگر یہ بات نہین ہی تو مگر بالضرور وہ ایسے کلمات ہین کہ عالم غیب سے اس کہنے والے کے فہم و ذہن مین
ڈالے گئے ہین اور اسکی زبان پر جاری کیے گئے پس نکل چلو یہان سے طرف شہر قصوی یعنے اس پار دجلہ کے
بالآخر وہ سب شہر سے نکل گئے اور تمام مال و متاع چھوڑ گئے اور جو لوگ پیادہ تھے کہ انکے پاس گھوڑے نہ تھے وہ
عاجز رہ گئے وہ لوگ بھی غنیمت سمجھے کہ اپنی جانین بچا لے گئے راوی نے کہا جب سعد بن ابی وقاص نے یہ خبر وہ
اس مخبر سے سنا تو سجدات شکر الہی بجالائے اور مسلمانونکو حکم کیا کہ اندرون شہر داخل ہو مگر ساز و سلاح سے چاق و چوبند
رہو کیونکہ خوف کمینگاہ رکھتے تھے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سعد سوار ہوئے اور آگے آگے مجاہدونکا غول غول اپنے اپنے
سامان جنگی سے چست و درست روانہ ہوکر داخل شہر ہوئے اور شہر مین ہر سمت پھیل گئے مگر شہر مین سوار و پیادون سے
کسی کا نشان نپایا مگر سارا مال و سنال جو دیکھا تو بجنسہا بجائے خود موجود تھا تا آنکہ اسپر ضبط و قبضہ کیا بعد ازان

سعد وہان مین روز مقام کرکے طرف شط فرات و ساحل دجلہ کے کوچ کر گئے اور چاہتے تھے کہ لوگونکو پار اوتار لیجاوین اور طرف
شہر اسابنیر مین پہونچین مگر کوئی کشتی بہم نہ پہونچی ناچار کچھ دنون وہان رہنا پڑا اور وہ ماہ صفر تھا اور حال یہ تھا کہ لشکر کے لوگ
سعد کو بیتر کر پار اوترنے کے لیے ترغیب دیتے تھے اور اصرار در تقاضا کرتے تھے مگر وہ مسلمانون پر شفقت کرکے تامل کرتے تھے
اسی عرصے مین ایک آدمی گروہ گبر سے سعد کے پاس آیا اور ایسے گھاٹ کی طرف رہبری کرنے لگا جدھر پانی کی تھاہ تھی مگر سعد نے انکار کیا

ذکر فتح ایوان کسری اور درآنا مسلمانون کا درون دجلہ اور فتح کرنا شہر اسابنیر کا جو اُس پار دجلہ کے واقع تھا

پھر جسوقت اُس گبر نے ایک گذارے کا راستہ بتایا کہ اُدھر سے اوترنے کی تھاہ ہی اور سعد نے منظور نہ کیا اور کہا
دریا عمیق ہی مین مسلمانونکو اُس فریب اور دھوکے مین نہ ڈالونگا حق تعالی اُنکے لیے کچھ اور ہی سامان کر دیگا ایسی
اسی فکر و اندیشے مین تھے کہ ناگاہ ایک اور کوئی گبر سامنے نمودار ہوا کہ اُسکے کپڑے تر بتر تھے اور پانی ٹپکتا تھا تب سعد نے
اُسکا حال پوچھا اُسنے کہا مین اپنا احوال کیا کہون ہمارے بادشاہ نے اپنے خواب مین دیکھا ہی کہ اہل اسلام گویا دریا
اوتر کر اُسکے پاس جا پہونچے ہین اور اُسکے تئین یقین و آگاہی زوال ملک اپنے کا ہوگیا ہی تو وہ یہان سے بھی قصد
گریز رکھتا ہی اور اس بند و بست مین ہی کہ اپنا مال و منال لیکر خراسان کی راہ لیوے یہ خوشخبری سُنکے سعد نے
مسلمانونکو جمع کرکے بعد حمد و ثناے خداوند ارض و سما کے خطاب کیا کہ اے مسلمانو دیکھو دشمن تمھارا بے مدد کشتی تمھاری
پناہ کی کشتی مین تمھارے پاس اوتر آیا اور حال یہ ہی کہ کسری قصد فرار رکھتا ہی اور مع مال و اسباب اور خدم و حشم اپنے کے
خراسان کو جایا چاہتا ہی درین صورت مین تو ارادہ عبور دریا رکھتا ہون یعنے بیڑ کر انشاء اللہ تعالی پار جاتا ہون
اور تم خوب جان لو کہ اب تمھارے پیچھے کوئی ایسا باقی نہین رہا جسکا تمکو خوف ہو اسلیے کہ حق تعالی نے تمھارے
تئین تمام قلعون اور شہرونکا مالک کر دیا حالا میری راے مین یہ آتا ہی کہ لشناوری دریا اُس پار تیر جا پہونچون اس
بارہ مین تم لوگ کیا کہتے ہو یہ سُنکے سب اصحاب نے جواب دیا حق تعالی آپ کے عزم کو اس علو ہمت پر قوت بخشے بسم اللہ
آپ کیجے جو کچھ موافق ارادہ الہی کے ہی اُسوقت سعد نے کہا حق تعالی تمپر رحم اور تمھاری نصرت کرے تم مین کون پہلے
ابتدا بعبور کرتا ہی اور کون مقدم لشناوری ہوتا ہی کہ وہ ہم لوگونکے لیے پانی کی تھاہ لیوے کہ کدھر سے پایاب ہی
اور وہ اُسی نشان پر اُس پار جاکر لب دریا کھڑا ہوتا لوگ اُسی خط پر گذر کر اُس سے جا ملین چنانچہ بمجرد استماع
اس کلام کے عاصم بن عمرو دریا مین در آئے اور اُنکے پیچھے پیچھے ایسے چھ سو آدمی اہل بجوات مین سے ساتھ ہولیے
جو مشاہیر سے تھے اور فخر اُنکا معروف اور اُنکی بہادری کا شہرہ تھا اور اُس قبیلہ کے عوام بھی آکر کنار دریا کھڑے ہوئے

بجوات نام قبیلہ ۱۲

اور ایک گروہ خرسا جو معروف بمقعقاع بن عمرو تھے وہ بھی ساتھ عاصم بن عمرو کے دریا مین گھس پڑے واقدی رحمہ اللہ نے کہا
مجھسے روایت بیان کی یوسف بن عبد الاعلی نے یوسف بن عمرو سے کہ پہلے جو لوگ دریا مین کود پڑے وہ عاصم و شرحبیل
و ابو مقرن و حجل و مالک بن کعب الہمدانی اور مثل انکے دیگر اکابر قوم تھے اور گھوڑون پر سوار تھے پھر جب ان سب نے دریا مین گھوڑے
ڈال دیے تو بعد انکے پیچھے پیچھے چھ سو ساٹھ آدمی دجلہ مین دھس پڑے اور سب سے پہلے جو دریا مین اترے وہ عاصم بن عمرو
و ابو مقرن و شرحبیل و مالک بن کعب تھے اور ایک لڑکا بنی الحارث سے تھا پھر جسوقت عجمون نے ان لوگونکو دیکھا کہ قریب آ
پہونچے تو انھون نے بھی ایک ایسی جماعت سوارونکی تیار کی جو انمین مقدم و سربرآوردہ تھے پس ان سوارون نے بھی
اپنے گھوڑے دریا مین ڈال دیے پھر لشکر سعد مین سے اول جس شخص نے انسے مقابلہ کیا وہ عاصم بن عمرو تھے اور جسوقت
عاصم نے دریا مین ان سوارونکا مواجہہ کیا تو اپنے اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان کمبختونکو بھالے مارو اور تاک کے انکی
آنکھون مین انی مارو پھر جسوقت عجمون نے یہ کلام عاصم کا سنا کہ دشمنونکی آنکھین تاک کر نیزے لگاؤ اور انکو جام مرگ پلاؤ
اور اہل فارس نے یہ بھی دیکھا کہ لباس عرب کے تری مین ایسے ہین جیسے خشکی مین وقت نیزہ بازی و تیغ زنی کے چست
و بے زحمت ہوتے ہین یعنے ہنگام جنگ الجھتے نہین ہین تو یہ احوال سنکر اور دیکھکر پس پشت بھاگے اور مسلمانون نے انکا تعاقب کیا
اور اپنے آگے دھر لیا یہان تک کہ بہتونکو قتل کیا اور جسقدر وہ لوگ دریا کے کنارے تھے انمین سے بہت تھوڑے بھاگ بچے
بالآخر جماعات فارس سے بجانب ساحل دریا اہل اسلام مسلط ہوگئے اور باقی جماعات مسلمانونکی دریا کے اس پار یکجا جمع
تھی چنانچہ جب سعد کو حال اس پار کا معلوم ہوا کہ اہل اسلام غالب آگئے اور اعدا مغلوب ہوئے تو مسلمانونکو اذن عام
دیا کہ اب تم بھی دریا میں چلو اور حق تعالے سے اعانت طلب کرو آخر وہ تمام لشکر دجلہ مین بہت پھاند پڑا اور اسوقت دجلہ نہایت
موج زن اور بڑے زورون پر تھا مگر اہل اسلام اپنے عزم مین کمال کوشش کر رہے تھے اور تموج و تلاطم گرداب سے کچھ
باک و پروا نہ کرتے تھے بلکہ گویا وہ زمین پر چلے جاتے تھے اور اہل فارس پر یون جاکر نازل ہوئے کہ انکو کچھ شمار مین اور
خاطر مین نہ لاتے تھے یہان تک کہ قتال شدید انسے مقابلہ کیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی
ایسے شخص نے جسپر مجکو بڑا وثوق و اعتماد ہے کہ لشکر سعد مین سے اول جنھون نے دجلہ سے عبور کیا وہ ساٹھ آدمی تھے کہ گروہ گروہ
نکلے تھے ازانجملہ اول زمرہ تو نو آدمیونکا تھا اور انمین اول و مقدم عاصم تھے اور دوسرے زمرہ مین دس تن تھے اور
تیسرے غول مین تینتیس نفر تھے اور عاصم کہتے تھے کہ ہمنے دجلہ کو سوارون اور پیادون اور چوپایون سے لیا ڈھانپ لیا تھا
کہ جب ہم اترتے تھے تو کثرت مردم و دواب سے دریا کا پانی نظر نہ آتا تھا اور گھوڑے ہمارے پانی سے نکلکر ہی دم و پیلل جھاڑتے تھے
اور لب دریا صہلہ کرتے تھے یعنے ہنہناتے تھے اور بولنا ان گھوڑونکا از روے الہام تھا منجانب ملک العلام راوی نے
کہا پھر جب ملک کسری نے دیکھا کہ گروہ مسلمانونکا اس جانب آگیا ہی تب شہریار بن سادر جو بڑا شہسوار اور سردار تھا
حکم کیا کہ مسلمانون سے مبارز طلبی اور انکا مقابلہ کرے اور انکو روکے رہے اور خود کسری تدبیر فرار مین مصروف ہوا

کہ جملہ اسوال ونقد اور دُر وجواہر ویاقوت وغیرہ سے جسقدر اٹھوا سکا الدولیا راوی کہتا ہو کہ سعد جب دریا سے چلے تھے
تو یہ آیہ پڑھتے تھے ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ یعنے یہ اندازہ کیا ہوا خدا کے غالب بڑے علم والے کا ہی چنانچہ اُن
اُترنے والونمین سے کوئی ایک شخص بھی غرق نہین ہوا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے نعمان بن عاملۃ الیضفی نے
اپنے باپ عثمان سے سنکر بیان کیا کہ وہ لوگ دریا پار اوترنے والے اول سے آخر تک سب مع الخیر سالم رہے اور ایک شخص
قبیلہ بارق سے جسکا نام عرقدہ تھا وہ دریا مین پشت زین سے پھسلا گر گھوڑے سے جدا ہو گیا اور وہ گھوڑا اشقر تھا اور فیش
اور دم اُسکی سرخ تھی اور گویا مین دیکھ رہا ہون کہ وہ گھوڑا اور سوار اُسکا دونون ڈوب رہے ہین اُسوقت اُسکے پاس قعقاع بن
عمرو اپنا گھوڑا پیرتے ہوے جا پہونچے اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا یہانتک کہ وہ پار ہو گیا چنانچہ لوگ کہتے تھے کہ ای قعقاع
عَجَزَتِ الْاَخَوَاتُ اَنْ تَلِدْنَ مِثْلَکَ یہ کلام مدح وآفرین ہی یعنے برادران امثال واقران عاجز ہین کہ انسے کوئی مولود
مثل تیرے وجود مین آوے اور ایک یہ بھی امر عجیب ہی کہ اُس پانی مین کسی کی کوئی چیز نہین گری اور نہ تلف ہوئی ہان
مگر ایک شخص کا کاسہ چوبی کہ اُسکا تسمہ پاڈور کہنہ وفرسودہ تھا تو وہ ٹوٹ کر پانی مین جا تا رہا اور موج اُسکو بہالے گئی تب صاحب
کاسہ نے کہا واللہ مین اُسکے ضائع ہونے سے رنج وتکلیف اٹھاؤنگا وحال آنکہ دیا ہوگا کہ حق تعالےٰ تمام لشکر مین سے میرا ہی
جام مجھسے چھین لیوے آخر جب سب پار اوتر گئے تو مسلمانونمین سے ایک شخص بنا بر حاجت غسل دریا پر آیا تو اُسکا موج نے وہی
قدح اس شخص کی طرف اوچھال دیا اُسنے اُٹھا لیا اور اُسکو لشکر مین لایا تو مالک نے پہچانا اور لے لیا اور واقدی
رحمہ اللہ نے کہا مجھے روایت کی عمرو بن تمیم نے اُسنے کہا مجھے یہ روایت پہونچی ہی کہ جب مسلمانون نے عبور دریا کیا تو اہل
فارس نے دریا ہی پر برلب آب ہنگامۂ قتال عظیم گرم کیا اور بہت سخت لڑائی لڑے اور اپنی جانونکو تعب وصعوبت مین ڈالا اور مر
آمادہ اس امر پر ہوئے کہ یہانتک مقاتلہ کرین تا لڑکر مرجاوین اور یہ سب خواص ملک کسریٰ تھے اور اصحاب ایوان کسریٰ
اور صاحبان حصن وقلعہ تھے اور سالار وسرگروہ اُنکا شہریار بن ساور تھا چنانچہ خالد بن تمیر نے شہریار کی آنکھ تاک کے نیزہ مارا
کہ اُسکی گدی توڑ کر پار ہو گئی اور وہ اوندھا گرا پھر دوبارہ اُسپر ایک ضربت تلوار کی ماری کہ وہ قتل ہو گیا و نباگاہ
اُسوقت ایک جماعت سوار ونکی جانب ایوان کسریٰ سے وہان آپڑی اُنھون نے اُس گروہ سے جنکا سالار شہریار تھا
یہ بیان کیا کہ اب تم کسکے لیے لڑتے ہو ملک کسریٰ تو فرار کر گیا اور اپنا مال واہل وعیال واپنا خادم وحشم ساتھ لیگیا آخر ان
لوگون نے جسدم یہ خبر سنی تو وہ بھی پسپا بھاگے اور مدائن مین کوئی بات اعجوبہ زیادہ تر پایاب ہونے دریا اور عبور کرنے
مسلمین سے نہ تھی اور مسلمانون نے دجلہ سے اپنے روز عبور کا نام یوم الجراثیم رکھا تھا جراثیم جمع جرثومہ اور جراثیم کیا تھے
کہ خرمون کی شاخون کے گٹھے بندھے ہوئے بطور خرمن یعنے جسطرح گھٹے بندھے تھے کہ منجانب اللہ ظاہر ہوئے اور جدھر
پانی پایاب تھا اُسی طرف وہ بہتے تھے چنانچہ لوگ عبور کرتے اُنکی سیدھ پر ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے اور وہ جرثومہ
یعنی دیدان جو مانند مورچگان کے تھے زخم تنگ اسپان سے پیدا ہوئے تھے اور قیس بن ابی حازم نے اسطرح روایت

کی ہی کہ جب ہم لوگون نے اپنے تئین دجلہ مین ڈال دیا ہی تو اسوقت دجلہ پُرے جوش خروش پر تھا اور بہت زور شور کرتا تھا
پھر جسوقت ہم بیچ دریا کے مین پہونچے تو ایسا ہوا کہ پانی کی چھاپ فقط گھوڑونکے تنگ مین لگتی تھی راقم مترجم کہتا ہی
کہ بیان روایت قیس اور روایات سابقہ کے مضمون طغیانی دجلہ مذکور ہی کچھ منافات نہین ہی اسلیے کہ جا جسسے قیس کے
گروہ نے عبور کیا وہان اُسی قدر پانی کم ہوگا کہ صرف تنگ بھیگتے تھے پھر قیس کہتا ہی کہ جب اہل فارس نے یہ حال دیکھا
کہ اہل اسلام بے مشقت و بے تکلیف دریا اُترتے و رہتے چلے آتے ہین تو وہ لوگ اپنی فارسی زبان مین کہنے لگے ایشان آمدند یعنی جو
بے پروا آمدند مگر جن و آسیب بودہ باشند یعنے یہ لوگ جو دریا مین اسطرح بے باک و بے خطر چلے آتے ہین گویا جن ہین اور کہتے تھے
کہ بخدا تم لوگ آدمیون سے نہین لڑتے ہو بلکہ جنون سے ارادہ لڑنے کا رکھتے ہو یہ باتین کہکے وہ لوگ تو بھاگ گئے اور مسلمانون نے ارادہ کیا
کہ ایوان کسری مین در آوین مگر سعد نے اُنکو اس ارادے سے منع کیا اور کہا کام مین عجلت کرنے سے باز رہو کیونکہ جلد بازی موجب
ندامت و پریشانی ہی اور مین اندیشہ کرتا ہون کہ یون فرار کرنا عجمیونکا شاید اُنکے بعض مکائد و مکاریون سے ہو یہ سنکے پھر کوئی داخل
ایوان نہوا اور راوی کہتا ہی کہ سلام الحجازی ایک لڑکا تھا وہ سعد کے پاس حاضر ہو کے کہنے لگا اے امیر اللہ مینے آج خدا و رسول کو
رضامند کیا کہ مین نے ہی عجمیونکے سپہ سالار یعنے شہریار کو قتل کیا بعد ازان اُن ساٹھ آدمیون سے جو باقی رہ گئے تھے اُنسے اپنی بات پر یعنے
قتل شہریار پر گواہی چاہی مگر اُنمین سے کسی نے اُسکی گواہی نہ دی تب سعد نے اُس جوان حجازی سے کہا کہ شہریار کو تو نے قتل
نہین کیا ہی یہ سنکے اُس لڑکے نے سر نہوڑا لیا اور ارادہ کیا کہ اُس جگہ سے چلا جاوے ناگاہ اسی اثنا مین ایک شخص صحابہ مین سے
کہ اُسکا نام ہاشم بن عتبہ تھا بول اُٹھا کہ مین نے بچشم خود دیکھا کہ مقدم و سردار اہل فرس کو اُسنے قتل کیا ہی پس سعد نے قول
صحابی کی تصدیق کی اور اُس لڑکے کو خلعت دیا اور رخت مقتول بھی اُسی کو حوالہ کیا اور واقدی رحمہ اللہ نے بواسطہ
عبد اللہ بن بشر و سلیمان بن عامر کے نقل روایت کی ہی کہ جس روز اہل اسلام دجلہ مین در آئے اور پار اُترتے تھے تو اُسوقت
ملک یزدجرد بالاے ایوان اپنے چڑھا ہوا دیکھ رہا تھا کہ اہل اسلام دریا ہلتے چلے آتے ہین اور نہ اُنکے گھوڑے پیچھے مڑتے ہین
نہ سوار کچھ گھبراتے ہین اور صحابہ آپسمین باتین کرتے آتے ہین گویا کہ زمین پر چلتے پھرتے ہین یہ دیکھکر ملک یزدجرد کو زوال
ملک اپنے کا یقین ہو گیا اور اپنی عزت و سلطنت کے جاتے کا باور آگیا اُسوقت با دیدہ گریان و با دل بریان بام ایوان سے
نیچے اُترکر بیت المال سے خزانہ و جواہر لیا اور توشکخانہ سے خلعتہاے گران بہا اور کوٹھونسے ظروف قیمتی اور کچھ اور چیزین
بے بہا ہمراہ لیکر باقی جو کچھ اُسکے یہان آلات و سامان حصار سے یا جو کچھ اسباب رسد غلہ وغیرہ قسم کھانے پینے سے جمع تھا
اور جسقدر کہ گلہ دواب جنس بقر و غنم وغیرہ سے موجود تھا سب وہین چھوڑ دیا اور اپنے اہل و خواص اصحاب کو لیکر نکل گیا
و بعد ازان اندرون شہر قصوی اول جو شخص داخل ہوا وہ یعقوب التدلی تھے اور ہمراہ اُنکے جماعت خرسار تھے جو
جماعت قعقاع بن عمرو کہلاتے تھے اور شہر قصوی وہ تھا جو منتہاے بلاد مدائن وغیرہ کے واقع تھا اسکو طیسفون کہتے تھے اور
یہی تختگاہ و مسکن بادشاہ کسری کا تھا چنانچہ شہر کے کوچون اور تنگ گلیونمین گھس گئے پھر کہین کسی دشمن سے ملاقات نہوئی

وبعد ازان سعد نے عزم کیا کہ شہر قصوی مین داخل ہون جیسا کہ سابق مین زہیر بن جویریہ کو حاکم کیا تھا کہ زنیا لشکر لیکر وہان جاوین
غرضکہ سعد اندرون شہر داخل ہو کر شہر مین کو تلاش کرنے لگے اور ایک طرف ایک دوسرا غول ہمراہ مرقال کے گشت کرتا تھا ناگاہ
ایک شخص مرقال کے تئین ملا کہ وہ حاجب و مصاحب کسریٰ کا تھا تب مرقال اُسکی فارسی زبان مین اُس سے باتین
کرنے لگے تب وہ بولا کہ عرب بعبور دریا ہماری طرف در آئے ہین وہ یہ کہتا تھا مگر مرقال کو نہین جانتا تھا کہ یہ بھی عرب ہے
چنانچہ مرقال نے بھالا مارکر اُسکو قتل کر ڈالا اور اُسکے غلامونکو اسیر کرکے سعد کے پاس حاضر کیا اور بعضے روایات مین
مذکور ہے کہ مرزبانان کسریٰ سے ایک بڑا ہشیار تھا اور شہر مین روز داخلہ عرب کے وہ بھی داخل تھا مگر عربونسے اُسکو کچھ
بیم و ہراس نہ تھا اور وہ اُس روز اپنے گھر سے کسی کام کو نکلکر اپنے گھر کو پھر اجاتا تھا ناگاہ اُسنے دیکھا کہ غلامان وغیرہ اُسکے گھر سے
بعجلت تمام نکل رہے ہین اور مال و اسباب نکال رہے ہین تب اُس مرزبان نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے وہ بولے کہ زنابیر
یعنے بھڑون نے ہمارے گھرون پر غلبہ کیا اور ہمکو زبردستی نکال دیا یعنے عربونکے خوف شدید سے ہم بھاگے جاتے ہین
پھر اُسنے اہل شہر سے شدت شور و پکار اور انکا نالہ و واویلا سُنا اور وہ سب اپنا منہ پیٹتے تھے یہ دیکھکر اُس دہقان نے اپنا
سامان حرب نکالا اور زرہ پہنی ہتھیار لگائے اور اپنا گھوڑا طلب کرکے اُس پر زین کسا تین بار مضبوط کرکے باندھا تینون دفعہ
رکاب و دوال ٹوٹ ٹوٹ گئی اُسی اثنا مین ایک سوار عرب آیا اور اُسکو نیزہ مارکر بولا لے اس وار کو کہ مین ابن المخارق
ہون پھر وہ سوار اُسکو مارکر چلا گیا اور اُسکے رخت و سلاح پر کچھ التفات نہ کی اور جسوقت سعد داخل شہر ہوئے تو ایوان
کسریٰ کو تلاش کرنے لگے پھر جب ایوان مین بھی داخل ہوئے تو یہ آیہ پڑھنے لگے واورثناہا قوما آخرین یعنے بعد
ہلاک قوم کفار کے درباب مکانات و باغات اُنکے و دربارۂ تنعمات و ضیاعات کے حق تعالےٰ نے فرمایا کہ وارث کئے ہمنے اُنکی
سب چیزونکا وارث اور قوم کو کیا اور جسوقت سعد داخل ایوان ہوئے تو گھوڑے سے اُترکر پیدل ہوئے اور اُسمین نماز
شکرانہ فتح آٹھ رکعتین ادا کین کہ درمیان رکعات کے فصل نہین کی یعنے آٹھون رکعت ایک سلام سے پڑھین اور
ایوان کو مسجد قرار دیا اور راوی کہتا ہے کہ اس ایوان مین پیکر تصویر خضر علیہ السلام نصب تھی اُسکو اُسی حال پہ
چھوڑ دیا یعنے نہ شاہانہ خارج کیا اور جس روز سے ایوان مین داخل ہوئے تو بسبب قصد قیام چند روز کے وہان اتمام
نماز کیا یعنے قصر سفر موقوف کرکے نماز حضر تمام و پوری پڑھی اور وہان نماز کو جمع کیا یعنے ظہر و عصر ایک ساتھ اور مغرب و
عشا کو ایک ساتھ جمع کرکے پڑھا اور وہ روز داخلہ ایوان کا روز جمعہ تھا تو اول نماز جمعہ جو ملک عراق مین پڑھی گئی
وہ یہی جمعہ تھا کہ مدائن مین پڑھا گیا یعنے جبسے وارد ملک ہوئے تھے تو برابر سفر رہا اور نماز قصر ہی پڑھتے رہے کسی مقام
قیام نہوا تھا کہ اتمام نماز کرتے یا جمعہ پڑھتے مگر مدائن مین بعد فتح جو بہ نیت قیام مقام کیا تو تمام نماز و نماز جمعہ دونونکو
ادا کیا بعد ازان سعد ایوان سے بعد تین روز کے نقل و حرکت کرکے قصر ابیض مین آئے اور عمرو بن مقرن کو اموال غنائم
پر داروغہ مقرر کرکے حکم کیا کہ جسقدر مال و اسباب خزینہ و قصرہاے کسریٰ مین اور جو کچھ اُسکے محلات و ایوان و دیگر مکانات

یا بازار دن مین ہو سب جمع و فراہم کروا کر اسکا شمار کرکے فہرست و تعلیقہ کرلو اور جب اہل مدائن نے دیکھا کہ تمام عرب اُس سرزمین مین یکجا مجتمع ہوگئے تو وہ سب بھاگ نکلے اور جسقدر مال واسباب اپنا اٹھا سکے لے بھاگے مگر جو کوئی اُنمین سے جو کچھ لے بھاگا وہ سب مسلمانون نے اُن سے چھین لیا اور سعد کے پاس حاضر لائے اور سعد نے اُس سبکو سپرد عمرو بن مقرن کیا کہ اُسے شامل اُس مال کے کردیا جو بیت المال مین جمع ہوا تھا اور اول شی جو جمع کی گئی وہ یہی مال و اسباب ہی جو قصر ابیض و منازل کسریٰ اور سایر اماکنہ مدائن مین فراہم کیا گیا یعنے قبل اسکے جو کچھ مال غنیمت کہین ہاتھ آتا تھا وہ مسلمانون مین تقسیم ہوجاتا تھا مگر اس مرتبہ بیت المال مین جمع کیا گیا اور جبار بن سار نے بیان کیا کہ جب ہم مدائن مین پہونچے تو ایک انبار کی طرف ہمارا گذر ہوا اُسپر سرپوش برنجی ڈھکا تھا ہم لوگون نے جانا کہ کچھ کھانا ہی پھر جب اُس سرپوش کو اٹھایا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک ظرف کلان سونے چاندی کا ہی اُسمین بہت سا کافور تھا ہمنے جانا کہ وہ نمک ہی اور **راوی** نے کہا کہ اُسی عرصے مین زہیر بتلاش و طلب منہزمین کے برآمد ہوئے جب جسر نہروان پر پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ اُس پل پر بہت سے اہل فارس تمام ساز و سامان اپنے و بکمال زینت و آرائش مجتمع ہین اور بالاے جسر ایک ازدحام ہی اسلیے کہ ایک بغل اُنکا پانی مین گر پڑا تھا تو وہ سب ہجوم کرکے اُسکو نکال رہے تھے و باہدیگر شور و غوغا کرتے تھے اتفاقاً اُسی ہنگامے مین ایک اور استر یعنے استر پانی مین گر گیا تو وہ لوگ بڑے ہرج مرج مین تھے پھر جب مسلمانون نے یہ حال مشاہدہ کیا اُسوقت زہیر نے کہا اس استر کے لیے کوئی امر عظیم ہی اسلیے یہ سب اسکے درپے ہین لیں اسوقت انپر حملہ کرو اور تلوارین مارو تب ہم لوگون نے انپر حملہ شدید کیا اور اُنمین سے بہتون کو قتل کیا اور باقی بھاگ گئے اور ہمنے اُس استر کو جو نکال لیا تو دیکھا کہ اُسمین حلۂ کسریٰ اور خلعت پر زر تھا اور اُسکی ایک زرہ گران قیمت تھی اور ایک حمیل تھی جسمین جواہر جڑے تھے کہ اُسکو پہنکر سباہات سے جلوس کرتا تھا آخر وہ سب ہم لے آئے اور سہل بن سابق نے کہا کہ ہمنے استر لیا اور اُسکو حوالہ صاحب اقباض یعنے سپردار و غیرہ بیت المال کے کیا مگر ہم نجانتے تھے کہ اُسپر کیا ہی اور یعقوب نے اپنے جد سے نقل کی وہ کہتے تھے جو لوگ بطلب منہزمین نکلے تھے مین بھی اُنکے ساتھ تھا ناگاہ ہمنے دو استر دیکھے اور اُنکے ساتھ دو ہی آدمی بھی تھے پھر جو کوئی اُنکے قریب جاتا تھا تو اُسکو تیر مارتے تھے چنانچہ کسی کو اُنکے نزدیک جانے کی جرات نہوتی تھی مگر مین نے عزم بالجزم کرکے اُن دونون پر حملہ کیا بالآخر دونونکو قتل کیا اور دونون استرونکو پاس صاحب اقباض کے لے آگے کیونکہ سامر عراق سے جو کچھ عرب لاتے تھے وہ لکھتا جاتا تھا پھر جسوقت اُسکے پاس دونون بغلونکو مین لایا تو اُسنے مجھے کہا ذرا ٹھہر جا تاکہ مین دیکھون تیرے ساتھ کیا چیز ہی پھر مین نے اُسپر سے پوشش جو ہٹائی اور خورجی کھولی تو ایک بغل پر تو تاج کسریٰ از قسم جواہر تھے اور دوسرے بغل پر خلعت و پوشاک کسریٰ تھی اور وہ سب پر زر اور اُسمین لعل و گہر ٹکے تھے اور محمد بن طلحہ و مہلب سے **روایت** ہی کہ قعقاع جسوقت بطلب و تلاش منہزمان کے روانہ ہوئے تو ایک سوار سواران فارس سے ملاقات ہوئی تو وہ مسلمانون پر حملہ کرنے لگا اور یہ لوگ اُس سے پریشان ہوگئے اور بہت گھبرا گئے اور

اسپر قصد کیا اور اس سے کہا ہوشیار
کوئی ایسا نہ تھا جو اسکے نزدیک جا سکتا اسوقت قعقاع نے اپنے عزم بالجزم اور شدت صولت سے
ہو جا اے سگ پلید قتال سے مردی باس شدید کے یہ کہکر اسکو بھالا مارا پھر قتل کیا اور اسکے اسباب ہمراہی میں سے دو صندوق
مقفل ہاتھ لگے ایک کو جو کھلوایا تو اسمیں پانچ تلواریں تھیں مطلا بہ سب و زر کوفتہ اور زینت کسریٰ کی اور منقش
اسکا پیٹی خود و کمر پٹکا اور دوسری کو جو کھلوایا تو اسمیں زرہ ہرقل بادشاہ روم تھی اور زرہ ملک داہان ترک اور زرہ بہرام
بادشاہ ملوک کی تھیں جو ہنگام سلف قبل از گریز ہمراہ کسریٰ موجود تھے اور ان تلواروں میں ایک تلوار تو کسریٰ کی کمر کی تھی اور
ایک ہرقل کی اور ایسا ہی ایک بہرام و خاقان و نعمان بن المنذر کی تھی چنانچہ جسدم سعد بن ابی وقاص نے ان سب اشیا کا
ملاحظہ کیا اور بولے اے قعقاع ان تلواروں میں جونسی تجھے پسند ہو تو اٹھا لے اور اس سے اعداے دین کے ساتھ جہاد کر
تب قعقاع نے شمشیر ہرقل اٹھا لی پھر سعد نے اسکو بہرام گور کی زرہ بھی دی اور باقی اسباب کتیبۃ الخرساء یعنے جماعت
قعقاع کے تئیں عطا کیا مگر تیغ کسریٰ و تیغ نعمان دونو کو براے نذر امیر المومنین رکھ لیا اسلیے کہ شامل خمس کے تھے
تاج مرصع کا روپوشاک زرتار بھجینگے اور صحابہ میں سے ایک شخص ناقل تھا کہ ہنگام تعاقب فراریان لشکر کسریٰ کے
میں بھی غازیوں کے ہمراہ تھا اسی ہنگامہ دار و گیر میں کہ میں ایک رستے پر چلا جاتا تھا ناگاہ اثناے راہ میں ایک
شخص مجکو ملا اور وہ اپنے حمار پر سوار تھا مگر مجھے دیکھکر وہ پشت خر سے اتر کر پیادہ ہو گیا اور اسکو جلد جلد ہنکا لیچلا
یہانتک کہ نہر پر پہنچا اور گذر گھاٹ تلاش کرنے لگا لیکن اسکو پار اترنا ممکن نہوا تب میں اسکے نزدیک گیا اور وہ
مجھپر تیر چھوڑنے لگا اسوقت میں اسکے تیر سے اندیشناک ہوا بالآخر میں بھی اسکا تیر کاٹ کر اور نزدیک جا کر اسپر حملہ آور ہوا
اور پہلے وار میں اسکو قتل کیا اور اسکا خچر لے لیا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ اسکا ساتھی ایک آدمی اور بھی ہے اور اسکے پاس بھی
ایک خچر ہے مگر وہ اپنے رفیق کو کشتہ دیکھکر اپنا خچر چھوڑ کر بھاگ گیا اور میں ان دونوں خچروں کو لے آیا اور صاحب قبض
یعنے مہتمم بیت المال کے تئیں سپرد کر دیا اسوقت ان دونوں خر کی پشت پر سے پالکھر و پوشش جو اٹھا کر دیکھا
تو یہ تماشا دیکھا کہ ایک خچر پر تو ایک گھوڑا زر و نقرہ سے بنا ہوا تھا اور اسپر در و جواہر قسم قسم کے جڑے ہوئے تھے
اور اسیطرح کی اسکی لگام تھی اور ایسا ہی اسکا زین بھی تھا اور دوسرے خچر پر ایک اونٹنی سونے چاندی کی بنی ہوئی
اور اسپر پالان سونے کا جڑاؤ اور اسکی مہار بھی سونے کی اسمیں تمام نگینہاے یاقوت جڑے ہوئے اور اسپر ایک مرد
ناقہ سوار بھی بیٹھا زریں پیراہن مجلی بجواہر فرد و مرصع بلاجورد تھا چنانچہ کسریٰ کبھی کبھی وہ فرش بہار اور کبھی وہ ناقہ مع اپنے
تاج میں لگاتا تھا اور اس سے ساتوں کسروں نے زمین پر فخر و مباہات کیا تھا اور ابو عبیدہ [illegible] نے بیان کیا
کہ جب ہم لوگ [illegible] کا مدائن [illegible] ہوا اور مہتمم بیت المال کا مال غنیمت جمع کرتا جاتا تھا اور [illegible] جو کچھ
لاتے جاتے تھے وہ سب اسی دار و گیر [illegible] یہ دونوں حمار انکے حوالے ہوگئے تو اسنے
کہا واللہ میں نے کبھی ایسی چیزیں نہیں دیکھیں [illegible] اسنے اس شخص سے جو دونوں حمار کو لایا تھا قسم

خدا کی دیکھیے دیا کہ اسکے سوائے تو نے کچھ اور بھی رکھ اب ہمارے لیا ہی یا ان چیزون مین سے کچھ تو نے بھی نکالا
وہ بولا واللہ اگر خدا مجھے سیتا لیجئے اگر مین خدا کو حاضر و ناظر جانتا تو یہ دونون ہمارے پاس نہ لاتا تب
ہم نے کہا خیر مجھے تو یہ بتا کہ تو کون شخص ہی اُسنے کہا واللہ مین تجکو اپنا نام و نشان نہ بتاؤنگا اسلیے کہ تو میری
مدح و ستائش کرے ولیکن مین حمد خدا و شکر و تحمل کرتا ہون اور اُسکے عطا سے ثواب چاہتا ہون اب پر راضی ہون اور اُسکے
خبر کا امیدوار ہون یہ کلام کر کے وہ وہان سے روان ہوا اگر ایک آدمی وار دقت کے تھا ہم نے اُس شخص
پیچھے ہولیا اور کچھ آگے جا کر لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہی لوگون نے بتا دیا کہ یہ عامر بن عبد القیس
راوی کہتا ہی کہ پھر اس گفت و شنود کی جو درمیان عامر و ہم سب کے ہوئی تھی سعد بن ابی وقاص
پہونچی تو انھون نے کہا مین قسم کرتا ہون اُس خدا کی جسکا کوئی شریک نہین وہ [illegible] کہ تمام لشکر [illegible]
ہمارے اس لشکر مین سے مین کسیکو ایسا نہین پاتا ہون کہ وہ طالب جاہ و مال دنیا ہو [illegible] ہمارے نزدیک [illegible]
متہم بلوث ہوئے تھے تو ہمنے ایک شخص کو واسطے تفحص احوال کے انکے پیچھے لگا دیا تھا سو ہمکو وہ امانت دار
و دیانت سے عاجز نہ ہوا اور وہ تینون ایک تو طلحہ بن خویلد جو بعد ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے مدعی نبوت ہوا تھا دوسرا
عمرو بن معدیکرب اور تیسرا قیس بن ہبیرہ اور راوی نے کہا مجھے روایت کی ہی ان اشخاص نے جو حاضر فتح مدائن تھے کہ
جب ہمنے بعد فتح قصر ابیض کے وہان سے کوچ کیا تو کچھ روز مرزبان وہان آکر داخل ہوئے اور اسکا قلعہ پکڑا اور وہ سب
اہل فارس مین اشد زور و قوی عزم تھے اور انھون نے آپس مین عہد و حلف کر لیا تھا کہ ہرگز قلعہ [illegible] پھر وہ لوگ
مسلمانون سے وہان پھر آئے اور بہتر لی اُنکے محاصرہ کے ہو گئے وہ جماعت قعقاع کی تھی [illegible] انکے ہمراہ
پھر جب ہمنے ان زمینداران کو دیکھا کہ وہ آمادہ مرگ و حیات باکت [illegible] انکے تیر [illegible] کی زد سے
محاصرہ [illegible] طول کھینچا کہ نہ ہمکو انپر موقع ملا اور نہ وہ وہان سے نکلنے پائے تب ہم لوگ
[illegible] یہ لوگ ان کے [illegible] محاصرہ کرنے مین اور [illegible] کے جہاد سے محروم ہین تب سعد نے سلمان فارسی
کہا کہ تم ان لوگون کی طرف جاؤ اور [illegible] سواے مسلمین کے کوئی تدبیر و کچھ فکر کرو یہ سنکے سلمان فارسی انکی جانب
بڑھے اور فارسی زبان مین انسے کلام کرنے لگے تو وہ لوگ تیر چلانے اور پتھر برسانے سے رک رہے اور [illegible] سلمان
تو کون ہی انھون نے جواب دیا مین فرستادہ مسلمین کا ہون اور تم خوب جانتے ہو اس بات کو کہ ہر شخص اپنی جان یا مال
خواہ اولاد کے لیے مقابلہ کرتا ہی تو اسوقت لیا کرتا ہی جب امید خلاصی و رستگاری کی رکھتا ہی و حال آنکہ مین تمھارے
واسطے کوئی صورت خلاصی کی نہین دیکھتا ہون کیونکہ یہ تمھارا بادشاہ تو بھاگ گیا اور ہمنے اسکا مال و خزانہ لے لیا
اب یہان مین تمھارے سواے اور کوئی جماعت باقی نہین رہا پس تم خدا سے ڈرو [illegible] نکرو اور اس قلعہ
خالی کر دو ہمارے سپرد کر دو اسی مین تمھارے لیے بہتری ہی اور جدھر چاہو چلے جاؤ کوئی ہم مین کا تم سے تعرض نہ کریگا

غرض جب ان لوگون نے کلام سلمان سنا تو جواب دیا کہ جب تک ہم سب لڑکر نہ مر جاوینگے ہرگز یہ قلعہ خالی نہ کر دینگے بعد ازان
ان لوگون نے سلمان کو تیر مارنا شروع کیا اسوقت سلمان نے انکے اور اپنے حسب حال یہ آیت پڑھی وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِينَ كَفَرُوا
بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا یعنے جن لوگون نے کفر کیا تو حق تعالے نے
بسبب انکے غیظ و بغض کے انکو مردود کیا اور باز رکھا کہ وہ لوگ خیر کو نہ پہونچے اور برکات سے محروم رہے اور حق سبحانہ تعالے
مومنونکے حق مین قتال کے لیے کافی و کافل ہوا کہ وہ تعالے شانہ بڑا قوی تا اور بڑا غالب ہے چنانچہ ایسا ہوا کہ سلمان رضی اللہ عنہ
اپنے ہاتھ سے طرف تیرونکے اشارہ کرتے جاتے تھے تو وہ تمام تیر دہنے بائین نکل جاتے تھے یہانتک کہ ان تیرون
مین سے ایک بھی انکے جسم پر نہ لگا یہ دیکھکر وہ سب کہنے لگے زنہار زنہار تجکو قسم ہے اپنے اس شخص کی جو تیر اشارہ الیہ کی
اور جسکی طرف تو مائل ہے سچ بتا تو کون ہے سلمان نے جواب دیا کہ بیٹ روزنہ یعنے مین وہ دیرینہ سال ہون کہ میرا
سن میرا چار سو برس کا ہوا اور آخر ایام مین خدمت عیسی بن مریم علیہ السلام کے پہونچا یہانتک کہ اس امت کے نبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی صحبت مین بھی فائز ہوا چنانچہ جب مین انکی جناب مین حاضر ہوا تو انہونے میرا اکرام کیا اور جب مینے انکی
خدمتگذاری کی تو انہونے مجھے خلعت بخشی یہانتک کہ مجھے اپنے اہلبیت مین محسوب کیا جیسا کہ فرمایا سَلْمَانُ مِنَّا
اہل البیت و بنابر روایت دیگر سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ یعنے سلمان ہم اہلبیت یا ہمارے اہل بیت مین سے ہے جسوقت
ان لوگون نے کلام سلمان سنا تو معرفت سلمان کی انکو نہایت و متحقق ہوئی اور خوب یقین ہوا کہ یہ شخص اکابر
و ابرار اہل دین اسلام سے ہے اور سامنے سلمان کے انہون نے اپنی گردنین جھکا دین اور بہ آشتی و راستی پیش آئے اور
کہنے لگے واللہ کہ ہم اپنے امر اور اپنے رازکو تمسے کچھ مخفی نہ کرینگے چنانچہ سبب ہمارے قتال کا یہ ہے کہ ہم مال و متاع کے
لیے تو لڑتے نہین بلکہ بادشاہ ہمارا کسری جو چلا گیا اور ارادہ شہر نہاوند کا کیا ہے اور اپنی دختر بیمار کو ہمکو دینے ساتھ لیجانے سے
معذور رہا تو اسکو ہمارے سپرد کر گیا لہذا ہمنے امر اس شاہزادی کا اپنے اوپر واجب و لازم کیا ہے اگر تم ہمکو اسکے
باب مین امان دو تو ہم بنت کسری کے تئین تمہارے سپرد کرین آخر جب سلمان نے انکا یہ بیان سنا تو کہا خیر تم ابھی اپنے
اس امر کو ملتوی رکھو یہانتک کہ مین جاکر امیر سے مشورہ کرتا ہون تب سلمان وہانسے اپنے لشکر مین پھر آئے اور
جو کچھ ان لوگونکا کلام سنا تھا وہ سب سعد سے ذکر کیا سعد نے کہا اے عبداللہ سلمان تحقیق کہ مسلمین تمام عراق مین
متفرق ہین مجکو اندیشہ ہے ایسا نہو کہ کوئی انمین سے انپر آپڑے اور انکو انکے حال پر باقی نہ چھوڑے اسلیے انسے کہدو کہ اگر
تم ہماری حمایت مین آجاؤ تو ہمپر تمہاری اعانت واجب و لازم ہو جاوے پھر اسوقت جدھر تمہارا ارادہ ہووے تم چلے
چلے جاؤ کہ بعد اسکے جو کچھ تمپر وارد ہو البتہ ہم اسکے ضامن ہین یہ سنکے سلمان رضی اللہ عنہ پھر ان زمیندارونکے پاس گئے
اور جو سعد نے کہا تھا انسے ظاہر کیا چنانچہ انمین سے جو لوگ دانشمند تھے وہ کہنے لگے واللہ اگر عرب حق پر نہوتے تو ہم
یعنے فارس و روم پر کبھی فیروزمند نہوتے لہذا مقتضائے عقل یہی ہے کہ اب ہم بھی بدین ان عربونکے رجوع کرین اور انکے

سامیہ و دولت مین باامن و آسائش زندگانی بسر کرین اسلیے کہ یہ قوم محض ارادہ ملک و ممالکت سے نہین رکھتے ہین اور تم اس شخص یعنے سلمان کی عظمت کو دیکھتے ہو اور جو کچھ اسکی کرامت تمھارے روبرو ظاہر ہوئی وہ بھی تم مشاہدہ کرتے ہو غرض کہ بعد اس مکالمہ کے ان لوگون نے باب السر یعنے خفیہ دروازہ جدھر سے پوشیدہ آمد و شد و راہ گریز ہوتی ہی کھولکر طرف لشکر اسلام کے چلے پہلے سلمان کے پاس آئے تو وہ ان سبکو اپنے ہمراہ لیکر امیر سعد کے پاس گئے تا آنکہ وہ سب اُسکے ہاتھ پر اسلام لائے پھر جب یہ امر ہو چکا تو سعد رونے لگے اور کہا اللھم انصر الاسلام یعنے اے پروردگار اسی طرح تو اسلام کی نصرت کر اور یہ آیہ پڑھی وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یعنے یہ گردش ایام و انقلاب زمانہ ہی کہ ہم اسکو میان آدمیون کے ہاتھون ہاتھ پھیراتے ہین یعنے ملک دنیا یون ہی ہمیشہ دست بدست دورہ کرتا چلا آتا ہی اور چلا جائیگا الغرض سعد نے مہتمم بیت المال سے کہا ارسال کیا تو اسنے جو کچھ مال و خزانہ ملک کسری کا قصر ابیض مین تھا وہ سب تعلیقہ کر لیا پھر جس وقت اموال غنائم مسلمین پر تقسیم ہوا تو ان زمینداروں کو بھی جو اسلام لائے تھے سارے مسلمانون کے برابر حصہ دیا گیا بعد ازان ہر ایک اُن مین سے اپنے اپنے مسکن مین آباد ان ہوا پھر جب اور لوگون نے سعد کی یہ عدالت دیکھی اور جو کچھ انھون نے نسبت مردم دہقان کے نوازش کی تھی کافہ خلائق نے سنی تو الوف مردمان باقتدائے قوم مرزبان داخل دین اسلام ہوئے یعنے ہزارون آدمی اُنکی دیکھا دیکھی اسلام لائے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی موسی بن عبداللہ سے اُسنے عمرو سے اُسنے اپنے جد یحیی سے انھون نے کہا کہ سوائے روایت مذکورہ بالا کے مجھے روایت دیگر بھی پہونچی ہی وہ یہ ہی کہ جب مردمان لشکر ملک کسری پسپا ہوئے اور ہاشم بن عتبہ نے اُنکا پیچھا کیا تو نوبت اُسکے ترک و تاز کی حوالی حلوان تک پہونچی وہان ایک جماعت اہل فارس سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے ساز و سلاح سے چست و درست تھے اور اُنکے ہمراہ بہت سے ہودج و محمل تھے اور انپر عماریان تھین اسمین زنانی سواریان تھین اور بہت سے خدام اور کنیز و غلام تھے اور وہ سب ایک محافے کے گرد تھے اور وہ محافہ چوب رطب خرما سے بنا تھا اور اُسپر پوشش رنگ برنگ کی زنگین تھی اور تار تار اُسکا زرین تھا اور بیل بوٹے اُسکے طلائی و مرصع بجواہر بے بہا تھے کہ تلالو اُسکی بینائی زائل و خیرہ کرتی تھی غرضکہ ہاشم نے جب یہ کیفیت دیکھی تو باتفاق اپنے اصحاب کے اُس گروہ پر حملہ کیا اور اُنھون نے بھی اُنپر حملہ کیا و بجال خود صابر و ثابت رہے اور اُس محافے کے لیے بقتال شدید جانفشانی کی کیونکہ وہ محافہ شاہزنان دختر ملک یزدجرد بن کسری کا تھا مترجم کہتا ہی یعنے حضرت شہربانو زوجہ حسین بن علی علیہم السلام اور اُس شاہزادی کو جو شخص اپنے اہتمام مین لیے جاتا تھا وہ سافرین ہرمز تھا چنانچہ سافر کو ہشام نے قتل کیا اور پھر ہاشم نے ہمراہیان سافر سے بہتونکو قتل کیا اور باقی پس پشت پسپا ہوئے اور ہشام نے اُس محافے کو اور اُن خادمون اور کنیزون غلامونکو جو گرد و پیش محافہ جلو مین تھے اپنے قابو و اپنی سپردگی مین کر کے ان سبکو پاس سعد کے حاضر لائے اور اُنکو خبر دی اس بات کی کہ ان سبکے ساتھ اس محافے مین بنت کسری ہی یہ سنکے سعد نے یہ آیت پڑھی اَللّٰھُمَّ

شاہزنان

اللّٰهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء یعنے اے پروردگار
مالک ملک لازوال تو ہی مالک و بادشاہ ہے دیتا ہی جسکو چاہتا ہی اور تو ہی انتزاع مملکت یعنی سلب سلطنت کرتا ہی جس سے
چاہتا ہی اور تو ہی جسکو چاہتا ہی عزت و غلبہ عطا کرتا ہی اور جسے چاہتا ہی ذلیل و مغلوب کردیتا ہی بعد ازان سعد نے ان
خزانونکا [illegible] کیا ناگاہ اسمین بڑے بڑے دو صندوق نظر آئے کہ وہ اندر باہر تمام دیباج زربفت سے منڈھے تھے اور
اسمین بساط کسریٰ یعنے اسکی مسند رکھی تھی اور یہ مسند وہ تھی جسکے سبب سائر ملوک و سلاطین روے زمین پر تفاخر و مباہات
کرتا تھا اور وہ سارا پشتن تھا کہ زرتار اور ریشم بانے سے بنا تھا اور اسپر دُر و یاقوت ہر رنگ کے اور الماس و زمرد و دیگر اقسام
جواہر گران بہا لگے تھے اور طول اسکا یعنے طول مع عرض شصت ذراع تھا اور وہ سارا ایک پاٹ یعنے ایک ٹکڑا بے جوڑ تھا
اور اسکا چارون دور چار باغ اور چار گلزار تھا ہر طرف ہر طرح کی بہار تھی ایک جانب تصویرین بنی تھین ایک طرف
بوٹے کھلے تھے اور کلیان لگین تھین ایک سمت کشتہاے فصل ربیع کی بہار اور ایک کنارے میدان سبزہ زار اور یہ سب
حریر زنگارنگ اور جواہر بوقلمون اور طلاے احمر اور نقرۂ خالص سے بنائے گئے تھے اور بادشاہ اس بساط کو ایام سرما
مین اپنے ایوان کے اندر بچھواتا تھا جب واسطے عیش و نشاط کے نوشی کے بیٹھتا تھا اور اس بساط کے تئین بساط
نزہت و بساط مسرت کہتے تھے اور اسکو گلشن شاداب جانتے تھے پھر جب عربون نے اسکو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو چیز
بازینت و پر قباب ہی راوی نے کہا اور جب سعد نے لوگون پر غنیمت تقسیم کی تو ہر ایک سوار کو بارہ بارہ ہزار دینار
حصہ پہونچا اور وہ سبھی سوار تھے انمین پیدل نہ تھے اور جو لوگ وہان حاضر نہ تھے بلکہ شہر ہاے عجم پر ثغور و ذخیرونکے ہمراہ
تعینات تھے انکا حصہ بھی نکالا گیا پھر وہانکے مکانات بھی لوگونکے درمیان تقسیم کیے اور متولی قبض یعنے خزانہ دار تو عمرو بن
عمر المدائن تھے اور مہتمم تقسیم کے سلیمان بن ربیعہ ہوئے تھے اور فتح مدائن ماہ صفر مین ہوئی تھی اور خمس واسطے عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے نکالا گیا تھا اور جب ارادہ تقسیم بساط کا کیا تو کسی کے ذہن مین نہ آیا کہ اسکی قسمت کسطرح کی جاوے تب
سعد نے کہا اے گروہ مجاہدین میری راے مین آتا ہی کہ اس بساط کو ہم بخدمت عمر رضی اللہ عنہ کے بجنسہ بھیجدیوین انکو اختیار ہی
وہ جو چاہینگے کرینگے یہ سنکے سب کے سب ایک زبان ہوکر بولے جو آپکی راے ہی بہت خوب و انسب ہی آخر اس بساط کو
پھر اسی صندوق مین رکھدیا اور مال خمس پر اسکو اضافہ کیا اور یہ نامہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اے امیر المؤمنین عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ من عاملہ علی العراق سعد بن ابی وقاص اما بعد فسلام علیک وانی احمد اللہ الذی
لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی ما منحنا بالظفر علی العدو والذی اطاع شیطانہ وارخی فی
میدان الغی عنانہ وقد اجرانا اللہ سبحانہ علی جمیل العبادۃ واخذنا الملک من یزدجرد بن کسریٰ فی کثرۃ الطارۃ
واختر اراس اجنادہ الذی جاشت الہیبۃ دیارہم وضربت الملٰئکۃ وجوہہم وادبارہم ذلک بان اللہ مولی الذین
آمنوا وان الکافرین لا مولی لہم وقد انہزم عدو اللہ بعیدا فقتلنا جندہ واخذنا اثقالہ وانا منتظرون امرک فیما

یکون بعد ہذا و نحن مقیمون علی المدائن والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے ابتدا کیجاتی ہی
اس نامہ کی باسم خداوند رحمان ورحیم کے اور ارسال کیاجاتا ہی بجانب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
منجانب انکے عامل سعد بن ابی وقاص کے جو ملک عراق پر ہی بعد درود معترض ہی کہ بعد حمد خدا و درود و سلام رسول خدا محمد
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر ہمارا اسلام اور مین سپاس اُس خدا کی کرتا ہون جسکے سوا کوئی دوسرا مستوجب
وشایان پرستاری نہین ہی اور درود و بھیجتا ہون اُسکے نبی مختار پر صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر کہ اُسنے ہمارے
ساتھ لطف واحسان کیا ہی باسباب ظفریاب کرنے کے ایسے دشمن پر جو اپنے شیطان کا مطیع ہی اور اُسنے
سیدان گمراہی مین اپنی باگ ڈھیل دی ہی اور حال یہ ہی کہ حق تعالے نے ہمکو خوبی عبودیت پر جرات
و استطاعت بخشی ہی تو اس رو سے ہمنے تمام ملک ملک کسری کا تسخیر کرلیا و حال آنکہ اُسنے بکثرت حملے
کئے اور بار با جنگ آوری کی دبا وجود کمال تندی و سرکشی اُسکے ہمراہ ان لشکر کے جنکے ہیبت ورعب کی اُنکے
دیار مین بڑی دھاک تھی چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی کہ ملائکہ اُنکے رو و پشت پر مارتے تھے یہ اسلیے کہ اللہ مومنونکا
مولے و ناصر ہی اور کافرونکا کوئی حامی و مددگار نہین غرض بعد ازانکہ ہمنے لشکر مخالف کو تہ تیغ کیا تو وہ دشمن خدا یعنے
یزدجرد بھاگ گیا اور ہمنے اُسکی دختر کو لے لیا اور اب ہم منتظر حکم آپ کے ہین اس بات مین کہ بعد اسکے کیا کیا جاوے اور
بالفعل ہم مدائن مین مقیم ہین اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا سب پر نازل ہو فقط چنانچہ
یہ عریضہ مع مال بشیر کو تفویض کیا اور پانسو سوار ہمراہ کردیے اور بنت کسری کو بھی اُسکے محافہ مین سوار اور اُسکے خدم
و پرستار ونکو ساتھ کرکے سپرد بشیر کیا بعد ازان راہ مین سعد کی یہ امر گذرا کہ ایک بشیر بتقریب بشارت دہندہ فتح
مدائن کا بھی ساتھ جاوے اور آگے آگے اموال خمس کے رہے اور جیسا کچھ حق تعالے نے مسلمین پر فضل و انعام کیا ہی
وہ سب بیان کرتا چلے تاکہ ہیبت و رعب فتوح دونین زیادہ ہو پس اس کام کے لیے حبیش بن ناجذ الاسدی یا والد
اعلم ابن ہلال کو بھیجدیا تو وہ اپنے ناقے پر سوار ہوکر بقصد مدینہ نکلا اور طی منازل و قطع مراحل مین تعجیل کرتا تھا
اور دستور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ تھا نماز صبح بقراۃ سورہ کوچک و مختصر پڑھکر اپنے ناقے پر سوار ہوکر سمت طریق عراق
متوجہ ہوتے تھے و مترقب و متفحص رہتے تھے کہ اخبار مسلمین سے دیکھیے کیا کیا بات سُنائی دیتی ہی چنانچہ ایک روز
جو حسب معمول اُسی جانب سوار چلے جاتے تھے ناگاہ کیا دیکھتے ہین کہ حبیش اپنے ناقے پر سوار سامنے
سے نمودار ہوا پھر جب حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے اُسکو دیکھا تو اُسکی طرف قصد کیا اور پاس جاکر اُس سے
استفسار حال کیا کہ اے بندہ خدا تو کہان اور کدھر سے آتا ہی اُسنے عرض کی یا امیر المومنین مین مدائن سے
آتا ہون تب پوچھا تیرے پاس کیا خبر ہی خدا تیری آنکھین ٹھنڈی رکھے اور ہماری تیری مغفرت کرے اُسنے کہا
یا امیر المومنین مژدہ باد بفتح عام و بسعادت تمام کہ ہر آئینہ حق تعالی نے لشکر مشرکین کو شکست دی و قطع دابر القوم

اَلْمجرمِینَ یعنے حق تعالے نے بھیجا قوم منکرین کا کاٹ دیا کہ انکے پیچھے والا کوئی باقی نہ رہا تا حمایت و پشت پناہی کرے اور یہ
کنایہ استیصال و قطع نسل سے بھی ہے اور اُنسے انکے دیہہ و دیار خالی و ویرانہ ہو گئے اور انکے آثار و نشان مٹ گئے اور
مراکب انکے یعنے سارے اسپ و شتر تلف ہو گئے اور تمام فوج و جماعت انکی اُلٹ گئی اور تمام جمعیت انکی پراگندہ ہو گئی اور
انکے عمارات و عمارت خراب ہو گئے اور مدتہاے زندگانی اور عمریں انکی کوتاہ ہو گئیں اور احوال انکے پریشان ہو گئے
اور مسکن انکے بے چراغ اور وطن انکے ویران ہو گئے چنانچہ جسوقت عمر رضے اللہ عنہ نے یہ مقال نوید اشتمال سنا تو
حمد و ثناے خداوند متعال بجا لا کے اور بولے کہ وہ اپنے مامن و وادی اسے آوارہ و خوار ہو گئے بعد ازان وہ اپنے
دولت سرا کو پھرے اور حبشیں ساتھ ساتھ فتح مداین کا ذکر اور وہانکی باتین کرتا چلا یہان تک کہ مسجد مین پہونچے اور
لوگ یہ خبر بہجت اثر سنکر جوق جوق غول ہر طرف سے آنے لگے کہ مسجد تمام ازدحام انام سے پر ہو گئی اور کشمکش ہونے
لگی اور حبشیں سامنے کھڑا ہوا اُن سب سے بیان حالات کرتا تھا اور ہر دم حضار حمد و ثناے کبیر سے ستایش خدا کرتے تھے
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے تھے و بعد ازان لشکر بھی مع مال خمس وغیرہ کے آپہونچا کہ علاوہ اُس مال
کے انکے ہمراہ شاہزادی بنت کسریٰ بھی تھی اور انکے ساتھ کسریٰ کی پوشاک و تاج و سلاح اُسکا اور اُسکی بساط تھی جب
عمر رضے اللہ عنہ نے یہ سب چیزین ملاحظہ کین تو کہنے لگے یہ شخص جسنے ہمارے لیے یہ سب اشیا ہدیہ بھیجا ہے بڑا امین ہے
یعنے سعد بن ابی وقاص اسوقت علی علیہ السلام نے کہا اب تم غنی و تونگر ہوئے چاہیے کہ بذل رعایا کرو یہ سنکر عمر رضے
اللہ عنہ نے بعد ادائے حمد و ثناے خداے عزوجل کے مال خمس سے حصہ ان مسلمین کا بھی نکالا جو غائب وقت تھے اور
باقی خمس بمواضع خود بجا لاے مناسب تقسیم کیا بعد ازان صحابہ سے کہا مجھے مشورہ دو کہ درباره اس قطیفہ کے جو گلیم ہے
یعنے بساط کیا عمل کرون لوگون نے کہا ہمسے آپکی رائے بہتر و برتر ہے مگر علی علیہ السلام نے یہ کہا کہ لم یذخل عملیک جہل
لا تقبل عقلا وانہ لیس لک من الدنیا الا ما اعطیت فامضیت ولبست فابلیت واکلت فافنیت یعنے تو اپنے
اوپر جہل و نادانی کو راہ نہ دے اور شک مین نہ پڑ اسلیے کہ مال دنیا سے تیرے لیے کچھ نہین ہے یعنے ساتھ نہ جائیگا مگر
جو کچھ کسی کو تو نے عطا کیا پس وہ تو البتہ تو نے امضاء و اجرا کیا یعنے وہ جاری رہا اور جو تو نے پہنا وہ بوسیدہ کر ڈالا
اور جو تو نے کھایا وہ کھویا تب عمر رضے اللہ عنہ نے کہا اے ابو الحسن یہ سب راست و درست ہے بعد ازان اُس بساط کو ٹکڑے
ٹکڑے کروا کر درمیان مردم تقسیم کر دیا چنانچہ انمین سے ہر ایک آدمی کو ایسا ایک ٹکڑا ملا پھر جب جسنے اسکو بیچا تو معاوضہ
اسکا بیس ہزار دینار پایا پھر جسوقت توزیع و تقسیم قطعات بساط سے فارغ ہوئے تب محکم بن رولہ بلایا گیا اور یہ شخص
اہل مدینہ مین سب سے بڑا جسیم و تناور تھا و نیز بد خلق و بدمزاج تھا اور جب وہ آیا تو اسکو خلعت کسریٰ کا پہنایا اور اُسکی
حمیل حلّی بجواہر اسکے گلے مین ڈالی اور اسکا تاج اسکے سر پر رکھا اور اسکے دونون سوار یعنے دستانے اسکے دونون ہاتھوں مین
پہنائے اور منطقہ یعنے پٹکا اسکا اسکی کمر مین باندھا غرضکہ جب سارا حُلّہ و حلیہ کسریٰ ابن رولہ کے تن پر سجا اور تمام پوشاک

اسکی اسکو پہنائی اور اسکا ہتھیار لگایا اور زرہ و خود وغیرہ ساز حرب سے اسکو آراستہ کیا اسوقت لوگون نے جو اسکی طرف
نگاہ کی تو شان کسریٰ جو اسکی بادشاہی مین تھی نظر آئی (مترجم کہتا ہے کہ) اس واقعہ کو موافق رسمی کسریٰ کے آراستہ کرنا
اور اسکے تئین شبیہ اسکا بنانا از برائے عبرۃ الناظرین کے تھا وبس چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے شبیہ کسریٰ
دیکھکر لوگون سے خطاب کیا کہ عبرت کرو دنیا سے اور دیکھو اسکے انقلابات کو نسبت اہل دنیا کے کہ مصائب و مہلکات
اسکے کیسے کیسے نظر آتے ہین یہی کسریٰ تھا کہ باعث کثرت اپنے مال و خزائن و ذخائر و جواہر کے اور بسبب علو عزت
و قدر جنود کے سائر ملوک دنیا پر ہمیشہ افتخار و تکبر کیا کرتا تھا لیکن اُسنے باوصف اسقدر مقدرت کے کچھ اپنی ذات
خاص کے لیے نہ کیا کہ پیش خدا اُس سے منتفع ہوتا مگر یہ کہ امید کاذب نے اسکو مغرور کردیا اپنے خیال باطل نے اسکو
دام فریب مین ڈالا آخر حق تعالیٰ نے اسکو پکڑا اور اسکی جاہ سے زیادہ سے اسکو باہر نکالکر آوارہ خانمان کردیا یہانتک
کہ جو کچھ اُسنے اپنے دین و دنیا مین اکتساب کیا ہو اُسی مین مرتہن و مبتلا رہے گا بعد ازان پھر لوگون سے مکرر بیان کیا کہ ای
گروہ مردمان دیکھو یہ بادشاہ مدائن کا تھا کہ اپنے اصحاب سے جدا اور اپنے ارباب قرابت سے آوارہ ہو گیا اب وہ حشمت و سلطنت کہان
ہے اور وہ تمام لشکر و مددگار کدھر ہین اور کہان گئے وہ غلامان و خادم اور کیا ہوئین وہ کنیزین کیا ہوئے وہ غلام کہان وہ تاج
و کلاہ اور کہان وہ جیش ہوا خواہ کدھر وہ فرس و خیل اور کدھر وہ دست و خلیل بعد ازان یہ آیت پڑھی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ
یعنے ای نبی تو لوگون سے کہہ کہ زوال و متاع دنیا نہایت قلیل ہے پھر لیجئے کچھ مال نہین بعد ازان لوگون سے مخاطب ہو کے ای جماعت
اصحاب اَیُّکُمْ لَہٗ سابق یعنے تم مین سے جسکا اسبقت رکھتا ہو یہ کہنا ہے اس بات سے کہ جسکا کچھ حق و استحقاق
سابق ہو چاہیے کہ وہ اٹھ کر سامنے آوے یعنے بیان کرے تب عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور بیان
کرنے لگے کہ یا امیر المومنین مین پسر ہون صاحب و خلیل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پسر ہون اُس شخص کا جو پہلے سب
ایمان لایا اور جسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پشت پر اٹھایا اور آنحضرت علیہ السلام کی تصدیق کی اور نصرت کی
اور مال اپنا راہ خدا مین بذل و تصدق کیا اور آنکے ساتھ داخل غار ہو کر یار غار ہوا اور انکے سامنے کافرون سے جہاد کیا اور
جھگڑنے والون سے جھگڑا اور ان لوگون سے بافتخار و مجادلہ پیش آیا تا آنکہ اسی کے بارہ مین حق تعالیٰ نے یہ آیہ نازل کیا
لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے کوئی تم مین سے برابری نہین کرسکتا اُس شخص کی
جسنے اپنا بذل مال کیا پہلے فتح مکہ سے اور لڑا تھا کہ یا راہ خدا مین یہ سنکے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ تو نے بیان جو کیا
مین سچا ہے اور تو نے بہت کم فضیلت اپنے پدر کی بیان کی بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن کو خلعت اور ہزار
درہم عطا کیا اور پھر حضرت رضی اللہ عنہ نے اصحاب سے خطاب کیا کہ اب تم مین سے کون شخص بنا بر اظہار اپنی حقیقت کے
میرے سامنے کھڑا ہوا چاہتا ہے تب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بیان کرنے لگے کہ مین وہ ہون
جسنے ہنگام عسرت کے سامان جیش کا مہیا کردیا تھا اور مین بیر رومہ پر حاضر ہوا اور مین نے قران کو تالیف و جمع کیا اور

ہین سے دو رکعت علیت قرآن ختم پڑھا ہی اور مین نے دو دختر رسول سے عقد تزویج کیا یعنے زینب کلثوم دختران نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مین نے دو قبلہ کی جانب نماز پڑھی ہی اور مین نے محبت خدا و رسول مین اپنا مال بذل کیا ہی اور مین وہ ہون جسکے حق مین حق تعالے نے نازل کیا ہی اَمَّن ہُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّیلِ سَاجِدًا وَّ قَائِمًا یَحذَرُ الاٰخِرَۃَ وَیَرجُو رَحمَۃَ یعنے کیا وہ جو فرمانبردار اور نماز گذار ہی اوقات شبون مین جبکہ وہ سجدہ اور قیام کرنے والا ہی اور وہ خوف خدا رکھتا ہی اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہی یعنے پس ایسے شخص سے برابر نہین ہوسکتا وہ شخص جو ایسا عمل نہین کرتا ہی تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا احسنت یا ابا الفتیان یعنے اے ابو فتیان تو نے کیا خوب کہا مثل تیرے کون ہی کہ بہ سے دور اور باز رہا ہو پھر انکے بیٹے کو بھی دس ہزار درہم کا حکم کیا ثُمَّ اِنَّہُ نَظَرَ اِلَی الاَخَوَینِ الزَّاہِدَینِ وَالغُصنَینِ النَّضرَینِ سَیِّدَی شَبَابِ اَہلِ الجَنَّۃِ وَ رَیحَانَتَی نَبِیِّ ہٰذِہِ الاُمَّۃِ وَقَالَ لَہُمَا یَا حَبِیبَیَّ مَا الَّذِی اَخَّرَکُمَا مِن شَکلِکُمَا مِن بَعدِہِم وَقَالَ اَلَیسَ اَنتُمَا سِبطَی الرَّسُولِ اَلَیسَ اُمُّکُمَا فَاطِمَۃُ البَتُولُ اَلَیسَ اَبُوکُمَا سَیفُ اللّٰہِ المَسلُولُ اَلَیسَ فِی بَیتِکُمَا نَزَلَ التَّنزِیلُ اَلَیسَ کَانَ سَادِسَکُمَا تَحتَ العَبَاءِ جِبرَئِیلُ اَلَیسَ فِیکُمَا اَنزَلَ اللّٰہُ الجَلِیلُ مَا عَلَی المُحسِنِینَ مِن سَبِیلٍ فَاِنِ افتَخَرتُمَا فَلَکُمَا الفَخرُ البَالِغُ یعنے بعد از عطا و بخشش عبد الرحمن و عثمان رضی اللہ عنہما کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طرف دو برادر صاحبان زہد و ورع کے نظر کی اور وہ دونون دو شاخین سر سبز اور دونون سردار جوانان اہل جنت اور دونون دو گل ریحان نبی اس امت کے تھے یعنے حسن و حسین علیہما السلام تب اُن دونون سے کہا ای میرے حبیبو کہو تم دونونکو کونسی حاجت یہان لائی ہی مثل و ہمسر تم دونونکا کون ہی جو فخر و مباہات کرسکا اور کہا کیا تم دونون نواسے رسول مقبول کے نہین ہو کیا مادر تم دونونکی فاطمہ بتول نہین ہی کیا پدر تمھارا خدا کا سیف مسلول یعنے برہنہ شمشیر نہین ہی کیا درمیان تمھارے تاویل قرآن نازل نہین ہوئی ہی کیا تم مین زیر عبا چھٹا شخص جبرئیل نہ تھا یعنے تم پنجتن اہل کسا مین ششم جبرئیل بھی داخل تھا کہ اسکو بھی سادس آل عبا ہونے کا فخر و ناز تھا اور کیا حق سبحانہ و تعالے نے تم مین یہ حکم نازل نہین کیا ہی کہ نیکوکارون پر کوئی سبیل مداخلت و دست اندازی نہین ہی غرضکہ اگر تم دونون فخر کرو تو تمھارے لیے بہت بڑا فخر ہی و بعد ازان ہر ایک ان دونونکے لیے بیس بیس ہزار درہم دینے کا حکم کیا اسوقت علی علیہ السلام نے کہا ای عمر اللہ درک یعنے حق تعالے تمکو اجر نیک جزاے خیر عطا کرے کہ مثل تمھارے کون شخص ایسا کلام کرتا ہی اور کون اسطرح مدح اہل بیت نشر کرتا ہی اور کون ہی جو ایسی ثنا خوانی اور اس نہج سے ذکر خیر اس قسم کی شکر گذاری و پاسداری کرے و بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ نے پھر لوگون کی طرف خطاب کیا کہ اب وہ شخص جسکا باپ اسوقت خیر مین سابق و فائق ہوا اٹھ کر میرے سامنے آوے یہ سنکر عبد اللہ بن عمر بد بر آگے کھڑے ہوئے اور عرض کی ای پدر بزرگوار کیا مین بیٹا ایسے کا نہین ہون اور کیا آپ اس استحقاق مین شایان فضائل و محمد و افتخار نہین ہین اور کیا آپ کیلیے فصاحت و بلاغت اور رفعت و وقار حاصل نہین ہی کہ آپنے اسلام و مسلمین کی نصرت کی اور آپنے

سنت وسیرت سید المرسلین کی تبعیت کی اور آپ کے حق مین حق تعالے نے یہ فضیلت نازل فرمائی ہی یا ایہا النبی حسبک
اللہ ومن اتبعک من المومنین یعنے اے نبی تیری امداد کے لیے حق تعالے کافی ہی اور مومنین مین سے جسنے تیری
اتباع وپیروی کی نصرت کو کفایت کرتا ہی اور آپ نے اسلام کو ایسا غلبہ دیا کہ عبادت خدا جو پاخفا کیجاتی تھی وہ
باعلان بجالاتے ہین تب عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے فرزند شقی وہ ہی جو دنیا سے ساحرہ یعنے اس فسونگر شعبدہ
کے فریب مین آوے اور سعید وہ ہی جو عاقبت وآخرت کے لیے ساز خیر عمل مین لاوے اور پھر یہ آیت پڑھی من عمل
صالحا فلنفسہ یعنے جو کوئی نیک کام کرتا ہی وہ اسکی ذات خاص کے لیے ہی اور جو کوئی مرتکب کار بد کا ہوتا ہی
ضرر اسکا اسی کی ذات پر واقع ہوتا ہی یہ کہکے عبد اللہ اپنے بیٹے کے واسطے ایک ہزار درم کا حکم دیا اسوقت عبد اللہ نے
اظہار اپنی حقیقت کا کیا اور کہا اے والد بزرگوار مین نے ہجرت کی ہی یعنے مین مہاجرین مین سے ہون اور مین نے بذل مال کیا
اور دین کی نصرت کی اور مین نے جماعات روم کو پراگندہ کر دیا اور انکے جیش کو جنبش مین لایا اور مین نے کسی نہج کی تقصیر
کوتاہی نہین کی مگر با اینہمہ آپ میرے لیے خدا کے مال کثیر سے لعم تقلیل کرتے ہین یعنے میرے حق مین آپ بہت کمی کرتے ہین حالانکہ
آپ نے ان لوگونکو یعنے حسین کو اسقدر دیا ہی تب حضرت رضی اللہ عنہ نے کہا اے فرزند الفعال پر قدم رکھ اور پیروی
اسلاف کی نکر مین تجھسے یہ کہتا ہون کہ مثل جد امجد ان دونونکے اگر تیرا بھی جد ہوتا تو اسی مقدار مین تجکو بھی دیتا یا جیسی ان
دونونکی والدہ ماجدہ ہی تیری بھی ویسی مان ہوتی تو تجکو بھی انکے برابر پہونچا دیتا اور اگر تیرا پدر بھی انکے پدر کے برابر ہوتا تو مین تجکو بھی اسیقدر
پر رضامند کرتا ولیکن اے فرزند روز قیامت جتنے نسب اور جتنی قرابتین ہین وہ سب منقطع ومخفی ہوجاینگی مگر نسب
بتول زہرا کا ثابت وروشن رہیگا راوی کہتا ہی کہ جب عمر رضی اللہ عنہ ان باتون سے فارغ ہوئے تو دربارہ بنت کسری حکم کیا
کہ اسکو سامنے لاؤ چنانچہ وہ شاہزادی دربرو جو آئی تو اسکے تن پر پوشاک نفیس اور زیور وجواہر سے بہت کچھ تھا تب ایک
شخص کو حکم کیا کہ متاع زیور وغیرہ اسکے بدن سے اوتارے تا اسکی قیمت مین لوگونکے لیے اضافہ کیا جاوے آخر وہ
شخص شاہزادی کی طرف آگے بڑھا تاکہ وہ سب اسباب اوتار لیوے مگر شاہزادی نے اسکو منع کیا اور اسکے سینے پر
دو ہتڑ مارا کہ وہ باز رہا یہ دیکھکر عمر رضی اللہ عنہ غیظ وغضب مین آئے اور لوگ اس ملکہ کے سر پر تازیانہ بلند کیے ہوئے
منتظر حکم کے تھے اور وہ رو رہی تھی اسوقت علی علیہ السلام بولے امیر المومنین مہلا یعنے غصہ نکر اور افروختہ خاطر نہو تحقیق
کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے ارحموا عزیز قوم ذل وغنی قوم افتقر یعنے جو عزیز ذلیل
قوم کا ذلیل وخوار ہوجاوے اور جو غنی وتونگر کسی قوم کا محتاج ونادار ہوجاوے تو اسپر رحم کرو یہ کلام سنکر طیش عمر رضی اللہ
عنہ کا فرو ہوگیا اور پھر جو اس شاہزادی کی طرف نگاہ کی تو یہ دیکھا وہی تحدق بالنظر الی الحسین بن علی رضی اللہ عنہما
یعنے وہ خفاوی گوشہ چشم سے بانظر تیز حسین بن علی علیہ السلام کو دیکھ رہی ہی اسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ یعنے فراست

سلاطہ دسہا جیتم
تحدیق بنظر تیز دیکھن

و فطانت سے من سے ڈرتے رہو اور ملحوظ خاطر رکھو کہ وہ بعوۃ نور خدا مشاہدہ کرتا ہی چنانچہ مین جو دیکھتا ہون تو یہ لڑکی
حسین ابن علی کو بچشم التفات و تیز نگاہ سے تکتی ہی سو مجھپر یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ دختر سائر مردم مین سے طرف حسین کے
ارادت و عقیدت رکھتی ہی اسلیے کہ لوگون مین از روے صباحت و وجاہت کے حسین سے کوئی بہتر نہین ہی بعد ازان
کہا انہ یا ابا عبداللہ اس لڑکی کو لو کہ یہ میری طرف سے تمہارے لیے ہدیہ و تحفہ ہی چنانچہ علی علیہ السلام اور جو لوگ مسلمین
مین سے حاضر وقت تھے وہ سب اس امر مین شکرگزار و منت پذیر عمر رضی اللہ عنہ کے ہوئے عمر بن محمد الواقدی علیہ الرحمۃ
انس بن عبدالاعلی سے نقل کی ہی انھون نے کہا ماہ ربیع الاول ۲۹۰ دو صد و نود ہجری مین درمیان مسجد اقصی کے
میرے سامنے یہ روایت پڑھی گئی جسکو عازان بن ماجد الغنوی نے مجھسے روایت کی ہی کہ جسوقت اہل فارس مدائن سے
شکست پاکر منتشر ہوئے تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مدائن پر مستولی و متسلط ہو گئے اور دیگر حالات انکے وہ ہیں
جو کچھ مینے ابھی ذکر کیا پس وہ اپنی جاے قرار یعنے قصر ابیض مین مستقر و متمکن ہوگئے اور اسمین کس شان سے جلوس کیا
جسطرح شاہان کسری اجلاس کرتے تھے مگر یہ کہ لباس عبودیت و خشوع کا زیب تن کرتے تھے اور پیراہن خضوع کا
در بر رکھتے تھے کیونکہ دنیا کو وہ اضغاث احلام یعنے خوابہاے پریشان سمجھتے تھے اور آخرت کو دار القرار و سرے
جاودان جانتے تھے اور جسوقت آثار ملوک عجم اور انکی ممالک کی طرف نظر کرتے تھے تو دین و یقین انکا زیادہ ہوتا تھا

ذکر فتح شہر نشاور کہ آخر فتوح عجم و عراق ہی

ابو عبداللہ محمد بن عمر الواقدی رحمہ اللہ نے کہا و بعد ان [illegible] و قدر کردگار سے ایسا ہوا کہ ابن کسری جب مدائن سے منہزم
ہوکر حلوان کی طرف گیا اور تمام وہ لوگ جو اقوام مرزبان و دیلم سے بھاگے تھے وہ سب ملک کسری کے پاس حلوان مین جا پہنچے
اسوقت ملک کسری انکے درمیان کھڑا ہوکر خطبہ بیان کرنے لگا اور زوال اپنی مملکت اور اسیری اپنی دختر کی اور غارت تاراج اپنے
خزائن و اموال کا ذکر کرکے بہت رویا اور اسکے ارکان دولت بھی زار زار روے بعد ازان بادشاہ نے کہا اے اہل فارس یہ
دنیا بد خصال و سریع الزوال و مردوان دوان و جلد گذران ہی و ہر آئینہ یہ ملک تمہارا ضائع ہوا اور مرتبہ تمہارا پست ہو گیا
اور تمہارے دیار مین اغیار آ بسے اور تمہارے قلعے چھین گئے اور تمہاری گڑھیان کھود گئین اور مال تمہارے لٹ گئے
اور لڑکیان تمہاری بندی ہو گئین اور اہل عرب تمام عراق پر متسلط ہو گئے اور لا بد ہی کہ وہ تمہارا پیچھا کرینگے اور تم
اُنکے ہمسر نہین ہو اور قریب ہی کہ گھوڑے انکے تمکو نظر آوینگے اور حال یہ ہی کہ عرب نے ملک خراسان اور رے
اور ہمدان کو تسخیر کر لیا اور تمہارے لیے کوئی سمت ایسی باقی نہین رہی کہ اسطرف تم رخ کرو گے مگر یہ کہ بلاد تمہارے
آبا و اجداد کے البتہ باقی رہے ہین سو اب بھی تم ہوشیار و خبردار ہو اور فرصت وقت کو غنیمت جانو کہ اپنے مابقی ایام کو تو
یعنے جو گذر گیے وہ تو گئے گذرے اب جو بقیۃ ایام ہین کسی کو اختیار کرو کہ اپنے لیں پشت دھر وادو ہر شئے مین نشاہی

کہ دوانوس العاری بن ہرمز بن کیقباد بن یزدجرد نے اور اسکندر بن الفلس الرومی نے دونون نے باہمدگر مقابلہ کیا
اور ہمیشہ وہ دونون باہم قتال و مقاتلہ کرتے رہے یہان تک کہ ایک اُن دونونمین سے قتل ہوا پس تم بھی اپنے دامان
جدو جہد اپنی کمر پر مضبوط باندھو اور اس مرتبہ تم اس قوم سے بھڑ جاؤ کہ یا تو فتح تمھاری ہی ہے یا اُنکی فتح میسر ہو گی
اور کیا عجب ہے کہ نار و نور تمھاری مدد کرین بعد ازان بادشاہ نے جو کچھ اپنے پاس موجود رکھتا تھا اپنے ہمراہیونمین
صرف کیا اور انھون نے اُس صرفہ کو بدلے اپنے جان کے اختیار و قبول کیا اور واسطے قتال کے مستعد ہو گئے اور
خیام اپنے نواحی حلوان مین ایستادہ کیے پھر وہان اُنکے دین کے صنادید یعنے مغان آتش پرستان حاضر ہوئے اور آگ
روشن کر کے اُسکے نزدیک جانورونکی قربانیان کین یعنے قربانیونسے تقرب بآتش کر کے لوگونسے عہد و حلف لیا
کہ ایسا ہونا اگرچہ ہم سبکے سب مرجاوین بعد ازان اُنکی عورتین اور اُنکے ملوک کی لڑکیان وہان آکر حاضر ہوئین اور
جنگ اور ونکی جو قتل ہوئے تھے بالباس ہائے خون آلودہ مجتمع ہوئین اور جیوش و جنود جو بلاد عجم وغیرہ سے آکر
جمع ہوئے تھے اُنکو ہنسانے اور تحریک جنگ کرنے لگین چنانچہ مردم مقربان و خاصان و مرزبانان و دیگر سپارزان عجم
باہم معہد و سوگند ہوئے اُس امر پر کہ فرار دگر نہ کرینگے اور ہنگام پیکار و ستیز یکسر مرجاوین **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا
کہ جسوقت مسلمانون نے کوفہ فتح کر لیا تھا تو محمد بن عاصم مجھسے کوفہ مین یہ روایت بیان کرتے تھے کہ بعد فتح مدائن کے
جب اہل اسلام مدائن مین متوطن ہوئے تو اُن لوگونکا یہ معمول تھا کہ وہ اکثر مکانات فارسیونکے کھودتے تھے اور
اُسمین سے دفینے اور مال برآمد کرتے تھے چنانچہ عبد اللہ بن مجنہ نقل کرتے تھے کہ جسوقت مین اُن عرب کے پاس گیا تو اُس
زمانے مین مقابل قصر ابیض کے جو ایک مرصع یعنے ایک محل بطور حصن استوار کے بنوایا ہوا ملوک فارس کا تھا اُسمین سے عرب نے
ایک تمثال طلائے احمر یعنے پیکر زر کھود کر نکالا تھا اور وہ بصفت سوار کے تھا یعنے سوار مع گھوڑا تھا اُسپر اُن لوگون نے
جسقدر پانی ڈالا تھا وہ سب اُسمین جذب ہو گیا اور وہ پیکر زر مین ایسا متاع گران بہا تھا جسکے سبب ملوک فرس کو سائر
ملوک پر فخر و ناز تھا واللہ اگر وہ قبیلہ بکر بن وائل پر تقسیم کیا جاتا تو باوصف اُنکی کثرت کے اُن سبکے تئین کافی و وافی ہوتا
الغرض جب جاسوسان و سراغ رسانان مسلمین پاس سعد ابی وقاص کے حاضر ہوئے تو جو بند و بست اور سامان
قوم فرس نے کیا تھا بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ نواحی حلوان مین لاکھ آدمی سوار و پیادہ کی جمعیت سے مجتمع ہین اور
اُنھون نے اپنے بھاری اسباب اور جو چیزین اُنکو عزیز ہین یعنے جن اشیا کا تلف ہونا اُنکو شاق تھا وہ سب لا کے کوہ پر پہونچایا
اور وہ سب جریدہ ہو کر تمسے مقابلے اور مقاتلے کے طلبگار ہین یہ خبر سنکے سائر مسلمین ایوان کسریٰ مین جمع ہوئے اور
سعد سے کہنے لگے کہ اے امیر اہیہ دشمن ہمارے دشت حلوان مین مجتمع ہین اور سب باہم معاہد ہوئے ہین کہ اس مرتبہ
مقابلے سے منھ نہ پھیرین اور پسپا نہون بلکہ سب مثل تن واحد کے مرجاوین اور ایک خون مین نہاوین اور اس سے
وہ ارادہ مدائن کا رکھتے ہین یہ سنکے سعد بن ابی وقاص نے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے قطعہ

عریضہ مشتمل اس خبر پر تیم کیا یقول لہ فیہ ان اہل الموصل قد مات ملکہم الانطاق وقد تولی علیہم اشکان بن قانوص وارتدوا عن صلحنا وعول ملکہم بان یکونوا عونا لاہل فارس علینا والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے اس نامے مین حضرت رضی اللہ عنہ کو یہ مضمون لکھا کہ انطاق بادشاہ اہل موصل کا تو مر گیا اور اب والی وہا لک اشکان بن قانوص ہی چنانچہ مردمان موصل تو ہمارے ساتھ مصالحہ کرنے سے منحرف ہوگئے اور بادشاہ انکا آمادہ اس بات پر ہی کہ وہ ہمیر اہل فارس کی امداد و کمک کرے اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا نازل ہو آپ سبھون پر چنانچہ جب یہ نامہ خدمت مین خلیفہ رضی اللہ عنہ کی پہونچا تو اسکے جواب مین لکھ بھیجا کہ یا سعد اعلم ان اللہ منجز وعدہ یعنی اے سعد تو خوب یقین رکھ اس بات کا کہ ہر آئنہ حق تعالیٰ اپنے وعدے کا وفا کرنے والا ہی یعنی وعدۂ فتح جو کیا ہی تو لا محالہ اسکا ایفا کریگا وبعد ازان حضرت رضی اللہ عنہ نے ہاشم بن عتبہ کو بارہ ہزار سوار سے سعد بن ابی وقاص کے پاس روانہ کیا اور منجملہ ان سوار ونکے مہاجرین و انصار سے دو ہزار سوار تھے اور باقی عرب تھے اور یہان ملک ابن کسریٰ جب اپنے اہل و عیال اور خزینہ و مال کا اہتمام و استحکام بلاد جبل پر بخوبی کر چکا تو سپہ سالار اپنے لشکر کا مہران الرازی کو کیا اور اسباب و جمعیت و فہمائش امور جنگ کی کر دی اور اسکو مع لشکر روانہ کیا اور ابن کسریٰ خود بھی سوار ہو کر ہمراہ مہران کے ایک میل تک گیا اور اسکو وداع کر کے حلوان کی طرف مراجعت کی اور اسکے پاس مدد و کمک سارے بلاد عجم سے پہونچنے لگی اور مہران جب شہر نشاور مین پہونچا تو دار الولایت یعنی دار الامارۃ مکان حاکم نشین مین جا اترا اور اسمین قیام پذیر ہوا پھر جب صبح ہوئی تو اپنے سرداران قوم و افسران لشکر کو ہمراہ لیکر سوار ہوا اور باتفاق اپنے رفقا کے ویسے اسوار یعنی دیوارہاے شہر پناہ پر اور شہر کے ناکون اور پھاٹکون پر گشت کرنے لگے اور حکم کیا کہ شہر پناہ کی فصیلون پر خوب استحکام و بند و بست کرین اور اسکے اوپر سارا سامان حصار کا عرادات و مجانیق سے مہیا کر دیا عرادات فلاخنہاے کوچک و مجانیق فلاخنہاے کلان ہیں اور بیرون شہر پناہ کے خندقہاے عمیق کھدوا دین اور خارہاے آہنی یعنی لوہے کے گوکھرو تمام گرداگرد شہر اور خندق کے بچھوا دیے اور اہل شہر مین سے کوئی صغیر و کبیر باقی نہ بچا کہ اسکو سر وقت و ماسور فصیلون اور خندقون پر نہ کیا ہو اور رسد غلہ وغیرہ آدمیون کے لیے اور دانہ گھاس گھوڑون اور خچرونکے واسطے اور جو چیزین ضروریات حصار کی تھین سب فراہم کر لیا اور تمام اہل شہر چہ خرد چہ بزرگ سب سے عہد و ثیق اور رہائن لیا یعنی گھر پیچھے ایک ایک آدمی اول لیا تا کوئی کبھی بھاگ نہ سکے پھر جس وقت مہران یہ سارا سامان درست کر چکا تو آمد مسلمین کا انتظار کرنے لگا چنانچہ ہاشم بن عتبہ جنکو خلیفہ رضی اللہ عنہ نے واسطے امداد سعد کے بھیجا تھا وہ بارہ ہزار پیادہ و سوار سے مقابل شہر نشاور کے آپہونچے تو دیکھا کہ حصن و حصار انکا بجمیع ساز و اسباب حرب مرتب ہی کہ اسلحہ کثیرہ سے برجونکو بخوبی آراستہ کیا ہی و آلات جنگ سے زرہین خود وغیرہ بہت جمع ہین اور منجنیق بڑے بڑے اور فلاخن بچھوے

چھوٹے بکثرت تمام تیار ہیں اور بہت سے سرنگین اور رایات متعدد نصب ہیں اور ارکان شہر کے نامی مکانوں مین اور برجون پر مجامر ہین یعنے بڑی بڑی انگیٹھیان لوہے کی آگ سے روشن ہین اور انکی پرستش مین سرگرم ہین اور اسکے آگے سجدے کر رہے ہین اور اُس سے طلب نصرت و ظفر عرب پر کرتے ہین چنانچہ لشکر ہاشم بن عتبہ جسوقت انکے مقابل پہونچا تو وہ بکلمات کفر جو بطریق مدح و تعبد شانین تھونکی کہا کرتے ہین بصدائے بلند کہنے لگے اور اشارہ بطرف آفتاب و آتش کے کرتے تھے یعنے انکی استمداد و استعانت سے فتح و نصرت کی دعا مانگتے تھے اور آگ و سورج کے سامنے سجدے کرتے تھے اور حال یہ تھا کہ انکی شامت اعمال سے زمین انکے تلے تھراتی تھی اور آسمان انکے اوپر کڑکتا تھا اور عالم کائنات انکے افعال بد پر استرجاع اور انکی ہلاکت کے واسطے صیحہ کرتا تھا ایسی حالت مین بزبان حال پیشگاہ ذوالجلال سے انکے حق مین ندا ہوتی کہ ٹھہر جاؤ اپنے اضطراب سے یعنے کیون گھبراتے ہو ہر اینہ مین ایسا حلیم و بردبار ہون کہ جو میری نافرمانی کرتے ہین انکی سزا دہی مین جلدی نہین کرتا ہون اور جو لوگ مجھسے طلبگار ہین انکو مین محروم و مایوس نہین رکھتا ہون اور مین وہ کردگار ہون کہ تمام طبقات آسمان اور جو کوئی اسمین ہے اور جو کچھ اسکے درمیان ہے وہ سارے الطباق زمین اور جو کچھ کہ اسکے جہات و نواحیات مین ہے وہ سب میری تسبیح و تحمید مین مشغول ہین اور میرے علم مین گذر چکا ہے کہ مین ان نجاسات سے اس ملک کو پاک کرونگا اور اسکی صورت حال بدل دونگا اُن لوگون کیلیے جنکے حق مین مین نے یہ کہا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنے تم لوگ بہتر امت ہو کہ اور لوگون کیلیے برگزیدہ و منتخب کیے گئے ہو اور مین وہ پروردگار ہون کہ مہلت دیتا ہون اور مہمل و بے قید نہین چھوڑتا ہون قسم ہے مجھکو اپنی عزت و جلالت کی کہ البتہ اس سرزمین کو ان کافران ملحدون اور گروہ بیدینون سے پاک کرونگا اور انکے آتشخانونکو مسجدونسے بدل دونگا کہ ان مساجد مین باوقات شبہا و صباح و مساہا میرا ذکر ہوا کریگا اور اس سرزمین مین وہ لوگ آباد ہونگے جو مجھسے حسن ظن رکھتے ہین اور مین نے انکا ذکر اپنی کتابونمین کیا ہے وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ یعنے کتاب زبور مین بعد ذکر اللہ و ذکر عباد صالحین کے ہمنے یہ لکھا ہے کہ وارث و مالک روے زمین کے ہمارے بندگان صالح ہونگے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ عمرو بن ربیعۃ الشیبانی کے احمد الطویل سے روایت کی ہے کہ جب ہاشم بن عتبہ مع غازیونکے شہر نشاور مین نازل ہوے تو اسوقت اس قوم نے کچھ التفات اور پروا انکی اور جنگ آوری مین شدت سے تیزدستی و جنگ بازی کرنے لگے اور ایسا کیا کہ درا سے حصار سے دست اندازی و دست درازی کرتے تھے مگر باہر نکلکر سامنا نہ کرتے تھے چنانچہ یہ امر مسلمانون پر بہت شاق تھا اور حصار والونکو یزدجرد بن کسریٰ کے نزدیک سے مدد و کمک پیہم پہونچتی جاتی تھی اس وجہ سے اُن دشمنان خدا کے دل سخت و قوی تھے آخر وہ سب اپنے اس عزم مین مہران الداری اپنے سردار سے کہنے لگے اے ہمارے صاحب آپکو ہمسے کس امر کا انتظار ہے اور پس دیوار بیٹھے رہنے اور قیام رکھنے ہماری

اسے استرجاع آثار القدم
وبزبان الحال پیشگاہ

آپکے تئین کیا منظور ہی وحال آنکہ ہم لوگ کمال مشتاق قتال ہین لہذا ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم ان قوم کی طرف باہر نکلین کیونکہ
اس محاصرے مین ہمارے سینے تنگ ہوگئے اور شہر بھی ہمسے تنگ ہی یعنے ہماری کثرت سے اسمین تنگی ہی اور امید یہ ہی
کہ یہ مہر درخشان اور مینار نور افشان بالضرور ہماری نصرت کرینگے اور ہمکو ہمارے دشمنون پر فیروزمندی بخشینگے پھر
جب مہران نے ان لوگونکو ایسا آمادہ جنگ دیکھا تب انکو باہر نکلنے کا حکم کیا اور خیل سوارون پر جوازان بن مہران کو افسر
مقرر کرکے حکم کیا کہ لشکر کو باہر نکالے پھر جسوقت پھاٹک شہر کا کھلا اور فوج فارسیونکی بیرون حصار نکل پڑی تو یہ دیکھکر اہل
اسلام بہت خوش ہوئے اور انکی طرف دوڑ پڑے اور نہایت صفائی نیت و فراخی ہمت سے عزم رزم مین اصلا تنگدلی و ملکدر
خاطر نہ ہوئے بلکہ عرصات کردگار مین شہادت کے طلبگار تھے اور نفوس نفیسہ انکے اسطرح سے مسرور و شادمان اور حوصلے انکے
جنگاہ کی طرف شتابان ہوے جاتے تھے اور حال یہ تھا کہ انکو سکونت دار القرار سے یاس تھی اور استقرار دار القصور
و معانقہ حور کے مشتاق و خواستگار تھے اور کہتے تھے اے پروردگار ہمارے ہمتو اس دنیا ناپایدار سے سیر و مایوس ہین اور
اشتیاق دار القرار اور تمنائے قرب حضور محمد مختار کی رکھتے ہین لہذا ہم امیدوار ہین کہ جو ہمارے لیے وعدہ کیا ہی وہ وفا
کیجے اور جسدم ہمین وفات دیجیے تو ہمارے لیے آسانی کیجیے اور عذاب نار سے ہمین رستگار کیجیے اور ہمارا حشر ہمراہ ان
ابرار کرام کے ساتھ جنکے حق مین آپ نے فرمایا ہی وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ
عُقْبَى الدَّارِ یعنے ملائکہ ہر ایک دروازے سے ان ابرار پر داخل ہوکر کہینگے تمپر سلام ہی کیا خوب تمنے
راہ خدا مین صبر و استقلال کیا یعنے سلامتی ہی تمپر بسبب تمھارے صبر و استقامت کے اسکے صلے مین تمھارے
لیے مقام و معاد آخرت کا کیا خوب مرغوب ہی راوی کہتا ہی جب اہل اسلام سوار ہوئے اور سردار خیل و
مقدم الجیش طلیحہ بن خویلد تھے اسوقت ہاشم درمیان لشکر کے وعظ کرنے لگے کہ اے مسلمانو بدون حسن عمل کے فائز جنت
نہوگے لازم ہی کہ اپنے دلونکو خواہش دنیاے بادیہ پیمائے و جاے پرخطر و ہولناک سے دور رکھو اور جہد و جہاد
کرو تا داخل جنت ہو وہ جنت جسکی وصف مین حق سبحانہ تعالے نے ارشاد کیا ہی عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
یعنے وسعت و فسحت اسکی برابر آسمانون اور تمام دائرہ زمین کے ہی اور دیکھو کہ وہ آتش جنگ بھڑک رہی ہی
اور لپک اسکی آرہی ہی اور دھوان اسکا اٹھ رہا ہی چاہیے کہ سوار ہوا اور اسکو گھوڑونکی ٹاپونسے بجھاڈالو اور دیکھو کہ
بحر حرب کس طلاطم سے موجین مار رہا ہی اور کیا جوش و خروش کر رہا ہی اور کیسے زورون پر چڑھا ہی تو لازم ہی
کہ اسمین سوار سفینہ نجات ہوکر پار اتر جاؤ اور جاکر صدق و صفا کے نشانونکو وہان نصب کردو اور راوی
کہتا ہی کہ پھر جب جنود عجم صف آرائی و پرابندی کر چکے اور ہر طرف سے قرنونکی صدا بلند ہوئی اور نشانونکے پھریرے
اڑنے لگے اور وہ انھین کاموںمین مشغول تھے کہ ناگاہ ملک ملک سے بارہ ہزار سوار سے انکی طرف آپہونچا اور ہاشم نے
یہ حال دیکھا تو کہنے لگے اے جوانان عرب زنہار انکی کثرت اور اپنی قلت پر نظر نہ کرو بلکہ خیال کرو کہ روز بدر مصطفے صلی اللہ

علیہ وسلم نے تین سو تیرہ آدمی سے مشرکین کو ہزیمت دی وحالانکہ کثرت جمعیت انکی کس مرتبہ کی اور سلاح سازحرب
انکے پاس کس سامان سے فراہم ہو رہے تھے مگر حق تعالے نے اپنے نبی کو کیسی فتح ونصرت بخشی چنانچہ ایسے ہی موقع مین
خداوند عزوجل نے ارشاد کیا ہی کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے اکثر ایسا ہوتا ہی
کہ تھوڑی جماعت والے تبائید خدا بڑی جماعت والون پر غالب آئے ہین اسلیے کہ حق تعالے صابرون ثابت قدمونکے
ساتھ ہی یعنے انکا مددگار ہی چنانچہ دفعتہً ملک رستے نے اپنا لشکر لیکر مسلمانون پر حملہ کیا اور مانند سیل وسیلاب کے
آپڑا اسوقت ہاشم نے کہا اے مسلمانو اپنی نیتونکو خالص کرو یعنے بخلوص نیت وخالصاً لوجہ اللہ جہاد کرو اور
پشت نہ پھیرو اور خوب جان لو کہ خداوند جبار ان لوگونکو تمھارے اوپر پھیر لایا ہی یعنے انکو تمھارے سامنے کر دیا ہی
راوی کہتا ہی کہ بالآخر لوگ طرفین سے آپسمین بھڑ گئے اور ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑا اور درمیان کشادگی وتنگی کے
گھس گئے اور جانبین سے ازدحام وہجوم ہوگیا اور بایکدیگر شرغہ ویورش ہونے لگا اور جنگ برپا ہوئی دونون
طرف سے تلوار چلنے لگی اسوقت دلاوران عجم بشدت تمام سرگرم مقاتلہ تھے اور برابر جواب ضربات دیتے تھے اور بڑی چالاکی
ناوک افگنی وخدنگ اندازی کر رہے تھے زمین رزمگاہ گرد سے تمام تیرہ وتار ہو رہی تھی وغبار مانند ابر آفاق پر چھایا ہوا تھا اور
عجم بشمشیر تیغ زنی مین بہت مصروف تھے اور عرب نیزہ بازی مین زیادہ تر مشغول تھے اور عرب ہمیشہ سے تیر اندازی
بڑی تیز دستی سے کر رہے تھے اور اہل عجم اسوقت تحمل مالایطاق کا کرتے تھے اور اہل عرب انکو ساغرہاے کاسۂ
الفراق وجام الوداع پلاتے تھے اور ہر دوجانب اسی طرح برابر سرگرم کارزار رہے یہانتک کہ دن جاتا رہا لڑائی اد
راوی کہتا ہی کہ اسی روز جسوقت آخر روز تھا اور روشنی اخیر تھی تو دفعتہً قعقاع بن عمرو بارہ ہزار سوار سے آپہنچے اسوقت
اس لشکر موحدین کے آنے سے مسلمانونکے دلونکو بڑی تقویت وتوانائی آگئی کہ علانیہ کلمۂ توحید کا کرنے لگے اور صدائین انکے
نعرونکی ایسی بلند ہوئین کہ پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تودون پر گونج گئین اور پتھرون اور درختون ذرا تونین آگئین
آخر جب ان دشمنان خدا نے یہ آوازین سنین اور انکے کلمات کانونمین پڑے تو رگین گردنونکی پھول گئین اور رونگٹے
بدنکے کھڑے ہوگئے چنانچہ لشکر اسلام نے نیت صافی وہمت وافی سے یکبارگی حملہ کر کے انکے تیغون تلوارون وبرچھونکو
آگے دھر لیا اور بالاعلان ذکر کلمۂ حق کرتے ہوئے یعنے تکبیر وتہلیل کہتے ہوئے اور سرور کائنات پر صلوۃ ودرود پڑھتے
ہوئے دشمنونمین خوب تیغ آزمائی کی اور تلوار کے گھاٹ سے آب مرگ انکو خوب سیراب وٹھنڈا کیا وہرگاہ اہل اسلام
اس عزم عظیم سے طرف اعدا کے اور انسے جہاد کرنے مین عقیدت صدق وصفا سے طلبگار جنت تھے کہ اپنے مقصود پر
فائز ہوئے اور دنیا کو طلاق بائن[1] دیکر اس سے تباین وکنارہ کش ہوئے اور خوب جان گئے کہ آخر ایک روز مرجاوینگے
اور خوب سمجھ لیا کہ بعد نظم وامتزاج اربعہ عناصر کے باہم نشر وفراق ہی الغرض لشکر عجم مین ہزیمت پڑی اور جمعیت انکی منتشر
ہوگئی اور مسلمانون نے انکا تعاقب کیا یہانتک کہ حق تعالے نے انکو منہزم وپسپا کر دیا چنانچہ جو زد پر آپڑے وہ مارے گئے

[1] طلاق بائن عبارت طلاق ہی جسکے بعد افتراق یا علیحدہ ہوتا ہی

اور جو ہاتھ لگے وہ اسیر ہوئے اور باقی جو بھاگ نکلے وہ بچ گئے اور مسلمانون نے شہر تستر پر تسلط و قبضہ کر لیا اور جسقدر
کہ اسمین مال و منال تھا اُس سبکو غنیمت مین لیا اور وہ سب مال بے حصر و بے حساب تھا اور اُس شہر مین اقامت پذیر ہوکر
مسجد جامع بنائی جسمین حق سبحانہ تعالے کا ذکر کثیر ہونے لگا غرضکہ حق سبحانہ تعالے نے مسلمانونکے ہاتھ ملک عراق مین فتح
کامل و فیروزی تمام عطا کی اُسوقت مژدہ فتحیابی کا بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لکھکر احوال فتوح سے اطلاع
دی اور فتحیابی کے ساتھ خمس بھی ارسال کیا پھر جسوقت نامہ مع خمس پاس خلیفہ رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو نہایت مسرور
ہوئے اور مسرت عظیم حاصل ہوئی اور حمد کثیر و شکر وافر بجناب اقدس الٰہی بجا لائے اور سارے مسلمانونکو خوشی فتح
عراق کی زیادہ تر فتح بلاد کسریٰ اور اُسکے مضافات سے حاصل ہوئی جو ہاتھ پر سعد بن ابی وقاص کے یہ سب فتح ہوئے
تھے و بالآخران نمازیون نے انھین بلاد عراق مین اپنا وطن کیا رضی اللہ عنہم اجمعین

ذکر فتوح بلاد بہنسا و اہناس اور اُسکے اعمال و مضافات کا اور فضائل اُسکے جبانات یعنے صحرا و عرصات کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اعلم وفقک اللہ تعالے یعنے بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ شہر بہنسا وہ مقام ہے جسکا ذکر مفسرین نے
کیا ہے کہ یہ آیہ حق تعالے نے اپنی کتاب عزیز مین دربارہ عیسیٰ علیہ السلام اُس شہر کو اسطرح مذکور فرمایا ہے وجعلنا
ابن مریم وامہ آیۃ واویناہما الی ربوۃ ذات قرار ومعین یعنے ہمنے ابن مریم عیسیٰ اور اُسکی مادر مریم کو اپنی
قدرت کی نشانی اور دلیل مقرر کی اور اُن دونو کو اُس ٹیلے پر متمکن کیا جو جاے قرار و دم و جاے قرار آب شیرین
کی ہے چنانچہ مفسرین کہتے ہین کہ وہ ربوہ وہی سرزمین بہنسا ہے جیسا اور عیسیٰ علیہ السلام سے جو کچھ وہان واقع
ہوئے عنقریب ہم اُسکو ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالے اور حال یہ ہے کہ اُس سرزمین مین تقریباً پانچ ہزار اصحاب
نبی صلعم سے شہید ہوئے ہین اُنمین اعیان والو اقریب چارسو کے تھے اور اُنکے ساتھ جم غفیر اشراف و اصحاب سے تھے
مثل علی بن عقیل بن ابی طالب و حسن بن صالح بن الحسین بن علی بن ابی طالب جنھون نے مسجد جامع اُس شہر
بنا کی تھی اور اُنکے حالات سے عنقریب ہم ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالے اور مثل زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بن
عبد المطلب اور فضل بن العباس عم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قریب ہے کہ درضمن ذکر فتوح اُس شہر کے جو لوگ
اعیان اصحاب سے اور اُنکی اولاد اور اُنکی جماعت کثیرہ وہان شہید ہوئے ہین ہم اُن سب کا بھی ذکر عنقریب کرینگے
انشاء اللہ تعالے اور واضح ہو کہ زمرہ ابرار و اخیار سے ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص زیارت کرتا ہے

جبانہ بہنسا یعنے اسکے عرصہ و صحرا مین وہ جب تک ان سے معاودت کرتا ہی رحمت کردگار مین داخل رہتا ہی اور کہا
جو کوئی اُس دشت مین زیارت کو جاتا ہی وہ اپنے گناہوں سے ایسا صاف و پاک نکل آتا ہی جیسا شکم مادر سے
اور جو کوئی مہموم و محزون زیارت وہانکی کرتا ہی اُسکا ہم و حزن رفع ہو جاتا ہی اور ایسا کوئی غمزدہ وہان زیارت
نہین کرتا مگر یہ کہ غم اُسکا دفع کرتا ہی اور کوئی حاجتمند ایسا نہین ہوتا کہ وہانکی زیارت سے حاجت اُسکی روا نہو اور
جو مقامات وہانکے جسمین دعائین مستجاب ہوتی ہین اُنمین سے قریب مجری الحصا دیکھے جاے سنگلاخ و مقطع
السیل یعنے جہان سیلاب گرتا ہی کیونکہ وہان مدفن خلق کثیر کا ہی شہدا سے اور مشہد ہی حسن بن الصالح بن الحسین بن علی
بن ابی طالب کا اور اسی طرح اجابت دعا ہوتی ہی نزدیک قبر زیاد بن ابی سفیان الحارث اور نزدیک قبر عبدالرزاق
کے وہ مقام جو اندرون باب داخل ہی اور قریب عبادتگاہ عیسی بن مریم علیہما السلام کے جو وہان واقع ہی اور
قریب قبور دیگر شہدا کے جو قبرین کہ سفحہ جبل پر واقع ہین چنانچہ در پیش بجانب اُسی جبانہ کے ایک مقام معروف
بمراغہ ہی و سفحہ جبل یعنے دامن کوہ ہی وہین قبرین شہیدونکی ہین اور مروی ہی کہ ایک جماعت صالحین نے جبانہ مذکور
کی مجاورت کی اور وہ باشندگان سرزمین مشرق کے تھے انتہاے عراق سے اور ایک اور جماعت ابرار کی تھی ساکنان زمین
مغرب انتہاے اندلس سے اور یہ لوگ مسافر تھے گذر اُنکا طرف جبانہ کے ہوا تھا اور باعث اُنکی مجاورت کا یہ ہوا
کہ اُنھون نے ایسے ایسے فضائل وہانکے دیکھے اور اُن لوگونکے لیے کرامت و انوار اُس مقام کے ظاہر ہوئے اور
اُنھون نے یہ سب کچھ بچشم خود مشاہدہ کیا اور اصحاب تواریخ کہتے ہین کہ زمین مصر جو مالک بحیرہ سے ہی وہ شہیدونکے
مشہد ہونے مین زیادہ تر زمین بہنسا سے نہ تھی اور مجری الحصا جو نزدیک مقطع سیل کے ہی وہ جہات غربیہ ہی
وہین مدفن خلائق کثیر کا ہی کہ خاص اُس مقام پر چار سو صحاب رضی اللہ عنہم اجمعین شہید ہوئے ہین اور قریب ہی
کہ ہم ذکر اُسکا ضمن فتح مین کرینگے انشاء اللہ تعالے و اما فضائل بحر یوسفی یہ ہی کہ اُسکے ساحل پر ایک جانب یہ شہر بہنسا
آباد ان ہی اور اُس سے اکثر عجائب ظہور مین آتے ہین از انجملہ وہ کثیر البرکت اور چشمہ فیض ہی کہ اُس حوالی مین اہل قریات
و اہل بلدان اپنی کھیتون مین اُس سے پانی پہنچاتے ہین جو با وجودیکہ دریاے نیل مین پانی بہت ہی مگر اُس سے اسقدر
نفع نہین ہی جسقدر اس نہر سے لوگ منتفع ہوتے ہین اور اُسکے عجائب سے ایک یہ ہی کہ جب رود نیل مین پانی
کی کچھ زیادتی ہوتی ہی تو اُس نہر مین وفور آب ہوتا ہی اور منجملہ عجائب یہ ہی کہ جب امداد مدد نیل سے منقطع
ہو جاتی ہی تو بحر یوسفی سے سوتا پھوٹ کر نہر جاری ہو جاتی ہی اور یہ بات کسی اور نہر مین کبھی پائی نہین جاتی تھی
اور بعض عجائب سے یہ ہی کہ اُسمین سے ایک چشمہ زمین فیوم مین بھی گیا ہی اور فیوم بتشدید یا ایک حصہ زمین
مصر کا ہی کہ وہ بلند ہی تو وہان والے اُس چشمے سے آبپاشی زراعات و باغات کی کرتے ہین اور اُسکے برکات
سے ایک یہ ہی کہ اُسمین یوسف صدیق علیہ السلام کی قبر ہی اس سبب سے اُسکی برکت زیادہ تھی اور وہ نہر

بحر یوسفی

زمانہ موسی علیہ السلام تک بدستور جاری رہی اور اسکی بعض کرامات سے یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے بامر خداوند عز وجل کے اپنے
بال و بازو کی حرکت سے اس نہر کو یوسف علیہ السلام کے لیئے شق کیا تھا اور اس بات پر عمالقہ کو حسد ہوئی تھی اور عمالقہ
و عمالیق ایک قوم و قبیلہ ہے اور حکایت اسکی اسطرح ہے جیسا کہ راویون نے ذکر کیا ہے کہ بعد چند سال کے جب یوسف کے
پاس اجتماع بنی اسرائیل کا ہوا تو عمالقہ نے حسد و رشک سے ذکر اس بات کا مالک مصر سے کیا تب درمیان مالک مصر
اور یوسف علیہ السلام کے کلام ہوا اُسنے کہا اے یوسف ہمارا ملک ہمکو پھیر دو اُسوقت امراے طرفین کی اوپر فرقت و قسمت کے
مجتمع ہوئی یعنے راے اعیان جانبین اس امر پر متفق ہوئی کہ ملک مصر یوسف علیہ السلام جدا جدا ہو جاوین اور زمین مصر
تقسیم ہو جاوے چنانچہ زمین مصر از روے قسمت کے جانب غربی سے حصے مین یوسف علیہ السلام کے آئی اور وہ زمین
ایک دشت بے آب و گیاہ تھی اور سار ریگستان تھا اور اُسکے عرصات مین ٹیلے اور تودے بہت سے واقع تھے تب حضرت
یوسف علیہ السلام کو منظور ہوا کہ رود نیل سے نہر لاوین اور اُس سرزمین مین جاری کرین چنانچہ اس کام کے لیے ایک لاکھ آدمی
جمع کیے اور بیل و کلند وغیرہ آلات حصر اُنکو حوالہ کر کے حکم کیا کہ جانب بلندی پیش روئے نیل سے نہر کھودنا شروع کرین
تا آنکہ تین سال تک اُنھون نے نہر کھودی اور اُنکی مزدوری خزانے سے برابر ملتی رہی پھر جسوقت نیل کا موجہ آیا تو اُسکی
شدت اور طغیانی سے جسقدر کھودا تھا سب بند ہو گیا تب جانب شرقی سے کھودنا شروع کرایا یہان تک کہ سات برس گذر گئے
اور نہر نہ کھودی آخر اس کام سے تھک کر عاجز ہو گئے تب اس بات سے حضرت یوسف علیہ السلام کو صدمہ و قلق
عظیم ہوا اُسوقت حق تعالے نے وحی کی کہ اے یوسف تو نے اس کام مین اپنے مال و مردم سے استعانت کی اور ہمسے استمداد
نہ کی اور قسم ہے مجکو اپنے عزت و جلالت کی اگر اس امر مین تو مجھسے مدد چاہتا تو ہم تیرے لیے چشم زدن مین چشمہ کھدوا دیتے
یہ ندا سنکر یوسف سجدے مین گر پڑے اور کہنے لگے سبحانک ما اعظم شانک و اعظم سلطانک یعنے اے پروردگار
تیری شان کیا بزرگ و برتر ہے اور تیری سلطنت غالب تر ہے بعد ازان یوسف علیہ السلام نے سجدہ سے
سر اُٹھایا پھر اپنا ملبوس اُتار کر پانی سے دھویا اور کپڑے تر پہنے ہوئے ربوہ یعنے کریوہ کی طرف نکلے اور وہان جا کر سجدے
مین گرے اور بدرگاہ جناب اقدس الہی تضرع و زاری کرنے لگے اُسوقت اُنکو وحی ہوئی کہ اے یوسف اپنا سر اُٹھا ہمنے
تیری حاجت روا کی پھر حق سبحانہ تعالے نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا کہ اُنھون نے اپنے بازو کی حرکت سے زمین کو
شق کیا اور بعض روایت مین یون ہے کہ اپنے ایک پر بال کو ایک حرکت دی کہ سرزمین فیوم کے سرے سے آخر تک
ایک طرفۃ العین مین بقدرت کردگار شگافتہ ہو گیا اور نہر جاری ہوئی تب یوسف علیہ السلام نے اُس نہر پر پل
بنوایا اور شہر فیوم کی بنا کی اور اُسکو بسایا اور اُس ساری زمین کو درمیان اپنے اور اپنے بھائیون اور بیٹون کے تقسیم
کر دیا چنانچہ زمین بہنسا حصہ مین افرئیم بن یوسف کے آئی کہ اُسنے اُس سرزمین پر تعمیر شہر بہنسا شروع کی اور پتھر
تراشوا کر دیوار شہر پناہ اور فصیلین اور برج بنوائے اور وہ نہر وسط شہر مین بلندی زمین کی طرف سے جاری تھی

بعد ازان بحریہ کی طرف نکل کر جاری ہوئی اور زمان اسلام تک اسی طرح سے روان تھی اور قریب ہے کہ ہم اسکا ذکر ضمن بیان فتح [نام مقام ۱۲] بہنسا مین کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور راوی نے کہا کہ افرئیم بن یوسف نے بہنسا مین ایسے بروج بنوائے اور ایسی بازارین تیار کرائین جو وصف سے بالاتر ہین اور اسمین قبائل بنی اسرائیل کو آباد کیا چنانچہ اُن لوگون نے اُس مین مکانات و محلات بنائے اور یہ سب کچھ مصر سے بسمت غرب واقع تھا کیونکہ زمین بہنسا جہت غربیہ سے آخر صعید تک تھی اور مالک اس تمام حدود کے مختص بنی اسرائیل تھے کسی قوم غیر کی اُس مین شرکت نہ تھی اور یوسف علیہ السلام نے ان [نام مقام ۱۲] تمام عبید کو جو سنر کھودنے مین مجتمع ہوئے تھے زمین بہنسا کے و فتوم کے حوالی مین کشاورزی کا شتکار مقرر کر دیے اور اُنسے عمارتین بنوائین اور بحر یوسفی کے دورویہ غرباً و شرقاً اشجار باردار نصب کرائے چنانچہ عورتین اودھر سے جو نکلتی تھین اور اُنکے سرون پر ٹوکرے ہوتے تھے تو وہ تمام میوون سے بھر جاتے تھے وحال آنکہ وہ اپنے ہاتھ سے ایک پھل بھی نہ توڑتی تھین پھر جب بنی اسرائیل نے عصیان و نافرمانی شروع کی اور کفران نعمت پروردگار کرنے لگے اور افعال معصیت کے مرتکب ہونے لگے تو حقتعالیٰ نے ان نعمتون کو اُنکے ہاتھون سے چھین لیا اور غیرون کو عطا کین کہ انھون نے آکر اُنکے ملک و مال پر قبضہ کر لیا اور ملک مصر کو ان پر متسلط کر دیا اسلیئے یہ بنی اسرائیل ملحد و گمراہ ہو کر انکار نعمت پروردگار کا کرنے لگے تھے اور انبیا کو قتل کرتے تھے اس بات پر کہ وہ واجبات کا حکم کرتے تھے اور محرمات سے منع کرتے تھے آخر بعد ازانکہ یہ لوگ سادات و اشراف قوم تھے سو مصریون نے اُنکو ذلیل و خوار کیا کہ اُنسے خدمات عبید و جواری کا لینے لگے اور اُنکو کارہاے رذیل پر مقرر کیا چنانچہ اُنسے کام معماری و مزدوری اور سنگ تراشی و گازری کا کراتے تھے اور اُنکے مردون اور عورتون اور لڑکون کو اپنی خدمتون مین رکھتے تھے غرضکہ وہ تمام بنی اسرائیل ہمیشہ تنگ زندگانی اور بڑی مصیبت و حیرانی مین رہے اور نہایت سختیون اور درشتیون سے بسر کرتے تھے اور ایسے تکالیف و آفات مین مبتلا تھے کہ تاب تحمل نہ رکھتے تھے یہانتک کہ موسیٰ علیہ السلام اُنکے لیے مبعوث ہوئے اور یہ کتاب ہرگاہ مختص بذکر ایسے حالات کے نہین ہے لہذا بقیہ احوال انکا فروگذاشت کیا گیا تا آنکہ پھر وہی بنی اسرائیل بعد مبعث موسیٰ علیہ السلام کے تمام مدائن مین سارے مزارعات و باغات پر قابض و متصرف ہوئے

ذکر نکلنا عیسیٰ علیہ السلام کا مصر سے اور اقامت پذیر ہونا زمین بہنسا مین

قَالَ اللّٰہ تعالیٰ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ یعنے حقسبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمنے عیسیٰ بن مریم اور اُسکی مادر مریم کو اپنی قدرت کی نشانی مقرر کی اور ان دونون کو ہمنے متمکن و مستقر کیا بجانب اُس ربوہ یعنے زمین بلند کے جو جاے بود و باش مردم و جاے قرار آب صاف و شیرین کی ہے و سابق ازین مذکور ہو چکا کہ وہ ربوہ زمین بہنسا ہے اُس مین اختلاف مفسرین کا ہے چنانچہ اصحاب تواریخ نقل

ذکر عصیان بنی اسرائیل

مسعودی و ابو جعفر طبرانی و واقدی و ابن اسحاق و ابن ہشام و ارباب سیر و اہل تفسیر مثل سعید بن جبیر و سعید بن المسیب
و ابن عباس و دیگر لوگ جنھون نے اس کتاب عجیب مین کلام کیا ہی کہ اگر آب زر لکھی جاتی تو یہ بھی اقل مرتبہ تھا
کیونکہ اسمین کتابین کثیر اور تواریخ و تفاسیر و فتوحات وغیرہ سب کچھ جمع ہین پس ان سب مورخین و مفسرین نے کہا ہی
کہ مولد عیسی علیہ السلام کا وہ زمانہ تھا جب ملوک اُس سرزمین کی سلطنت کو بیالیس برس گذرے تھے اور ریاست
ملک شام اور اُسکی نواحی پر اُسوقت قیصر بادشاہ روم ہرقل متمکن تھا یعنے ملک روم ہرقل ملقب بقیصر تھا وہی ملک شام
وغیرہ کی ریاست پر قائم تھا جیسا کہ فتوح شام مین مذکور ہوا اور سرزمین بہنسا مین ریاست قنطاریوس کی تھی چنانچہ
جب ملک ہیرودوس نے خبر ولادت مسیح علیہ السلام کی سنی تو اُسنے قصد قتل مسیح کا کیا اور یہ امر اسطرح ہوا کہ
انھون نے جب ایک کوکب کو طالع دیکھا تو اُسکے حساب سے میلاد مسیح اور فساد اپنے احوال کا معلوم کیا اسوقت
حقتعالے نے ایک فرشتہ پاس یوسف نجار کے بھیجا اُسنے ارادہ ہیرودوس بادشاہ سے یوسف نجار کو خبر دی اُسنے
مریم علیہ السلام کو آگاہ کیا اور کہا طرف سرزمین مصر کے نکل چلو کیونکہ اگر ہیرودوس تیرے فرزند کو پاویگا تو لامحالہ قتل کریگا
پھر جب ہیرودوس مر جاویگا تو پھر اپنے شہر کو پھر آئیو غرضکہ یوسف نے مریم اور مسیح علیہما السلام کو اپنے حمار پر سوار کر کے
وہانسے روانہ ہوا یہانتک کہ داخل ملک مصر ہو کر زمین بہنسا پر وارد ہوئے اور یہی وہ ربوہ ہی جسکا ذکر حق تعالے
نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہی وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ (ترجمہ اسکا ابھی ہو چکا ہی) اور وہان
ایک عبادتگاہ تھی اُسمین ایک کنوان تھا اُسکے پانی سے مردم مریض طلب شفا کرتے تھے اور وہ کنوان وہ تھا
جسکے پانی سے مریم و مسیح علیہما السلام وضو برائے نماز کیا کرتے تھے اور وہان تہ زمین ایک سرنگ تھی یعنے تہ خانہ تھا
اُس مین یہ لوگ رہا کرتے تھے اور بعضون نے روایت کی کہ جب مریم علیہا السلام مسیح اپنے فرزند کو لیکر زمین بہنسا پر
وارد ہوئین تو وہان ایک کنوان تھا مگر نہ رسی تھی نہ ڈول تھا اور اسوقت مسیح بہت پیاسے تھے پانی مانگتے ہوئے
رونے لگے اور اُنکے رونے سے مریم کو بہت قلق ہوا تب قعر چاہ سے پانی ابل کر لب پر آیا یہانتک کہ مسیح نے
اُس سے پانی پیا پھر اُسی روز سے اُسمین پانی زیادہ ہوا چنانچہ زیادتی نیل کی بھی اُسی سے مشہور ہی اور نصاری
اب تک اُسی کی عید کرتے ہین اور وہان ایک دیر بنا ہی اور زراعت بھی بہت ہوتی ہی و بعد ازان جب
مریم علیہا السلام شہر بہنسا مین داخل ہوئین تو وہان بارہ برس مقیم رہین اُس مدت مین سوت کاتا کرتی تھین اور
کھیت کاٹنے والون کے ساتھ بالیان چنتی تھین اور اسی طرح بسر کرتی تھین یہانتک کہ مدت قیام منقضی ہوئی اور
محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب عیسی علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ شہر بہنسا مین آئے ہین
تو اسوقت طفل دو ماہہ تھے ولیکن وہ گویا کہ پسر دو سالہ تھے پھر جب پورے نو مہینے کے ہوئے تو حضرت مریم
انکو لیکر شہر بہنسا مین معلم کے پاس گئین تب معلم نے مسیح کو اپنے روبرو بٹھلا کر کہا پڑھو بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر مسیح علیہ السلام

ہیرودوس

عیسٰی نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر اخوند نے کہا کہو ابجد تب عیسی نے اُسکی طرف دیکھکر کہا تم جانتے ہو کہ ابجد کیا چیز ہی
اخوند نے مارنے کے لیے کوڑا اٹھایا تب مسیح نے کہا اخوند صاحب مجھے کیون مارتے ہو اگر تم نہین جانتے ہو تو مجھے
پوچھو مین تمکو بتا دونگا مؤدب نے کہا اچھا بیان کرو مسیح نے کہا تم اپنے بالانشین سے نیچے اترو تو مین بیان کرون یہ سنکے
مؤدب اُس مقام سے نیچے آیا اور مسیح اُسکے پایگاہ بلند پر جا بیٹھے اور فرمایا اَلاَلِفُ آلاءُ اللّٰہِ وَالبَاءُ بَہَاءُ اللّٰہِ
وَالجیمُ جَلالُ اللّٰہِ وَالدَّالُ دِینُ اللّٰہِ اَلہَاءُ ہُوتُ جہنم وَہُوَ الہَاوِیَۃُ وَالوَاوُ وَیلٌ لِاَہلِہَا وَالزَّاءُ زَفِیرُ جَہنّم وَالحَاءُ
حَطَّتِ الخَطَایَا عَنِ المُستَغفِرِینَ وَالکَافُ کَلَامُ اللّٰہِ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِہٖ وَالصَّادُ صَاعٌ بِصَاعٍ وَالقَافُ
تَقرُبُ مِنہَا حَیَاتُ جَہنّم یعنے الف الاء اللہ کا الف ہی بمعنی نعمتین و برکتین خدا کی اور با بہاء اللہ کی با ہی بمعنی
نور عظمت الہی اور جیم سے مراد جلالت الہی ہی اور دال جو دین اللہ ہی بمعنی طاعت و انقیاد ہی اور ہا جو
کہ ہوت جہنم ہی وہ قعر و غار دوزخ ہی جسکو ہاویہ کہتے ہین اور واو سے ویل و ہلاکی ہی برائے اہل دوزخ کے
اور زائے زفیر دوزخ ہی یعنے صدائے مہیبت و سمع خراش اور زفیر آواز خرجبار یک ہوتی ہی اور شہیق جو بانگ
سخت ہوتی ہی اور حا سے حط ذنوب و سقوط گناہون کا ہی توبہ و استغفار کرنے والون سے اور کاف سے مراد کلام
ملک العلام ہی جسکے کلام کو تغیر و تبدل نہین ہی اور صاد سے اشارہ ہی طرف صاع بصاع یعنے وزن برابر وزن کے اس سے
مراد یہ ہی کہ چھ چیزین مثل گندم و جو و زبیب و تمر و زر و سیم جب وزن سے جسکو قرض دو اُسی قدر اُس سے لو نہ زیادہ
نہ کم کہ محسوب بسود ہوجائیگا اور قاف سے مراد ہی کہ صاع کے قریب مارہائے دوزخ ہین یعنے درصورت کم دینے
اور زیادہ لینے کے پھر جسوقت مسیح علیہ السلام یہان تک بیان کرچکے تو اُس استاد ادیب نے حضرت مریم سے
کہا کہ لیس اب تو اپنے لڑکے کو لیجا اُسکو حاجت اُستاد کی نہین ہی بلکہ حق تعالے نے خود اسماء تعلیم کیا ہی مصنف
کتاب کہتا ہی مجھسے روایت بیان کی حسین اور محمد بن الحسین المقری نے حاکم سے انھون نے محمد بن احمد مدون سے
اُسنے حکم بن نافع سے اُسنے اسمعیل سے اُسنے ملیکہ سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
انھون نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب عیسی علیہ السلام کو اُنکی والدہ نے واسطے تعلیم کے
مکتب مین بھیجا تو معلم نے کہا کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم تب عیسی علیہ السلام نے کہا بسم اللہ کیا چیز ہی معلم نے کہا مین نہین جانتا
ہون تب مسیح نے بیان کیا الباء بہاء اللہ یعنے عظمت پروردگار و السین سناء اللہ یعنے ضیاء کردگار و المیم
ملک اللہ یعنے فرشتہ جو آیات اور معجزات لایا ہی یعنے وہ آیات و معجزات جو مسیح علیہ السلام کے لیے زمین بہنسا
مین ظاہر ہوئے اور وہب راوی نے کہا اول آیت و معجزہ جسکو عیسی علیہ السلام نے اپنے صغر سن مین درمیان شہر
بہنسا کے لوگون کے تئین دکھلایا وہ یہ ہی کہ اُنکی مادر مکرمہ درمیان بہنسا کے جو زمین مصر سے ہی گھر مین ایک دہقانی یعنے
زمیندار کے مقیم تھین کیونکہ یوسف نجار جب مسیح و مریم کو حدود شام سے مصر مین لایا تھا تو اُسنے اُن دونون کو اُسی زمیندار کے

مکان مین لا اُتارا تھا اسلیے کہ خانۂ زمیندار مذکور مامن مساکین و مسافرین تھا چنانچہ کسی اور دہقانی نے مال قیمتی اُس
زمیندار کے خزانے سے چرایا اور وہ زمیندار خاصگان بادشاہ بہنسا سے تھا مگر اُسنے اُن مساکین مین سے جو اُسکی
مہمانسرائے مین تھے کسی مسکین کو متہم نکیا لیکن حضرت مریم کو اُس دہقان میزبان کے نقصان سے سخت ملال ہوا
پھر جب مسیحؑ نے ملال اپنی والدہ شریفہ کا دیکھا تو فرمایا ای مادر معظمہ کیا آپ چاہتی ہین کہ مین وہ مال جہان رکھا ہی
آپکو بتا دون مریمؑ نے کہا ہان ای فرزند مین یہی چاہتی ہون مسیحؑ نے کہا آپ اُس زمیندار سے کہدیجیے کہ وہ سب
مساکین کو جو اُسکے مکانون مین رہتے ہین جمع کرے تب مریمؑ نے اُس دہقان زمیندار سے یہ پیام بیان کیا اُسنے
اُن سب کو جو وہان رہتے تھے جمع کیا جب مسیحؑ نے دیکھا کہ سب مجتمع ہوئے تو مسیحؑ اُن لوگون مین سے دو آدمی
کے پاس گئے کہ ایک اندھا تھا اور ایک لنگڑا تب حضرتؑ کے معجزے سے اس لنگڑے نے اندھے کو اپنے شانے پر
اُٹھایا اور کہنے لگا میرے شانے پر کھڑا ہو اندھے نے کہا مین ناتوان ہون لنگڑے نے کہا اُس رات کو تیرے تئین
اس بات کی یعنے شانے پر کھڑے ہونے کی قوت کیونکر ہوئی تھی جب لوگون نے یہ بات سنی تو اندھے کو مارنے لگے آخر
وہ کھڑا ہوا جب سیدھا ہوا اور لنگڑا اسکو اُٹھائے تھا یہان تک کہ اسکو روزن خزانہ تک پہونچایا اُسوقت مسیح
علیہ السلام نے دہقان زمیندار سے فرمایا دیکھ تیرا مال اُس شب کو دونون نے یون ہی لیا ہی اسلیے کہ اندھے نے
اُس لنگڑے کی قوت سے استعانت کی اور لنگڑے نے اُسکی اعانت کی یہ سنکے اُس اندھے اور لنگڑے نے اقرار کیا اور
کلام مسیحؑ کی تصدیق کی پھر اُن دونون نے مال دہقان کا مسترد کر دیا اور دہقان نے اپنے خزانے مین داخل کیا اور
مریم علیہا السلام سے کہنے لگا کہ نصف اس مال بازیافتہ سے تو لے حضرت مریمؑ نے جواب دیا مین اسواسطے پیدا نہین
ہوئی ہون تب اس زمیندار نے کہا خیر اگر تو نہین لیتی ہی تو اپنے بیٹے کو دے مریمؑ نے فرمایا مجھسے اُسکی شان عظیم تر ہی و بعد ازان
اُس زمیندار نے سامان ضیافت کا مسیحؑ کی خاطر مہیا کیا اور اُس تقریب مین تمام اہل شہر کو جمع کیا اور دو مہینے تک
طعام داری کی و بعد ازان اکابر شہر کے اور ملوک اُس نواحی کے مسیحؑ کی زیارت کو آئے مگر کچھ طعام و شراب
قسم خمر سے اور نان خورش مسیحؑ کے پاس موجود نہ تھا پھر جسوقت سب مجتمع ہوئے تو حضرت علیہ السلام نے کہا خمہای
شراب جو خالی ہین اُنمین پانی بھر دو جب وہ سب پانی سے بھر گئے تو وہان خم پر اپنا ہاتھ رکھا دفعۃً وہ سب خم پر از شراب
ہو گئے اور اسوقت سن شریف دوازدہ سالہ تھا یہ دیکھکر اعتقادات اہل بہنسا اور مردم حوالی مدائن و اہل قریات اور
باشندگان سواد مصر کے بہت زیادہ ہوئے اور یہ معجزہ ثانی تھا سرزمین بہنسا مین اور سُدی راوی نے کہا کہ عیسی علیہ السلام
مکتب مین لڑکون سے باتین جو کرتے تھے تو جو کچھ اُنکے باپ مان اور اُنکے گھر والے اپنے گھرون مین کلام کرتے تھے وہ اُن لڑکون
سے بیان کرتے تھے اور بعض لڑکون سے کہتے تھے تم اپنے گھر جا کر دیکھو کہ تمہارے گھر والے فلان فلان چیزین کھاتے ہین
تو وہ اُنکے اپنے گھر جا کر اپنے اہل سے رو کر وہ چیزین طلب کرتے تھے یہانتک کہ وہ لوگ اُن لڑکون کو بھی کچھ دیتے تھے

اور کہتے تھے یہ تمکو کسنے بتایا ہی وہ کہتے تھے ہمکو عیسیٰؑ نے خبر دی ہی آخر اہل شہر نے اپنے لڑکون کو عیسیٰؑ کے پاس آنے جانے سے
روک دیا اور اُنکو یہ سمجھایا کہ اس جادوگر لڑکے کے ساتھ نہ کھیلو اور اُن لوگون نے لڑکون کو ایک مکان کے اندر بطریق
قید و بند کے جمع کیا اور عیسیٰ علیہ السلام وہان خود آئے اور اُن لڑکون کو بلانے لگے تب والیان اطفال نے حضرت سے کہا یہان
تو کوئی نہین ہی حضرت نے کہا اس مکان کے اندر کون ہی لوگون نے کہا اسکے اندر ہمارے خنازیر خوک بند ہین حضرت نے
فرمایا ایسا ہی ہوگا انشاءاللہ تعالے پھر جب لوگون نے دروازہ اُس مکان کا کھولا تو دیکھا کہ وہ سب خوک تھے آخر جب
یہ امر لوگون مین فاش ہوا تو سب ہیبت زدہ خوفناک ہوئے اور سُدّی راوی نے کہا جب عیسیٰ علیہ السلام ہمراہ اپنی مادر
مکرمہ مع اپنے ہمراہیون کے سرزمین بہنسا مین وارد ہوئے اور اُسکے قریات سے ایک قریہ مین ایک شخص کے مکان پر وہ
اُترے اُسنے سب کو اپنا مہمان کیا اور وہ بادشاہ کا نان بز تھا چنانچہ ایک روز وہ شخص باہر سے اپنے گھر مین جو آیا
تو بہت حزین و غمگین تھا اور اسوقت مریم علیہا السلام اُس شخص کی زوجہ کے پاس بیٹھی تھین اُسکا حال پریشان دیکھکر
زن نان بز سے کہنے لگین آج تیرے شوہر کا کیا حال ہی کہ مین اُس کو مغموم دیکھتی ہون اُس عورت نے کہا یہ حال مجھسے کچھ
نہ پوچھو حضرت نے کہا آخر مجھے بھی اس کیفیت سے آگاہ کر امید ہی کہ حق تعالے تجکو اس غم سے رستگاری بخشے تب اُس عورت
نے بیان کیا کہ بادشاہ بہنسا کا جب اپنے شہر سے واسطے سیر و نگرانی اپنے ممالک محروسہ کے نکلتا ہی تو ہر ایک قریے
مین مقام کرتا ہی اور یہ دستور مقرر کیا ہی کہ اُس قریہ کا مقدم ایک روز ضیافت بادشاہ کی طعام و شراب سے کرتا ہی
اور اگر کوئی ایسا نہ کرے تو وہ مبتلاے عتاب و عذاب ہوتا ہی اور وہ بادشاہ آج ہمارے قریہ مین ہمارے یہان
وارد ہونے والا ہی اور ہمکو کچھ مقدرت اسکے ضیافت کی نہین ہی یہ سُنکے حضرت مریمؑ نے اُس عورت سے فرمایا تو
اپنے شوہر سے کہدے کہ وہ کچھ غم نہ کرے مین اپنے فرزند سے کہتی ہون کہ وہ اُسکے لیے حق تعالے سے دعا کریگا وہ
اپنی رحمت سے اس امر کو کفایت کریگا بعد ازان مریمؑ نے ذکر اس بات کا عیسیٰ علیہ السلام سے کیا حضرت نے فرمایا
اگر مین ایسا کرونگا تو کچھ زحمت واقع ہوگی حضرت مریمؑ نے کہا کچھ پروا نہین کیونکہ اس شخص نے ہمارے ساتھ احسان
و اکرام کیا ہی تب مسیحؑ علیہ السلام نے کہا آپ اُس سے کہدیجیے کہ جسوقت بادشاہ قریب پہونچے تو وہ اپنی دیگون اور
خمون کو پانی سے بھر دیوے اور مجھے خبر کرے چنانچہ اُس شخص نے یون ہی کیا کہ ناگاہ وہ ملک آپہونچا اور صداے
دہل و نقارون اور شور قرنا و چنگون سے زمین ہلنے لگی اور اُسکا سارا لشکر بھی پہونچ گیا اُسوقت اُس شخص نے مسیح
علیہ السلام کو خبر دی حضرتؑ نے جناب قدس الٰہی مین دعا کی اُسی دم وہ تمام دیگین جو پانی سے بھری تھین پر از قورمہ
و مملو باقسام طعام ہوگئین اور وہ سارے خم بھی شراب سے لبالب ہوگئے اور وہ ایسے قسم کے کھانے تھے اور اس قسم
کی شراب تھی کہ کسی بشر نے کبھی نہ ویسا کھانا کھایا نہ ویسی شراب چکھی تھی آخر جسوقت بادشاہ نے وہ طعام لذیذ تناول کیا
اُس مے خوشگوار کو نوش کیا تو میزبان سے پوچھا کہ ایسی شراب کہانسے تیرے ہاتھ آئی اُسنے کہا شہر فیوم سے مین نے

منگوائی ہی بادشاہ نے اس بات کو سچ نمانا اور کہا ہمارے لیے وہین سے شراب آتی ہی بلکہ انگور وہانکا آتا ہی اور ہمارے یہان اُسی کی شراب کھینچی جاتی ہی مگر اس شراب کے مساوی نہین ہوتی اُسنے کہا یہ اور سرزمین سے آتی ہی پھر جب کلام مین خلط و اضطراب واقع ہوا تو بادشاہ نے اُسکی کوئی بات نمانی آخر اُس شخص نے کہا خیر اب مین آپ سے یہ عرض کرتا ہون کہ میرے یہان ایک ایسا لڑکا آیا ہی کہ جو کچھ وہ حق تعالے سے سوال کرتا ہی وہ اُسکو عطا کرتا ہی سو اُسی نے حق سبحانہ تعالے سے دعا کی کہ خم آب تمام خم شراب ہوگئی اور حال یہ تھا کہ اُس ملک کا ایک پسر تھا وہ اُسکو اپنا ولیعہد و جانشین کیا چاہتا تھا ناگاہ وہ لڑکا قبل اس سے مرچکا تھا اور بادشاہ کو وہ لڑکا محبوب ترین خلائق تھا چنانچہ بادشاہ نے کہا اگر تیرا کلام سچ ہی تو وہ لڑکا جسکی تو صفت کرتا ہی وہ اپنے پروردگار سے میرے لڑکے کے لیے دعا کرے تا وہ زندہ ہو جاوے تب اُس شخص نے مسیح علیہ السلام کو بادشاہ کے سامنے بلوایا اور مکالمہ فیما بین سے آگاہ کر کے التماس دعا کی حضرت ؑ نے فرمایا مین دعا تو کرتا ہون ولیکن اگر وہ زندہ ہوگا تو ملک پر بلاے عظیم نازل ہوگی ملک نے کہا بعد از آنکہ مین اُسکو زندہ دیکھ لون پھر جو آفت آوے گی مجکو اُسکی کچھ پروا نہین مسیح ؑ نے کہا بھلا اگر مین دعا کرون اور تمھارا پسر زندہ ہو اُسوقت تم مجکو اور میری مادر کو چھوڑ دو گے اور جانے دو گے کہ جہان ہم چاہتے ہین چلے جاوین اور تم لوگ ہمارے درپے نہو اور مجکو نہ گھیرو بادشاہ نے کہا نہین پھر ہم تمکو زحمت نہ دینگے آخر مسیح ؑ نے درگاہ حی القیوم مین دعا کی تو پسر ملک زندہ ہوا پھر جسدم اہل مملکت نے دیکھا کہ وہ لڑکا زندہ ہوگیا تو وہ سب ہتھیار لیکر دوڑے اور کہنے لگے کہ ملک نے ظلم و زبردستی سے ہمارا تمام مال کھالیا اور ہم نادار ہوگئے اور اب جو وہ مرنے کے کنارے ہوا تو چاہتا ہی کہ اپنے پسر کو اپنا خلیفہ کر کے ہمپر متسلط کرے تا وہ بھی مثل اپنے پدر کے ہمارا مال کھا جاوے اور ہمکو تباہ کرے یہ کہکے اُن لوگون نے ایسا نرغہ کیا کہ پدر و پسر یعنے ملک و ملک زادہ دونون کو قتل کر ڈالا اور مسیح و مریم علیہما السلام وہانسے روانہ ہوئے اسی طرح معجزات حضرت مسیح کے بہت سے ہین ذکر ان سب کا طول مقال ہی چنانچہ ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی کتاب عرائس مین اُن کرامات کو بشرح و بسط ذکر کیا ہی ✣

ذکر فتح بہنسا اور اُسکے فضائل کا اور بیان ہی اُن واقعات کا جو وہان صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبت پیش آئے

اکثر رواۃ نے بطرق اپنی اپنی اسانید صحیحہ کے ان لوگون سے روایت بیان کی ہی جو اس فتح مین شریک تھے اور وہ رواۃ اصحاب السیر و ارباب تواریخ ہین مثل واقدی و ابن جعفر الطبرانی کے اور ابن خلکان نے اپنی تاریخ بدایہ و نہایہ مین لکھا ہی اور منجملہ مورخین موصوفین کے ابن اسحاق و ابن ہشام ہین اور ان مین سے ہر ایک کی روایت

دوسرے کی روایت میں داخل ہو اسلیئے کہ اسمین اختلاف ان روایات کا ہی جو حاضر فتوحات وموجود واقعات تھے
اور وہ سب صحابہ ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور اکثر ان مین اعاظم واکابر صحابہ ہین مثل عبد اللہ بن عمرو بن العاص جو امیر جیوش
تھے مصر پر اور انکے برادر محمد بن عمرو اور خالد بن الولید اور انکا پسر سلیمان اور قیس بن ہبیرۃ المرادی و مقداد بن الاسود
الکندی و میسرۃ بن المسروق العبسی و زبیر بن العوام الاسدی اور انکا بڑا عبد اللہ و ضرار بن الازور اور عمزادگان رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم مثل فضل بن العباس و جعفر بن عقیل و مسلم بن عقیل و عبد اللہ بن جعفر و پسران خلفا رضی اللہ
عنہم مثل عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق و عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و آبان بن عثمانؓ اور باقی اسماء سے ہمنے اختصار کیا باعث
اندیشۂ طول کلام کے پس ان صحابہؓ نے جو کچھ ان فتحون مین بچشم خود دیکھا اور جو کچھ ان واقعون مین مشاہدہ کیا وہ سب
بیان کیا اور انسے انکے ابناء و اخلاف نے روایت کی اور ہمنے انسے اخذ کر کے ان فتوح کو اوپر قاعدۂ صدق و سداد
کے ضبط و ثبت کیا اور مقصود اس سے اثبات فضائل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و فضیلت صحابہ رضی اللہ عنہم ہو کیونکہ
اگر یہ لوگ ایسا نہ کرتے تو مسلمین مالک بلاد نہوتے اور نشر اعلام اس دین کا نہوتا یعنے نشانہاے دین اسلام نصب و
قائم نہوتے چنانچہ لشکر کفار اطراف زمین مین شرقاً و غرباً آوارہ ہوگئے اور وہ سب دشمن لپا ہو کر بھاگ گئے اور مسلمانون نے
خاطر خواہ زمین مین انکے خون بہائے اور نہب و تاراج انکے مال کا اپنے لیے مباح و حلال کیا اور حال یہ تھا کہ حق تعالے نے
انکا رعب و خوف انکے دشمنون کے دل مین ڈال دیا تھا غرض کہ وہ لوگ یعنے صحابہ مجاہدین نجوم ہدایت اور اہل ولایت
تھے کہ اجراے شرائع اور تلاوت قرآن مین جہد بلیغ کرتے تھے جیسا کہ حق تعالے نے انکے حق مین از روے انکی فضیلت و
بزرگی کے فرمایا ہی فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا یعنے بعضے انمین وہ لوگ ہین جنھون نے
اپنی مدت زندگانی تمام کی یعنے شہید ہوئے اور بعضے منتظر شہادت ہین اور انھون نے اپنے عزم و عہد کے تئین کچھ
نہین بدلا راوی کہتا ہی مجھسے ابو عبد اللہ محمد بن محدث المصری نے بیان کیا کہ مین نے فتوح کثیرہ کا مطالعہ کیا تو
اسمین از روے بیان کے اکثر زیادہ و کم پایا اور اسی طرح تواریخ منقولہ مین بھی کمی و بیشی دیکھی پھر مین شہر بہنسا
مین بنا بر زیارت اسکے جبانہ یعنے صحراے مزار شہدا کے گیا اسلیئے کہ مین نے اسکے بڑے بڑے فضائل و اجر اور
خیر و ثواب دیکھے تھے کہ زیارت وہان کی گناہون کو مٹاتی ہی اور غمون کو غلط اور سختیون کو دور کرتی ہی اور وہان
کی زیارت سے حسن اخلاق و ازدیاد رزق ہوتا ہی اور وہ زیارت مورث نصرت ہوتی ہی اعدا پر اور کفایت کرتی ہی شدائد
و روادث کو کیونکہ اسمین ان اکابر شہدا کے مزار ہین جنھون نے خدا کے واسطے جانبازی کی اور رضاے خدا کے لیے راہ خدا
مین قتل ہوئے اور وہ وہ لوگ ہین جنکے حق مین حق سبحانہ تعالے نے فرمایا ہی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ
اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے بتحقیق کہ حق تعالے نے مومنون سے مول لے لیا ہی انکی جانون اور انکے مالون کو اس بدلے مین
کہ انکے لیے جنت ہی اور وہ لوگ اپنے پروردگار کی حضوری مین زندہ موجود ہین اور روزی پاتے ہین چنانچہ ہمنے زیارت اسکی

مبارک کی اوقات سحر مین کی یعنے قبل از فجر کے اور ہمنے اُس سے انوار ساطعہ مشاہدہ کیے اور ہم بسبب زیارت مزاران ابرار
اخیار کے اپنے پروردگار سے امیدوار ہین کہ ہمارے گناہ ہونے رستگار کرے غرضکہ جب ہم زیارت سے فارغ ہوئے
تو دیکھی تفحص اخبار ان بزرگوار کے ہوکر انکے حالات صبر و قرار سے جسقدر کہ انہون نے معرکہ غزوات و کارزار مین تحمل
کیا تھا آگاہی ہوئی اور ہمارے بعض اصحاب نے ماجرائے فتح شہر بہنسا کا مجھسے سوال کیا اور انکو منظور دفع شہادت
تھا تب میری خاطر نے مجکو تحریک کی اور اس امر کے لیے میری نظر و فکر مستعد ہوئی تا آنکہ مین نے مطالعہ تواریخ و فتوحات کا
کیا جسمین نے مزاحات و روایات سے اجتناب کرکے اس کتاب کو انتخاب کیا تو وہ مانند اُس دُر یکتا کے ہی جسکی قیمت
کوئی نہین کرسکتا ہی اور اُسکی سماعت سے دلون کو تازگی ہوتی ہی اور رنج و الم دور ہوتے ہین اور جہاد پر شجاعت و جرأت
بڑھتی ہی اور ممالک و بلاد مین اقامت عدل و داد کی اعانت کرتی ہی اور مقصود تدوین اس کتاب سے طلب
رضائے خداوند کریم اور خواہش ثواب نعیم ہی اور وہ یہ ہی کہ بعد حمد خداوند عالم اور درود اوپر سید خاتم کے مین ابتدا
بسم اللہ الرحمن الرحیم کرتا ہون راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی اُس شخص نے جس پر میرے تئین زیادہ
تر اعتماد ہی منجملہ رواۃ مذکورین کے اُسنے کہا جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ملک مصر و اسکندریہ اور بحیرہ
اور جہات بحری وغیرہ تمام و کمال فتح کر چکے اور اُسوقت حدود ممالک صعید مین شہرہائے نوبہ و بربرہ و دیلم
و صقالیہ و روم و قبط آباد ان تھے اور آبادی مین سب سے زیادہ روم کو غلبہ تھا کہ وہ بڑا شہر اور بہت آباد
تھا چنانچہ عمرو بن العاص نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کسطرف قصد کرنا چاہیے آیا لشکر کو سمت شرق
لے چلین یا جانب غرب ورکیا کیا جائے یہ سنکے اصحاب نے مشورہ دیا کہ اس باب مین بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے مکاتبہ لکھا جاوے تا موافق حکم اُنکے عمل مین آوے تا آنکہ یہ نامہ لکھا گیا بسم اللہ الرحمن الرحیم
مِن عَبدِ اللّٰہِ عَمرِو بنِ العَاصِ عَامِلِ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ عَلٰی مِصرَ وَ نَوَاحِیہَا اِلٰی عَبدِ اللّٰہِ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ سَلَامٌ عَلَیکَ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَمَّا بَعدُ فَاِنِّی اَحمَدُ اللّٰہَ وَ اُثنِی عَلَیہِ وَ اُصَلِّی عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَن بِالمَدِینَۃِ مِنَ المُہَاجِرِینَ وَالاَنصَارِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ قَد فُتِحَت لَنَا مِصرُ وَالوَجہُ
البَحرِیُّ وَ اِسکَندَرِیَّۃُ وَ دِمیَاطُ وَلَم یَبقَ فِی الوَجہِ البَحرِیِّ مَدِینَۃٌ اِلَّا وَقَد فُتِحَت وَلَا قَریَۃٌ وَاَذَلَّ اللّٰہُ المُشرِکِینَ وَ اَعلٰی کَلِمَۃَ
الدِّینِ وَقَد اجتَمَعَت اَصحَابُ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّادَاتِ وَالاُمَرَاءِ وَالاَخیَارِ وَالمُہَاجِرِینَ وَ
الاَنصَارِ یَطلُبُونَ الاِذنَ مِن اَمِیرِ المُؤمِنِینَ بَل یَسِیرُونَ اِلَی الصَّعِیدِ وَاِلَی الغَربِ وَالاَمرُ اَمرُکَ یَا اَمِیرَ المُؤمِنِینَ
فَاِنَّہُم عَلَی الجِہَادِ قَلِقِینَ وَبَاعُوا اَنفُسَہُم لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّینَ وَعَلٰی آلِہٖ
واصحابہ اجمعین ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ عریضہ ہی جانب سے بندہ خدا عمرو بن العاص
کے جو امیر المومنین کا عامل ہی اوپر مصر اور اُسکے نواحی پر اور یہ لکھا جاتا ہی بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب

آغاز ذکر فتح

رضی اللہ عنہ کو سلام ہمارا اور رحمت و برکات خدا آپ پر اما بعد حمد و صلوٰۃ کے مین حمد و ثنا کے گذار کرتا
ہون اور درود اوپر اُس کے بھیجتا ہون رسول خدا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارا سلام اُن لوگون پر جو مدینہ
طیبہ مین ہین جملہ مہاجرین و انصار سے اور شکر ہے اُس پروردگار کا جسنے ہمکو فتح بخشی ملک مصر اور تمام سواحل بحر کے
ترابی و دریائی و دراسکندریہ و دمیاط پر اور بلاد مغربی مین کوئی شہر و دیہ ایسا باقی نہین رہا جو فتح نہین ہو گیا اور
حق تعالے نے زمین کہیرہ کو ذلیل و خوار کیا اور کافرین کا قلع قمع کیا اور سب جملہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو
اکابر و امرا و اخیار ہین مہاجرین و انصار سے مجتمع ہین اور راے انکی اس بات پر متفق ہو کر امیر المومنین رض سے طلب
اذن کرتے ہین کرنا بطرف ملک صعید اور بجانب مغرب کے روانہ ہون یعنے اگر آپ کا حکم ہو تو ہم ان سمتون کو عزم
کرین سو یا امیر المومنین اس بات مین حکم آپکا ہے اور حال یہ ہو کہ سائر مسلمین جہاد کرنے پر حریص و بیقرار ہین یعنے مستعد و آمادہ
ہین اور انھون نے اپنی جانون کو خدا کے لیے بیچ ڈالا ہے یعنے راہ خدا مین جان اپنی فدا کر چکے ہین اور درود و سلام خدا
کا اوپر سید و آقا ہمارے محمد خاتم الانبیاء کے اور انکی آل و اصحاب سب پر واقدی رحمۃ اللہ نے کہا جب عمرو بن عاص
تحریر نامہ سے فارغ ہوئے تو اصحاب کو سنایا اور مہر کرکے ملفوف و مختوم کیا اور ایک شخص یمنی کو جسکا نام سالم بن
بجیعہ الکندی تھا بلوا کر نامہ سپرد کیا اور اسکو ایک ناقہ دیا کہ وہ اُس پر سوار ہو کر چلا اور مدینہ کی راہ لی اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا

أسير الى المدينة في أمان ◦◦
وأعطي ما أريد من الأماني ◦
وأقرأ السلام والتشهد ◦
بشرقة المدينة والمكان ◦◦

وأرجو الفوز في غرف الجنان ◦
ألا يا ناقتي جدي مسيري ◦◦
كلاما صادقا حسن البيان ◦◦
فكن لي في المعاد غدا شفيعا ◦◦

وأرجو أن تقرب لي اجتماعي
الى اخو النبي بلا امتهان ◦
ألا يا أشرف الثقلين يا من ◦
إذا ما قيل هذا عبده عاني ◦◦

یعنے مین مدینے کو جاتا ہون امان خدا مین امیدوار ہون کہ غرفات جنت مین فائز ہون اور آرزو رکھتا ہون کہ میری اجتماع
یعنے جمعیت میرے اقربا و احبا کی مجھسے قریب ہون اور میری ملاقات کرین اور جو کچھ اپنی آرزوؤن سے چاہتا ہون مجھے
حاصل ہوا ہے ای میرے ناقے کوشش کر اور جلد چل طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا امتہان تا قریب کرون اُسکے تئین
سلام کو یعنے اُس سے تقریب بسلام حاصل کرون اور کلام صادق پڑھون یعنے درود اور حسن بیان کرون یعنے مدح و
ثنا آگاہ ہوا ے اشرف گروہ جن و انس ای وہ شخص جس سے شرف ہے مدینہ اور کل مکان کو چاہیے کہ کل کے روز
معاد مین میرا شفیع ہو جس وقت کہ مجکو لوگ کہینگے یہ بندہ خوار اور بندہ گناہون کا یعنے گنہگار ہے واقدی رحمۃ اللہ نے
کہا کہ چنانچہ وہ یک شبانہ روز برابر قطع مسافت کرتا ہوا مدینہ طیبہ مین بعد نماز عصر جا پہونچا اور باب مسجد پر اپنی ناقہ
کو بٹھا کر اور فاضل زمام یعنے مہار کے دوسرے سرے سے باندھ چھاند کر مسجد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین داخل ہوا
اور قبر اقدس پر سلام زیارت کرکے مابین روضہ و منبر کے دو رکعت نماز بجا لایا بعد ازان آگے بڑھا تو حضرت عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ کی خدمت مین فائز ہوا اور بعد عرض سلام مصافحہ سے مشرف ہوا پھر سالم کہتا ہے کہ جب امیر المؤمنینؓ نے
مجھے دیکھا کہ مین اُنکے روبرو شادان و فرحان بڑھا آتا ہون تو فرمایا مرحبا سالم کو کہ بالضرور مصر سے خط لایا ہے اور مین نے
دیکھا کہ اُنکے جانب راست علی بن ابی طالبؓ ہین اور بطرف چپ عثمان بن عفانؓ ہین اور سائر مہاجرین و انصار اُنکے
گرد ہین مثل عباس بن عبد المطلب و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن زید و طلحہ بن عبید اللہ اور باقی صحابہ حلقہ باندھے بیٹھے
تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب مین نے بعد سلام وہ نامہ پیش کیا انھون نے فرمایا کیا خبر ہے اے سالم تو سالم ہے دنیا و
آخرت مین الخ، اللہ تعالے مین نے عرض کی یا امیر المؤمنینؓ خبر خوش ہے اور فتح و امن ہے پھر جب نامہ پڑھا تو نہایت
مسرور و شادمان ہوئے اور مال غنیمت قبل از ورود سالم کئی روز پیشتر پہونچکر درمیان صحابہ قسمت پذیر ہو چکا تھا
تا آنکہ عمر رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام اور حاضرین صحابہؓ سے مشورہ کیا (یعنے دربارۂ لشکر کشی سمت
ممالک مغربی وغیرہ جیسا کہ عمرو بن العاص نے لکھا تھا) تب علی بن ابی طالبؓ نے یہ مشورہ دیا کہ عمرو بن العاصؓ وہان ہر
لشکر بجاوے تاکہ اُسکی ہیبت دشمنون کے دلون مین غالب رہے اور پہلا ایک لشکر دس ہزار سوار کی جمعیت کا تیار
کر کے روانہ کرے اور اُوپر خالد بن الولید کو افسر کرے کیونکہ وہ سیف اللہ یعنے شمشیر خدا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے
راست و درست کہا بتحقیق کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰہِ
یعنے خالد اللہ خدا کی شمشیرون مین سے ایک شمشیر ہے اور دوسری روایت مین یون ہے اِنَّ خَالِدًا سَيْفٌ
لَا يُغْمَدُ عَنْ اَعْدَائِہٖ یعنے خالد ہر آئینہ وہ برہنہ شمشیر ہے کہ اُسکے دشمنون کے سامنے میان مین نہین رہتی غرضکہ
اُس شب کو تو سالم نے شب باشی کی جب صبح ہوئی اور مسجد نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین نماز فجر ادا کی تب حضور مین خلیفہ
رضی اللہ عنہ کے حاضر ہو کر جواب خط کا طالب ہوا اسوقت حضرت رضی اللہ عنہ نے قلم دوات و کاغذ طلب کر کے
جواب لکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰی عَامِلِہٖ عَلٰی مِصْرَ وَنَوَاحِیْہَا عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَلَامٌ
عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَمَّا بَعْدُ الخ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ جواب خط ہے جانب سے
بندۂ خدا عمر بن الخطابؓ کے اپنے عامل کیطرف جو اوپر مصر اور اُسکے نواح کے مامور ہے کہ وہ عمرو بن العاص ہے
ہمارا سلام اور رحمت و برکات خدا کی تم پر نازل ہو اور بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ مین حمد و ثنا کرتا ہون اُس
خدا کی جسکے سوائے کوئی دوسرا خدا نہین اور درود و سلام بھیجتا ہون اُسکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد ازان
سلام ہمارا تم پر اور ان لوگون پر جو تمھارے ہمراہ ہین مہاجرین و انصار سے اور رحمت و برکات خدا تم سب پر
تمھارا خط ہمنے پڑھا اُسکی کیفیت مندرجہ سے مین مطلع ہوا سو جسوقت یہ خط ہمارا تمھارے مطالعہ مین در آوے
تو استعانت بخدا کر کے امرا کو طرف بلاد کے روانہ کرو اسطور سے کہ ہر ایک بلد کے لیے ایک ایک امیر مقرر کر کے اُسکے
ہمراہ جمعیت مناسب تعینات کر دو اور ہر ایک کو خوب فہمائش کر دو کہ وہ اپنی اپنی جاے متعلقہ پر پہونچکر شرائع دین کو قائم کرین

اور احکام اسلام لوگون کو تعلیم کرین و بعد ازان زمرہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس ہزار آدمی کی جماعت
ترتیب دو اور اُسپر خالد بن الولید کو امیر مقرر کرو اور اُسکے ساتھ زبیر بن العوام اور فضل بن العباس اور مقداد بن الاسود
و غانم بن عیاض الاشعری و مالک الاشتر و دیگر جمیع امراے لشکر و اصحاب رایات کو یعنے جو صاحبان نشان سالاری
ہین انکو مامور کرو اور کہدو کہ جہان وہ اُنپر نازل ہو وارد ہوکر لوگون کو طرف اسلام کے دعوت و طلب کرین پھر
جو لوگ قبول کرین فلہ ما لنا وعلیہ ما علینا یعنے اُس ہر ایک کے لیے وہی واجب ہے جو ہمارے لیے واجب ہے کہ
حرمت اُسکے مال و خون کی مثل ہمارے ہے اور جو کچھ ہمپر حرام ہے محرمات شرعیہ سے وہی اُسپر بھی حرام ہے اور جو کوئی عہد
اسلام سے اعراض و انکار کرے تو حکم کرو کہ اُس سے جزیہ وصول کیا جاوے اور جو لوگ نافرمانی و سرتابی کرین
اُنسے حرب و قتال ہے اور حملہ سران و سرداران لشکر کو حکم کردو کہ جب کسی شہر کا محاصرہ کرین تو اُسکے سواد پر شبخون
اور دوڑ مار کر پراگندہ کردین (یعنے تا وہ لوگ مجتمع ہوکر محصوران کی مدد کو نہ آسکین) اور مجکو خبر پہونچی ہے کہ مصر
مین دو شہر بہت بڑے ہین ایک اشناس و قریب مصر واقع ہے اور دوسرا اہنسا کہ اسکا قلعہ بہت بلند و محکم ہے اور مین نے
سُنا ہے کہ اس شہر کا مالک ایک بطریق یعنے رئیس نصرانی ہے وہ بڑا مردم کش و خونریز ہے اسکا نام بطلوس ہے اور وہ جملہ
بطارقہ مصر یعنے مصر کے رؤساے نصاری مین بزرگ تر ہے اور مجھے خبر پہونچی ہے کہ وہ مالک ہے و اعانت کا لہذا تمکو
لازم ہے کہ ابھی تم قصد ملک صعید کا نکرو جب تک کہ اُن دونون قلعون کو فتح کرلو اور تمپر اور اونپر جو تمھارے
ساتھ ہین تقوی و پرہیزگاری سرّا و علانیۃً لازم ہے اور مظلومون کا انصاف کرو ظالم سے یعنے ظالم سے مظلوم کی داد
و فریاد رسی کرو اور واجبات کا حکم اور محرمات سے منع کرتے رہو اور حق کمزور و ناتوان کا زور آور و توانا سے لو
اور نچاہیے کہ خدا کے احکام اور کام مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمکو مزاحمت کرے اور چاہیے کہ تم خود تو مصر مین
مقیم رہو اور لشکرون کو جہان چاہو بھیجدو اور جسوقت احتیاج مدد ہو تو مجھے لکھ بھیجو کہ مین فوراً تمھارے پاس کمک روانہ
کرون و در حقیقت اعانت منجانب اللہ عز و جل ہے تو لازم ہے کہ حق سبحانہ تعالے سے سوال و استمداد کرو کہ وہ تمھارے لیے
نصرت و معونت عطا کریگا اور تمکو فتح دیگا والحمد للہ رب العالمین بعد ازان اس نامہ کو لفافہ کیا اور خاتم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے سر مہر کرکے حوالہ سالم کیا اور سالم وہ نامہ لیکر سب صحابہ رض سے رخصت اور قبر مقدس رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے وداع ہوا و بعد از وضو دو رکعت نماز تہیۂ سفر پڑھکر روانہ ہوا اور رہ دار و چلا گیا یہان تک کہ مصر مین پہونچا تو یہ دیکھا
کہ عمرو بن العاص اور سائر صحابہ زمین جیزین (نام مقام ہے) مین اُترے ہین اور فصل ربیع کی ہے اور عمرو رض اپنے خیمے مین بیٹھے ہین اور اُنکے اصحاب بھی پاس
موجود ہین اور یہ خیمہ ملک قبط کا تھا اور وہ حریر نیلگون اور سرخ و زرد سے بنا تھا اور وسعت اُسکی تیس ذراع کی تھی یعنے پندرہ
گز طول و پندرہ گز عرض تھا اور اُسمین فرش بچھا تھا جیسا فرش اہل مصر کا بتکلف آراستہ ہوتا ہے اور عمرو اُس پر بیٹھے
ہوئے مقداد و خالد و فضل و غانم وغیرہ امراے حضار محفل سے باتین کر رہے تھے اور وہ خود بھی مثل اُن سب کے

ایک انھیں مین سے تھے یعنے کچھ تشخص و تکلف مانند رئیس عرفوں کے نتھا سالم کہتا ہو کہ آخر مین نے وہان پہونچکر اپنا ناقہ بٹھایا اور اترا اسوقت مین نے عمرو کی آواز سنی اور وہ اپنے خیمہ مین تھا وہ کہتے تھے کہ سالم نے بہت دیر لگائی یعنے ہا تھیں سے جو آ ناسنے مین اسکو دیر لگی ہو تو خیال کیا وہ شفقت سے پہونچا جب کہ میکوا انتظر دیکھ رہے ہوے اور مین سوخیمہ مایل تھا گویا کہ وہ اندرون خیمہ سے مجھے دیکھتے تھے وہ اسی آن انھون نے مجھکو چشم خود نہین دیکھا اور نہ کسی اور شخص نے دیکھا تک کیوںکر سے آنے کی خبر تھی تعجب خالد نے کہا کیا عالم غیب مین نے کہا لبیک یا ابا سلیمان یعنے ابو سلیمان ہان مین حاضر ہوا خالد نے کہا مرحبا شاد باش اے سالم تو خوب آیا پہلا تخیلے نزد و دوست رکھتے ہیں مین آگے بڑھا اور اور پھر عمرو اور خالد کے اور سارے امرا کے پیر سلام کیا اور نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا حوالہ عمرو بن عاص کے کیا انھون نے وہ نامہ تا آخر پڑھکر اور اسکے مضمون سے مستشعر ہو کر سب کو سنایا تمیع امرا بقو ر سرور خرم و مسرور ہوے بعد ازان عمرو نے اس باب مین ان سب امرا اور اکابر سے استشارہ و استمداد طلب کیا کیونکہ ان اصحاب کا معمول ہر امر مین ہمیشہ شورہ تھا کہ وہ جملہ امور مین بدون مشورہ باہمدیگر کوئی کام نکرتے تھے اسی سبب سے حق تعالے نے اپنی کتاب مجید مین انکی مدح فرمائی ہو بقولہ تعالی وامرھم شوری بینھم یعنے امر انکا اور دستور العمل انکا مشورہ باہم دیگر کا تھا چنانچہ ان سب نے عمرو کو مشورہ دیا کہ اول ان امرا کو جو ہر ایک بلاد میں مقرر رہے ہین انکے ہمراہ لشکر مناسب مامور کرکے شہر تا دور بلاد فتح کی بھیجنا چاہیئے بعد ازان ترتیب افواج ظاہر کیجیے کہ وہ خدا کے توکل پر قصد ملک صعید کا کرین (جیسا کہ خلیفہ رضی اللہ عنہ نے مندرج نامہ کیا ہے) اور واقدی رحمۃ اللہ نے کہا کہ جب فتح مصر اور وجہ بحری یعنے جہات بحری تمام ہو چکی تو صحابہ متفرق ہو گئے تھے کہ بعضے اسکندریہ و دمسوس مین مقیم تھے اور بعضے دمیاط و رشید و بلبیس مین سکونت پذیر تھے اور اکثر وسط دیار مصر مین درمیان اس مکان کے قیام گزین تھے جو معروف بجبل لہو اور یہ لوگ مثل قعقاع بن عمرو التمیمی و ہاشم بن المرقال و میسرہ بن مسروق العبسی و مسیب بن نجیہ الفزاری کے تھے اسوقت عمرو رضی اللہ عنہ نے مقام سجابہ و سقارہ سے عمرو بن امیۃ الضمری وغیرہ امرا کو طلب کیا اور دیگر امرا بلاد کو نامے لکھے تو ان سبھون نے حاضر ہونے کو قبول کیا اسلیے کہ وہ سب رضی اللہ عنہم قتال کے بڑے شائق تھے گویا تشنگی ہین آب سرد و شیرین کے مشتاق تھے غرض انھون نے بلاد و دیار مین اپنے اپنے بلد مین اپنے معتمدین موثقین سے ایسون کو اپنا قائم مقام کیا جو حراست و حفاظت ممالکت کی بخوبی کر سکین کیونکہ خوف اندیشۂ اعدا سے ایمن تھے اور بعد اس انتظام کے وہ لوگ بہت جلد مصر کی طرف راہی ہوئے جب وہ ہر جانب سے حوالی مصر مین آ پہونچے اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو انکے آنے کی خبر پہونچی تو خود وہ داخل دار الامارۃ یعنے مکان بارگاہ عام مین جو قریب مسجد جامع عمری کے واقع تھا داخل ہوئے پھر وہ سب امرا بھی وہان حاضر ہوئے اور عمرو کو سلام کیا اور وہ روز چہارشنبہ دہم شہر ربیع الاول سال بست و یکم ہجری سے تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ ۲۲ سنہ بست و دوم تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ محمد بن عبد اللہ و عبیدہ بن رافع

وغیرہ رواۃ کے جابر بن عبداللہ انصاری اور ابن سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب وہ سب اُمرایِ بلاد
جو زمرہ صحابہ اخیار رضی اللہ عنہم سے تھے ہر دیار سے مصر میں آپہونچے تو تین روز یعنے یوم چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ انھوں نے
وہاں قیام کیا یہانتک کہ ہر سمت سے جملہ اشخاص فراہم و مجتمع ہوگئے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سب کے مجمع میں خطبہ پڑھا
یعنے بعد حمد و صلوٰۃ کے وعظ و پند بیان کیا بعد از فراغ خطبہ حکم کیا کہ لوگ متفرق نہوں سب جمع رہیں یہانتک کہ
اُنکے سامنے نامہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پڑھا جاوے چنانچہ وہ نامہ پڑھا گیا جب اُسکے مطالعے سے
فارغ ہوگئے تو ہر چند وہ سب خوشی سے اُچھل پڑے جسطرح شیر حملہ ور باشتیاق تمام شکار کی طرف جھپٹا لگا مارتا ہے
اور سب یکبارگی بول اُٹھے کہ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا یعنے سنا و مانا ہمنے اپنی جانوں کو راہ خدا میں بذل و صرف کیا اور قصد
جہاد کو طلب کیا اور نفیس ثواب کی خواہش کی اور جنت کے مشتاق ہوئے اُسوقت اس بات سے عمرو خوش ہوئے اور کہنے
لگے کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم کیا ہے کہ میں تمپر خالد بن الولید کو امیر و افسر مقرر کروں کہ وہ سیف اللہ اور
قہر خدا ہے دشمنانِ خدا پر اور مرد قتال شدید ہے اور صاحب تدبیر ہے اور راوی کہتا ہے کہ خالد بن الولید ایام جاہلیت میں عمرو بن
العاص کا بڑا دوستدار اور اُسی کی طرف بہت مائل تھا چنانچہ ایک ہی روز باتفاق عمرو کے وہ بھی اسلام لایا تھا غرض کہ
عمرو نے طرف خالد کے التفات کر کے کہا ای ابو سلیمان میرے پاس آؤ جب وہ نزدیک آئے تو عمرو بولے کہا ای گروہ اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سبکے لیے فضیلت و عظمت ہے اور میں تمسے کچھ افضل و بہتر نہیں ہوں اور تمھیں لوگوں میں بعض
بعض وہ شخص ہے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے علاقہ قرابت و نسب رکھتا ہے اور تم سب کا بڑا امرا ہوا اور میں
بھی ایک تم میں سے ہوں اور تم خوب جانتے ہو کہ حق تعالے نے میرے ہاتھوں پر جسقدر فتح بلاد کی ہے اور میرے ہی
ہاتھوں سے لشکروں کو برباد کر دیا ہے راوی کہتا ہے کہ کلام عمرو کا سنکر فضل بن عباس رضی اللہ عنہ برجستہ سامنے اُٹھ
کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے امیر ہمنے اپنی جانوں کو رضاے خدا میں فدا کیا ہے اور اس سے ہمکو سواے رغبت بہشت و
خدا کے اور کوئی غرض متعلق نہیں ہے اور حال یہ ہے کہ خالد تو بھلا ہمارے اخیار میں سے ہے اگر تم ہمپر کسی غلام حبشی کو
افسر کرتے تو رضاے خداے عزوجل میں بالضرور ہم اُسکا امتثال امر کرتے پس ہم تمسے طلبگار رضا الٰہی کے ہیں کہ وہ ساداتِ
و صنادید قریش سے ہے اور وہ ہمارے نزدیک جاہلیت میں بھی عزیز و گرامی تھے اور اب اسلام میں بھی وہ ہم میں معزز
و موقر ہیں یہ کلام فضل کا سنکر فرط سرور و نشاط سے منہ خالد و عمرو کا روشن ہو گیا بعد ازاں عمرو نے سبھوں کو حکم
کیا کہ زمین جیرہ میں قریب اہرام شرقی کے قیام کریں تب وہ سب اُسطرف متوجہ ہوئے اور وہاں اپنے خیام کھڑے کیے
یہانتک کہ جتنے آنے والے تھے وہ سب بھی آپہونچے اور جو جو جہاں جہاں کے لشکر تھے ہر ایک تمام و کمال آکے جمع
ہوگئے اور راوی نے اپنی سند طرف واقدی و اسحٰق بن ہشام کے کر کے روایت کی ہے کہ جب سائر
جنود و عساکر کامل ہوگئے اور وہ ماہ ربیع الآخر سنہ مذکورہ تھا تو عمرو بن العاص اپنے اصحاب کو نماز صبح کا

ف اہرام نام مقام است در بلاد مصر ۱۲

پڑھا کیا اسیوقت اٹھ کھڑے ہوئے اور اُس جگہ سے پیاده پا چلے اور گرد انکے جماعت مسلمین ہمراه تھی اور انکے ساتھ ساتھ
خالد بن الولید و مقداد بن الاسود الکندی و زبیر بن العوام الاسدی و فضل بن العباس الہاشمی و عبد الرحمان بن ابی بکر الصدیق
و عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و ہاشم بن المرقال و حبیب بن نجیبه الفزاری و عباس بن مرداس و اولاد عبد المطلب اور
بقیۂ اکابر و ابرار یہ سب تھے تا آنکہ بالاے رابیہ یعنے ایک پشتے پر چڑھ گئے پھر اس ٹیلے کے اوپر سے لشکروں کی طرف
نگاه کی جب اُنکی کثرت و جمعیت دیکھی تو مسرت عظیم حاصل ہوئی بعد ازان حکم عرض جیش کا کیا یعنے ہر ایک سپہدار
اپنے اپنے لشکر کا جائزه پیش کرے تب امراے صاحب رایات یعنے جو صاحبان نوبت و نشان تھے وه آگے بڑھے
اور اُنمین سے ہر ایک امیر یا توقیر اپنی فوج ہمراہی اور اپنے برادران عمزادگان یعنے اپنے بھائی بندون کا جائزه روبرو
عمرو بن العاص کے دینے لگا آخر ان سب کا شمار قلم بند ہوا تو سوله ہزار سوار کی جمعیت محسوب ہوئی پھر اُنمین سے جو
انتخاب کیے گئے تو آزموده کار و مرد میدان کارزار دس ہزار چیده برآمد ہوئے کہ وه سب شیر ژیان و شیر غران تھے
اور اُنکے تنون پر زرہین داؤدی سجی ہوئین اور گلون مین تلوارین ہندی حمائل پڑی ہوئین اور ہاتھون مین نیزے
خطیه تولے ہوئے اور وه سب اسپان عربیہ پر سوار تھے اور وه تمام خیار امت خیر الانام تھے اسوقت عمرو نے اُن سبھون
خطاب کرکے کہا یا معاشر امراے صاحبان رایات و اخیار سادات ہر آئینه خالد بن الولید تمھارا سردار اور تمپر امیر ہے اسکی
سنو اور اُسکی اطاعت کرو اور تم سب مثل کلمۂ احد کے یک دل و یکزبان رہو اور عزم مدائن کرو اور اُسکے قلعون پر
نازل ہو اور اُسکے سواد یعنے مضافات کو تاخت و تاراج و لوٹ مار کرو اور کسی قوم کے ساتھ پہلے جنگ نه کرو جب تک که
انکو بطرف شہادت وحدت خدا اور رسالت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت و طلب کرو اور اگر وه انکار
کرین تو جزیه دیوین اور اگر وه اداے جزیه سے بھی انحراف کرین تو اسوقت درمیان اُنکے اور تمھارے قتال ہے
تا وقتیکه حق تعالی کچھ حکم کرے که وه بہترین حکم کنندگان ہے اور ایسا کرنا که براے نگہبانی و دیدبانی کے طلائع بھیجنا
تا وه دور دور گشت کرتے رہین اور چاہیے که طلائع مین صرف سوار آزموده پیکار رہون یعنے ہر ایک طلیعه سوار مرد
جنگ آور رزمکا ہو اور تمکو لازم ہے که تم اپنے نفوس کو ثابت و مستقل رکھو اور کثرت اعداسے فریب نکھاؤ اور لغزش
مین نه آؤ اسلئے که بہر حال غالب تمھین رہوگے جیسا که حق سبحانه تعالے نے اپنی کتاب مبین مین فرمایا ہے وَكَمْ مِنْ
فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے اکثر تھوڑی جمعیت بتائید خدا بھاری
جماعت پر غالب آئی ہے اور حال یه ہے که حق تعالی صابرون ثابت قدمون کے ساتھ مددگار ہے در ینصورت
تمکو چاہیے که اپنی نیتون کو بحسن ظن خالص رکھو اور اپنے عزم کو بالجزم و محکم کرو که تمھین غالب ہوگے کیونکه پروردگار
تمھارے ساتھ مددگار ہے اور تم لوگ سب اہل فضل اور سبقت کنندگان مین سے ہو اور تم وه اصحاب رسول خدا
ہو که روبروی آنحضرت صلے اللہ علیه وسلم کے تمنے معرکه جہاد مین بڑی بڑی جنگ آزمائی کی ہے اور تم لوگ

عه خط نام مقام کا نیزه وہان کا اچھا ہی اسکو رمح خطی و رماح خطیه کہتے ہین ۱۲

میری وصیت ونصیحت کے محتاج نہین ہو یعنے تمہارے تئین کچھ حاجت فہمائش کی نہین ہی حق تعالےٰ تم مین برکت نازل کرے راوی کہتا ہی کہ بعد ازان عمرو بن عاص نے ان سران ذیشان کو بلوایا جو شایان منصب نشان کے تھے چنانچہ بعد خالد کے اول جسنے پیش قدمی کی وہ زبیر بن العوام تھے اور وہ اپنے بچکلیان گھوڑے پر سوار اپنے ساز وسلاح مین آراستہ تھے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے اُنکو علم سالاری کا دیکر پانسو سوار کا سردار کیا پھر جب وہ اپنا لشکر ہمراہ لیکر اپنے نشان کو تکان دیتے ہوے اور ہلاتے ہوے چلے تو یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے

اَنَا الزُّبَیرُ وَابْنُ الْعَوَّامِ ۔ اَیْثٌ شُجَاعٌ فَارِسُ الْاِسْلَامِ ۔ قَرْمٌ ہُمَامٌ فَارِسٌ ہُجَامٌ +

اُقْتُلُ کُلَّ فَارِسٍ ضِرْغَامٍ + وَاِنِّیْ یَوْمَ الْوَغَا صَدَّامٌ + وَاَنَا صِرْتُ حَامِیًا لِلْاِسْلَامِ +

یعنے مین زبیر ہون اور پسر عوام ہون شیر جنگ آور ہون شہسوار اسلام ہون مرد بزرگ ہمت ہون سوار ہجوم آور وحملہ آور ہون قتل کرتا ہون سوار شیر غرین کو وہر آئینہ مین روز جنگ کے سرکوب ہون اور مدد ونصرت کرتا ہون اسلام کی بوقت اسکی حاجت کے وبعد ازان عمرو بن عاص نے فضل بن العباس کو بلایا اور انکو بھی پانسو سوار کا جو وہ سب اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلّم تھے سپہ سالار کیا اور ایک علم سروری اُنکے بھی ہاتھ مین دیا وہ بھی یہ اشعار پڑھتے چلے اِنِّیْ اَنَا الْفَضْلُ وَابْنُ الْعَبَّاسِ

وَفَارِسٌ مَنَازِلِ حَرَابِسْ ++ ۔ وَمَعِیْ حُسَامٌ قَاطِعٌ لِلرَّاسِ ۔ وَفَالِقُ الْهَامَاتِ وَالْاَفْرَاسِ

اُفْنِیْ بِہِ الْاَعْدَاءَ بِیْ سَاسٍ ۔ وَمَا عَلَیَّ مِنْ اَمْرِہِمْ مِنْ بَاسٍ ۔ یعنے مین فضل ہون اور پسر عباس ہون

اور شہسوار ہون ان مقامونکا جہان اژدہام مردمان ہوا اور میرے پاس وہ تلوار ہی جو سر کی کاٹنے والی اور کھوپری توڑنے والی اور دانتون کی گرا دینے والی ہی وبعد ازان زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب بلائے گئے اور انکو بھی ایک علم سرداری کا ملا اور وہ بڑے شہسوار بہادر ومرد دلاور تھے پس وہ علم دوش پر رکھے ہوئے یہ ابیات جوش مین پڑھتے چلے اَنَا الْفَارِسُ الْمَشْہُوْرُ یَوْمَ الْوَقَائِعِ | بِجَیِّدِ حُسَامٍ فِی الْاَعَادِیْ قَاطِعٍ +

وَرُمْحِیْ عَلَی الْاَعْدَاءِ مَا زَالَ طَائِحٌ ۔ اِذَا اَحْتَکِمُ الْاَعْدَاءُ لِیَقْصِدَ قَامِعٌ ۔ وَعَزْمِیْ فِی الْہَیْجَاءِ مَا زَالَ مَاضِیًا ۔

بِرَأْیٍ سَدِیْدٍ لِلْمَحَاسِنِ جَامِعٌ ۔ اَصُوْلُ عَلَی الْاَعْدَاءِ صَوْلَۃَ قَادِرٍ ۔ وَاَشْبَعُہُمْ ضَرْبًا بِبِیْضٍ لَوَامِعٍ

اَمَامُ الْوَغَیْ مِنْ اٰلِ فِرْقَۃِ ہَاشِمٍ ۔ حُمَاۃُ الْبَرَایَا کَالْبُدُوْرِ الطَّوَالِعِ ۔ اَنَا بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ مِنْ نَسْلِ حَارِثٍ

تَمُوْتُ الْعِدَا مِنِّیْ اِذَا جِئْتُ فَازِعًا یعنے مین وہ شہسوار ہون کہ روز وقائع کارزار کے مشہور روزگار ہون اس بات مین کہ تیزی میری تیغ کی دشمنون کو پرزے کرنے والی ہی اور نیزہ میرا دشمنون پر ہمیشہ دست دراز ہی کہ جسوقت وہ ظلم کرتے ہین خلاف کا یعنے جب وہ مخالفت کرتے ہین تو انکو خوار وہلاک کرتا ہی اور اولوالعزمی میری دربارہ جنگ ہمیشہ جاری ہی موافق میری رائے استوار کے جو جامع خوبیون کی ہی مین دشمنون پر وہ حملہ کرتا ہون جیسا مرد قادر وغالب حملہ کرتا ہی اور مین انکو سیر کرتا ہون ضرب شمشیر آبدار تابدار سے مین پیشگاہ جنگ ہون آل بزرگ ہاشم سے جو حامی خلائق تھے

اور مانند ماہ ہائے کامل کے تابان و درخشان تھے مین پسر ہون ابو سفیان کا نسل حارث سے جب مین سامنے آتا ہون تو دشمن مجھسے خوف زدہ ہوکر مرجاتے ہین وبعد ازان عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما بلائے گئے اور وہ بھی پانسو سوار کے افسر ہوئے اور علم سروری انکو بھی حاصل ہوا تو وہ یہ اشعار پڑھتے ہوئے چلے

اَسِیْرُ اِلَی الْاَعَادِیْ بِاَقْدَامٍ
بِقَلْبٍ صَادِقٍ حَسَنِ الزِّمَامِ
اَبِیْدُ بِهِمْ عِدَاةَ الدِّیْنِ جَمْعًا
اُصُوْلُ بِهِ وَفِیْ اَیْدِیْ حُسَامٍ
بِاَبْطَالٍ جَحَاجِحَةٍ اُسُوْدٍ
وَلَا اَخْشٰی مِنَ الْقَوْمِ اللِّئَامِ
سَرَاةٍ فِی الْوَغَا قَوْمٍ کِرَامٍ
اِذَا مَا جَاءَتْ فِی الْهَیْجَا بِرَحْیٍ

یعنے مین طرف دشمنون کے عازم ہوتا ہون اپنی ہمت سے بصدق دل خوش عنان اور جاتا ہون باتفاق ان دلیرون کے جنکی صولت وحملہ اوری شیرون کی سی ہے اور وہ جوان مردان وغا اور قوم کرم ہین اور مین ہلاک کرونگا سارے دشمنون کو اور مین قوم لئام سے ڈرتا نہین ہون جسوقت مین جلوہ گر ونمودار ہوتا ہون میدان نبرد مین اپنا نیزہ تولکر اور اپنی سنان تانکر تو اس سے حملہ کرتا ہون اور مین تیغ بکف ہوتا ہون وبعد ازان عمرو ابن عاص نے عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انکو بھی سپہ سالار پانسو سوار کا کیا اور علم سرداری کا انکو بھی دیا تو وہ بھی اپنا رسالہ لیے ہوئے یہ اشعار پڑھتے چلے

وَحَقِّ مَنْ اَنْزَلَ الْاٰیَاتِ وَالسُّوَرَ ۔ وَاَرْسَلَ الْمُصْطَفٰی الْمَبْعُوْثَ مِنْ مُضَرٍ
لَا اَنْثَنِیْ عَنْ لِقَاءِ الْاَعْدَاءِ وَلَوْ جُمِعَتْ
فَوْقَ الثَّرٰی جَحْفَلًا مُحَمَّدٌ وَشِیْعَتُهُ الصُّدُوْرِ
نَحْنُ الْکِرَامُ الَّذِیْنَ الَّذِیْنَ اَرْسَلْنَا
حُمَاةُ الْبِطَاحِ یَوْمَ الْوَغَا زُمَرٌ
لِکُلِّ قَرْمٍ هُمَامٍ مَاجِدٍ نَجِدٍ
اَرَاهُمُ الْوَرٰی غَیْثُ النَّدٰی غُمُرٌ
حَتّٰی اُبِیْدَهُمْ ضَرْبًا وَاَتْرُکَهُمْ
اِلَی الْوَقَائِعِ یَوْمَ الْحَرْبِ مُنْتَدِبٍ

یعنے قسم ہے اس کردگار کی جسنے آیتین اور صورتین نازل کین اور بھیجا مصطفےٰ کو جو مبعوث ہوئے ابتداءً قبیلۂ مضر سے مین روگردانی نکرونگا ملاقات ومقابلۂ عدا سے اگرچہ جمع ہون انکے حامیان دلاور روز نبرد کے گروہ گروہ یعنے گو انکے مددگاران دلاور روز جنگ فوج فوج جمع ہون یہان تک کہ مین انکو مار مار کر ہلاک کرونگا اور انکو اوپر خاک مناک یعنے زمین جو خون سے تر ہوگی اسپر انکو ڈالونگا اس حالت مین کہ وہ جگر خراش وسینہ چاک ہونگے اور یہ باتفاق ان سب کے جو مردان بزرگ ہمت اور ذو المجد وکرامت ہین اور وقائع کارزار سے مطلع وآزمودہ کار ہین اور روز پیکار کے حملہ آور دلیر ہین اور ہم لوگ وہ گرامی قدر ہین کہ واسطے حمایت دین کے ہمارے تئین بھیجا ہے امام خلق اور باران شدید بارش عمر رضی اللہ عنہ نے وبعد ازان عمرو امیر نے جعفر بن عقیل کو بلایا اور انکو بھی پانسو سوار کا امیر کرکے اور علم ریاست دیکر رخصت کیا تو وہ بھی یہ ابیات پڑھتے ہوئے چلے

اَنَا ابْنُ عَقِیْلٍ مِنْ لُؤَیٍّ وَغَالِبٍ
اِلٰی مَجْدِنَا یُنْمٰی اِلَی الْکَوَاکِبِ
عَلَا مَجْدُنَا فَوْقَ السَّمَاءِ وَنَحْنُ بِهَا
فَوَارِسُنَا فِیْهِمْ نَجِیْدُ الْقَوَاضِبِ
حُمَاةٌ لَهُمْ تُجَابُ لِلْاَعَادِیْ غَالِبٍ
اِذَا عُرِفَ الْمَعْرُوْفُ اِلَّا یُعْرَفُ لَنَا
عَلَا شَرَفًا مِنْ فَوْقِ کُلِّ کَتَائِبٍ
حُمَاةُ الْوَغَا اَهْلُ الْوَفَا مَعْدِنُ الْعَفَا
وَلَا الْجُوْدُ اِلَّا جُوْدُنَا وَالْمَوَاهِبُ
فَیَا وَیْلَ اَهْلِ الْبَغْیِ مِنَّا اِذَا الْتَقَتْ

یعنے مین پسر عقیل ہون نسل لوی وغالب سے کہ وہ صاحب ہمت واہل شجاعت

یعنے مین بزرگ ہمت شہسوار بار بار حملہ آور	اَنَا بَانِ لِیلِ وَاضاَءَ نَھَارُ	وَاٰلِہٖ وَصَحَابَہِ الاَخْیَارِ

ہون اور مین نیست و نابود اور قطع کرتا ہون نسل کفار کو و ہر آینہ جولانی کرتے ہین گھوڑے بلا فکر و اندیشہ اور بانزاکار زار مین کرم پر اور مین عار ہون کہ حمایت کرتا ہون دین مصطفیٰ کی جو برگزیدہ و پسندیدۂ خداوند کردگار ہی صلوٰۃ و رحمت خدا انپر اور انکی آل اطہار اور اُنکے اصحاب اخیار پر جب تک کہ شب ظلمت فگن اور روز روشن ہی و بعد ازان عباس ابن مرداس کو طلب کرکے انکو بھی پانسو سوار کا مقدم کیا اور رایت ایالت بھی انکو دیکر روانہ کیا تو وہ

مَنِی سَادَاتُ بَنِی سُلَیمِ +	اَنَا العَبَّاسُ رَائِی مُستَقِیمُ +	بھی ان ابیات سے رجزخوانی کرتے چلے +
وَسَیفِی مَاضِیُ الحَدَّینِ اَضحیٰ +	نُرِیَ الھَیجَاءَ کَالَّیلِ البَہِیمِ	اَذِل بِھِم حُمَاۃَ البَغیِ لَنَا + +
وَاَقتُلُ کُلَّ اَفَاکٍ اَثِیمِ +	ہُم اَفنِی الطُّغَاۃَ بِکُلِّ اَرضٍ +	لِاَھلِ الشِّرکِ کَالمَوتِ العَظِیمِ +
یعنے مین عباس ہون میری رائے	ہُدِینَا لِلصِّرَاطِ المُستَقِیمِ +	وَنَحنُ بَنِی سُلَیمٍ خِیَارُ قَومٍ +

راست و استوار اور میرا عزم صمیم ہی میرے ساتھ بزرگواران بنی سلیم ہین کہ باتفاق اُنکے مین ذلیل و خوار کرونگا حامیان بغی و جور و جفا کو جس وقت ہم دیکھینگے ہنگامہ جنگ کو کہ مانند شب کے یکرنگ و ہمرنگ ہی اور میری تلوار گذرنے والی دو دھاری ہی لیئے میری اٹے تیزی این و دم ہر اور مثل اہل روز کے روشن ہی تو وہ واسطے اہل شرک کے موت عام ہی کہ اسی سے مین اہل طغیان اور سرکشون کو ہر ایک سرزمین مین فنا و ہلاک کرونگا اور اسی سے ہر ایک کاذب و عاصی کو قتل کرونگا اور ہم اولاد سلیم ہین کہ وہ بہترین قوم ہین اور ہم ہدایت کیئے گئے ہین براہ صراط المستقیم یعنے ہم راہ راست و استوار پر ہین و بعدازان ابو دجانہ انصاری کو بلوا کر انکو بھی رایت سالاری دیکر مرخص کیا تو وہ بھی

جَمَعُ اَلَیَا عَلَی الکُفرِ وَالطُّغیَانِ	ان اشعار سے اپنا افتخار کرتے ہوئے روانہ ہوئے اسبَیرُ بِاسمِ اللّٰہِ الوَاحِدِ المَنَّانِ +	
اَنصُرُ دِینَ المُصطَفیٰ العَدنَانِ +	بِکُلِّ ھِندِیٍّ مُبِیدِ الجَانِی + +	اَذِیقُھُم ضَربًا عَلَی الاَبدَانِ +
مَا نَاحَ قُمرِیٌّ عَلَی الاَغصَانِ +	وَاٰلِہٖ وَالصَّحبِ وَالاِخوَانِ +	صَلّٰی عَلَیہِ المَلِکُ الدَّیَّانُ + +

یعنے بنام خدائے واحد منان کے مین جاتا ہون آشکارا برائے اہل کفر و طغیان کے کہ مین اُنکے بدنون پر ضربات مار کر انکو اسکا ذائقہ چکھاؤنگا اور وہ ضربات ہر ایک تلوار ہندی کے ہونگے جو ہلاک کرنے والی نافرمانون کی ہین اور مین نصرت کرتا ہون دین مصطفیٰ کی جو نسل عدنان سے ہین صلوٰۃ و رحمت ملک دیان کی اُنپر نازل ہو اور اُنکی آل اور اُنکے اصحاب و برادران پر جبتک کہ قمریان شاخون پر نشیمن گزین اور دستان سرا ہین اور بعد اُنکے بیعہ غانم بن عیاض الاشعری بلائے گئے اُنکو بھی لوائے افسری ملا تو وہ بھی مرخص ہوکر ابیات فخریہ پڑھتے چلے

حُمَاۃَ الاَبطَالِ الاَعَادِی مُفرِدٌ رِیٌّ	قَدِمتُ حُسَامٌ فِی المَعَامِعِ عَنتَرِیٌّ +	اِلَی اِذَا انتَسَبَ الفَوَارِسُ اَشعَرِیٌّ
اَخُوضُ غَمَرَاتِ الفِرَارِ الجُوذَرِیِّ	یَومَ التَّلَاطُمِ لِلفَوَارِسِ مُسکِرٌ +	وَبِرَاحَتِی مِنَ القَوَاضِبِ اَبتَرٌ

فَلَاقِيْنَ فَوَارِسًا دَعَوَا البَسًا ۔ وَاُذِيْقُهُمْ مِنِّيْ اَلْعَذَابَ الْاَكْبَرِ

یعنے جسوقت جماعت شہسوارون کی نسبت دیجاتی ہو انسعری سے وہ اشعری جو بزرگ ہمت ہین ہنگامۂ شدائد وسختی گرداہین تواسوقت مین مثل عنتر کے ہون اور انہوہ مبارزان دشمن مین ملاقات کرنیوالا ہون اسحالت مین کہ میرے ہاتھ مین تیغ قاطع نسل ہو اور رو تر جوشش جنگ کے جنگ آور دشنکے لیے سرمست ہون اور مین تعاقب کرتا ہون گروہ مغروران کا جو مانند گوزن دو آہوان رمیدہ کے ہین اور ضرور ضرور قتل کرونگا اُنکے دلیرون اور شیرون کو اور مین اپنی جانب سے یعنے اپنے ہاتھ سے اُنکو عذاب اکبر وعقاب شدید چکھاؤنگا وبعد ازان ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بلائے گئے اور پانسو سوار پر امیر مامور ہوگئے اور اُنکو علم امارت دیا گیا تو وہ بھی یہ اشعار بطریق رجز انشاد کرتے ہوئے متوجہ قتال ہوئے

سَامْضِیْ لِلْعِدَاةِ بِلَا اكْتِسَابِ ۔ وَقَلْبِیْ لِلِّقَاءِ وَالْحَرْبِ صَابِیْ
وَلِیْ عَزْمٌ اَذِلُّ بِهِ الْاَعَادِیْ ۔ وَاَرْجُوا الْفَوْزَ فِیْهِمْ وَالثَّوَابِ
وَاِنْ صَارُوا الْجَمِیْعَ بِیَوْمِ حَرْبِ ۔ اَكَانَ الْكُلُّ عِنْدِیْ كَالْكِلَابِ
لَطَلِیْقُ الْحَدِّ فِیْهِمْ غَیْرَ اٰبِ ۔ اُذِلُّهُمْ بِاَبْیَضٍ جَوْهَرِیْ

یعنے مین جاتا ہون واسطے قتال دشمنون کے بلاتکلف اور حال یہ ہو کہ دل میرا براے مقابلہ وحرب دشمن کے بیتاب ہو اور میرے لیے عزم بالجزم ہو کہ اس سے مین دشمنون کو ذلیل وخوار کرونگا اور مجھے امید ہو کہ انکے باب مین یعنے دربارۂ تذلیل وتخریب ان کافرون کے مین وافر ثواب ہونگا اور اگر روز جنگ وہ سب کے سب ایک ساتھ فراہم ہوجاوین تو بھی وہ سب میرے نزدیک مانند کتون کے خوار ہین کہ مین اُنکو ذلیل کرونگا تیغ جوہردار سے جو اُنکے حق مین نہایت تیز ہو جسکی کچھ نیاہ نہین اور راوی نے کہا کہ بعد ازان پھر عمرو بن العاص نے قعقاع بن عمرو التیمی اور مغیرۃ بن شعبۃ الثقفی اور میسرۃ بن مسروق العبسی اور مالک الاشتر نخعی و ذو الکلاع الحمیری و ولید و عقبۃ بن عامر الجہنی و جابر بن عبد اللہ الانصاری و ربیعۃ بن زہیر المحاربی و عدی بن حاتم الطائی اور مثل ان بزرگوار اخیار کے سبکو بلایا اور ہمنے ان لوگون کے اشعار کو بخوف طوالت اختصار کیا چنانچہ ان سبھون کو اعلام سرداری کے دیے اور ہر ایک کو پانچ پانچ سو سوار کا سپہ سالار کیا پھر جسوقت ان سبکی تکمیل اور ترتیب لشکر کی ہوچکی تب عمرو بن عاص باتفاق اپنے اصحاب کے اپنے خیمے سے برآمد ہوئے اور ان سب امرا کو وداع کیا تا آنکہ جملہ کتائب وعساکر روانہ ہوئے اور ہر ایک لشکر آگے پیچھے ہوئے اور اُنکے پیچھے پھر اُنکے اطفال وصبیان کی تھی یہان تک کہ سرزمین جیزہ مین پہونچکر ایک مقام پر جا اُترے جو معروف بہ برج کبیر تھا یعنے وہ میدان وسیع تھا اور دہ قریب مدائن واقع تھا اور اُسکے قریات وبازارون سے نزدیک تھا پھر اُس مقام سے طلائع یعنے غول غول سوارون کے واسطے حراست وتجسس اخبار کے مامور ہوکر گشت کرنے لگے اور وہان سے نزدیک دہشوار ایک شہر تھا اُسمین ایک بطریق عظیم یعنے نصاری کا ایک بڑا رئیس رہتا تھا اور وہ بیٹھکاہ ارلوس والی اہناس سے وہانکا مالک وحاکم تھا اور وہ بڑا شہسوار ذی اقتدار اور سگ نابکار راندۂ روزگار تھا اور وہ اپنے زعم مین اپنے تئین ولایت وحکومت مین نظیر وہمسر بطلیوس کا

ذکر شہر دہشوار

سمجھتا تھا و حال آنکہ بطلیموس [illegible] سیاست مین بڑا سخت و درشت تھا اور ریاست مین بہت حیثیت و دست
تھا اور عدد لشکر مین اکثر اور [illegible] تھی تیر اور وسعت بلاد مین بالاتر تھا چنانچہ اُس بطریق مالک دمشوار نے دربارۂ امداد
لشکر اسلام کے [illegible] کو نامہ لکھا اور [illegible] کو اُدھر بھیجا اور قراقیس صاحب قفط کو بھی لکھا اور وہ
اخمیم [illegible] حاکم تھا اور [illegible] کو بھی نامہ لکھا کہ حکومت اُسکی عدن سے لیکر تا بدریاے شور اور تا بلاد بجاوہ و نوبا اور
حد سواد [illegible] حد و حبش تک تھی اور تمام عوام الناس کو ورود عرب سے طرف صعید کے اطلاع و آگاہی دی اور
جب ملوک ممالک اس خبر سے مستشر ہوئے تو ہر ایک نے دوسرے کو بذریعہ تحریر مطلع کیا اور بلاد صعید نے تنگی
و اضطرار کی [illegible] کے ساتھ [illegible] اور وہان والون کے دلون مین
رعب غالب ہوا [illegible] ملک بجا (نام مقام ۱۲) رہتا اور [illegible] ملک نوبہ یہ دونون بادشاہ مع اپنی اپنی جمعیت کے
آ پہونچے [illegible] سرزمین نوبہ [illegible] طرف اسوان کے آئے اور ملک
بجاوہ [illegible] کے ساتھ ایک ہزار [illegible] کمانیان [illegible] تھین اور ہر ایک
[illegible] شاکون [illegible] کی کھالین تھین اور اُنکے پاس
[illegible] سب حرب کے تھے اور وہ
سب [illegible] ہزار تھے اور جب وہ [illegible] قریب اسوان پہونچے تو وہان والے آگی استقبال کو
اُنکے لشکر مین آئے اور اپنے احوال سے اُنکو آگاہی دی اور اُنکی تالیف خاطر کے [illegible] شیرین اور ہر قسم کے
گوشت خوک [illegible] وغیرہ ساتھ لائے اور اُنکو اپنے یہان اُتارا اور تین روز تک اپنا مہمان رکھا بعد ازان بطریق
اسوان کا اُن لوگون کے ہمراہ مع اپنی جمعیت کے نکلا اور یہ سب طرف ملک قفط کے گئے اور وہ ایک قریہ کے قریب
کے تو اُسنے بھی ان لوگون سے وہی معاملہ ضیافت و میزبانی کا کیا جیسا اسوان والون نے کیا تھا اور اُسنے اُن
لوگون کے ساتھ ایک اپنا لشکر کمکی مقرر کردیا یہان تک کہ یہ لوگ انصنا مین پہونچے اور وہان ایک بڑا بطریق یادری
تھا و دلاوری و تناوری مین مشہور تھا اور منجم بھی تھا تو بقوت اُسکے اس نواح مین شرقاً و غرباً حکومت کرتا تھا اور اُسکا
شہر بہت بڑا لب دریا واقع تھا اور اُسمین فوج کثیر تھی اور اُس شہر مین بڑے بڑے عجائب و طلسمات تھے اور اُس شہر کا
قلعہ بھی عظیم الشان سنگی بنا ہوا تھا اور اُسکی بلندی تیس درعہ کی تھی اُسکے اندر محلات و مکانات بنے تھے اور پرستش گاہین
بنی تھین اور یہ سب ستونہاے سنگی پر قائم تھے پھر جسوقت یہ لشکر انصنا مین پہونچا تو بطریق وہان کا جرجیس بن قالوس
اُنکی ملاقات کو نکلا اور اُسنے اپنے برادرزادہ مسمّی قبطارس کو جو بڑا بہادر تھا بسرکردگی چار ہزار سوار کے
بطریق کمک شریک و ہمراہ اُس لشکر کے کردیا اور وہ سب جاتے جاتے وادی ہنسا مین پہونچے اور اُس وادی
کے بطریق کے یہان جاکر اُترے اُسکا نام قلوصا تھا اور وہ ملک بطلوس کے امرا مین سے تھا پھر جسوقت

خبر ورود لشکر کی بطلوس نے سنی تو انکی ملاقات کے لیے اپنا لشکر عظیم لیکر نکلا اور یہ علاوہ اُسکے لشکر عام کے اُسکا لشکر
خاص پچاس ہزار نصرانیوں سے تھا اور وہ سب زرہ پوش تھے اور زرہیں طلا کار تھیں اور قبائیں اُنکی دیباج زرنگار کی تھیں
اور اُنکے سروں پر تاج مکلل بجواہر شاہوار تھے اور وہ سب گھوڑوں پر سوار تھے انپر زین زرین کسے تھے اور اُنکے ساتھ
جو گھوڑے کوتل تھے انپر پاکھریں حریر رنگ برنگ زرد و زمردی اور نیلی تھیں و غاشیہ شامی کے مرصع بسیم و زر تھے
اور انکے ساتھ پچاس صلیب طلائی تھے یعنے نشانات تھے سونے کے اور طول ہر صلیب کا چار چار بالشت تھا اور ہر ایک
صلیب کی نوک پر ماہ تو طلائی و طغرائی یعنے سونے کے نقش کندہ ہوے جڑے تھے اور زیر ہر صلیب کے یعنے ہر
صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور وہ عظیم شان اور عجیب سامان سے تھے اور اُنکے ساتھ بہت سے باجے تھے
مثل نقارے و طبول و طنبور و بگول و نرسنگے و ڈھول کہ جب سب وہ بجتے تھے تو زمین ہلتی تھی اور انکے ساتھ اونٹ و خچر
اور عجیب و فیل بہت سے تھے غرضکہ جسوقت اُن لشکروں سے جو وارد تھے بطلوس والی بہنسا کی ملاقات ہوئی تو سارے
ملوک و رؤسائے نصاری گھوڑوں سے اُترکر پیادہ پا ہوگئے اور رفیا ابن انکے بعد سلام کے بمقدمۂ اقدام عرب کے کلام
ہوا تب اُن لوگوں سے بطلوس ملک نے کہا ہوشیار و خبردار رہو کہ اہل عرب تم میں اور تمھارے بلاد میں طمع و حوصلہ
نہ کریں کیونکہ مثل عرب کی مثل ٹکڈیوں کی ہے کہ اگر انکو نہ اڑاؤ تو سب کھالیویں اور اگر انکو تو چھوڑ بھاگیں لیکن چاہیے
کہ ثابت قدم اور صادق ہمم رہو تحقیق کہ میں نے تمھارے لیے ہمارے ملک پر کو اور ملک و اجات وغیرہ کو نیابت
لکھے ہیں وہ گویا کہ تمھارے پاس موجود ہیں اور حال یہ ہے کہ عرب تمھارے یہاں آگئے ہیں اگر مجھکو خوف اس بات
کا ہوتا کہ عرب ہمارے بلاد میں آجاوینگے تو وہ نہ سنتے یعنے انکو خبر بھی نہوتی کہ یکایک میں انپر جا پڑتا لیکن جو نہ
اسطرح یکبیک انپر جا پڑوں تو انکی ایک جماعت تو ہمسے مقابلہ کریں اور ایک جماعت انکی ہمارے بلاد
میں دھس پڑیں اور اپنا تسلط کرلیویں تو وہاں کوئی ایسا نہیں ہے کہ انکو ان بلاد سے دور کرے جسوقت میں تمھارے
ساتھ خروج کروں تو البتہ تمھاری خدمت میں رہونگا وحال آنکہ میں نے قدیم کتابوں میں لکھا دیکھا ہے کہ جب اہل
عرب بلد بہنسا اور اسکے مقامات پر مالک و قابض ہونگے تو اہل صعید یعنے ملک مصر میں سے کوئی اُنسے مقابلہ
نہ کرسکیگا یہ سنکے کراس رومی لڑا او تھا اور یہ وہ شخص ہے جو بعد اس واقعہ کے اسلام لایا اور حاضر ہوکر وہاں کی
سرگذشت بیان کی چنانچہ اُسنے اُسوقت کہا اے معاشر ملوک و امرا میں نے بھی پرانی کتابوں میں سیر کی ہے تو فی الواقع
انمیں یہی لکھا ہے کہ جب اہل عرب بلد بہنسا اور اسکے نواحی پر متسلط ہونگے تو بعد اسکے اہل صعید کے لیے کوئی اُنسے مقابلہ
نہ کریگا پھر جسوقت ملوک و امرا نے یہ بات سنی تو آگے بطلوس ملک کے اپنے سروں کو جھکا لیا تب بطلوس نے اپنے
نصرانیوں میں سے ایسے دس ہزار آدمی انتخاب کیے جنکی شجاعت و قوت اور بہادری و دلاوری معروف تھی اور اس
جماعت پر صاحب مالک کھوز کو افسر مقرر کیا اور وہ بڑا کافر طاغی تھا اور اسکا نام برلیقس تھا اور اسکو ایک سونے کا صلیب

دیا اور ایک اور نشان زرد حریر کا دیا انکے بیچ بیچ بزر تار سے صورت شمس مرتسم تھی اور جو چیزین انکے لیے ضروری
تھیں وہ سب کچھ مہیا کر لیا مثل خیمہ ہائے دیباج رنگ برنگ کے اور شامیانے و سراپردے اور گھوڑے کوتل و خچر
وغیرہ جیسا کہ بیت المال و [illegible] گھوڑے [illegible] زین پر پالکھر [illegible] زرنگار رنگ کی پڑی ہوئین اور خچرون پر ظروف طلائی و نقرہ اور خیمے
وغیرہ لدے ہوئے اور صندوقچہ [illegible] سونے چاندی کے پتر جڑے ہوئے (یعنے انمین پوشاک و خلعت فاخرہ
و جواہر وغیرہ بھرے ہوئے ساتھ [illegible] لشکر [illegible] کا روانہ ہوا تو وہ سارے ملوک مع اپنی اپنی فوج کے
پیچھے پیچھے [illegible] ہوگئے یہانتک کہ [illegible] شہر [illegible] سے قریب ہوئے تو بطریق اسکا یا دری و رئیس
وہانکا جسکا نام [illegible] لشکرون کی ملاقات [illegible] بطلیوس نے لشکرون کی میزبانی و مدارات کی تھی اسیطرح
صندر اس نے بھی سبھون کی مہماندری [illegible] اور اپنا ایک لشکر دس ہزار سوار کا صنادید نصرانیون سے تیار کرکے
انکے ساتھ کر دیا اور اپنے لشکر پر ایک بطریق کو جسکا نام [illegible] تھا افسر کر دیا اور یہ شخص بھی شجاعت و قوت اور بہادری
و دلاوری مین بطریق [illegible] کا نظیر [illegible] سب لشکر باہم متفق ہوکر روانہ ہوئے تا آنکہ شہر تیشت کے
نزدیک پہونچے تب وہان کا بطریق رئیس بھی ان لشکر والون کی ملاقات کو آیا اور یہ بطریق بھی رئیس اعظم اور راس
و سر حلبہ بطارقہ حملہ آور کا تھا چنانچہ یہ سب اسیطرح جا بجا سے جمع و مجتمع ہوتے ہوئے چلے جاتے تھے یہانتک
کہ اس سرزمین مین شرقاً و غرباً یہ لوگ مملو ہوگئے (یعنے وہ ساری زمین حد شرقی سے حد غربی تک ان لوگون سے پر
ہوگئی) پس یہ ماجرا ان لوگون کا تھا راوی نے کہا اور احوال اصحاب نبی علیہ السلام کا یہ تھا جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا
کہ جب اہل اسلام قریب قلعہ و بلدہ دہشور کے نازل ہوئے اور وہان عربیون و جاسوسان مسلمین بھی بنی طی و قبیلہ
مذحج سے شیر و کشن تھے اور وہ اپنی زی و ہیئت ان عربون کی سی بنائے تھے جنھون نے تنصر و نصرانیت قبول کی تھی سو وہ
اس لباس مین تردد و تجسس اخبار و تفحص احوال کیا کرتے تھے اور انکے لشکرون مین مختلط ہوگئے تھے اور بڑے زیرک و ہوشمند
تھے کہ از ہمیکدیگر متفرق رہتے تھے پھر جسوقت ان مخبرون نے اسقدر کثرت عساکر کفار کی دیکھی تو انکے تین ایچ
پیچ دامنگیر ہوا راوی کہتا ہے کہ مجھسے روایت کی سنان بن قیس الربعی نے طارق بن مکسوح الفزاری سے انہون
نے زید بن غانم الثعلبی سے اور وہ ان لوگون مین سے ہین جو ان فتوح مین حاضر تھے اور اس واقعہ مین شریک لشکر
خالد بن الولید رضہ کے تھے تو وہ بیان کرتے ہین کہ ہم لوگ جسوقت نزدیک دہشور پہونچکر مرج یعنے جوالی میدان مین
بیٹھے ہوئے اصلاح اپنے احوال کی یعنے صلاح و مشورہ اپنے امور مین کر رہے تھے اور ہنوز رخت سفر بارون
سے آتارے نتھے ناگاہ مردم مخبر و جاسوس آپہونچے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ دشمنون کے لشکر جوق جوق
داخل ہوگئے ہین خالد نے انسے پوچھا کہ تمنے انکے لشکرونکا اندازہ کیا ہے کہ تخمیناً کسقدر ہونگے وہ بولے ہان ہمکو معلوم
ہے کہ وہ دو لاکھ سوار و پچاس ہزار پیادے ہین اور یہ سب بلاد نوبہ و بجہ و بجات سے ہین اور اکثر انمین مردمان

تماشکار و دیگر قبائل مختلف دیار کے ہیں اور سب اپنے بڑے ساز و سامان سے ہیں اور اُنکے ساتھ ایک ہزار تین سو
فیل جنگی ہیں انہیں مردان کارزار سوا ہیں جسطرح روز واقعہ عراق کے واقع ہوا تھا پھر جسوقت امرانے یہ خبر سنی تو مضطرب
ہوئے اور جو لوگ صابر تھے وہ بدستور ثابت قدم رہے اور یہ آیہ پڑھنے لگے قُلْ لَنْ یُصِیبَنَا إِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا یعنے اسے نبی
تو کہدے کہ ہمکو کوئی ضرر نہ پہونچاویگا مگر جسقدر کہ حق تعالیٰ نے ہمارے لیے مقرر و مقدر کیا ہی اور خالد یہ خبر سنکر کہا
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیمِ یعنے ہمکو کچھ توانائی و قوت حاصل نہیں ہی مگر تائید اُس خدا کے جو برتر و عظیم
تر ہی و بعدازان یہ آیہ تلاوت کیا اَلَّذِینَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ إِیمَانًا وَقَالُوا
حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیلُ یعنے وہ ایسے لوگ ہیں کہ لوگون نے اُنسے جو کہا یعنے اُنکو ڈرایا کہ ہر آئینہ دشمن
تمھارے لیے جمع ہیں تو اُنسے تم ڈرتے رہو سو یہ سنکے اُنکے ایمان کو اور زیادہ ترقی ہوئی اور کہنے لگے حق تعالیٰ
ہمارے تئین بس ہی اور وہ کیا خوب مددگار ہی و بعدازان یہ آیت پڑھی کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِیلَةٍ غَلَبَتْ
فِئَةً کَثِیرَةً بِإِذْنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَ الصَّابِرِینَ یعنے اکثر چھوٹی جماعت والے بڑی جماعت والون پر
بتائید خداے عزوجل غالب آئے ہیں اور حق تعالیٰ صابرون کے ساتھ معین و معاون ہی و بعدازان خالد
نے اپنے اصحاب سے کہا کہ یارو اپنے تئین پست ہمت و از پا افتادہ نہ کرو اور صبر و استقامت رکھو کہ حق تعالیٰ
فرماتا ہی وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللّٰہُ مَعَکُمْ یعنے تمھین غالب رہوگے کہ حق تعالیٰ تمھارے ساتھ مددگار موجود ہی اور یہ
جمعیت زیادہ تر جمعیت یرموک سے نہیں ہی اور نہ یہ کثرت زیادہ تر کثرت جنادین سے ہی (یعنے جیسی جمعیتین و کثرتین
ملک عراق مین ہوئین تھین سو اُنسے یہان کا ہجوم و ازدحام زیادہ نہین ہی) و باوصف اسکے تم مالک ملک مصر بھی
ہوچکے وہ مصر جو ان کافرون کے غرور کا سرتاج تھا اور اسکے سوا تم مالک وجہ البحری کے بھی ہوئے ہو اور
انکے ملوک و بطارقہ یعنے امراے سو مردون کو قتل بھی کرچکے ہو و باینہمہ ملک شام و یمن و عراق و حجاز یہ سب
تمھارے قبضے مین آگئے ہین اور تمام بلاد تمھارے تحت تصرف مین ہین اور حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی وَاذْکُرُوا إِذْ کُنْتُمْ قَلِیلًا
فَکَثَّرَکُمُ اللّٰہُ وَکُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَکُمْ مِنْھَا یعنے پہلے تم تھوڑے تھے پھر حق تعالیٰ نے تمکو
بہت کردیا یعنے تمھاری جمعیت کو بڑھادیا اور فرمایا کہ تم لب کنارے غار نار کے یعنے قعر جہنم کے کنارے تھے
پھر حق تعالیٰ نے تمکو اُس سے نکال لیا اور تمھین وہ لوگ ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک ہوکر تمنے قتال
و جہاد کیا اور فرشتون سے تمکو نصرت ملی اور حق تعالیٰ نے زبان نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تمسے وعدہ فرمایا ہی اس
امر کا لَیَسْتَخْلِفَنَّکُمْ فِي الْأَرْضِ یعنے حق تعالیٰ تمکو خلیفہ و مالک کریگا زمین مین اور دوسری جگہ فرمایا ہی
لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِي الْأَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِینَ مِنْ قَبْلِھِمْ یعنے ضرور ضرور ہم اُنکو خلیفہ روے زمین کا
کرینگے جیسا اُن لوگون کو کیا تھا جو اُنسے پیشتر تھے یعنے اہل دین اور علاوہ ان سب باتون کے بڑی بات یہ ہی کہ

تم مین سے جو راہ خدا مین قتل ہوگا لامحالہ اُسکے لیے بہشت ہی کہ روح اُسکی نقل کریگی اُسکے بدن سے طرف روح وریحان
یعنے بجانب آسایش و نسیم خوشبو و رحمت کردگار کے اور مستوجب رضاے پروردگار ہوگا چنانچہ یہ کلام خالد کا
جب لوگون نے سنا تو وفور فرح و سرور سے سبکے منھہ روشن ہوگئے اور سب یکزبان ہوکر بولے ای خالد ہم لوگ
سب تمھارے روبرو حاضر ہین اور ہمنے اپنی جانون کو بطلب رضاے خدا اسکے ہبہ و فدا کیا ہی اور **واقدی** علیہ
الرحمہ نے کہا کہ بعد ازان خالد نے یزید بن مسرح التنوخی کو پاس عمرو بن عاص کے بہت جلد روانہ کیا اور احوال
یہان کا کہلا بھیجا تب عمرو نے بمجرد سننے اس خبر کے اپنے برادر عمزاد خارجہ کو مصر مین بجاے خود مقرر کیا کہ خارجہ مرد
صالح تھا اور سواے اُسکے اور بھی چالیس شہسوار اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مصر خاص مین مامور کردیے اور
خود وہانسے مع چار ہزار سوار کے روانہ ہوئے پھر جب عمرو بن عاص لشکر اسلام مین خالد کے پاس پہونچے تو
مسلمین اُنکے پاس مجتمع ہوئے اور بعد سلام کے کہنے لگے ای امیر ہم تو آپکی جانب سے یعنے بجاے آپ کے کافی تھے
(مراد اس کلام سے یہ ہی کہ آپ نے کیون تکلیف کی اور کس لیے قدم رنجہ فرمایا) تب عمرو نے جواب دیا کہ ہان تمکو ایسا ہی
جانتا ہون ولیکن اسوقت سکونت تمھاری بلاد دشمن مین ہی مجھے سزاوار نہ تھا کہ مین ایسی خبرین یہانکی سُنکر تمسے
تقاعد کرکے بیٹھ رہتا اس کلام سے سائر مسلمین مسرور و شادمان ہوئے اور براے مقابلہ و مقاتلہ دشمنون کے مستعد و آمادہ
ہوگئے چنانچہ ہر روز طلائع سوار و نکا غول غول ہوکر براے شہر دمشق اخبار نکلتے تھے آخر اُسی عرصے مین ایکروز
ایسا ہوا کہ فضل بن عباس بن عبد المطلب اور اُنکا برادر حقیقی عبد اللہ بن عباس او رجعفر بن عقیل برادران
جعفر مثل علی و مسلم و عبد اللہ بن زبیر و سلیمان بن خالد بن الولید و محمد بن فرجہ بن عبد اللہ و عبد اللہ بن المقداد و عبد اللہ
بن عمر بن الخطاب و عبد اللہ بن عمرو بن العاص و عمرو بن سعد بن ابی وقاص و محمد بن سلمہ و عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق
و زیاد بن مغیرہ بن شعبہ اِن سب نے جنگ کی تیاری کردی اور باتباع ان لوگون کے دیگر بزرگوار تقریبًا چار ہزار
ابرار اولاد صحابہ و امراے ذی اقتدار و اولاد صاحبان رایات ذیشان سے اور ایک ہزار جمعیہ سوا مختلط و مختلف
عرب مہاجرین و انصار سے آمادۂ پیکار ہوگئے چنانچہ اپنی زرہین اپنے تنون پر سجے ہوئے اوپچی بنے ہوئے تلوارین
پرتلون مین لٹکائے ہوئے نیزون کو زیر ران دبائے ہوئے سپرین دوش پر لگائے ہوئے اس شان و شوکت سے روانہ ہوئے
تا آنکہ قریب ایک دیر کے پہونچے جو وہان لب جبل واقع تھا اور وہ معروف بدیر مسیح تھا تب اس مقام سے انکشاف
احوال و تفحص اخبار کرنے لگے پھر وہ اسی حال مین مصروف تھے کہ ناگاہ ایک غبار منعقد مثل بگولہ سمت افق آسمان کے
نظر آیا اُسوقت ان اصحاب مین سے ایک نے دوسرے کو دیکھا بعض نے کہا یہ غبار وحشیان صحرا کا ہی اور
بعضون نے کہا اگر ایسا ہوتا تو آخر یہ غبار پھٹکر منتشر ہوجاتا بلکہ یہ گرد لشکر کی ہی اسواسطے کہ جب گھوڑے
دوڑتے ہین تو انکی ٹاپون سے اسطرح کی غبار تتق بستہ اڑتی ہی اور **راوی** نے بواسطہ ابو الزناد و عبد اللہ

وابومالک الخولانی وطارق بن شہاب البجلی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جس عرصہ
مین کہ ہم لوگ فضل بن عباس کے ساتھ اُس معرکہ مین باتین کررہے تھے ناگاہ وہ غبار ہمارے قریب آیا اور اُس
سے دس ہزار سوار نمودار ہوئے اُنکے ہاتھ مین بہت سے نشان اور جھنڈے تھے جس وقت اُن لوگون نے ہمکو
دیکھا تو اپنی زبان مین نعرہ کرنے لگے [illegible] حملہ آور ہوئے [illegible] کہتا ہے اور ایسا
ہوا کہ [illegible] ضرار بن الازور ہم لوگون سے جدا چلے تھے اور اُنکے ہمراہ دوسو آدمی اہل نجدہ و شجاع تھے اور وہ
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ لوگ شاہراہ چھوڑ کر پہاڑ کے راستے سے آتے تھے تو چلتے چلتے
ناگاہ ایک ایسا غبار اُٹھا کہ ہمارے اُنکے درمیان حائل ہوگیا یہانتک کہ وہ ہم تک پہونچنے سے عاجز رہے پھر جب
ضرار وغیرہ نے اُس غبار مین ایک لشکر جرار دیکھا تو اُنکو اپنے اضطرار اور اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا اُسوقت ضرار جب
روبرو نکل آئے اور کہنے لگے لا فرار [illegible] لیکن اعدا نے ضرار وغیرہ کو [illegible]
ندی اور چارون طرف سے گھیر لیا پھر جب اُن جانبازون نے [illegible] دیکھا [illegible]
باستقلال و استقامت تمام [illegible] ثبات کرام اختیار کیا [illegible] اُنکو ہر طرف و جوانب سے تمام
کر لیا فللّٰہ درہم ضرار [illegible] ضرار کو جزاے خیر دیوے [illegible] مقابلہ کیا اور تھوڑی دیر مین
اصحاب ضرار سے ایک جماعت شہید ہوئی ناگاہ [illegible] ضرار کا [illegible] گر گیا تو اعدا نے اُنکو اسیر کرلیا اور اُنکے بقیہ ہمراہیون
سے بھی ایک جماعت کو قید کرلیا اور اُن [illegible] مقابلہ کیا صاحب [illegible] آخران [illegible]
ضرار اور اُنکے اصحاب کی مشکین کسکر اپنے گھوڑون کی [illegible] باندھ لیا اور اُنکو اپنے لشکر اعظم کی طرف روانہ کیا اتفاقاً
اُن قیدیون مین سے ایک شخص مولی معاوی عبد الرحمن بن ابی بکر سے یعنے اُنکا غلام آزاد کردہ جسکا نام سالم تھا چھوٹ
بھاگا اور دوڑتا ہوا اثنائی تمام خدمت مین خالد اور عمرو کے پہونچا تب اُسوقت مسیب بن نجبة الفزاری اور [illegible]
بن عمیرة الطائی برجستہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور دونون نے زمرۂ صحابہ سے ہزار صحابی اپنے ہمراہ لیے اور ایک
شخص اہل جزیرہ مین سے جو اسلام لائے تھے اُنکے ساتھ ہولیا تاکہ غیر شاہراہ کے اُنکو کسی اور راستے سے لیجاوے
چنانچہ وہ لوگ وہان ایک دیر کے قریب جا کر کمینگاہ مین پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے تاآنکہ وہ بطریق جسنے ضرار
واصحاب ضرار کو اسیر کیا تھا نزدیک کمینگاہ سے مع اپنی جماعت کے آپہونچا اور اُسکو ان کمین نشینون کی کچھ خبر نہ تھی
اور نہ کچھ اُنکا اثر و نشان پایا جاتا تھا اُسوقت اُس رہبر نے مسلمانون سے کہا مجھے یقین ہے کہ تم اس قوم پر سبقت
پاؤگے ابھی تم یہین گھات مین چھپے چپکے بیٹھے رہو (یعنے جبتک کہ وہ تمھاری گھات پر پہونچین) اور جسقدر گروہ
ہمراہ ضرار وغیرہ قیدیون کے گئے تھے وہ سب پانسو سوار تھے راوی نے کہا اور ایسا ہوا تھا کہ جب خبر اسیری ضرار
وغیرہ کی خالد و عمرو کو پہونچی تھی اور مسیب و رافع آمادہ تاخت ہوئے تھے اسوقت خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی

سبب انکے وہ غمگین تھی اور اسیری اپنے بھائی کی اُسپر نہایت شاق تھی پھر جسوقت شیب و رافع جماعت صحابہ ہمراہ
لیکر بطلب ضرار روانہ ہونے لگے تو وفور سرور سے اُسکا مُنھ روشن ہو گیا اور وہ بھی مردانہ وار اپنے ہتھیار لگا کر خالد
کے پاس آئی اور اُسوقت قوم روانہ ہوتی تھی تو کہنے لگی اے امیر مین تمسے بواسطہ طاہر و مطہر یعنے خدا کی قسم دیکر سوال
کرتی ہون کہ مجھے بھی ان جانے والون کے ساتھ جانے دو قریب ہے کہ مین اُنکے مشاہدہ و مشاہد مین حاضر و شریک ہون
تب خالد نے مسیب و رافع سے کہا تم لوگ اِس لڑکی کی شجاعت و براعت یعنے اُسکی بہادری کو خوب جانتے ہو اُسکو
بھی اپنے ہمراہ لیلو اُنھون نے کہا سمعًا وطاعةً یعنے ارشاد آپکا ہمنے بگوش دل سنا اور بجالائے آخر وہ بھی ہمراہ
گئی غرضکہ یہ لوگ اُس مقام مین جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جسوقت کمین نشین تھے ناگاہ اُنکو ایک گرد نمودار ہوئی
تب رافع نے کہا یارو ہوشیار ہو جاؤ یہ سُنکے قوم فورًا بیدار ہمت ہو گئی اور قوم فجار کو جالیا اور وہ لوگ بیخبر ضرار
وغیرہ اسیرون کو گھیرے ہوئے چلے آتے تھے اور ضرار اُسوقت لیٹے بازو سے بستہ سے بدت تمالم و اندوہگین تھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے

اَلَا اَبْلِغَا قَوْمِي وَخَوْلَةَ اِنَّنِي + +
وَاَصْبَحْتُ مِنْهُمْ لَا اُعِيْدُ وَلَا اُبْدِي
اَذِلُّ بِهِ الرُّوْمُ اِذْلَالَ نِقْمَةٍ +
دَيَادُ مَعَ عَيْنِي لَكِنْ مُعِيْنًا عَلٰى خَدِّي +

اَسِيْرٌ رَهِيْنٌ مُوْثَقُ الْيَدِ بِالْقَيْدِ +
فَلَوْ اَنَّنِي فَوْقَ الْمُجَلِّ رَاكِبٌ + +
وَاَسْقَيْتُهُمْ اَوْسَطَ الْوَغٰى اَعْظَمَ الْكَبِدِ
فَلَوْ اَنَّ اَقْوَامِي وَخَوْلَةَ عِنْدَنَا +

وَخَوْلِي عُلُوْجُ الرُّوْمِ مِنْ كُلِّ كَافِرٍ
وَقَائِمُ عِنْدَ الْعَضَبِ قَدْ مَلَكَتْ يَدِي
فَيَا قَلْبُ مُتْ هَمًّا وَحُزْنًا وَحَسْرَةً
وَالْزِمْ مَا كُنَّا عَلَيْهِ مِنَ الْعَهْدِ +

(مترجم کہتا ہے کہ قولہ الا ابلغا معمول شعراے عرب ہے کہ اکثر صیغہ مخاطب مین بزیادۃ الف بنابر وزن شعر علی نہج تثنیہ
استعمال کرتے ہین) یعنے اے مخاطب تو میری قوم اور خولہ میری خواہر کو خبر پہونچا دے کہ مین اسیر و بندی ہون اور دست
بستہ قید محکم ہون اور میرے گرد بے دینان روم ہین کہ وہ سب کے سب کافر ہین اور مین اُنکے ساتھ صبح کیا کرتا ہون یعنے
اُنکے ساتھ ہون اسطرح کہ نہ عود کر سکتا ہون نہ بدیا سکتا ہون اور کاش کہ مین اوپر گھوڑے کے سوار ہوتا اور تیز حد سیف
پر دسترس رکھتا یعنے شمشیر آن پر قادر ہوتا تو ہاتھ میرے مالک ہوتے یعنے اُس حالت مین البتہ میرے تئین غلبہ
واستیلا ہوتا کہ مین ذلیل و خوار کرتا روم کو از روے ذلت کینہ کشی و سختی کے اور مین پلاتا اُنکو عین وغا مین جام درد و اندوہ
شدید کا لیس اے دل تو مردہ ہو جا غم و رنج و حسرت مین اور اے اشک میری چشم کے تو چشمہ جاری ہو میرے عارض پر اور کاش
ایسا ہوتا کہ میری قوم اور میری خواہر خولہ میرے پاس ہوتی تو لازم کرتا مین اپنے لیے اُس امر کو جسپر میرا عہد ہے یعنے حمایت
دین اور شہادت واقدی علیہ الرحمہ نے لکہا کہ یہ اشعار ضرار کے سُنکر خولہ اپنی کمینگاہ سے بیساختہ بول اُٹھی کہ اے بھائی
بزرگوار ہر آئینہ حق تعالی نے آپ کی دعا قبول کی اور آپ کی تضرع و زاری و مناجات و انکساری پذیرا فرمائی مین خولہ
حاضر ہون بعد ازان خولہ نے باواز بلند تکبیر کہکر دفعۃً حملہ کیا اور اُسیدم مسیب و رافع بھی تکبیر کرتے ہوئے حملہ آور
ہوئے اور حبیر بن سالم بیان کرتے تھے جب ہم لوگ ہنگام وغا تکبیر کہتے تھے تو ہمارے گھوڑے بھی الہام الہی سے

صدائے تکبیر پر صہیل وشور کرتے تھے پھر اسوقت جب ہم لوگون نے خولہ و رافع ومسیب کے ہمراہ ملکر نعرہ دیا یورش کردیا تو ایک ساعت سے زیادہ نگذری تھی کہ تمام ان دشمنون کو قتل کرڈالا اور حق تعالے نے ضرار اور انکے اصحاب کو اس قید وبند سے مخلصی بخشی پھر ہمنے گھوڑے اس قوم کے اور رخت وسلاح انکے لے لیے اور یہ پہلی انکی غنیمت حاصل ہوئی اور واقدی رحمۃ اللہ نے کہا کہ ہنگام وغا جسوقت ضرار مع اپنے اصحاب کے انسے خلاص ہوئے تھے تو فوراً ایک گھوڑے ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور ایک نیزہ جو پڑا ہوا تھا اسکو اٹھا کر قوم پر حملہ کیا اور یہ اشعار انکی زبان پر جاری تھے

لک الحمد یا مولای فی کل ساعة
وجمعت شملی ثم اشفیت علتی
واترکهم جمعا صرعا علی الثری
مفرج احزانی وهمی وکربتی
فیا ویل کلب الروم ان ظفرت یدی
کرمته فوق الارض من عظم ضربتی
فقد نلت ما ارجوه من کل راحة
سوف اعلوه بالحسام بقیتی

یعنے تیرے ہی لیے حمد وثنا ہے اے میرے مالک ہر حال وہر ساعت مین کہ توہی کھولنے والا اور دور کرنے والا میرے رنج وغم وسختی کا ہے وبتحقیق کہ مین اس مراد کو پہونچا جسکی مین آرزو رکھتا تھا ہر گونہ راحت وآرام سے کیونکہ تونے میرے امور پراگندہ اور میری خاطر پریشان کو جمع کردیا اور میرے آزار کو تونے شفا دی لیس ویل وہلاکی ہے سگان روم کے لیے اگر مجھے انپر دسترس ہوئے اور یہ قریب ہے کہ مین شمشیر اپنے غضب اور کینہ کشی کی انپر بلند کرونگا اور مین ان سب کو یکسر روے زمین پر افتادہ چھوڑ دونگا اپنی ضربت شدید سے جسطرح شکار تیر خوردہ زمین پر تڑپتا ہے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا پھر جب ضرار انشاد اشعار سے فارغ ہوئے تو ناگاہ ایک جماعت سوارون کی شکست یافتہ آملی اور سبب اسکا یہ ہے کہ جسوقت رومیون نے فضل بن عباس پر حملہ کیا تو اسوقت انھون نے اور انکے بنی اعمام نے ملکر انپر ایک نعرہ مارا اور انکو للکار لیا اور انکی کثرت عدد سے کچھ باک نہ کرتے تھے اور انھون نے صبر کیا تھا صبر دلیران گرامی قدر کا اور اسوقت زحمت شدید تھی اور حصول مرام دشوار تھا اور سیل خون روان تھا اور آسمان تیرہ وتاریک تھا یعنے گرد وغبار جنگ گاہ سے اور آسد غم تنور رزم گرم تھا اور مردم دلاور صرف ہمت مین مصروف تھے اور ہنگامہ قتال بڑے زورون پر تھا اور جنگ عظیم برپا تھا اور اس آن کوئی کسی کا انیس وغمخوار نہ تھا جکی لڑائی کی بڑے زور شور سے چل رہی تھی طعن سنان وضرب شمشیر کی بڑی شدت تھی مردم مبارز سرگرم جانفشانی تھے اور جوانان قتال سخت لڈ کرتے تھے گردنین ماری گئی تھین آنکھین نکل پڑی تھین انجام کار دشوار ہوگیا تھا چاند سورج تیرہ وتار ہوگئے تھے اسوقت حال مسلمین کا یہ تھا کہ باعث کثرت مشرکین کے انکے درمیان مین معلوم نہ ہوتے تھے اور ایک دوسرے کو نہین پہچانتے تھے مگر بصدائے تہلیل وتکبیر یا بآواز صلواۃ و درود او بر بشیر ونذیر کے صلے اللہ علیہ وسلم اور حال یہ تھا کہ اس آن فضل نے صبر جوانمردان گرامی قدر کا فللہ در الفضل یعنے حق تعالے فضل کو جزائے خیر دیوے اور انکی نیکوئی زیادہ کرے کہ انھون نے وقت شدت حرب کے بنفس نفیس اپنے کیا خوب چالاکی وچابکی کرتے تھے کہ کبھی صفین میمنہ کی میسرہ پر الٹ دیتے تھے لیفنا و دھر سے ادھر بھگا دیتے تھے

اور کبھی یہ سے میسرہ کے میمنہ پر شتابی دیتے تھے اور وقت جنگ کے اُنکے ہاتھ مین انشان تھا یا غروشان ؑ اللہ ؑ مسلم
بن عقیل وَ اِخوانہٖ یعنے حق تعالی جزاے خیر اور نیکو ئی مسلم اور اُنکے بھائیون کی زیادہ کرے کہ اُنھون نے اُس
شدومد سے قتال کی کہ بسبب قطع اکباد الابطال کے یعنے اس سبب سے کہ اُنھون نے بڑے بڑے دلاورون کے
کلیجے پھاڑ ڈالے اور جگر اُنکے چھید ڈالے تھے تو زمین اُنکی تمام خون جگر سے رنگین ہو گئی وقید شُد سلیمان بن خالد
یعنے حق تعالی جزاے خیر و نیکوئی سلیمان بن خالد کی زیادہ کرے کہ وہ واقعہ دیر یعنے جنگ دیر مین قریب حدود
طبریہ درمیان ایک قریہ موسوم بہ یرموک کے شہید ہوئے اور اُنکے ساتھ عبداللہ بن سعد اور ایک گروہ بھی شہید ہوا
اور قریب ہو کہ اُسکا ذکر آویگا انشاء اللہ تعالی محمد بن مسلمہ انصاری نے بیان کیا کہ تھے یہ مقاتلہ قتال موت کا
کیا تھا اور ہمکو یقین ہوا کہ آخر اسی مقام سے ہو اور جس وقت سے آفتاب برآمد ہوا برابر تا غروب قتال کرتے رہے
اور ہمنے رومیون سے مقتلہ عظیم سے جماعت کثیر قتل کیا چنانچہ فضل بن عباس ایک بطریق یادری عظیم کی طرف بڑھے
اور وہ سوار تھا گویا کہ ایک برج ہونے کا نظر آتا تھا یعنے وہ بلند قامت و مغرق بزرہ تھا) تا آنکہ فضل نے اُسکے
سینے مین بھالا مارا کہ اُسکی پشت سے پار ہو گئی جب یہ حال رومیون نے دیکھا تو اُنکے دلون مین طیش آیا پھر دریا
ہمارے اور اُنکے ہنگامہ قتال گرم ہوا اور اُسوقت مسلمین سے چالیس مرد شہید ہوئے اور مشرکین مین سے تین سو
آدمی مارے گئے اور ہم مین سے کوئی مقتول ہوتا تھا جب تک کہ اُنمین سے ایک جماعت کو قتل نہ کر لیتا تھا پھر
جسوقت ہم اُس معرکہ مین مشغول تھے اور ہمکو یقین تھا کہ موت ہماری اسی موقف مین ہو اور ہم اس جنگ پر خوب
جان لڑا رہے ہونے تھے کہ ناگہان ایک غبار نمودار ہوا اور ایک شور اُٹھا و بعد از آنکہ غبار رایات اسلامیہ و جماعت
محمدیہ سے برطرف ہوا تو زائد از دو ہزار سوار نظر پڑے اور پہلے شہسواران بزرگوار و سرداران ابرار نمایان ہوئے کہ آگے
تو مقداد با ہزار سوار تھے اور دوسرے زیاد بھی ہزار سوار سے تھے پھر اُنکے پیچھے قعقاع بن عمرو و شرجبیل بن حسنہ اور اُنکے دونون
کے ساتھ بھی ہزار سوار تھے تب مقداد نے کچھ درنگ نکی کہ حملہ کیا اور فوج دشمن مین گھس گئے اور یہ اشعار زبان پر جاری تھے

اَلَا اِنَّنِی اَلْمِقْدَادُ فِی الْحَرْبِ صَائِلٌ
وَاَضْرِبُ بِالسُّمْرِ الطِّوَالِ الذَّوَابِلِ
فَلَیْسَ لِسَیْفِی فِی الْاَنَامِ مُبَارِزٌ

وَسَیْفِی عَلَی الْاَعْدَاءِ مَازَالَ طَائِلٌ
وَلِی هِمَّةٌ بَیْنَ الْوَرَی الْعِدَا
وَلَیْسَ لِشَخْصِی فِی الْاَنَامِ مُنَازِلُ

اِذَا اشْتَدَّ الْاَهْوَالُ کُنْتُ اَنَا مَحَا
لَهَا تَشْهَدُ الْاَبْطَالُ بَیْنَ الْقَبَائِلِ
یعنے آگاہ ہو کہ ہر آئنہ مین مقداد ہون

اور حرب مین حملہ آور ہون میری تلوار ہمیشہ دشمنون پر دراز ہو یعنے مین اعدا پر مدام شمشیر علم ہون اور جسوقت ہنگامہ
ہولناک ہوتا ہو تو مین اُسکے آگے آگے ہوتا ہون اور تلوار لمبی پر تلے والی سے قتل کرتا ہون اور میری ہمت بلند درمیان
خلائق اعدا یعنے جمہور دشمنان مین مشہور ہو یہانتک کہ اُنکے مردم دلاور گواہی میری ہمت کی میان قبائل کے
دیتے ہین اور جہان مین کوئی مبارز مقابل میری سیف کا نہین ہو اور نہ میرے کالبد عظیم کے لیے دنیا مین کوئی جایگاہ ہو

یعنے عالم میں میرے مرتبے کی گنجائش نہین ہی یہ اشعار رجز پڑھکر مقداد درمیان فوج دشمن کے گھس گئے اور بعد انکے

زیاد بن ابی سفیان نے حملہ کیا اور یہ اشعار رجز پڑھنے لگے

جَدِّی یَزِیْدُ مِنْ اَشْرَفِ الْعُرْبَانِ + وَابْنُ عَمِّی اَحْمَدُ الْعَدْنَانِ ++
اَطْعَنُ فِیْ کُلِّ کَافِرٍ جَبَانِ ++ وَکُلِّ قَلْبٍ نَاقِصِ الْاِیْمَانِ
اَنَا زِیَادُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ --
مَعِیْ حُسَامٌ ثُمَّ رُمْحٌ ثَانِیْ ++

یعنے مین زیاد بن ابی سفیان ہون میرا جد اشرف عرب مشہور تھا اور پسر عم میرا یعنے میرا برادر عمزاد احمد ہی نسل عدنان سے میرے پاس شمشیر براّن ہی اور نیزہ ہی اُسی شمشیر کا ثانی وہمزاد سو مین تلوار و نیزہ مارتا ہون ہر کافر نامرد کو اور اُن سب کو جنکے قلب ناقص الایمان ہین یہ رجز پڑھکر پھر زیاد بھی دشمنون کے پرے مین گھس پڑے اور میمنہ والون کی صفین میسرے پر اور میسرہ والون کی صفون کو میمنہ پر اُلٹ دیا پھر قلب لشکر مین دھس پڑے اور رومی اُنکے سامنے سے بھاگے جاتے تھے اور اُنکے درمیان تلوارین مارتے ہوئے طولاً و عرضاً یعنے سامنے اور چپ و راست ترکتازی کرتے تھے اور بعد انکے پھر قعقاع بن عمرو التیمی نے انکے

حملہ کیا اور وہ اپنی رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے
مَعِیْ حُسَامٌ یَشْبَرِیْ الْاَدْرَاعَ + اَنَا الْهُمَامُ الْفَارِسُ الْقَعْقَاعُ
اَلَیْثُ هُمَامٌ ضَیْغَمٌ مُطَاعٌ ++
فَتًی اِذَا طَالَ فِی الْحَرْبِ بَاعٌ + وَیَقْطَعُ الْهَامَاتِ وَالْاَضْلَاعَ
یَا وَیْلَ اَهْلِ الشِّرْکِ وَالنِّزَاعِ

یعنے مین بزرگ ہمت شہسوار قعقاع ہون شیر ہمت ہون اور وہ شیر زبردست ہون جسکے سب زیر دست ہین میرے پاس وہ شمشیر ہی جو زرہون کو دور کرتی ہی اسطرح کہ سرون کو کاٹ ڈالتی ہی اور پہلوون کو پھاڑ ڈالتی ہی اور پسلیون کو توڑ ڈالتی ہی ویل اور وائے ہی اے اہل شرک اور ای نزاع کرنے والو جبکہ حرب مین طول ہوا اور لڑائی بڑھ گئی تو پھر رحم و کرم کہان ہی راوی کہتا ہی کہ پھر اُنکے بعد شرحبیل بن حسنہ نے حملہ کیا اور رجز مین یہ ابیات اُنکی زبان پر جاری تھے + اَلَا یَا عُصْبَةَ الْاِسْلَامِ صُوْلُوْا + بِلَدْغِ السَّمْهَرِیِّ وَالرُّمْحِ الطَّوِیْلِ وَذُوْقُوْا فِی الْوَغَا قُوْتًا کِرَامًا + وَعَنْهُمْ فِی الْمَعَامِعِ لَا تَزُوْلُوْا + یعنے ای پہلوانان و جوانمردان اسلام حملہ کرو دشمنون پر تیغ تیز و صیقل کردہ سے اور چکھاؤ انکو حوض موت سے یعنے انکو جام ہلاے مرگ بلاؤ آشکارا اسکے مراد یہ ہی کہ انکو قتل کرو للکار کر ضرب نیزۂ دستی اور طعن سنان دراز سے اور رہ جاؤ تم جنگ مین اُس حالت مین کہ تم قوم گرامی ہو اور سختیون مین اُنسے تم اپنے پاؤن پیچھے نہ ہٹاؤ اور قدمون کو لغزش نہ دو راوی کہتا ہی کہ بعد ازان بقیہ سواران مذکور (یعنے وہ دو ہزار جو مقداد و زیاد کے ہمراہ تھے اور وہ ہزار سوار جو قعقاع و شرحبیل کے ساتھ تھے) پیہم آگے پیچھے آ پڑے اور اُسوقت زیاد اُس قوم مین گھسے ہوئے تھے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہی چنانچہ اُنھون نے قصد اُس لطریق اعظم کا کیا جو مالک بیا الکبری تھا اور اُسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ بائین شانے سے اُسکی نوک چمکتی نظر آتی تھی تب اُسوقت مسلمانون مین یکبارگی ایسا شور تکبیر کا بلند ہوا اور صداے کوہ سے آواز تکبیر آنے لگی اور صدمۂ سم اسپان یعنے گھوڑون کی ٹاپون سے زمین ہلنے لگی اور ہر ایک امیر لشکر نے ہر ایک لطریق پر حملہ کرکے اُسکو قتل کیا

پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ ساری فوج دشمن کی پسپا ہو کر بھاگ نکلی اور فرار سے پناہ لی کوئی ایک دوسرے کو خبر
نہ کرتا تھا اور مسلمانون نے انکا تعاقب کیا اور قتل و اسیر کرتے جاتے تھے یعنے بعضون کو مار لیتے تھے اور بعضون کو
بندی کر لیتے تھے یہانتک کہ وہ فوج ہزیمت خوردہ گریزان گریزان عقدہ دمیدہ وم مین پہونچے اور راوی کہتا
ہے کہ جسوقت ضرار اور انکے اصحاب آگے بڑھتے ہوئے بڑے تھے کہ ناگاہ روم بھاگ نکلے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہے
اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا تو کتنون کو قتل کیا اور کتنون کو گرفتار و قید کر لیا اور ان مسلمانون کو حال ضرار اور
انکے رفقا کا کچھ معلوم نہ تھا پھر جسوقت ان لوگون نے ضرار اور انکے رفیقون کو دیکھا تو بعد سلام کے انکو مبارکبادی
سلامتی کی دی اور ان سے ماجراے ستیز و گریز دشمنون کا اور قتل و قید کر لینا اپنا بیان کیا بعد ازان پاس مسیب اور
انکے اصحاب کے سب جمع ہوئے اور انکو جاے معرکہ اور جاے مقتولون کی دکھلائی یعنے رزمگاہ اور قتل گاہ
انکو نشان بتایا تب وہ سب بے نہایت خرم و شادمان ہوئے اور راوی کہتا ہے جسوقت فضل مع اپنے اصحاب
کے بعزم طلاعہ یعنے گشت و نگرانی کے برآمد ہو کر خالد اور عمرو سے ملاقات کرتے ہوئے روانہ ہو گئے تو خالد نے عمرو
سے کہا یا ابا عبداللہ بیشک فضل اور اصحاب خاص اسکے عزیز و مکرم تر ہین بہ نسبت عامہ مسلمین کے جو اسکے ہمراہ ہین اور
مجکو اندیشہ ہے اس بات کا کہ شاید طلیعہ رومیون کا نکلا ہو تو ہمارے اصحاب کو ضرر پہونچاوینگے یہ سنکے عمرو نے کہا اے
ابو سلیمان میری خاطر مین بھی یہی خطور ہوا تھا آخر اس باب مین تمھاری کیا راے ہے خالد نے کہا میرے نزدیک
راے یہ ہے کہ انکے پیچھے ایک دوسرا طلیعہ روانہ کرو تب عمرو نے کہا یہ راے بہتر ہے بعد ازان عمرو نے زبیر بن العوام
و ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما کو طلب کر کے اس مشورہ سے مطلع کیا پھر جب وہ دونون آمادہ روانگی ہوئے
تو خالد نے بھی ارادہ کیا کہ انکے ہمراہ سوار ہو جاوین مگر زبیر نے انکو منع کیا اور قسم کھائی کہ مین خود ہی جاؤنگا تمکو جانے
نہ دونگا پھر زبیر اپنی ہمراہی کے لیے سوارون کو انتخاب کر کے روانہ ہوئے تا آنکہ قریب رزمگاہ پہونچے اور جماعت مسلمین
سے جو ہمراہ فضل بن عباس کے تھے ملاقات ہوئی تو وہ اسوقت روم کو شکست دے چکے تھے جیسا کہ ابھی ہمنے ذکر کیا
ہے بعد ازان مسلمانون نے تمام اسباب سلاح اور گھوڑے وغیرہ جمع کیے پھر وہان سے خوشی بخوشی اور اپنے اعدا پر ظفر پا لی
سے بامسرت و خرمی طرف اپنے اصحاب کے اپنی لشکرگاہ کو پھرے راوی نے کہا جب غازیان جرار سالماً و غانماً
اپنے لشکر مین پھر آئے اور انکے ساتھ چھ سو اسیران روم تھے تو بروقت پہونچنے کے مجاہدون نے بآواز بلند ذکر تہلیل و تکبیر کا اور
اوپر بشیر و نذیر کے درود و سلام کا اعلان کیا پھر سائر مسلمانان لشکر ان کلمات طیبات مین شریک و ہمزبان ہوئے
اور جب ان لوگون نے انکے ہمراہ اسباب غنیمت معاینہ کیا اور بندی روم کے دیکھے تو انکو اسکی بڑی خوشی ہوئی پھر التسلیم
سلام علیکم ہونے لگی پھر عمرو بن عاص اور خالد بن الولید اور سائر امراے کبار سے ملاقات ہوئی اور سب نے اس نصرت و
فیروزی سے تفاؤل کی اور اسکو شگون نیک سمجھے پھر قیدیون کو پیشگاہ عمرو و خالد کے حاضر لائے اور جب شب ہوئی

تو اس میدان مین آگ کی روشنی کی اور ساری رات تلاوت قرآن مین بسر ہوئی اور خداوند منان کی جناب مین تضرع
و الحاح کرتے رہے اور کوئی انمین خالی اس سے نتھا کہ وہ رکوع وسجود مین تھا اور راوی کہتے ہیں کہ یہ ماجرا تو جبلہ ابن
فیروزمند کا ہی اما منہ زبان روم سو وہ اپنے پادریون اور ملوک کے پاس جا پہونچے اور انکو خبر اپنی سرگذشت کی
سنائی تو انکو اپنے مقتولون کا بڑا صدمہ ہوا اور اپنے لوگون کی اسیری بہت شاق ہوئی تب انھون نے تیاری جنگ کی
کردی کہ اپنے ساز و اسباب حرب سے اپنے تئین آراستہ کیا اور اپنے گھوڑون پر اور اونٹون ہاتھیون پر سوار
ہوئے اور کوچ کیا اور قطع مسافت مین شتابی و تیزروی کرتے تھے اور بڑی دھوم سے طبل و نرسنگے اور جھانجھ
وغیرہ باجے جنگی بجاتے جاتے تھے اور قیس بن حارث نے بیان کیا کہ مسلمانون نے بعد اس واقعہ کے ایک روز
وہان مقام کیا اور حال یہ تھا کہ امرایان پر شان و دلاوران جانفشان ہر روز سوار ہو کر ہر سمت واسطے
استکشاف اخبار کے دور دور نکل جاتے تھے چنانچہ جس روز ہمارا وہان مقام تھا اسکے دوسرے روز ہم لوگ
بیٹھے ہوئے تھے اور طلیعہ ان بہادرون کا گشت کے لیے گیا ہوا تھا اور وہ ہر طرف نظر کرتے تھے کہ ناگاہ ایک غبار
اٹھا ہوا دیکھا پھر جب وہ افق آسمان کی طرف مرتفع ہوا تو انبوہ آدمیون کا اور ہجوم گھوڑون کا نظر آیا کہ وہ مانند
ملخ کے پران اور مثل سیل کے روان چلے آتے تھے اور ازدحام اسپان سخت ہجام سے اور انکی ٹاپون سے زمین ہلتی تھی
یہ دیکھکر وہ لوگ جو گشت کو نکلے تھے پھر پڑے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس حال سے خبر دی اسوقت لشکر مین منادی
نے ندا دی کہ اَلنَّفِیْرُ اَلنَّفِیْرُ یَا خَیْلَ اللّٰہِ ارْکَبُوْا وَفِی الْجَنَّۃِ ارْغَبُوْا وَفِی الثَّوَابِ اطْلُبُوْا یعنے کوچ ہے کوچ ہے اے لشکر خدا سوار
ہو اور خواہش جنت مین شتاب روی اور طلب ثواب مین جلدی کرو یہ سنتے ہی جملہ مسلمان اپنے ہتھیارون کی طرف
دوڑ پڑے اور اپنی زرہین پہننے لگے اور اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور نشان بلند کیے اور جھنڈے پھریرے کھول دیے
اور زینت ساز ہاے حرب سے آراستہ ہو گئے اور اپنے دلون کو آلودگیہاے تعلقات سے پاک کیا اور اپنی
جانون کو خدا کے لیے بیچ ڈالا اور تھوڑی دیر نہ گذری کہ سب تمام تر مستعد ہو گئے اور خالد و عمر یہ دونون کھڑے
ہوئے تعبیہ و ترتیب لشکر کرتے تھے کہ نیزہ بازون بھالے والون کو قلب لشکر مین کیا مثل فضل بن عباس اور انکے
برادران عمزاد سادات بنی ہاشم سے کہ وہ جعفر و مسلم و علی[1] اولاد عقیل بن ابی طالب تھے اور زیاد بن ابی سفیان الحارث
اور مثل انکے دیگر دلاوران تہمتن و رستم نژاد تھے اور جناح ایمن یعنے لشکر کے داہنے بازو پر زبیر بن العوام اور مقداد
بن اسود الکندی اور مسیب بن نجیبہ الفزاری کو مقرر کیا اور جناح الیسر یعنے لشکر کے بائین بازو پر قعقاع بن عمرو التمیمی
و ہاشم بن مرقال و غانم بن عیاض الاشعری و ابوذر الغفاری و جابر بن عبد اللہ انصاری وغیرہ کو مامور کیا اور خالد
و عمر و قلب لشکر مین قائم رہے اور ان دونون کے ساتھ عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق و عبد اللہ بن عمر بن الخطاب تھے
و نیز عقبہ بن عامر الجہنی و بقیہ امراے صحابہ صاحبان اعلام جو کہ ہمرکاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معرکہ غزوات

[1] علی یعنے ابن فضل ۱۲

مین حاضر تھے اور عبد اللہ بن زید نے ابو امامہ سے جو صاحبان رایات مین سے تھے روایت کی کہ وہ کہتے تھے جسوقت
ہم لوگ مصروف بترتیب لشکر تھے ناگاہ ہمنے دیکھا کہ لشکر مسلمین کے نشان کھلے اور نیزے انکے ظاہر ہوئے اور آنکی
زینت زرق و برق کی نظر آئی اور اُنکے صلیب بلند ہوئے اور اُنکے کلمات کفر کی آوازین آنے لگین یعنے جن الفاظ سے
وہ استمداد بغیر خدا کرتے تھے گوش زد ہونے لگے اور اُنکے فیلان جنگی آگے بڑھے اور سوار و پیادے انکے قتال کے
لیے پیش قدمی کرنے لگے پھر جب مسلمانون نے یہ حال مشاہدہ کیا تو اپنی نیتون کو خالصًا لوجہ اللہ خالص کیا اور جو کچھ
انھون نے ساز و سامان لشکر عدو کا دیکھا اُس سے انکو مطلق ہول و ہراس نہوا اور اپنے خالق سے تضرع و دعا
کرتے تھے اور اپنے مالک سے استغاثہ و استعانت مین مشغول تھے اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے
درود و سلام بھیجتے تھے اور اسی شان سے چلے جاتے تھے یہانتک کہ قوم مشرکین سے قریب ہوئے اور انکو اپنے
پیش نگاہ معاینہ کیا پھر جب مشرکین سے سامنا ہوا اور دونون طرف سے دیکھا دیکھی ہوئی تو یکبارگی مشرکون نے
اپنے گھوڑون کی باگین روک لین اور ہاتھیون کی زنجیرین تھام لین اسلیے کہ حق تعالے نے اُنکے دلون مین ہیبت
ڈالدی کہ وہ رعب مین آگئے پھر بعد ازان ایک بطریق عظماے بطارقہ سے یعنے ایک رئیس اُنکے بڑے رئیسون مین
پرے سے باہر نکلا اور وہ ایسا تھا گویا کہ ایک برج استوار تھا اور زینت و آرائش مین مستغرق بزرتار تھا اسطرح
کہ اُسکے بدن سے سواے گرد اگرد حلقہ چشم کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا اور اُسکی ہمراہی مین عرب متنصر تھے یعنے وہ عرب
جنھون نے تنصر اختیار کیا تھا پھر وہ بطریق اپنا سر اونچا کرکے پکارنے لگا اے معاشر عرب تم کسیکو اپنے مین سے
براے گفتگو ہمارے بادشاہ کے پاس بھیجو تب یہ سنکر مسلمانون نے خالد اور عمرو کو اس بات کی خبر دی تب خالد نے چاہا
کہ وہ آپ جاوین مگر امراء نے انکو اس ارادے سے منع کیا اسوقت مقداد بن اسود اُٹھ کھڑے ہوئے اور قسم کھائی
کہ سواے میرے اور کوئی نجاوے تب خالد اور عمرو نے کہا کہ اے ابا عبد اللہ جاؤ دیکھو آن بیدینون کو کیا کہتے ہین
اور تم انکو دعوت و طلب کرو طرف اُس کلمۂ اخلاص کے جو رستگاری دینے والا ہے روز قصاص کے یعنے
انکو تم شہادت وحدانیت خدا اور رسالت مصطفے کی طرف بلاؤ کہ موجب نجات روز قیامت ہے پس اگر وہ قبول
اسلام سے انکار کرین تو وہ کمترین فرمان بردارون کی طرح اپنے ہاتھون سے جزیہ گذرانین یعنے بطریق نذر پیش
کرین اور وہ اس امر سے سرتابی کرین تو ہم اُنسے قتال و مقاتلہ کرینگے یہانتک کہ حق تعالی درمیان ہمارے اُنکے حکم کرے
کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے غرض کہ مقداد اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر روانہ ہوئے یہانتک کہ اُس بطریق کے پاس
پہونچے اور اُسکا نام بولص اور وہ مالک شہر کفور تھا اور وہ طاغی لطلیوس بادشاہ کے خاصگان مین سے تھا
اور اذن بادشاہی اور اجازت رئیسون سے آیا تھا پھر جسوقت اُسنے مقداد کو دیکھا تو بزبان عربی کلام کرنے لگا
اور کہنے لگا اے بدوی یعنے اے مرد صحرائی تو ہی اپنی قوم کا امیر ہے مقداد نے کہا نہین مین امیر نہین ہون تو اس بطریق نے کہا

[illegible] مقداد
[illegible] بولص

پھر مین طلب نہین کرتا ہون مگر امیر قوم کو تاکہ جو کچھ میرے تئین اُس سے پوچھنا ہی دریافت کرون بلکہ امید ہی کہ تو ہی درمیان ہمارے اور اُنکے مصلح ہو یہ سُنکے مقداد نے کہا تجھے جو کچھ پوچھنا ہو مجھسے پوچھ لے اور جو تیرا ارادہ ہو مجھسے ظاہر کر کیونکہ ہم وہ قوم ہین کہ جب ہم مین سے کوئی شخص کوئی امر کرتا ہی اور اُسمین خیر خواہی دین کی اور اصلاح مسلمین کی ہوتی ہی تو کوئی مسلمانون مین سے اُسکا انکار نہین کرتا ہی اور اُس امر کو جسکا وہ قول کرتا ہی امیر بھی اُسی کو پذیرا رکھتا ہی سو چاہیے کہ تو اپنے امر اور اپنے ارادے سے مجھے مطلع کر اُسنے کہا مجھسے کوئی شخص کلام نہ کرے سوا امیر کے اور اگر وہ مجھسے خوف کرتا ہو تو مین اپنا ہتھیار رکھدون تب مقداد اُسکی ایسی باتون سے ہنس پڑے اور کہنے لگے او دشمن خدا اگر تو اور تجھ ایسے بہت سے لوگ ہتھیار بند ہون تو ہمکو اُنسے فکر و اندیشہ نہین ہی کیونکہ اگر ہم مین کا ایک بھی تمھارے ہزار مین ہو تو وہ بے باکانہ اپنے تئین تم مین ڈال دیگا اور اُسکو اس بات کی کچھ خطر و پروا نہو گی اسلیے کہ معونت منجانب اللہ ہی اور حال یہ ہی کہ ہم لوگ موت پر جان لڑاتے ہین اور مرنے پر دل رکھتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ یہ دُنیا فانی ہی اور وجہ اللہ یعنے جہت خداشناسی و رضامندی اُسکی ہمیشہ باقی ہی پس تجھکو جو کچھ کہنا منظور ہو بیان کر اُسنے جواب دیا کہ سوا امیر قوم کے اور کسی سے مین کلام نہ کرونگا یعنے اپنا مکنون و مرکوز خاطر دوسرے سے بیان نکرونگا زیادہ برین طول کلامی و فضول گوئی سے درگذر تب مقداد نے کہا اے شخص ہمارے یہان دو امیر ہین ایک تو متوفی الامر یعنے مالک امور ہی اور دوسرا سردار فوج کش یعنے مقدم الجیوش ہی تو ان دونون مین کسکی نسبت ارادہ کرتا ہی اُسنے کہا تم ان دونون کے نام مجھے بتاؤ مقداد نے کہا اما وہ شخص جو مالک امور ہی اُسکا نام تو عمرو بن العاص ہی اور سالار فوج کا نام خالدؓ بن الولید ہی اُسنے کہا مین خالد کا طلبگار ہون کیونکہ مین نے اُسکے اکثر امور خیر سُنے ہین اور برادران زمانہ اہل روم اُسکے عجائب کثیرہ بیان کرتے ہین اور راوی کہتا ہی کہ اِس لعین نے ذکر خالد کا سُنا تھا کہ وہ سردار ہی تو وہ اپنے دل مین یہ آرزو رکھتا تھا کہ مین خالد کو بحیلہ طلب کرکے اُس سے عہد شکنی کرون تو کیا عجب ہی کہ مین اُسکو قتل کرون اور اُسمین دو فائدے ہین ایک تو میرے لیے تمام روم پر فخر ہوگا دوسرے عرب کا غرہ ٹوٹ جائیگا اور جمعیت اُنکی پریشان ہو جاوے گی اور اگر مجکو اس امر پر قدرت نہوئی تو اُسکا خطاب سنونگا کہ وہ کیا کہتا ہی اور کیا چاہتا ہی آخرکار مقداد نے وہانسے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری اور خالدؓ کی طرف پھرے اُسوقت خالد نے اصحاب سے کہا دیکھو آخر مقداد پھرے آتے ہین کیونکہ اُس دشمن خدا کا قصد کسیکی نسبت نہین ہی مگر مجھسے ورنہ وہ جو مجھی کو طلب کرتا ہی تو مین اُسکے پاس جاتا ہون اگر مین اُس سے غدر و مکر دیکھونگا تو مین اُسکی روح اُسکے بین کتفین سے نکالونگا یعنے اُسکی جان لونگا اور اِس امر پر مین استعانت بخدائے عزوجل کرتا ہون چنانچہ جسوقت خالد یہ باتین کہہ رہے تھے ناگاہ مقداد آپہونچے اور خالد و عمرو سے جو امر گذرا تھا بیان کیا تب اُسیوقت خالدؓ بسرعت تمام اُٹھ کھڑے ہوئے اور نکل پڑے اور اُسیدم وہ زرہ حربی پہنے ہوئے

تھے آخر انکے اصحاب مین سے جو بزرگوار تھے وہ دامنگیر ہوئے مگر خالد نے قسم کھائی کہ جا امیر اُسکے پاس لا بدونا گزیر ہی
یہ کیا کہ تب ابی تمامتر روانہ ہوگئے تا آنکہ اُسکے روبرو اور مقابل جا پہونچے پھر جب اُسنے خالدؓ کو دیکھا کہ وہ اُسکے سر پر جا پہونچے
تو ادلًا اُسنے اپنی جان کی نگہداری کی یعنے اپنے بچاؤ کی فکر کی بعد ازان اُسنے ارادہ کیا کہ کچھ کید و مکر کرکے خالد پر حملہ کرے
چنانچہ خالد نے اُس سے خطاب کیا کہ ای بطریق مین خالد موجود ہون تو اپنی حاجت اور جو غرض لایا ہی بیان
کر اور خبردار خیال خدع و غدر کا اپنے دل سے دور رکھ کیونکہ ہم خداع کے اصل تجربہ کار ہین یہ سُنکے بطریق نے
کہا ای خالد جو کچھ تیرے ارادے مین ہو ظاہر کر اور درمیان ہمارے اور اپنے نزدیکی کر یعنے اصلاح کر اور تو دمیون
کی خونریزی سے پرہیز رکھ اور خوب جان لے کہ تو اِس بات سے سوال کیا جائیگا یعنے اِس خونریزی کی بازپرس ہوگی
اور فردا ے قیامت پیش خداے عزوجل تو گرفتار کیا جائیگا پس اگر تو کچھ مال دنیا سے خواہش رکھتا ہی تو ہمکو اُس سے
تُمہیں بخل نہین ہی کہ ہم صدقہ و خیرات اپنا اور اپنے اصحاب کا تجکو البتہ دیوینگے اِسلیے کہ ہمارے نزدیک خوب ثابت
ہی کہ جہان مین کوئی گروہ خلائق تمسے زیادہ تر عاجز و خستہ حال نہین ہی اور ہمکو خوب معلوم ہی کہ تم لوگ اپنے بلاد مین
قبل اِس سے کہ تمنے فتح بلاد کی ہو قحط مین مُبتلا تھے اور بھوکون مرتے تھے اور لاغری سے دم توڑتے تھے اور اب تم مالک
بلاد ہوئے اور گوشت کھاتے کھاتے تمھارے پیٹ بھر گئے موٹے ہوئے اور تم سوار ہوئے اُن گھوڑون پر جو زین
زرین سے آراستہ ہین اور تلوارین جوہر دار پر تلون مین لٹکائین اور بعد فقر و فاقون کے سیر و آسودہ ہوگئے
سو اگر تم ہمسے کچھ مانگتے ہو تو ہم تمکو بخوشی خاطر دیتے ہین بشرطیکہ تم ہمارے بلاد مین کچھ طمع نہ کرو جیسا کہ تمنے دیگر
بلاد مین طمع کی ہی پس اگر ہمسے کسیقدر پر قناعت کرو تو لو چنانچہ جسوقت خالدؓ نے اُسکے مقالات سے ایسی باتین
شوخی و بیہودہ گوئی کی سُنین تو طیش مین آکر کہنے لگے او سگ نصرانی نجس ترین اُن لوگون سے جو ما معمودیہ یعنے
جو آب پاشیدہ سے غوطہ دیلے اور تر کیے جاتے ہین (یہ کنایہ ہی عمل نصاریٰ سے کہ جب کسیکو نصرانی بناتے تھے
تو اُسپر پانی چھڑک کر تر کرتے تھے اور اِس عمل کو فرہ بپتسما کہتے ہین) آگاہ ہو کہ ہر آئینہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمارے
لیے اپنے نبیؐ کو بھیجا اُسنے ہمکو گمراہی سے رہنمائی کی اور ہمکو جہالت سے نکالکر خداشناسی بتائی اور ہمکو حق تعالیٰ
نے اسقدر دسترس بخشی ہی اور ہمارے تئین ایسا غنی کر دیا ہی کہ ہم تمھارے صدقات سے مُستغنی ہین بلکہ ہمارے لیے تمھارا
سارا مال و منال اور تمھاری زنان اور تمھارے فرزندان کو حلال و مُباح کر دیا ہی ہمکو تمسے کچھ حاجت نہین ہی
مگر یہ کہ تم کہو لا اِلٰہَ اِلّا اللہ مُحمّدٌ رَسُولُ اللہ یعنے سواے اُس خدا کے کوئی دوسرا خدا نہین ہی اور محمدؐ رسول فرستادہ
اُسی خدا کا ہی غرضکہ تم لوگ وحدانیت خدا کا اِقرار اور رسالت مصطفےٰؐ کا اعتراف کرو تو تمھارے حق مین آزردگی
دنیا و دین کے بہتر ہی اور اگر تم اقبال اِس امر سے اِنکار کرو تو پھر تم اپنے ہاتھون سے کمترینون کی طرح جزیہ پیش کرو اور
اگر اداے جزیہ سے سرتابی کرو تو پھر ہمارے تمھارے درمیان مین تلوار حکم قاطع ہی تا وقتیکہ حق تعالیٰ کوئی حکم نازل

ذکر شوخی و زبان درازی بطریق نصیحتین اہل اسلام

جواب باشتنہ

کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہی اور حکم اُسکا یہ ہی کہ وہ جسکو چاہے فتح و نصرت عطا کرے اور حال یہ ہی کہ ہمکو تو حرب و قتال
محبوب تر ہی اور صلح سے زیادہ تر ہمکو جنگ و جہاد مرغوب ہی اور یہ جو تیرا گمان فاسد ہی کہ کوئی گروہ خالق تیرے
نزدیک ہمسے زیادہ عاجز و خستہ حال نہین ہی تو ہمارے نزدیک تو اور تیرے اصحاب بمنزلہ گان ذلیل و خوار
کے ہین اسوجہ سے کہ دیکھو ہم مین سے تن تنہا تم ہزار تن سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا ہی اور یہ طرز کلام تیرا اور یہ طریقہ خطاب
جو تو کرتا ہی شایان اُس شخص کے نہین ہی جو طلبگار صلح کا ہو یعنے طالب صلح کی ایسی گفتگو نہین ہوتی ہی اور اگر تیری
یہ آرزو تھی کہ جس حالت مین اپنے اصحاب سے مین جدا و تنہا ہون اُسوقت تو میری ملاقات کرے تو یہ طمع تجھسے
بعید ہی یعنے اگر میری تنہائی سے تیرا ارادہ میری گرفتاری کا ہی تو یہ خیال تیرا خام ہی اور یہ تمنا تیری تجھسے بہت دور ہی
اور ہان اگر میری تنہائی مین تیرے تئین مجھسے ارادۂ قتال ہی تو یہ ابھی تیرے نزدیک ہی یعنے مین تیرے پاس تن
و تنہا موجود ہون اور حال یہ ہی کہ مین اکیلا تیرے لیے اور تیرے اصحاب کو کافی ہون انشاء اللہ تعالی بالآخر جسوقت
بولص نے یہ کلام خالد کا سنا تو غصے سے زین پر اپنے سُرین سے کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا میرے پاس تیرا جواب سوا
اس تیغ کے نہین ہی یہ کہا اور اپنی تلوار میان سے کھینچکر خالد پر آیا اور تیز دستی سے اپنا ہاتھ خالد کے دامن زرہ اور
اُن کے کمر پٹکے مین ڈال دیا اور اُسکے ہمراہیون مین سے بھی بعضون نے دامن اور پٹکہ مضبوط تھام لیا پھر وہ بطریق
بطریق استغاثہ و استعانت کے اپنے اصحاب کو پکارنے لگا کہ جلد دوڑو اور لو اسکو کہ صلیب نے مجکو اس امیر عرب
پر قدرت دی ہی یہ فریاد و صدا اُسکی لشکر بطارقہ اُسکے اصحاب ہر جانب سے دوڑ پڑے اور ایک گروہ عظیم انبوہ
جو دو سو سوار سے زیادہ تھے نکل آئے پھر وہ سب تلوارین گھسیٹ کر خالد پر ٹوٹ پڑے اور جب خالد نے اُن سبکو
اپنی جانب آتے دیکھا تو دفعۃً اپنے گھوڑے کو ڈپٹ کر اور شیرون کی طرح جھپٹ کر ایسی جست ماری کہ اپنے تئین پاس بطریق
کے قبضے سے چھوڑا لیا پھر اِسکے بعد رومنے آکر ہر طرف سے گھیرا اور ایک و رغول آپہونچا تو اُس عالم مین خالد تیغ زنی چپ و
راست کر رہے تھے اور وہ دشمن خدا بولص اپنے لوگون کو للکار رہا تھا کہ وا ہے ہو تم پر اسکو جلد پکڑ لو پیشتر ازانکہ وہ تمھارے ہاتھ
سے جاتا رہے اور قبل اِس سے کہ وہ تمکو ہلاک کرے اور راوی کہتا ہی جسوقت خالد سرگرم قتال تھے تو اُسدم ضرار و فضل
بن عباس و علی بن عقیل و عبداللہ بن جعفر و عبداللہ بن عمرو بن العاص و عبداللہ بن طلحہ و عبداللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد
رضی اللہ عنہم یہ سب امرا و امرازادگان الگ ایک تو وہ یعنے ایک ٹیلے پر قریب لشکر روم کھڑے تھے جب انھون نے
رومیون کو دیکھا کہ اُنکے ہاتھون مین تلوارین ہین اور خالد کو گھیرے ہین تو گھوڑون کو ممیز کرتے اور تیز دوڑاتے ہوئے آپہونچے
اور اُن مین جو شخص گھوڑا اسرپٹ پھینکتا ہوا پہونچکر سرگرم دغا ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور اُسوقت یہ اشعار رجزیہ پڑھتے تھے

عَلَیْکَ رَبِّي فِي الْاُمُورِ مُتَّکَلِي ++ وَارْفَعْ عَنِّي سَیِّدِي کُلَّ الزَّلَلْ +
اِغْفِرْ ذُنُوبِي اِنْ دَنَی مِنِّي الْاَجَلْ
اَنَا ضِرَارُ الْفَارِسُ الْقَرْمُ الْبَطَلْ
رَبِّ وَفِّقْنِي اِلیٰ خَیْرِ الْعَمَلْ ++
بَاغِي عَلَی الْاَعْدَاءِ اَضْحَی مُتَّصِلْ

وَمَعْ بِسَيْفِي الرُّوْمَ حَتّٰى يَنْجَلِي ٭ مَالِي سِوَاكَ فِي الْاُمُوْرِ مِنْ بَعَلٍ ٭ یعنے اے میرے پروردگار تجھی پر مین اعتماد و تکیہ کرنے والا ہون میرے گناہون کو بخشدے کہ ہر آئینہ اجل مجھسے قریب ہے اور اے میرے پروردگار مجھے عمل نیک کی توفیق دے اور اے میرے سید و مالک میرے لغزش قدم یعنے گناہون کو مجھسے درگذر کر اور مشاد دے مین ضرار شہسوار و عظیم دلیر کارزار ہون جست مارنے والا ہون عدا پر اور طالع متصل ہون یعنے بار بار مقابلے پر آنے والا ہون مین اپنی تلوار سے روم کا استیصال کرون یہانتک کہ وہ مضمحل و عاجز ہو جاوین (مترجم کہتا ہے یہ تین مصرعے بر سبیل رجز ہین چنانچہ مصرعہ چہارم مین پھر رجوع بدعا ہے) الہی میرے تئین سوائے تیرے کسی سے کچھ اُمید نہین ہے اور واقدی رحمہ اللہ نے بواسطہ طرق اپنے رواۃ کے نافع بن علقمہ یربوعی سے روایت بیان کی وہ کہتے ہین کہ مین روز جنگ روم درمیان میدان دمشق کے لشکر عمرو بن العاص مین حاضر تھا تو جسوقت ہماری نگاہ روم کے لشکرون پر تھی ناگاہ ہمنے دیکھا کہ تلوارین تنی ہین اور خالد کو رومی گھیرے ہین تو دفعۃً مردان شجاعان میمنہ والون مین سے ہم ایک گروہ انکی طرف دوڑ پڑے اور جاملے اتفاقاً اُسوقت وہ شخص جسکا ذکر ہم ابھی کر چکے ہین یعنے ضرار بن الازور اُس گروہ غدار پر سبقت کر چکے تھے پس اول جس شخص نے روم پر اقدام کیا وہ ضرار تھے اور وہ تیغ بکف و عریان تن یعنے بے زرہ مثل شیر کے نعرہ کرتے تھے پھر جب قوم انکے پیچھے جا پہونچے اور وہ آگے آگے تھے اور اپنے گھوڑے پر شیر کی طرح جھومتے اور جھپٹے ہوئے چلے جاتے تھے اور تلوار تولے ہوئے بولص پر حملہ آور ہوئے اُس وقت خوف کے مارے بولص کی رگ گردن ابھر آئی اور پھول گئی تو وہ گھبرا کر خالد سے فریاد کرنے لگا اے خالد اس شیطان سے مجھے بچاؤ اور بہتر ہے کہ تو ہی مجھکو قتل کر پر اسکو چھوڑ کہ وہ مجھے قتل کرے یعنے اسکو مجھسے باز رکھ کہ مین اسکی صورت دیکھنے سے پریشان حال ہوتا ہون تب خالدؓ نے کہا لامحالہ تو ہی تیرا قاتل ہے یہ ہلاک کرنے والا اپنے ہمسرونکا اور قتل کرنے والا اور دان ملک ترکمان کا ہے اور نیست و نابود کرنے والا صلیب پرستون اور کافرون کا ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ دفعۃً ضرار آگے بڑھ آئے اور تلوار کو تکان دیکر نعرہ مارا کہ او دشمن خدا تیرے خدع و مکر نے تجھکو کچھ نہ بچایا کہ تو نے صحابی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد شکنی کی یعنے حیلے سے بلوا کر دغا کی بعد ازان ضرار چاہتے تھے کہ اُس پر تلوار کا وار کرین ناگاہ خالدؓ نے پکار کر کہا اے ضرار اندک تامل کرو یہانتک کہ مین اُسکے قتل کا تمکو حکم کرون اور اسی عرصے مین دیگر غول صحابہ کا آپہونچا وہ سب اُسکے قتل پر جھک پڑے تو خالد نے اُنکو منع کیا اور کہا کہ ابھی ٹھہر جاؤ راوی کہتا ہے اور بولص نے دیکھا اور اُسکو یقین ہو گیا کہ اُسپر بلا نازل ہو گئی چنانچہ ضرار نے اُسکو قربوس یعنے زین کے ہرنے سے جکڑ کر باندھ لیا پھر اُسکو اٹھا کر زمین پر دے مارا کہ اُسپر غشی طاری ہو گئی پھر اُسنے اپنے ہاتھون کے اشارے سے امان مانگی کہ الامان الامان تب خالد نے کہا اے سگِ نصرانی امان نہین ہوتی مگر واسطے اہل ایمان کے اور تو وہ شخص ہے کہ تو نے غدر و مکر کیا آخر جب ضرار نے خالد سے یہ کلام سُنا تو بے درنگ اُسکے داہنے شانے پر ایک ایسی تلوار ماری کہ اُسکے بائین بغل سے نکلکر نوک تلوار چمکنے لگی

پھر وہ دشمن خدا زمین پر گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا۔ آخر کار خدا نے بہت جلد اسکی روح کو واصل جہنم کیا پھر اُسکے
اصحاب کو اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنا شروع کیا اور روم نے جب اپنے اوپر یہ بلا نازل ہوتی دیکھی تو
اُن سب نے ملکر حملہ کیا اور اصحاب الفیل آگے بڑھے اور اُن ہاتھیون پر بہت سے لوگ سوار تھے اور دونون جماعتیں
گتھ گئیں اور دونون فریق لڑ گئے قتال شدید برپا ہوئی جنگ عظیم واقع ہوئی کشتون کے پشتے ہزارون گم ہوگئے قریب تھا کہ قتال
موقوف ہو جائے ملت ہوئین سر کٹنے لگے لوگ قتل ہونے لگے دلاورون کے جھرمٹ قتال کی شدت ہوئی بلائیں عظیم
واقع ہوئیں غبار بلند ہوا آسمان تاریک ہو گیا گھوڑون کی ٹاپون سے شرارے اُڑنے لگے گروہ حبشیون کے کلمۂ
کفر غل مچاتے تھے ایک طرف گبرون کی چیخ تھی ایکطرف ترسایون کا خروش تھا اور اُسوقت اصحاب فیل قتال شدید کر رہے
تھے اور فیل والون کے چار غول ہوگئے تھے ایک گروہ میمنہ والون کے متصل تھا اور ایک گروہ میسرہ والون سے قریب تھا
اور ایک فرقہ قلب کے نزدیک تھا اور ایک جماعت جمعیت لشکر کی شریک تھی اور اہل لغویہ بجانب روم بالکیہ صیحہ و نعرہ
زنی کرتے تھے فانہ و ترشالد بن الولید لیسے حق تعالے خالد کے تئین جزاے خیر عطا کرے کہ اُسوقت عجیب اسلوب سے
قتال شدید کر رہے تھے کہ کبھی میمنہ پر تھے تو کبھی میسرہ پر جا پڑے اور کبھی قلب لشکر پر جا گرے اور یہی حال عمرو بن
العاص کا تھا کہ وہ بھی ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر نکل آتے تھے لیکن فضل بن عباس الہاشمی
و قعقاع بن تمیمی و غانم بن عیاض الاشعری یہ لوگ اُسوقت ساق لشکر یعنے بائین پر واسطے حراست و حفاظت نسوان
و صبیان اور زراری و عواری کے مامور تھے و اما عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمر و ہاشم بن مرقال یہ لوگ اپنے لشکر سے
منقطع و جدا ہو کر ایک گروہ روم و حبش سے جنگ کرتے تھے اور وہ غول تقریباً ہزار سوار کا تھا چنانچہ یہ سب بہادر انکے
درمیان گھس گئے تو اُس جگہ ایک بطریق بڑا حاضر تھا اُسکا نام عزیان بن منجائیل تھا جب اُسنے اپنے تئین اور اپنے اصحاب
کو مبتلا اس بلا کا دیکھا تو وہ دوڑ کر اپنے صلیب کے قریب گیا تاکہ اُسکو بوسہ دیوے اور اُسکی زیارت کرے بعد ازان اُسنے
رومیون کی زبان مین شور و غوغا کیا تو انھون نے صحابہ کو گھیر لیا اور ارادہ کیا کہ انکو گرفتار کر لیوین ناگاہ عبد الرحمن
بن ابی بکر نے بیتابی و جلالا کی تمام تر اُس بطریق پر حملہ کیا اور اُسوقت اُس بطریق پر خلعت دیباے زرد رنگ بالاے
زرہ آراستہ تھا اور اُسکے سر پر خود درخشان گویا کوکب تابان تھا اور کمر مین پٹکا جواہر نگار تھا پھر اُن دونون مین
کچھ دیر معرکہ رہا اور دونون باہدیگر چالش و کاوش کرتے رہے آخر عبد الرحمن نے اُسکو ایک تلوار ایسی ماری کہ سر اُسکا دھڑ سے
جدا جا پڑا پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اُن سب نے یکبارگی عبد الرحمن اور اُنکے اصحاب پر حملہ کیا اور صحابہ رضی اللہ
عنہم نے اُنکے حملے پر صبر و تحمل کیا و بر جاے خود مستقل اور ہر ایک اپنے صاحب دیار کی نصرت و مدد پر مشغول ہے اور
ہلاک ہونے پر یقین رکھتے تھے چنانچہ عبد الرحمن کے دست راست پر جراحت شدید پہونچی کہ اس سے خون اُنکی زرہ پر بہتا
تھا تب انھون نے تلوار کو دست چپ مین لیا اور قتال کرنے لگے اور ہاشم بن مرقال کے دست و عارض پر گیارہ زخم

لگے تھے اور وہ بار بار اپنا خون پونچھتے ہوسے لڑتے جاتے تھے وابا فضل بن عباس اور انکے برادران بھی اور یہ سب بھی
لڑتے ہوئے کبھی میمنہ پر جا پہونچتے تھے اور کبھی میسرہ پر نکل جاتے تھے پھر سامنے والون سے مقاتلہ کرتے کرتے اس غول پر جا پڑے
جسمین عبدالرحمن و عبداللہ بن عمر و ہاشم بن مرقال تھے اور فضل وغیرہ نے دیکھا کہ عبدالرحمن کو رومی اپنے نرغہ مین گھیرے ہوئے
اور انکے گھوڑے کو انکے زیر ران پی کیا ہے اور انکے اصحاب دشمنون کو انسے ہٹکاتے ہین اور عبداللہ بن عمر کبھی تو برچھی
دشمن مشرکون کو انسے ہٹاتے ہین اور کبھی نیزے سے دفع کرتے ہین اور انکے زخمون سے بھی خون جاری ہے اور عبداللہ بن
عمر کے ہاتھ پر چھ زخم کاری لگے تھے پھر جبکہ فضل نے یہ حال دیکھا تو انھون نے اور انکے اصحاب نے کہ یہ سب بیس سوار تھے
سب نے یکبارگی حملہ غلبہ کر دیا اور انکی صفون کو چیر کر اندر گھس گئے اور ان لوگون مین سے جو عبدالرحمن کو گھیرے تھے
ایک سوار کے سر پر ایک تلوار ایسی ماری کہ خود کاٹ کر اسکے دندان دو نیم ہو گئے تا اسکے تراقی آخر وہ تیورا کر زمین پر
گرا اور اپنے خون مین لوٹنے لگا پھر حق تعالی نے بہت جلد اسکی روح کو جہنم مین پہونچا دیا اور جب وہ اپنے گھوڑے
سے زمین پر گرا تو عبدالرحمن جھپٹ کر اپنے گھوڑے پر سوار ہو بیٹھے اور یہ سب بالاتفاق مقاتلہ کرنے لگے یہانتک کے دشمنون کو
متفرق اور اپنے اصحاب سے دور کر دیا اور انکے جناح الیمن یعنے انکے لشکر کے بازوے دست راست جو جماعت قبیلۂ اوس اور
ہمدان سے تھی سو ایک گروہ روم و حبش نے ان دونون قوم کی طرف باگ پھیری تو وہ دونو قوم اپنی جایگاہ سے
ہٹ گئے اور اپنی پایگاہ کو چھوڑ کر اپنے سامنے بھاگے تب ابو ہریرہ اور انکے پسر عبداللہ اور مالک اشتر نے ان سبکو
للکارا کہ ای قوم ٹھہرو نہ پھیرو پیٹھ نہ دو موت سے نہ بھاگو کیا تم چاہتے ہو کہ عار عرب اور ننگ عرب ہو گئے اور پیش رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تم کیا عذر کروگے کیا تمنے قول اللہ عزوجل نہین سنا ہے فلا تولوہم الادبار ومن یولہم یومئذ دبرہ
الآیہ یعنے کافرون سے اپنی پشت نہ پھیرو اور جو کوئی آج انسے اپنا پیچھا پھیریگا سوائے پیچھا پھیر بالقصد پھر لڑنے کے
یا واسطے ملجانے دوسری جماعت اسلامیہ سے تو وہ مستوجب غضب خدا ہوا اور عذاب جہنم ہے اللہ اللہ جنت تو زیر
سایۂ شمشیر ہے اور مژدۂ جنت و موعد شفاعت نزدیک قبر مصطفے ہے راوی کہتا ہے آخر ان فراریون نے ان لوگون
کے کہنے پر کچھ التفات نہ کی اور انکا کلام اصلا نہ سنا پھر یہ سب فراری نزدیک غانم بن عیاض الاشعری اور انکے اصحاب
اور نسوان اور صبیان کے پہونچے تو عورتین انپر شور کرنے لگین اور انکے منھ پر ٹھٹھری و دھتکار کرتی تھین اور ان مفرورون
نے ایسا ہی کچھ روز معرکۂ یرموک کے بھی کیا تھا اور اصحاب نے انکے گھوڑون کے منھ پر چھڑیان مارین اور اسوقت
خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی کفار سے قتال شدید کر رہی تھی پھر جب غانم نے ان لوگون کا بھاگ آنا اور خولہ کا لڑنا
دیکھا اور غانم کے ہمراہ قیس بن الحارث و رفاعۃ بن زہیر المخزومی بھی تھے اور اہل بجیلہ سے آزمودہ کار پانسو سوار تھے تب
غانم نے اہل بجیلہ کو آواز دی کہ ای اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھو و بصدق نیت و ثبات قدم سب ملکے
یکبارگی کفار پر حملہ کرو آخر جب کافرون نے ایسا دیکھا تو منہزم ہوئے راوی نے کہا اور اسیطرح اول صبح سے

عصر تک علی الاتصال میان فریقین تیغ زنی ہوتی رہی وبالآخر حق تعالی نے صحابہ پر نصرت نازل کی اور حال یہ ہوا کہ
جسوقت اصحاب الفیل اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تیر اندازی کر رہے تھے تو مفرج بن شعبہ الفزاری اس
فیل کی طرف بڑھے جو چار سو فیل پر مقدم تھا اور آگے آگے رہتا تھا اور اسکی ایک آنکھ مین بھالا مارا تو بھالے کی انی اسکی
آنکھ مین ایسی پیوست ہو گئی کہ اسکو وہ کھینچ نسکے تب وہ ہاتھی چنگھارتا ہوا بھاگا اور جو لوگ اسپر سوار تھے انکو اپنی پشت
سے زمین پر گرا کر پاؤن سے کچل ڈالا اور جب وہ ہاتھی بھاگا اور سب ہاتھی اسکے پیچھے بھاگے اور اپنے اوپر کے
سوارون کو زمین پر ڈالکر پیرون سے روند ڈالا اور مفرج نے اپنی قوم اور اپنے اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان ہاتھیون
کے پیچون اور دانتون کو اور انکی سونڈون کو کاٹ ڈالو کیونکہ انکے ہتیار یہی ہین تب بنی فزارہ و بنی الفزار و بنو عبس ہاتھیون پر
جھپٹے اور انکی سونڈون پر تلوارین مار کر ہلاک کر ڈالا یہانتک کہ ایک سو ساٹھ ہاتھی مار ڈالے اور جو لوگ انپر سوار
تھے انکو بھی قتل کیا پھر اسیطرح قوم مین علی الاتصال قتال شدید برپا رہی اور حملے پر حملے برابر ہوتے رہے یہانتک کہ رات
ہو گئی اور تاریکی شب درمیان فریقین حائل ہوئی اور رومی وحبشی اپنے لشکرگاہ کی طرف پھر گئے پھر مسلمانون نے اپنے
مقتولون کو تفحص کیا تو وہ دوسو چالیس مرد تھے کہ حق تعالے نے انکے تئین شہادت نصیب کی اور مشرکون نے جو اپنے
یہان کے کشتون کا شمار کیا تو وہ پانچ ہزار آدمی تھے اہل نوبہ و بجات اور روم سے چنانچہ اہل اسلام اپنے مقام پر شب باش
ہو کر حراست و نگہبانی کرتے رہے اور قرآن خوانی مین مشغول رہے اور راتون رات شہیدون کو دفن کیا پھر جب صبح ہوئی
تو اُٹھے اور اپنی تیاری کرنے لگے ناگہان رومی اور زنگی اپنے ساز و سامان سے آگے بڑھے اور اپنی زرق و برق ظاہر کرنے
لگے اور انھون نے اپنی جمعیت کی پانچ صفین کین اور ہر ایک صف چالیس چالیس ہزار سوار کی تھی اور پیدل بیاس
ہزار آدمی تھے قیس بن علقمہ کہتے تھے کہ مین معرکۂ عراق مین شریک تھا اور مین نے جنود کسری اور جرمق اور یرموک اور اجنادین
کو معائنہ کیا اور جنگ مصر و قبط بھی دیکھی اور فتح اسکندریہ و دمیاط مین حاضر تھا مگر کثرت وہان کے لشکرون کی ایسی نہیں تھی
کہ دیار دہشو مین وفور فوجون کی تھی غرض کہ جب ہمنے فوج رومیون کی آتے دیکھی تو اسوقت خالد درمیان صفون کے
پھر کر لوگون سے خطاب کرتے تھے کہ مثل آج کے دیار مصر و صعید مین پھر کبھی ایسی کثرت فوجون کی نہ دیکھوگے اگر انکو تم
توڑ دو اور شکست دیدو تو پھر کبھی کوئی یہان تمھاری مقاومت کے لیے کھڑا نہوگا پس چاہیے کہ اپنی نیتون کو جہاد
مین خالص کرو اور صبر و استقلال کو اپنے اوپر لازم کر لو اور زنہار کہ پشت پھیرو کہ مستوجب نار جہنم ہوگے اور شانون
سے شانے ملائے رہو یعنے صف باندھے رہو اور متفرق نہو اور حملہ کرنے مین سبقت نہ کرو جب تک کہ مین تمکو حکم نہ دون
راوی نے کہا پھر جب بطریقون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ آمادۂ جنگ ہین تو ہر ایک دوسرے
کو اغوائے شجاعت و دلاوری کرنے لگا چنانچہ بولص مقتول کا بھائی بطریان بطریقون سے کہنے لگا تم خوب جان لو کہ
اگر تم اس مرتبہ جمعیت مسلمانون کی توڑ دوگے تو بعد اسکے کبھی کوئی تمسے مقاومت کے لیے قائم نہوگا اور اگر اسوقت

اگر تم ایسا نہ کروگے تو یہ سب تمھارے بلاد کے مالک ہو جاوینگے اور تمھارے مردون کو قتل کرینگے اور تمھاری عورتون کو اور تمھارے
لڑکون کو بندے بنا وینگے اے جرجیر اگر صبر و استقامت لازم ہو اور چاہیے کہ حملہ تمھارا یکبارگی ہو اور تم پراگندہ نہو جاؤ اور فیلان جنگی
کو آگے کرو اور پیادون کو اپنی پشت پر رکھو اور صلیب سے استعانت و استمداد کرو کہ وہ تمھاری نصرت و مدد کریگا راوی نے کہا
اسوقت عمرو بن عاص اور خالد بن الولید کہنے لگے ہم دیکھتے ہین کہ ہماری قوم مین سے کون ہمارے سامنے آتا ہے کہ وہ دشمنون کے مقابلے
پر جاوے یہ سنتے ہی فضل بن عباس آگے آئے اور کہنے لگے مین جاتا ہون یہ کہکر وہ چلے یہانتک کہ اس قوم سے قریب ہوگئے
اور انکے سازو سامان کو دیکھا کہ شجاعین نامدارون اور دلیرون کی آنکھون کو خیرہ کرتی تھین اور لنبانون کے پیر سر گویا کہ گرس
کے بال کھولے ہوئے تھے پھر جب ان لوگون نے فضل کو دیکھا تو بولے کہ یہ سوار مسلمانون مین سے جو آیا ہے تو شک نہین کہ وہ
طلایہ و دیدبان ہے لیکن تم مین سے کون ہے کہ اسکی طرف مبادرت کرتا ہے اور اسکو کرن پکڑ لاتا ہے یہ سنکر تیس سوار دوڑ پڑے اور فضل
نے جب انکو اپنی طرف آتے دیکھا تو پھر پڑے گویا بھاگے جاتے تھے اور تھوڑی دور گھوڑا بھگا لیگئے یہانتک کہ کچھ بعید ہوگیا
تو قدم بقدم چلے جب وہ لوگ نزدیک آئے تو یکبارگی اپنے گھوڑے کی باگ پھیری اور پہلا سوار جو مقدم تھا اسکو قتل
کرکے تیسرے سوار کو بھی مار لیا تب ان لوگون کے دلون مین اس طرز کی جنگ سے فضل کا خوف و رعب سما گیا اور
بھاگے تب انھون نے انکا پیچھا کیا پھر تو سوار پر سوار مارتے گراتے چلے جاتے تھے تا آنکہ انمین سے بیس سوار قتل
کیے اور باقی دس سوار جب اپنے لشکر کے نزدیک پہونچے تو فضل وہانسے پھر کر اپنے لشکر مین آئے اور مسلمانون کو
اس کیفیت سے خبر دی تب سبھون نے کہا اے پسر عم رسول اللہ تمنے اپنے تئین بڑے مہلکے و مخاطرے مین ڈالدیا
تھا انھون نے کہا جب قوم نے مجھپر قصد کیا تو مین نے خوف اس بات کا کیا کہ مبادا خدا میرے تئین میرا بھاگنا دیکھے
تو مین نے بخلوص نیت و باخلاص درست جہاد کیا تو آخر حق تعالے نے مجھکو انپر فتح و نصرت بخشی اور یقین جانو کہ وہ
لوگ ہمارے لیے غنیمت اور ہمارے حصے مین ہین انشاء اللہ تعالی اور راوی کہتا ہے کہ بعد ازان خالد و عمرو ترتیب
لشکر مین متوجہ ہوئے اور میمنہ و میسرہ و جناحین سے آراستہ کیا جیسا کہ حال صف آرائی روز اول کا ابھی آگے بیان
ہو چکا و بعد ازان عمرو نے زیاد بن ابی سفیان بن الحارث کو یمین و مؤخر لشکر مین گرد اگرد نسوان و صبیان و مال و اسباب
کے از برائے حراست و حفاظت مقرر و مامور کردیا اور انکے ساتھ ہزار سوار تعینات کردیے اور ان مستورات مین وہ
عورتین بھی تھین جنکا ذکر سابق بذکر جنگ اجنادین و یرموک کے ہو چکا ہے اور وہ یہ تھین مثل غفیرہ بنت غفار و ام ابان
بنت عتبہ اخت ہند و خولہ دختر ازور و مزروعہ دختر عملوق و سلمہ دختر زراع و لبنا دختر سوار و سلمی دختر نعمان و ہند
بنت عمرو و زینب انصاریہ اور یہ سب وہ عورتین ہین جو شجاعت مین معروف تھین تب انسے خالد نے کہا اے دختران
عرب البتہ تمنے وہ کام کیے ہین کہ خدا اور رسول و مسلمانون کو رضامند کیا ہے و البتہ ذکر تمھارے باقی و یادگار رہینگے کہ دختران
ترک و روم حینا بعد حین و وقتا فوقتا تمھارا چرچا کرین گی اور یہ دیکھو کہ دروازے جنان کے تمھارے لیے کھلے ہین اور

دروازے جہنم تمھارے اعداکے واسطے کھلے ہین اور مین تمکو اس بات پر تاکید کرتا ہون کہ جب روم و زنگی تمھاری طرف آوین تو تم اپنی جانب سے ایسی قتال کرو جیسی تم نے روز معرکۂ اجنادین و روز ہنگامۂ یرموک کے جنگ کی تھی اور اگر کسی کو تم اپنے یہان سے بھاگتے دیکھو تو اُسکے تئین چھڑیان مارو اور اُسکے فرزند کو اُسکے سامنے پیش کرو اور اُس سے کہو کہ تو اپنے اہل و اطفال کو چھوڑکر کہان جاتا ہی اور سائر مسلمانون کو اپنے کلمات سے جنگ پر آمادہ و برانگیختہ کرو یہ سنکر اُن عورتون نے جواب دیا کہ ای امیر ہماری خوشی نہین ہی مگر اسوقت کہ ہم تمھارے سامنے مرین ای ابو سلیمان ضرور ضرور ہم رومیون اور زنگیون کو یہانتک مارینگے کہ پھر ہمارے لیے کوئی عذر باقی نہ رہجاوے یہ سنکے خالد اُنکے مشکور ہوے اور پھر صفوف مسلمانون مین آئے اور اپنے گھوڑے پر سوار اُنکے درمیان پھرنے لگے اور لوگون کو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے کہ ای یارو تم اپنی قوم کی نصرت کرو اور دشمنون کو قتل کرو اور راہ خدا مین اپنے تئین قایم رہجاو مستقل رکھو اور دشمنان خدا کی قتال پر صبر و استقامت کرو اور اپنے ننگ و ناموس کی طرف سے جنگ کرو اور جبتک مین تمکو حکم کرون تم حملہ کرنے مین سبقت نہ کرو اور چاہیے کہ تیر تمھاری کمان واحد سے نکلین یعنے سبھون کے تیر ایک ساتھ چلین کیونکہ جب تیر مجتمع ہوکر چلینگے تو اس سے خالی نہین ہی کہ اُسمین اکثر سہم صائب ضرور ہونگے یعنے اس صورت مین کوئی تو نشانے اور زد پر پہونچا کریگا اور چاہیے کہ تم صابر و ثابت رہو اور اوروں کو بھی امر بصبر و استقلال کرو اور باخود ہا ربط و اتفاق رکھو تا فلاح پاؤ اور خوب جان لو کہ کبھی تمنے اپنے سامنے مثل اس جماعت کے مقابلہ و مقاتلہ نہین کیا ہی کیونکہ یہ سب اپنی قوم کے سردار و امرا و ملوک ہین یہ سنکے لوگون نے جواب دیا سمعًا و طاعۃً یعنے ہمنے ارشاد آپ کا بگوش جان سنا اور بسر و چشم بجالائے و بعدازان خالد آگے بڑھے اور جماعت قلب لشکر مین جہان عمرو بن عاص تھے وہین جاکر ٹھہرے اور عمرو بن عاص کے پاس یہ لوگ مجتمع تھے مثل عبدالرحمن بن ابی بکر و قیس بن ہبیرہ و رافع بن عمیرۃ الطائی و مسیب بن نجبۃ الفزاری و ذوالکلاع الحمیری و ربیعۃ بن عباس و مالک اشتر و عباس بن مرداس السلمی و مثل انکے بقیہ امرا موجود تھے بعدازان یہ سب بطمانیت خاطر و برفتار با وقار آگے بڑھے پھر جب رومیون اور زنگیون نے دیکھا کہ عرب بڑھے آتے ہین تو وہ بھی چلے اور حال یہ تھا کہ اُنکی کثرت سے وہ سرزمین طولاً و عرضاً تمام پر تھی پھر جب دونون گروہ باہم دوچار ہوے اور دونون جماعتین بھر گئین اور رومیون نے آرائش اپنے صلیبون اور نمائش اپنے نشانون کی ظاہر کی اور آوازین اپنی بکلمات کفر و شرک بلند کین اسوقت ایک راہب کبیر یعنے ایک بڑا دیرانی جبۂ سیاہ پہنے ہوئے اور کلاہ کلان بر سر و زنار در بر سامنے نکلا اور بزبان عربی گویا ہوا کہ اَیُّکُمْ اَمِیْرُ الْقَوْمِ فَیَجِیْئُنِیْ یعنے تم مین سردار قوم کون ہی کہ وہ مجھسے کلام کرے یہ سنکے خالد اُسکے روبرو آئے تو اُسنے کہا اَنْتَ اَمِیْرُ الْقَوْمِ یعنے کیا تو ہی رئیس قوم ہی خالد نے کہا کَذَالِکَ یَزْعُمُوْنَ مَا دُمْتُ عَلٰی طَاعَۃِ اللّٰہِ کہ ہان یون ہی لوگ گمان کرتے ہین اسوقت تک کہ مین طاعت خدا و سنت نبی پر قائم ہون پھر جسوقت مین اس سے بدل جاؤن اور سنت رسول کو بدل ڈالون تو پھر اُنپر میری اطاعت و سرداری نہین ہی یہ سنکے راہب نے کہا مین خوب جانتا ہون کہ تم اکثر بلاد پر ملک و

مکالمہ راہب

متصرف ہوئے ہو اور اب تمنے عزم کیا ہے ان بلاد کی طرف جسپر کسی ملک نے ملوک مین سے کبھی جرأت وجسارت
نہین کی ہے کہ ان دیار مین معارضہ ومداخلت کرے اور اکثر ملوک نے ارادہ اس بار کا کیا مگر محروم و نامراد پھر گئے اور اپنی
جانین انھین بلاد مین کھپا گئے اور ایسا نہین ہے کہ ہمیشہ تمھارے ہی لیے نصرت ہو سو یہانکے ملوک نے مجھے تمھارے پاس
بھیجا ہے کہ اگر تم تامل کرو تو ہم تمھارے لیے کچھ مال جمع کرین اور تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک چادر اور عمامہ اور
ایک ایک دینار دینگے اور خاص تیرے لیے سو چادر و عمامہ اور سو دینار دیوینگے اور ہر ایک کے لیے ایک ایک بار
شتر گندم وجو کا اور خاص تیرے لیے دس دس بار گندم وجو سے اور تمھارے صاحب یعنی عمر کے واسطے
دس ہزار دینار اور اسی قدر عمامے اور کپڑے اور بار ہاے شتر بار گندم وجو بھیجینگے یہ سب کچھ تم ہمسے لو اور یہانسے چلے جاؤ
اور اپنی جانون کو بچاؤ کیونکہ ہم لوگ بلحاظ شمار ٹڈی دل ہین اور تم ہمکو مثل اُن لوگون کے مت سمجھو جنکا تمنے مقابلہ کیا ہے اہل فارس
وروم اور اہل شام وقبط سے کیونکہ اس لشکر مین اہل نوبہ اور بجاوہ اور روم وحبش سے موجود ہین اور تیرے برابر
یعنی رہباے نصاری اور بڑے بڑے اساقفہ یعنے پیشوایان ترسا شریک ہین اور ہم بلاد روم وحبش سے اُس کثرت سے لشکر
(جمع اسقف ۱۲)
فراہم کرینگے جنکی تاب نہ لاسکوگے اور تم بالفعل انھین چند بچندہ جوان مردون سے دوچار ہوئے ہو جو بہ دست ہمارے پاس
وارد ہوئے ہین وحال آنکہ بقیہ روم ابھی تمھارے لیے نہین آئے ہین صرف اسیقدر لوگ بھیجے گئے ہین جو تمسے جنگ کرنے
کو کفایت کرتے ہین یہ سنکے خالد نے جواب دیا کہ واللہ ہم تمھارے یہانسے نہ پھر جاوینگے مگر تین صورتون مین ایک صورت
سے کہ یا تو تم ہمارے دین مین داخل ہو یا جزیہ دو یا لڑو اور جو کہ تونے ذکر اپنے لشکر کا بشمار ٹڈی کیا ہے تو حال یہ ہے کہ حق تعالیٰ
نے ہمسے وعدہ فتح کیا ہے زبان سے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اپنی کتاب مجید مین بھی وعدہ ظفر یابی کا
ارشاد فرمایا ہے اور جو کہ تونے لباس عمامہ وغیرہ دینے کا ذکر کیا تو عنقریب ہے کہ ہم خود تمھارے لباس عمامے لینگے اور
تمھارے تمام بلاد کے مالک ہونگے جیسا کہ ہم مالک ملک شام ومصر وعراق ویمن وحجاز و روم کے ہوئے ہین یہ
سنکے راہب نے کہا مین پھر کر جاتا ہون اور اپنے اصحاب کو اس کلام کی خبر دیتا ہون کیونکہ مین بیتگاہ ملاہون الی
بعنسا سے بھیجا ہوا پاس مرالی اہناس کے آیا تھا سو یہان جملہ ملوک و بطریقون نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہے اب مین
انکے پاس جاکر تمھارا جواب انسے بیان کرتا ہون بعد ازان وہ راہب جہانسے آیا تھا وہان چلا گیا پھر جب اُسنے
جاکر بطریقون سے جواب خالد بیان کیا تو انھون نے اپنے ملوک کو لکھ بھیجا اور جواب خالد مشتمل بہ قتال مندرج کیا
پھر جسوقت یہ جواب پاس اُن ملوک کے پہونچا تب لشکر روم وحبش روانہ ہوئے اور قطار ہاتھیون کی اپنے سامنے
مقدم کی اور ہاتھیون کے آگے آگے پیادونکا کیا انکے ہاتھون مین تلوارین اور تیر وکمان اور بھالے وبرچھے تھے
اسوقت فضل بن عباس و ربیعہ بن زہیر المحاربی و قعقاع بن عمرو التمیمی و شرحبیل بن حسنہ و مقداد بن اسود الکندی
و معاذ بن جبل وغیرہ نے پکار کر مسلمین سے خطاب کیا کہ اے مسلمانو یقین رکھو اس بات پر کہ دروازے جنت

کے کھلے ہیں اور ملائکہ تمھاری طرف دیکھ رہے ہیں اور حوریں بازینت و آرائش غرفات جنت سے جھانک رہی ہیں بعد
ازان وہ آیت پڑھنے لگے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یعنے حق تعالیٰ نے اہل ایمان سے
انکی جانوں اور انکے مالوں کو مول لیا ہے اس بدلے میں کہ انکے لیے جنت ہے یعنے انکی جان اور انکے مال کے بدلے میں بہشت
انکے لیے مقرر کی ہے بعد ازان ان لوگوں نے صفیں آراستہ کیں اور خالد نے پیش صفوف کھڑے ہو کر کہا کہ ہر ایک جماعت
باہم یکدیگر پیوستہ رہو اور مستقل و ثابت قدم رہو اور خوب جان لو کہ جمعیت اعدا تم سے دو چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے
تو چاہیے کہ جنگ کو اتنا طول دو کہ وقت عصر آجاوے اس لیے کہ وہ ساعت نصرت الٰہی ہے اور پیغمبر خدا کی سنت ہے پیٹھ نہ پھیرو
اور رو گردانی کرو اور برکات و اعانت خدا پر تکیہ کر کے سبقت کرو راوی نے کہا ہے کہ پھر دونوں طرف سے زنگیوں اور
بربری اور نوبیوں اور اہل بجارت نے ہجوم و غرغہ کیا یہاں تک کہ جب دونوں طرف کی جماعتیں باہم یکدیگر نزدیک
ہوگئیں تو اصحاب فیل نے تیر اندازی شروع کردی اور اس کثرت سے تیر برسائے گویا ٹڈیوں کا بادل آتا ہے یہاں تک کہ
انہیں اکثر مردان کارزار کام آئے اور بہت سے جوانمرد زخمی ہوگئے اور اسوقت حال خالد کا یہ تھا کہ وہ تیغ زنی کرتے
ہوئے کبھی تو میمنہ اعدا پر جاتے تھے اور کبھی میسرہ پر آتے تھے اور اصحاب الفیل میں ایک گروہ زنگیوں
اور بربریوں کا ایسا تھا کہ وہ ایک جا ساکن و مقیم رہتے تھے انکو قواد کہتے تھے انکے اوپر کے لبوں میں [illegible]
ہوتا تھا انہیں بعضے مستی بھنگی پڑے ہوئے تھے (بعض سرخوشی) اور شروع جنگ میں وہ قواد اپنی جا سے حرکت نہ کرتے تھے
تا وقتیکہ ہنگامہ حرب گرم ہوتا تھا اور شدت رزم ہوتی تھی تب وہ نکلتے تھے اور وہ زنگی جنگی ایسے لمبے قد آور
تھے کہ ہر ایک انہیں کا بلندی قامت میں دس گز کا تھا اور جسوقت مستعد جنگ ہوتے تھے تو انکے حلقوں میں
زنجیر ڈالی جاتی تھی اور زنجیر کے دونوں سرے الگ الگ بربری کے ہاتھ میں ہوتے تھے اگر درمیان فریقین
صلح ہوگئی تو خیر نہیں تو وہ بربری زنجیریں زنگیوں کی کھینچے ہوئے رزمگاہ میں پہنچا کر چھوڑ دیتے تھے اور انکے ہاتھ
میں لمبے لمبے گرز آہنی دیدیتے تھے تو وہ سوار کو مع گھوڑے کے ایک ہی ضرب میں قتل کر ڈالتے تھے اور انہیں حبشیوں میں
وہ حبشی تھے جو فیل سوار تھے اور ہاتھی کے اوپر سے قتال کرتے تھے جسوقت دونوں جماعتیں طرفین سے مقابل
ہوئیں تو وہ قواد لائے گئے اور انکے بدن پر شانے سے تا سینہ شیر کی کھال مضبوط بندش سے لپٹی تھی اور اسیطرح
انکی کمر میں بھی رسیوں اور زنجیروں سے محکم بندشیں تھیں اور باقی جسم انکا برہنہ اور سر انکے ننگے تھے اور انکے ہاتھوں
میں گرز تھے اور بربری انکی زنجیریں پکڑے ہوئے کھینچے ہوئے میدان میں لائے اور لشکر اسلام منتظر تھے کہ
اب انکو حکم حملہ کرنے کا ہوتا ہے پھر جسوقت مسلمانوں نے یہ حال ان قواد اور فیل سواروں کا دیکھا تو مردان نبرد آزما
ثابت قدم اور قوی دل رہے اور مسلمانوں میں سے بعضے خوف میں آئے اور گھبرا گئے ناگاہ لشکر مخالف سے ایک
بطریق جسکا نام بطرس بن جبراور بعض مقتول کا بھائی تھا میدان میں نکلا اور وہ گھوڑے پر سوار تھا اور اس گھوڑے پر پاکھر تھی

لڑائی کی بالکھر پڑی تھی سو اس حال میں بطرس سرگرم قتال ہوا راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی خالد بن اسلم
نے طریف بن طارق الازدی سے اُسنے کہا جب اُس بطریق نے ایسا کیا تو قبیلہ ازد آسکے سامنے سے بھاگ نکلے اُسوقت
ایک سوار لشکر اسلام سے نکل کر گھوڑا دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ برہنہ تن تھا یعنے زرہ پوش نتھا جب قوم مخالف سے

قریب ہوا تو یہ اشعار رجز پڑھنے لگا اشعار	لَقَدْ عَلِمَتْ بِيضٌ سِنَانًا وَصَارِمًا +	أُغَادِرُ أَعْدَاءَ الشُّعُوبِ إِنْ جِئْتُ قَادِمًا +
وَاتْرُكُهُمْ شِبْهَ الْهَشِيمِ إِذَا مَشَى +	عَلَيْهِ شُجَاعُ الْمِصْرِ الشَّاعِمَا +	وَلَا كَانَ غَنَائِمُ مُضْغِينَ لِقَفْرَةٍ + +
وَأُصْبِحُ مَوْلَاهَا عَنِ السَّعْيِ نَاعِمَا	وَقَدْ عَلِمَتْ اللَّيْثُ الْغَضَنْفَرُ	وَأَتْرُكُهُمْ بِالْمَخَالِبِ حَاطِمَا +

یعنے میں مالک ہوں سنان و شمشیر کا ذلیل و خوار کرتا ہوں دشمنوں کو جسوقت میدان میں سامنے آتا ہوں اور انکو ایسا
سنگ گستردہ اپنے بچھے ہوئے پتھر کی طرح زمین پر افتادہ چھوڑتا ہوں جسطرح کہ اشیر مردان شجاع روندتے چلتے ہیں
اور مرد شجاع وہ جو فریاد رس آزادہ و بزرگ منش ہیں اور شان بھیڑوں کی طرح ہوں جنکا گذر دشت و بیابان میں
ہوا اور انکا مالک انکی سعی حراست سے خواب غفلت میں ہو اور اسوقت ان بھیڑوں پر شیر حملہ آور قابو پاکر انمین
جاگھسا اور انکو ناخون پنجوں سے پھاڑ ڈالا (مترجم کہتا ہے دونوں شعر اخیر کے مضمون سے غرض اُس سوار رجز خوان
کی یہ ہے کہ اگرچہ میں اس میدان میں تنہا ہوں مگر امیر ہمارا اور ہمارے مددگار ہمسے غافل نہیں ہیں) راوی
کہتا ہے کہ پھر اس سوار نے یہ اشعار پڑھ کر ایک نعرہ مارا کہ میں ضرار بن ازور ہوں میں قاتل ملوک شام ہوں میں
ناصر دین اسلام ہوں اور میں تسلط و غلبہ رکھنے والا ان لوگوں پر ہوں جو خدا کے ساتھ کفر و شرک کرتے ہیں اور
میں قاتل ہوں بولص کا جو سگ فرقۂ ملعونہ تھا جسوقت رومیوں نے کلام ضرار کا سنا تو جو لوگ مقابلے پر تھے
وہ اپنے پیچھے ہٹے اسوقت ضرار کو انہوں نے قہر آلود نظر سے دیکھا کہ ناگاہ انمیں سے ایک نے حملہ کیا یہ دیکھکر بطرس بولا یہ کون ہے
جو برابر لڑ رہا ہے اور وہ برہنہ تن ہے یعنے زرہ وغیرہ سے اور کبھی تیغ زنی کرتا ہے اور کبھی نیزہ بازی کرتا ہے اُسکے
لوگوں نے کہا یہ ضرار بن ازور ہے یہ سنکر وہ لعین متحیر ہوا اور کہنے لگا یہی شخص میرے بھائی بولص کا قاتل
ہے میں خواہش رکھتا ہوں کہ اس سے اپنے بھائی کے خون کا بدلا لوں پھر جب اُسنے قصد خروج کیا تو
ایک اور بطریق نے جو بطارقہ کا سردار اور اُسکا نام بھی بولص تھا بطرس پر سبقت کر کے کہنے لگا میں تیرے بھائی
کے خون کا عوض لونگا یہ کہکر اُسنے ضرار پر حملہ کیا پھر تھوڑی دیر ان دونوں میں آویزش و کاوش رہی اور دونوں آپسمین
دیت جھپٹ کرتے رہے پھر ایک ساعت سے زیادہ دیر ہوئی تھی کہ ضرار نے اُسکے سینے پر ایک نیزہ مارا کہ اُسکی
زرہ توڑ کر نوک سنان اُسکی پشت سے باہر نکل آئی اور کشتہ اسکا زمین پر گرا اور روح اصل جہنم ہوا یہ دیکھکر بطرس کہنے لگا
یہ شخص مگر جن ہے اور لازم نہیں ہے انسان کو کہ جن سے مقابلہ کرے بعد ازان اُسنے اپنی زرہ حربی پہنی اور اپنے سر کو سر پیچ
سے مضبوط باندھا اور بالائے زرہ حربی کے زرہ زیبائشی پہنکر بقصد ضرار برآمد ہوا اسوقت ان بطریقان

ضرار ہین سے ایک اور بطریق نے جسکا نام شدبلم ورس تھا بطریقون سبقت کرکے یہ کہا کہ میرے سوا اسکو کوئی ضرار سے
سوا سے لڑنے نجاوے یہ کہکر اُسنے ضرار پر حملہ کیا اور بولا دونک وانت یا لیست قد بیا اور لے اس قتال تو اپنی
کہتا ہی کہ ضرار نے یہ کلام اُسکا نہین سمجھا کہ وہ کیا کہتا ہی پھر اُس بطریق نے استعانت کیا اسی طرح کرتے کرتے ایک صلیب طلائی
جو اپنے گلے مین لٹکائے تھا اُسکو نکالا اور اُس سے استمداد کی تب ضرار ہنسنے لگے اور بولے تو اس صلیب سے استعانت کرتا ہی
اور ہم ملک دیان رب الناس وجان سے استعانت کرتے ہین بعد ازان اُن دونون نے ایسے اپنے سپاہگری کے دکھلائے
جسے دیکھکر آدمی ڈرجاوے اُسوقت خالد اور دیگر امرا نے پکار کر آواز دی کہ ای ضرار اسقدر سستی و تاخیر کیون ہی
کہ تیرے لیے در جنت مفتوح ہی اور تیرے دشمن کے واسطے دروازہ جہنم وا ہی یہ سنکر ضرار ہوشیار ہوگئے
اور اُس بطریق پر حملہ کیا اور ادھر سے روم نے اپنے صاحب کو آواز دی پھر انمین حرب عظیم واقع ہوئی اور
آفتاب نے اپنی تابش ڈالی اور جنگ برابر ہو رہی یہانتک کہ اُن دونون کے بازو شل ہوگئے اور نیز ران اُن
دونون کے گھوڑے پسینے پسینے ہوگئے تب بطریق نے ضرار سے اشارہ کیا کہ پیدل ہو جاؤ اور خود بھی اپنے گھوڑے
سے اتر پڑا اسلیے کہ اُسکو دونون گھوڑون پر ترس و رحم آیا ناگاہ بطارقہ نے ایک گھوڑا بھیجا جس پر زین
پڑی تھی اُس بطریق کی سواری کے لیے بھیجا یعنے اُسکا گھوڑا بدل دیا پھر جب ضرار نے یہ حال دیکھا تو اپنے
گھوڑے کو ڈانٹ کر کہا ای گھوڑے اسوقت میرے ساتھ ثابت قدمی کر نہین تو مین تیری شکایت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کرونگا تب گھوڑے کی آنکھون سے اشک رواں ہوئے اور ہنہنانے لگا پھر اُسنے اپنی عادت کی
رفتار سے بہت زیادہ تیزروی کی اور ضرار نے اُس بطریق پر حملہ کیا آخرکار اُسکو نیزہ مار کر زمین پر گرا دیا اور اُسکا
گھوڑا لے لیا اور ارادہ اُسکے قتل کا کیا کہ ناگاہ رومیون کا ایک غول نکلا اور اُنکے ساتھ اُنکا ایک بزرگ سگ تھا
اُسکا نام شاؤل اور وہ زمرہ بطارقان شمونین سے ایک بطریق تھا پھر ان سب نے آخر ضرار کو گھیر لیا اور شاؤل کے
سر پر سونے کا تاج تھا پھر جب صحابہ نے اِس گروہ کو دیکھا کہ ضرار کے اوپر نکلا ہی اور شاؤل کے سر پہ تاج چمک رہا ہی
تو وہ سب خالد سے کہنے لگے کیا سبب ہی جو ہم اپنے صاحب کی نصرت سے تقاعد و تہاون کرتے ہین و حال آنکہ رومیون
نے اُسکو گھیر لیا ہی یہ سنکے خالد نکل پڑے اور دس مرد خیار قوم سے چنکر اپنے ہمراہ لیے کہ وہ فضل بن عباس بن
عبد المطلب تھے اور اور اُنکے بھائی اور عبد اللہ بن جعفر اور مسلم و علی اولاد عقیل اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب
اور عبد الرحمان بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عبد اللہ بن المقداد پھر ان دلاورون نے اپنے بھالے
سنبھالے اور گھوڑونکی لگامین چھوڑدین یعنے باگین لین اور ضرار روم کے مقابل بصبر و ثبات قائم رہے یہانتک کہ خالد
مع امراے موصوفین کے اُن تک پہونچے اور آواز دی کہ اے ضرار نصرت و فتح تیرے پاس آپہونچی اور خوف و ہراس
تجھسے دور ہوا سواے توان کافرون سے اندیشہ نکر اور حق تعالے سے استعانت کر ضرار نے کہا مین منجانب اللہ

گشایش و رستگاری سے کیا ہی قریب تر ہوا ہون چنانچہ یہ لوگ اُن لوگون سے باہم ملاقی و متقابل ہوئے اور ضرار اُسوقت
دشمنون کے ساتھ مشغول تھے اور خالد بطلب و تلاش صاحب تاج و دستار کے مصروف ہوئے اور شاذل نے جو دیکھا
کہ گروہ مسلمانون نے ضرار کو حلقہ مین کر لیا اور اپنی جماعت کو مبتلا دیکھا اسوقت شاذل مدہوش ہو گیا
اور اُس کے بدن مین رعشہ پڑ گیا اور ضرار اپنے خصم کے ساتھ مشتغل بجنگ تھے آخر اُسنے ارادہ گریز کا کیا تب ضرار نے
اپنے گھوڑے سے اُترکر اُسکا پیچھا کیا یہانتک کہ اُس سے لاحق ہو گئے پھر نیزہ اپنے ہاتھ سے ڈالدیا اور لپٹ گئے
اور دونون نے ایک دوسرے کا بازو پکڑ لیا اور باہم کشتی ہوئی اور وہ دشمن خدا جسامت مین گویا ایک پارہ
کوہ تھا اور ضرار لاغر جسم تھے مگر یہ کہ حق تعالے نے انکو توانائی اور قوت عطا کی تھی پھر جب اُن دونون مین آویزش
تادیر رہی آخر ضرار نے اپنا ہاتھ اُسکی کمر مین ڈالکر اُٹھا لیا اور زمین پر دے مارا اُسوقت وہ لعین اپنے
بطارقون کو پکارنے لگا اور مدد کو بلاتا تھا یہ دیکھکر رومیون اور زنگیون مین شور و غوغا پڑ گیا اور صحابہ مین
واہ واہ کی دھوم ہوئی اور اُس حالتمین ضرار نے اُسکو مہلت ندی کہ اُسپر چڑھ بیٹھے اور وہ نیچے سے اونٹ کی طرح
بلبلاتا تھا اُسوقت ضرار نے اپنی تلوار کھینچی اور موقع پاکر اُسکو نحر کیا یعنی اُسکے سینے مین بھونک دی اور قتل کیا
اور اُسنے ہنگام نحر ایسی چیخ ماری تھی کہ لشکرون نے سنی تب رومیون اور زنگیون نے دھاوا کیا اور جب ضرار نے
یہ دیکھا تو فوراً اُسکا سر کاٹکر اُسکے سینے سے اُتر آئے اور اُس سر بریدہ سے خون ٹپکتا تھا اور مسلمانون مین
صدا [illegible] تکبیر کی تھی پھر دونون فریق باہم متقابل ہوئے اور زور آورون مین کشاکشی ہونے لگی جنگ عظیم
برپا ہوئی قتال [illegible] پکڑا بدنون سے عرق بہنے لگے تپلیان آنکھون کی پھر گئین آنکھین ڈگڈگاتی تھین
مصیبتین عظیم نازل ہوئین جہان تاریک ہو گیا چکی اس لڑائی کی بڑے زور شور سے چل رہی تھی نیزہ بازی
و تیغ زنی کو بڑی قوت ہوئی سینے تنگ تھے شدائد امور سے لوگ دنگ تھے راہین بند تھین غبار نے کٹے پڑے تھے
تیغ تکے تیر سے پرندے بند بند جدا تھے اور سوائے انکے اور کچھ نظر نہین آتا تھا کہ فوارے خون کے اُڑتے تھے یا دار کرتے
ہاتھ کٹے تھے یا گھوڑے دوڑ رہے تھے غرض کہ زنگیون اور زنجیر والون نے کہ وہ بڑے سرکش اور شدید الکفر تھے
یکبارگی نرغہ کیا اور گرز آہنی مارنے لگے اور وہ روز بہت سخت تھا کہ اہل شجاعت کو یاس تھی اور اہل جبن گریزان
تھے اور باقی مردم حیران تھے اور ادھر لشکر اسلام مین عمرو بن العاص لوگونکو قتال پر ترغیب دیتے تھے اور
کہتے تھے اے اصحاب بخدا اے حاملان قرآن یاد کرو غرف جنان کو اور اہل ایمان اُنکا یہ کلام سنکر خوش ہوتے تھے اور باہم اظہار
نشاط و سرور کرتے تھے اور حال زنگیونکا یہ تھا کہ وہ گرز گران سے سوارون اور گھوڑونکو یکبارگی قتل کرتے تھے اور اہل
فیل سوار تیر و نیزے مارتے تھے یہانتک کہ وقت عصر داخل ہوا اور اُسوقت تک فریقین سے خلق کثیر قتل ہو چکی تھی
پھر اُسوقت خالد نے اپنے خصم شاذل پر قابو پاکر نیزہ اُسکے سینے مین مارا کہ نوک سنان اُسکی پشت سے

پار ہو کر چلنے لگی اور وہ زمین پر گر کر اپنے خون میں لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور **راوی** نے کہا جسوقت بلائے عظیم و قتال شدید برپا تھی تو رفاعۃ المحاربی نے پانسو مرد میدان قبیلہ بنی محارب ولبید و مالک سے انتخاب کرکے قصد فیلونکا کیا پھر اُن سب دلیرون سے کہنے لگا ای بہادران عرب تم قریب قریب رہو مین جا کر اُنکو دیکھ لیتا ہون یہ کہکر رفاعہ قریب فیل ابیض کے گئے کہ وہ قائد و راہبر سب ہاتھیونکا تھا اور وہ سب ہاتھی پانسو تھے چنانچہ رفاعہ تیغ بکف اُس سفید ہاتھی کیطرف بڑھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے **اشعار** یا لک من جثۃ کبیرۃ ؎

لقیت کل کبیرۃ خطیرۃ	الیوم قد سقت بک الحقیرۃ	[illegible] الصغیرۃ ؎

ترجمہ یا حرف ندا و منادی محذوف کہ مراد شخص و خطاب بنفسہ ہی یعنے شاعر اپنے تئین کہتا ہی ای شخص تیرے لیئے آمد بزرگ ہی یعنے تیری بڑی آمد ہی کہ تو نے بڑے بڑے معرکے کئے ہین اور بڑون بڑون سے مقابلہ و مقاتلہ کیا ہی آج کے روز تجھے رزمگاہ تنگ ہی یہانتک کہ تو اُنکو لب گور اور کنارے غار کے پڑے ہوئے دیکھتا ہی **راوی** کہتا ہی کہ بعد ازان رفاعہ نے اُس سفید ہاتھی کو ایسی تلوار ماری کہ وہ بھاگ نکلا اور پھر تیورا کے بیٹھ گیا اور اُسپر عماری چرمی میں چند زنگی سوار تھے سو جسوقت وہ ہاتھی زمین پر گرا تو ایک ملعون اُنمین سے پشت فیل سے کود کر سامنے آیا اور اُسکے ہاتھ مین گرز تھا اُسنے اُس سے رفاعہ کو مارا اتفاقاً وہ گرز خالی گیا تب رفاعہ نے اُسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ جھلک تلوار کی بائین شانے سے نظر آئی اور وہ دشمن خدا زمین پر گر کر خون مین لوٹنے لگا اور فی الفور واصل جہنم ہوا بعد ازان صحابہ نے دیکھا کہ اصحاب فیل سے پھر گئے اور ہاتھیونکی انکھون مین بھالونکی انی مارنے لگے جیسا کہ ہمنے ابھی ذکر کیا ہی آخر وہ ہاتھی بھاگے وبعد ازان خالد اور مقداد وجابر بن عبدالله انصاری اور بہت سے صحابہ نے قصد اُن تواد کا کیا جنکا ابھی مذکور ہو چکا ہی (یعنے زنگی زنجیروان والے) اور لشکر و شباب حق تعالیٰ سے طلب کرتے تھے اور ارسا دیب بنگ کا یہ طور کیا کہ بعض سوار داہنی طرف سے اور کچھ سوار بائین سے آنے لگے اور اُن پر یونکہ ... زنگیونکی زنجیر و تنگے دونون ... سے تھے قتل کرنا شروع کیا اور زنجیر و تنگے سے خود تھا ... مہار کیطرح کھینچے ہوئے تھے اور وہ زنگی مانند شتران شارد و رمیدہ کے قابو مین ہو گئے پھر مسلمانون نے اُنکے ہاتھون سے کر کے بحصن کر سخت ترین طور سے قتل کرنے لگے اور یونہی درمیان فریقین کے قتال و نزال برابر ہوتی رہی یہانتک کہ رات آئی کہ درمیان دونون فریقون کے حائل ہوئی اور دونون طرف سے خلق کثیر قتل ہوئی تھی چنانچہ مسلمانون نے بارہ ہزار جماعت ملوک و بطارقہ روم سے قتل کیا اور بندرہ ہزار جمعیت ملوک و بطریقان عجم وغیرہ سے تہ تیغ کیا اور مسلمانون نے وہان شب گذاری کی اسطرح کہ ساری رات حراست و نگہبانی مین تھے اور **راوی** کہتا ہی کہ اور ایسا ہوا کہ اُس روز اکثر مسلمانونکو زخمون نے بہت سست و سخت رنجور کر دیا تھا پھر جب رات ہوئی تو ایک جماعت مسلمانونکی واسطے مداوا و اعلاج مجروحونکے مقرر ہوئی اور ایک گروہ اُن کا واسطے دفن

شہید ونکے مامور ہوئے اور کچھ لوگ تمام شب تلاوت قرآن مین مشغول رہے اور کچھ لوگ نماز و یقین معروف تھے اور
کتنے باعث کثرت تعب کشتی کے سو رہا کیے اور خالد بن الولید و زبیر بن العوام و مقداد بن الاسود اور عبد الرحمن بن
ابی بکر یہ سب رات بھر گرداگرد لشکر دورہ و گردش کرتے رہے پھر جب صبح نمود ہوئی تو موذن نے اذان دی اور عمرو بن العاص
نے سورہ فتح کے ساتھ لوگونکو نماز پڑھائی اور جناب اقدس الٰہی مین دعا کی کہ حق تعالے لشکر کو ظفر روزی کرے بعد ازان
اپنے گھوڑونکے پاس گئے اور اُنپر سوار ہوا چاہیے لشکر کی صف آرائی کی جسطرح جیسے دیروز گذشتہ کی صف بندی و ترتیب
جیوش کا ذکر کیا ہو پھر جب تعبیہ عساکر سے فارغ ہوئے تو افسران فوج اپنی اپنی جماعت کے آگے بڑھ بڑھکے لوگونکو
قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور موخر لشکر پر رافع بن عمیرۃ الطائی و حارث بن قیس و رفاعۃ بن زبیر وغیرہم
مقرر ہوئے اور اُنکے ساتھ پانسو سوار تعینات ہوئے راوی نے کہا کہ عبادۃ بن رافع نے سالم بن مالک سے روایت
کی اور انھون نے عبد اللہ بن بلال سے روایت کی کہ یہ عبد اللہ جماعت رافع مین تھے سو انھون نے بیان کیا
کہ جب صفین مرتب ہوگئین اور دونون فریق طرفین سے مقابل ہوئے اور قتال کی شدت ہوئی اور ہر ایک بذات خود
مشغول تھا تو مین اُسوقت عورتون اور بچون سے دشمنون کو دور کرتا تھا اور وہ عورتین جنکا حال سابقًا مذکور
ہوا ہے بڑی شدت سے قتال کرتی تھین کہ ناگاہ ایک گروہ عظیم بطارقون اور زنگیون اور اہل بجاوت کا آپہونچا
اور اُنکے ساتھ چھ سو ہاتھی سے زائد تھے اور ہمکو اپنی طرف سے اُنھون نے غافل پایا اسلیے کہ ہم لوگ اور سمت
مشغول القتال تھے پس انھون نے آکر اُس بڑی جماعت کو گھیر لیا جسمین تمام گلہ اونٹونکا تھا اور اُسمین ساری عورتین
تھین اور سب لڑکے تھے اور بہت سے مرد بھی تھے اور اونٹ دو ہزار سے زیادہ تھے اور دو سو عورتین تھین اور ان مین
زائد بن ریاح البکری و عباد بن عاصم الغنوی بھی تھے اور ان دونونکے ساتھ دو سو سوار بھی تھے انھون نے
اُسوقت قتال موت کی قتال کی یہانتک کہ وہ سب کثرت و شدت زخمون سے سست و مضمحل ہوگئے اور اس
ہنگامے مین عورتون نے بکمال جرأت مردانہ داد گرزون اور تلوارون خنجرون کی دیکے خوب مقاتلہ کیا نَفَّلَ اللہُ عُفَیرَۃَ
بِنْتَ غِفَارٍ وَسَلْمٰی بِنْتَ زَاہِرٍ وَنَظَائِرَہُنَّ یعنی حق تعالے جزائے نیکو دے عفیرہ دختر غفار و سلمی دختر زاہر کو اور جو انکے
مثل مین تھین اُن سبکی نیکیان خدا زیادہ کرے کہ البتہ انھون نے خوب قتال کی یہانتک کہ دشمنون نے اُنکے
سرون پر تلوارین مارین کہ خون اُنکے سرون سے اُنکے منہ پر بہتا تھا اور وہ آپس مین کہتی تھین کہ اے زنان
عرب خوب مقاتلہ کرو اپنے لشکر اور اپنی ذات خاص کے لیے ورنہ ہاتھ سے ان حبشیون وغیرہ بیدینون نامختونکے ماری
جاؤگی چنانچہ اُن سب نے قتال موت کی قتال کی اور اُنمین سے پندرہ مسلمان کام آئے جنکے واسطے حق تعالے
نے درجہ شہادت نصیب کیا تھا و بعد ازان وہ دشمن خدا اُن عورتون اور لڑکون کو ہانک لے گئے پھر
ایک سوار نے اُنکے ساتھ سے پھر کر پاس خالد بن ولید اور عمرو بن عاص کے پہونچکر اس حال سے خبر دی اور

دونون اور طرف اسوقت قتال شدید مین مصروف تھے دشمنان اصحاب اسلام نے بہت شور و غوغا کیا اور ایک گروہ امیرون افسرون کا درمیان معرکہ سے نکل آیا اور وہ فضل بن عباس و عبداللہ بن عمر بن خطاب و عبدالرحمن بن ابی بکر و یزید بن ابی سفیان و عبداللہ بن ابی طلحہ و عمرو بن الاشتر اور مثل انکے دیگر امرا اور اتباع اُنکے چھ سو سوار تھے چونکہ مسلمان صنادید عرب و اشرف القوم تھے اور ان لوگون نے سوار ہوکر حملہ کیا اور انکو اہل جبل یعنی قریب ان کے گھیر لیا اور وہ لوگ ارادہ لیجانے بندیون کا رکھتے تھے جب فضل بن عباس نے بعد اسکے سبب آواز یہ کہا اے دشمنان خدا کہان جاتے ہو یہ کہکر وہ لوگ اور مسلمان حملہ کرکے وبقتال شدید مقاتلہ کرنے لگے اور اسی حال مین ضرار نے بڑھکر گھوڑے انکے سینے مین برچھا مارا کہ اسکی پشت سے چمکنے لگی اور اسیطرح فضل بن عباس نے کیا کہ ایک بطریق عظیم کیطرف بڑھے اور اسکے سینے مین برچھا مارا کہ اسکی پشت سے پار نکل آئی اور زمین پر گرکر وہ زمین لوٹنے اور دم توڑنے لگا آخر واصل جہنم ہوا اور سب مسلمان پھر اسیطرح برابر بڑی شدت سے مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ ایک مقتل عظیم قتل کیا پھر جب دشمنون نے جنگ کی جنگ سخت دیکھی کہ اسکے تحمل سے عاجز تھے تو جو کچھ مال غنیمت سے اُنکے قبضہ مین تھا وہ سب وہان انھون نے ڈال دیا اور پھر عقب پلٹا اور اہل اسلام اپنے اسیرونکو مع اُنکے زر و زیور کے پھیر لائے اور ایسا ہوا کہ اُن عورتون نے جو دشمنون کی قید مین تھین گرزون اور تلوارون اور خنجرون سے حربہ کرتی تھین اور دشمنونکے گھوڑونکے منھ پر مارتی تھین کہ وہ گرپڑتے تھے تب اُن سوارونکو لوٹ کر زمین پر دے مارتی تھین پھر خنجر سے انکو مقتول کر ڈالتی تھین یہانتک کہ اُنھون نے ایک جماعت کو رومیون اور زنگیون اور اہل بجارہ وغیرہ سے قتل کیا آخر جب اُن ارگیا نے یہ حال دیکھا تو سامنے سے بھاگ نکلے تب مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا کہ تلوارونکے آگے اُنکو دھر لیا پھر بہتونکو قتل کیا اور کتنونکو اسیر کر لیا یہانتک کہ ایک مقتل عظیم قتل کیا اور قریب چھ سو کے رومیون اور زنگیون سے اسیر کیا اور اُنکے اسباب اور گھوڑے غنیمت مین لیے راوی نے کہا یہ ماجرا تو یہانکا تھا و اما حال لشکر کا یہ ہوا کہ وہ لوگ بدستور قتال شدید و مہم عظیم و تیغ زنی و نیزہ بازی و قتل مردم و مقاتلہ زور آوران و مقابلہ شہسواران مین مشغول تھے اور حرب و جنگ برابر قائم و برپا رہی کہ گردنین ماری جاتی تھین اور مردان شجاع حملہ کر رہے تھے اور بودے بھاگے جاتے تھے اور جنگ کی چکی چل رہی تھی اور ضرب شمشیر و سنان کی شدت تھی زمقاکت گرے تھے جمعیتین پریشان ہوگئین طیور اجل سرون پر گرم پرواز تھین مصیبتون پر مصیبتین نازل تھین و زحمتہاے عظیم و مہم اہم واقع تھین سینے تنگ تھے کار ہاے دشوار سے لوگ دنگ تھے گرد و غبار کی کثرت تھی صبر و ثبات کی قلت تھی اور امرا اپنی رایات سے جنگ کر رہے تھے اور زنگی اپنی لغات مین شور کرتے تھے اور رومی غل مچاتے تھے اور نرسنگے بجاتے تھے اور نیزے مارتے تھے تیر چلاتے تھے فکر مین گم تھین بصارت کم تھی گرد و غبار کی وہ شدت تھی کہ دن تاریک تھا اور شعار مسلمین کا یہ تھا یا نصر اللہ انزل

ف شعار وہ کلمہ ہے کہ وقت اختلاط مردم واسطے شناخت باہم مقرر کرتے ہین ۱۲

یعنے اگر نصرت خدا تعالیٰ ہو جاوے اور سوتے تھے مسلمانون کے بہر کرام جو بہادر تھے اونکا تھا قلعہ ذرا الزبیر بن العوام والفضل بن عباس و الفضل بن العباس و عتبہ بن عامر و المسیب بن نجبۃ الفزاری و نظائرہم من الابطال یعنے مقابلے زبیر و فضل و عقبہ و مسیب وغیرہ اونکو جزائے نیک زیادہ کرے کہ وہ لوگ قتال شدید مین ثابت قدم تھے اور بلیات شدید و معرکہ عظیم مین کارآزمار ہے اور جو بہادر و نکا ساجر و استقلال کیا واما خالد و عمرو و قعقاع بن عمرو و سعید بن زید النون نے قتال موت کی قتال کی کہ ہاتھیون کو اور اُس گروہ کو جو اُن پر سوار تھے ہلاک کیا اور بہت بہادرون اور اُنکے بہادرونکو اور زنگیون اور اُنکے فیلبانونکو قتل کیا اور حال ہاتھیونکا یہ تھا کہ وہ جو بونگے گھوڑون پر حملے کرتے تھے اور اوپر جو سوار تھے وہ تیرونکی بوچھار کرتے تھے کہ اُن تیرونکا ہجوم مانند مینہ کے آتا تھا یہانتک کہ اُس روز بہتونکی آنکھین نکل پڑین اور ہر سمت سے یہی آواز آتی تھی وَاعَیْنَاہُ یعنی ہائے میری آنکھین اور کوئی کہتا تھا وا کبداہ یعنے وائے رے میرے ہاتھ اور اُس حالتمین ہاتھیونکا یورش تھا اور ادہر زنگیونکی تیرونکی مار تھی ناگاہ رفاعہ بن زہیر المحاربی لشتاب وے تمام پاس خالد و عمرو کے آئے اور کہنے لگے اے امیرو اگر یہ امر یونہی برپا رہیگا تو ہم سب ہلاک ہوجاوینگے یہ سنکے دونون امیرون نے کہا پھر اس امر مین کیا رائے ہے رفاعہ نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ہم ہر قسم جمع کرین اور اُسکو روغن زیت سے چرب کرین اور تیرونکی نوکون پر باندھین اور آگ سے روشن کرین اور قیصوم یعنے خس خاشاک فراہم کرین اور اُسکا پشتارہ بناکر اونٹونکی پشت برہنہ پر لادین اور دشمنونکو قتال مین مشغول کرین بعد ازان ہمارے سوار پیچھے سے اونٹونکو ہنکاوین اور اُن پشتارونمین آگ لگادین جب آگ بھڑکیگی تو اونٹ بھاگینگے اور لوگونکو روندڈالینگے اس صورت مین وہ لوگ تاب نہ لاسکینگے یہ تدبیر ہے اور خداوند قدیر کی جانب سے معونت و امداد ہو چنانچہ سبھون نے اس رائے کو پسند کیا اور کچھ لوگونکو اس کام پر مامور کیا اور باقی لوگون نے دشمنون کو قتال پر لگایا پس تھوڑی دیر نگذری تھی کہ وہ سب سامان پیدہ وغیرہ کا مہیا ہوگیا اور ہزار سوارون نے ملکر ہر قسم جمع کرکے روغن زیت وغیرہ سے اُسکو تر کیا اور نیزونکی نوکون پر اُسے باندھا اور قیصوم اقسام خس و خاشاک کو غرارون تھیلیون مین بھر کر اونٹونکی پیٹھون پر رکھا اور نیزونکے منھونکو مشتعل کرکے اُن پشتارون مین آگ لگادی پھر جب اُسمین آگ بھڑکی اور اونٹونکی پیٹھونکو سوزش پہونچی تو وہ رومیون اور زنگیون پر دوڑ پڑے پھر جب ہاتھیون نے وہ شعلے اور اونٹونکے دیکھے تو اپنے لنگر اور اپنی زنجیرین توڑ اکر بھاگے اور اپنے فیلبانونکو زمین پر گراکر روندڈالا اور جو مردم جنگی اُن پر سوار تھے اُنکو نیچے ڈال کر پامال کیا اور جو سامنے پڑا کچل ڈالا اور روم کے گھوڑے اور خچر بھی منھ پھیر کر بھاگے اور سوارون اور پیادون کے دل ہل گئے اور ادہر شہسواران اسلام نے دشمنونکو اپنی تلوارونکے آگے دھر لیا اور نیزون اور تیرون سے چھیدنے لگے اور مسیب بن نجبہ کہتے تھے ہمنے طائرون کو دیکھا کہ وہ ہمپر سایہ کیے ہوئے تھے اور ہمنے کچھ طائر ایسے دیکھے کہ وہ کافرونکے سرون پر رفرف کرتے تھے یعنے پر مارتے اور اوڑتے تھے بعد ازان اپنے

اور کہا اپنے ساز و سلاح سنبھالو اور اپنے ننگ و ناموس اور مال و ملک کے لئے لڑو اور نہین تو عربکی بندی بن
جاؤ اور انکے عبید و غلام ہو جاؤ کہ وہ جیسا چاہین تمھارے ساتھ کرین اور اگر تم چاہتے ہو تو ہم اون سے
صلح رکھین سوائے انکا امر معلوم کرتا ہے کہ بطریقون سے کچھ نہین ہوسکتا ہے یہ سنکے اُن لوگون نے جواب دیا
اور کہنے لگے ہم اپنے بال بچون کو قلعہ سے نہ نکلینگے اور جبتک ہم بالکل مغلوب و عاجز ہو جاوینگے اونکے حوالے نکرینگے
اور ہم سب سامان اپنا اور مال و اسباب اپنا اس شہر مین جو قلعہ محکم ہو جمع کرکے بیرون حصار اُنسے مقابلہ کرینگے
پھر جب ہم دیکھینگے کہ وہ لوگ ہمپر غالب ہوتے ہین تو بالاے حصار چڑھ جاوینگے غرض کہ سارے اُن سب کی اسی بات پر
متفق ہوئی پھر جنھون نے اُنمین سے اس امر کو منظور کیا وہ اپنی جان و مال سے آمادہ و حاضر ہو گئے اور جنھون نے اس بات کو
قبول نکیا وہ بجاے خود مقیم رہے اور اسیطرح بطریقان ہنسانی بھی کیا کہ بعضے اُنمین اپنی جان و اولاد اپنے مال سے
وہان حاضر ہوئے اور بعضے اُنمین سے اپنی جاپر قائم رہے اور مدائن والونمین سے بھی وہ تھے جو واسطے اقامت جنگ کے
حاضر ہوئے راوی کہتا ہے پھر جب خالد اپنا لشکر لیکر چلے اور آگے آگے اُنسے کچھ فاصلے پر طلایہ اور امرا کا
غول جاتا تھا اور یہ لوگ قریات دجلا اور کنارے دریاے فرات تاخت و تاراج کرتے جاتے تھے پھر جو لوگ اپنے اماکن سے
بطلب صلح نکلتے تھے اور پیام صلح کرتے تھے تو اہل اسلام اُنسے صلح پذیرا کرتے تھے اور علوفہ و ضیافت سے اونکی استمالت
کرتے تھے اور جو لوگ ایسا نہین کرتے تھے اُنکو اسلام کیطرف دعوت و طلب کرتے تھے اگر وہ اس سے انکار کرتے تھے
تو اُنسے جزیہ لیتے تھے اور اگر وہ جزیہ دینے سے سرتابی کرتے تھے تو اُنکو غارت و تاراج کرتے تھے یہانتک کہ متصل
اہناس کے پہونچے اور والی اہناس کو یہ خبر پہنچی تو اسکو باور ہوا کہ لابد اُنسے مقابلہ و مقاتلہ ہوگا اور منتظر ہوا کہ
دیکھئے ان لوگونکی جانب سے کیا امر ظہور مین آتا ہے چنانچہ وہ بیرون شہر برآمد ہوا اور شہر پناہ سے قریب قریب ٹھیرا
اور وہانسے دور نگیا اور اسکے جو چار پھاٹک تھے تو تین دروازے بند کروا دیئے اور ایک باب شرقی جدھر وہ آپ تھا کھلا رکھا
اور اُدھر سے خیام و سراپردے اور اکثر ساز و سامان اپنا باہر نکلوایا اور مشورہ کیا کہ اگر قبل از قتال بعد جنگ شہر کے
اندر جاوین تو عرب کو ہماری جانب طمع ہوگی یعنے ہمکو خائف سمجھکر اُنکو حوصلہ داخلہ شہر کا ہوگا بعد ازان اُسنے
یہ تدبیر کی کہ بطریقونکو متفرق کردیا اور لشکر کو پھیلا دیا تاکہ کثرت اُنکی زیادہ نظر آوے اور تعداد اُس کے فوج کی
پچاس ہزار تھی بعد ازان وہ اپنے لشکریون سے کہنے لگا کہ خبردار ثابت قدم اور اپنے ناموس کے لئے قتال کرو
اور لشکر خوار و بداطوار نہو جاؤ کہ گرفتار ہو جاؤ چنانچہ اُن لوگون نے استقلال کیا اور اپنے ساز و سلاح سے چست ہو کر
مستعد قتال ہوئے اور انتظار آمد صحابہ کا کرنے لگے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا و اما خالد جس وقت اہناس سے
قریب ہوئے تو زبیر بن العوام کو طلب کیا اور اُنکے ہمراہ ہزار سوار مقرر کردے کہ اُنمین اکثر اُمرا تھے اور اُنکو حکم کیا کہ آگے
بڑھو بعد ازان فضل بن عباس کو بلایا اور ہزار سوار اونکے بھی ساتھ مامور کیے تو وہ پیچھے زبیر کے روانہ ہوئے بعد ازان

اور عقب فضل کے چلے وابعد ازان زیاد بن ابی سفیان
میسرہ بن مسروق بلاست تھے اونکے ہمراہ بھی ہزار سوار دیے اور وہ عقب فضل کے چلے وابعد ازان زیاد بن ابی سفیان
طالب ہوئے اونکے ساتھ بھی ہزار سوار کیے اور وہ میسرہ کے پیچھے ہوئے وابعد ازان مالک اشتر کو یاد کیا اُنکو بھی ہزار
سوار دیکر بعد زیاد رخصت کیا اور سب کے عقب پر خود خالد مع بقیۂ لشکر پشت پناہ ہوئے اور **عون** بن سعید نے
بواسطۂ ہاشم بن نافع کے رافع بن مالک العلوی سے **روایت** کی وہ کہتے تھے مین گروہ زبیر بن عوام مین تھا جب
ہم درمیان بلاد پہونچے اور ہر ایک شہر کے باشندونسے تعرض کرتے تھے اور سواد ونواح پر دوڑ مارتے تھے
تو وہان ایک عرصہ دشت مین ایک گلہ بھیڑون کا دیکھا اُسکے ساتھ چوپان تھے جب اُن چرواہون نے ہمکو دیکھا
تو بھیڑونکو چھوڑ بھاگے تب ہم اُن بھیڑونکو ہانک لیچلے جب وہانسے تھوڑی دور چلے تھے کہ کچھ عورتین اور کچھ لڑکے
اور ایک غول نصارے کا اہل قبط وغیرہ سے ایک ٹیکرے پر نظر آیا جب اُنھون نے ہمین دیکھا تو بھاگ گئے اور اُنکے
ساتھ ایک طرف کو بیس سوار بھی تھے اور وہ عرب متنصرہ تھے قبیلہ جذام سے اور اُنکے ساتھ ایک بطریق یا دری بھی
خلعت فاخرہ پہنے ہوئے تھا آخر اُنکی بھی نگاہ ہمپر پڑی تو وہ بھی بھاگ گئے تب ہمنے اُ نیزہ وتلوار ماری اور تھوڑے
عرصہ مین ہمنے اُنکو پکڑ لیا اور قید کر لائے اور اُنسے ہمنے پوچھا کہ تم کون اور کہانکے اور کس قبیلے سے ہو اُنھون نے
جواب دیا کہ ہم لوگ قریات مختلف کے ہین اور معلوم ہوا کہ وہ لوگ ارادہ اہناس جانے کا رکھتے تھے تب ہم نے
اُنکے تئین اسلام پیش کیا اُنھون نے انکار کیا ہمنے ارادہ اُنکے قتل کا کیا مگر زبیر نے ہمکو قتل سے منع کیا اور کہا
یہ قیدی پاس خالد کے حاضر کیے جاوین وہ جو چاہین کرین غرض کہ ہم لوگ جاتے جاتے متصل اہناس کے پہونچے اور
ہمنے وہان خیمے برپا اور سراپردے دیکھے یعنے قناتین کھینچی تھین اُسوقت زبیر نے باواز بلند تکبیر وتہلیل کی اور مسلمانون نے
بھی صدا ئین تکبیر کی اس زور شور سے بلند کین کہ زمین ہل گئی اور رومی اپنے خیمون سے باہر نکلکر ہمکو دیکھنے لگے
اور وہ دشمن خدا مارلوس بن میخائیل والی اہناس بھی دیکھتا تھا اور اُسکے ساتھ ایک غول تھا کہ وہ سب حجاب
ونواب یعنے اہل خدمات واہل مہمات وارباب دولت وپیران مملکت تھے اور یہ سب اُسکے گرد بگرد داہنے بائین سے
حلقہ باندھے تھے پھر جب ہملوگ اُنکے سامنے بڑھے تو وہ آپسمین شور وغوغا کرنے لگے اور اپنی زبان مین بول چال
کرتے تھے وبالا علان کلمات کفر سے استعانت بغیر خدا کرتے تھے اور اپنی نگاہ ہو نہین ہما جماعت کو کمتر دیکھتے تھے
چنانچہ جب زبیر اُن کے قریب گئے تو ہز رایتہ یعنے اپنے علم کو نشان دیکر یہ اشعار رجز پڑھنے لگے **اشعار**

یا اہل اہناس الطغاۃ الکفر علی کل مشکول من کل ضامر	ویا عصبۃ الشیطان من کل غادر فان لم تجیبوا اسوف تلقون ذلۃ	اتاکم لیوث الحرب سادات قومہا وتقتل منکم کل کلب فاجر

یعنے اے اہل اہناس اے سرکشو کافرو اور اے گروہ شیطان سب کے سب دغاباز آپہونچے ہین تمھارے پاس
شیران جنگ جو اپنی قوم مین سردار ہین اور وہ سب اسپان مشکول اور ناقون پر سوار ہین اگر تم قبول اطاعت نکروگے

تو ذلت و خواری میں پڑو گے اور تم میں کا ہر ایک سگ تابکار مارا جائیگا و بعد ازآن **راوی** رافع بن مالک نے کہا کہ پھر ہم اور بھی قریب اُس قوم کے نازل ہوئے تو فضل بن عباس آگے بڑھے اور یہ امون اُنکے سرداران بزرگوار تھے پھر جب اونھون نے تکبیر کی تو اُنکے ہمراہیون نے بھی صدائے تکبیر بلند کی اور فضل نے اپنا نشان بلاکر یہ شعر رجز پڑھنا شروع کیا **شعر**

یَا اَہْلَ اَہْنَاسَ الْکِلَابَ الطُّوَاغِیَا	وَالَا تَرَوُا اَمْرًا عَظِیْمًا مُدَانِیَا
اَتَتْکُمْ لُیُوْثُ الْعُرْبِ فَاصْغَوْا مَقَالِیَا	وَقِرُّوْا بِاَنَّ اللّٰہَ اَرْسَلَ اَحْمَدَا
وَقِرُّوْا بِاَنَّ اللّٰہَ لَا رَبَّ غَیْرُہٗ	نَبِیًّا کَرِیْمًا لِّلْخَلَائِقِ ہَادِیَا

یعنے اے اہل اہناس سگان سرکش تمھارے پاس شیران جنگ آپہونچے ہین تم قول و مقال اُنکے بگوش دل سنو اور اقرار اس بات کا کرو کہ ہر آئینہ اللہ وہ ہی جسکے سوائے کوئی پروردگار دوسرا نہین ہے اور اگر اقرار اس امر کا نکرو گے تو آفت عظیم عنقریب دیکھو گے اور اقرار اس امر کا کرو کہ حق تعالے نے احمد کو نبی صاحب کرم بھیجا ہی اور اُنکو خلایق کا ہادی کیا ہی یعنے یہ اقرار کرو کہ محمد رسول اللہ و نبی خدا کے اور رہنما ہر دوسرا کے ہین اور **راوی** نے کہا کہ بعد ازان فضل اپنے اصحاب کے نزدیک اکر ٹھہرے اور کچھ دیر نگذری تھی کہ امیر میسرہ بن مسروق العبسے آگے بڑھے اور اونھون نے اور اون کے ساتھ والے مسلمانون نے اعلان تکبیر کا کیا اور باتفاق اُنکے دیگر مسلمانون نے بھی جواب تکبیر دیا یعنے وہ سب بھی تکبیر گویان ہوئے پھر میسرہ اپنا نشان چمکاتے ہوئے یہ اشعار رجز پڑھنے لگے **اشعار**

اَتَیْنَا لِاَہْنَاسٍ مِّنْ کُلِّ غَضَنْفَرٍ	وَالَا اَبَدْنَا ہُمْ بِکُلِّ مُہَنَّدٍ
عَلٰی کُلِّ صَہَّالٍ مِّنَ الْخَیْلِ اَجْرَدٍ	وَنُخْرِبُ اَہْنَاسًا وَنَقْتُلُ اَہْلَہَا
فَاِنْ ہُمْ اَطَاعُوْنَا شَکَرْنَا فِعَالَہُمْ	اِذَا خَالَفُوْا دِیْنَ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ

یعنے ہم اہناس کے لیے آئے ہین سب شیر نر کہ وہ اوپر صہیل و شور کرنے والے کے یعنے ہنہنانے گھوڑون اجرد پر سوار (مترجم کہتا ہے اجرد وہ گھوڑا ہی جسکے چھوٹے چھوٹے بال اور رونگٹے ہون تو وہ مطبوع و پسند عرب ہوتا ہے) پس اگر وہ اہل اہناس ہماری اطاعت کرینگے تو ہم اُنکے کردار سے مشکور ہونگے اور اُنکی قدردانی و شکر گذاری کرینگے ورنہ اگر وہ اطاعت سے انحراف کرین گے تو ہم اُنکو ہلاک کرین گے شمشیر ہندی سے (مترجم کہتا ہے مہند یعنی سیف ہندی کہ ہندی آہن و ولایتی ساخت ہو یعنی جسکا لوہا ہندی اور ساخت اُسکی ولایتی ہو) اور ہم خراب و ویران کرینگے اہناس کو اور قتل کرینگے اُسکے باشندونکو جبکہ وہ مخالفت کرینگے دین نبی کی جو محمد ہی **راوی** نے کہا پھر میسرہ بھی بعد رجز خوانی کے متصل فضل سے جاکر قیام پذیر ہوئے اور بعد اُن کے قریب بغروب آفتاب کے زیاد بن ابی سفیان بھی مع اپنے اصحاب کے آگے بڑھے اور اونھون نے اور اُن سب مسلمانون نے غل مچاکر تکبیر کہی اور زیاد نشان جنبان ان اشعار سے رجز خوان ہوئے **اشعار**

ہَلُمُّوْا اِلٰی اَہْنَاسَ یَا اٰلَ ہَاشِمٍ	تَقْطَعُ رُؤُسٍ مِّنْہُمْ فَلَقَ جَمَاجِمِ
وَیَا عُصْبَۃَ الْمُخْتَارِ نَسْلَ الْاَکَارِمِ	لِنَنْصُرَ دِیْنًا لِّلنَّبِیِّ مُحَمَّدٍ
وَدُوْنَکُمْ ضَرْبَ السِّہَامِ لِشِدَّۃٍ	نَبِیُّ الْہُدٰی الْمَبْعُوْثُ مِنْ اٰلِ ہَاشِمِ

ف آل ہاشم سے مراد بزادہ خاص و بخویشان خود بین کہ وہ اولاد ہاشم سے تھے ۱۲

یعنے اے اولاد ہاشم طرف اہناس کے عزم کرو اور اے قرابت داران احمد مختار نسل بزرگوار ان بزرگ نسل او ضرب سہام یعنے رنا تیر کا شروع کرو یکبارگی حملہ کرکے دسطے کاٹنے سرون اور پراگندہ کرتے جمعیتونکے اور البتہ ہم نصرت کرینگے دین نبی کی وہ نبی کہ محمد ہین وہ محمد جو نبی ہین ایسے نبی جو ہادی و رہنما ہین اور وہ مبعوث و فرستادۂ خدا ہین اور آل ہاشم ہین اور راوی نے کہا کہ بعد رجز خوانی زیاد کے جبکہ شام ہوگئی تو مسلمانون نے بجاے خود شب باشی کی اور رات کو تلاوت قرآن کرتے رہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھا کیئے اور رات بھر فجر تک اپنے لشکر کی حراست بھی کی جب صبح ہوئی تو مقداد رضی اللہ عنہ اصحاب خود پیش قدمی کی اور وہ مع اپنے اصحاب کے سرگرم نعرہ تکبیر ہوئے پھر انہون نے آگے بڑھکر علم ہلاتے ہوئے ان ابیات فخریہ کو زبان زد کیا اشعار

اَنَا الفَارِسُ المَشْکُورُ فِی کُلِّ مَوطِنٍ فَاَ فُوزُ مِن اَضحٰے نَزِیْلِ المُوَمَّلِ	وَنَاصِرُ دِیْنًا لِلنَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَ لَقْتُلُ عُبَّادَ الصَّلِیْبِ جَمِیْعَھُم	لَعَلَّ تَنَالُ الفَوزَ عِندَ اِلٰھِنَا بِاَسْمَرِ خَطِّیٍّ وَعَضْبٍ مُھَنَّدٍ

یعنے مین وہ شہسوار ہون کہ ممدوح ہون ہر مقام مین اور ناصر ہون دین نبی کا کہ وہ محمد ہین سو کیا عجب ہے کہ ہم اپنے پروردگار کے نزدیک فیروزی و رستگاری کو پہونچین پس مین فیروزمندی کو پہونچون بہت جلد اور صبح نازل ہونے والا اور مدد پانے والا ہم قتل کرین سب صلیب پرستونکو سیف خطی و شمشیر ہندی سے اور راوی نے کہا کہ پھر مقداد بھی بعد انشاء اشعار کے بمحاذی دیرابو قفل کے جاکر قیام گزین ہوئے اور درمیان ان امراے متقدم الذکر کے مکالمہ ہونے لگا پھر جب دشمنون نے ہمکو دیکھا کہ ہم چند ہزار بہ نسبت اُن کے شمار کے کمتر تھے تو اُنکو گمان ہوا کہ ہمارے پیچھے اور کچھ لوگ نہین ہین چنانچہ اُس روز تو ہم خاموش بیٹھے رہے نہ اُنسے کچھ کلام کیا نہ وہ بولے جب دوسرا روز ہوا تو نزدیک بطلوع آفتاب ناگاہ ایک گرد اوٹھی اور گھوڑونکی ٹاپون سے غبار نمودار ہوا پھر دیکھا تو اُن گھوڑون پر سواران حجازی سوار تھے اور قریب آنکر اونھون نے بصداے تکبیر نعرہ کیا تو باتفاق اُنکے سب مسلمانون نے بھی پکار تکبیر کہی پھر رایات اسلامیہ و اعلام محمدیہ بلند ہوئے اور اُن صحابہ نے جو ہمراہ زبیر وغیرہ کے بطور طلیعہ آئے تھے صداے تکبیر سنی اور زبیر و فضل وغیرہ اُنکی ملاقات کو نکلے تو دیکھا کہ اوائل لشکر مین تو خالد بن الولید ہین اور اون کے پہلو بہ پہلو غانم بن عیاض الاشعری اور ابو ذر الغفاری و ابو ہریرۃ الدوسی کہ اُنکا نام عبدالرحمن تھا و دیگر اُمراے مہاجرین و انصار یہ سب ساتھ تھے پھر جسوقت روم نے یہ حال نزدیک سے دیکھا تو رعب اُنکے دلونمین غالب ہوا پھر لشکر صحابؓ متصل اہناس کے جا اُترا اور ہر گروہ اپنے اپنے مرکز و زمرے مین فروکش ہوئے اور اُس روز مقام کیا جب دوسرا دن ہوا تو سب اُمرا و صاحبان نشان پاس خالد کے جمع ہوکر مشورے کرنے لگے کہ والی اہناس کے پاس کسکو بھیجنا چاہئے

اور کون جاوے گا یہ سنکر مقداد نے کہا مین جانے کو موجود ہون خالد نے کہا تمھین لایق اس امر کے ہو
بسم اللہ جاؤ اور جس جس کو چاہو اپنے ساتھ لو تب مقداد نے ضرار بن الازور اور میسرۃ بن مسروق
العبسی کو اپنے ہمراہ لیا اور بر وقت انکی روانگی کے خالد نے انسے فہمایش کی کہ تم جاکر پہلے اُسکو دعوت
اسلام کرو جب نمانے تو اُس سے طلب جزیہ کرو اگر اس سے بھی انکار کرے تو پیام قتال دو اور چاہیئے کہ
اپنی جانون کو حراست و حفاظت مین رکھو یعنی اُسکی شر سے ہوشیار رہو راوی کہتا ہے پھر یہ لوگ
روانہ ہوئے اور اُنکے لشکر کے قریب پہونچے اُسوقت سوار اُنکے میخین گاڑ رہے تھے اور طنابین خیمونکی
کھینچتے تھے اور قناتین لگاتے تھے تب مقداد وغیرہ کو اُنکے حجاب و نگہبانون نے دیکھکر پکارا تم لوگ کون ہو
کدھر آتے ہو انھون نے جواب دیا کہ ہم ایلچی ہین یہ سنکے حجاب نے اپنے بطریق کو خبر دی اُسنے حکم احضار کا دیا
جب یہ لوگ روبرو اُسکے حاضر ہوئے تو اُسکے ملازمون نے ڈانٹ کر کہا کہ دیکھو یہ ملک مالک ملک ہے بیٹھو
آداب شاہی کا لحاظ رکھو مگر ان لوگون نے اس بات کی کچھ پروا نکی اپنے گھوڑون سے نہ اُترے مگر جبکہ دروازہ
سراپردۂ شاہی پر اور دروازے پر ٹھہرے رہے یہانتک کہ انکے تئین حکم اندر داخل ہونے کا ہوا تب یہ لوگ اندر
داخل ہوئے مگر اپنے گھوڑونکی لگام اپنے ہاتھون مین تھامے رہے ہرچند غلامون نے چاہا لگام مین گھوڑونکی پکڑ لیوین
پر انھون نے نمانا اور اُنکے ہاتھون مین باگین ندین آخر بطریق نے خدام کو اشارہ کیا کہ چھوڑ دو انکو یونہین
آنے دو پھر جسوقت یہ داخل ہوئے تو وہ بطریق اپنے تخت زرین پر جو مرصع بدر و جواہر تھا بیٹھا تھا اور
اُسکے گرداگرد تمام رئیس و نواب و ارباب دولت و ارکان سلطنت بھی بیٹھے تھے اور ان سب کے ہاتھون مین
تلوارین اور گرز و تبر تھے پھر جب ملک نے ایلچیونکو دیکھا تو اُسکا رنگ متغیر ہوگیا اور وحشت مین آگیا اور انکو
اذن بیٹھنے کا دیا ان لوگون نے کہا ہم ایسے فرشون پر نہین بیٹھتے ہین کہ یہ ہمپر حرام ہے آخر اُسنے حکم کیا تو وہ فرش
اُٹھاکر فرش سوتی بچھایا گیا بعد ازان اُسنے اشارہ کیا کہ اب بیٹھ جاؤ ان لوگون نے کہا ہم نہ بیٹھینگے جب تک کہ
تو اپنے تخت سے نیچے اُتر نہ آوے چنانچہ اس بات پر مردم روم غوغا کرنے لگے تب ملک نے اُنکو اشارے
سے منع کیا کہ وہ خاموش ہو رہے پھر لوگون نے چاہا کہ اُن ایلچیون کے ساتھ سے تلوارین وغیرہ
چھین لیوین مگر بادشاہ نے اُنکو اس ارادے سے بھی منع کیا آخر وہ لوگ ہرگونہ تعرض و مزاحمت سے
باز رہے تب بادشاہ نے اُسنے قصد مکالمہ کیا اُنھون نے انکار کیا کہ جب تک اپنے تخت سے نیچے
نہ آوے گا ہم کچھ کلام نکرین گے بالآخر وہ تخت سے اُتر آیا اور عربی زبان مین کلام کرنے لگا اور
اُنکے احوال سے سوال کیا کہ تم لوگ یہان کس ارادے سے آئے ہو ان لوگون نے جواب دیا کہ
ہم تمکو نہ چھوڑین گے اور اس دیار سے نجاوینگے جبتک کہ تو اور تیری قوم اسلام لاوے خواہ جزیہ دیوے

یا قتال کرے پسکے ملک نے انکار کیا اور کہا فرداروز وعدۂ قتال ہے تب یہ لوگ اُسکے پاس سے باہر نکلے
اور جواب لیکر خالد کے پاس آگئے اور اس امر سے خبر دی اُسوقت سائر امرا نے تیاری جنگ کی کر دی جب
صبح ہوئی تو خالد نے نماز صبح اصحاب کو پڑھائی اور بعزم رزم آگے بڑھے اور ندا دی النفیر النفیر یا خیل اللہ
ارکبو والجنۃ اطلبو یعنے نکلو اور چلو اے لشکر خدا سوار ہوا اور جنت کے طلبگار ہو یہ سنکے اہل اسلام اپنے
گھوڑون پر سوار ہوے اور نشان کھولے اور پرے میمنہ ومیسرہ کے ترتیب دے اور قلب جیش اور
جناحین کی صف آرائی کی اور خالد وسط لشکر مین تھے اور موخر لشکر یعنے پشت لشکر پہ میسرۃ بن مسروق
العبسی و مالک اشتر تھے اُنکے ساتھ پانسو سوار تھے مہاجرین وانصار سے **راوی** نے کہا بعد ازان تھوڑی دیر
نگذری تھی کہ روم سامنے نکل پڑے اور اپنے صلیبون کو روبرو کیا اور **راوی** نے بواسطہ رافع بن مالک
اور عباد بن مازن کے محمد بن مسلمۃ انصاری سے **روایت** کی اُنھون نے بیان کیا جب نشان اُس
قوم کے آگے بڑھائے گئے تو ہمنے اُن نشانونکا شمار کیا کہ وہ پچاس صلیب تھے اور زیر ہر صلیب ہزار ہزار
سوار تھے چنانچہ پہلے جسنے اُن مین سے آغاز حرب کیا وہ ایک بطریق تھا اُس کا لباس دیبائے سرخ
تھا اُس کے سر پر خود اور اُس پہ دستار پیچ زرتار جواہر نگار بندھا تھا پھر جسوقت اُسنے مبارز طلبی
کی تو لشکر اسلام سے ایک سوار جرار قبیلہ خثعم سے جسکا نام زید بن ہلال تھا اُس سے لڑنے کو نکلا سو اُس
بطریق نے زید کو قتل کیا اور دوسرا مبارز طلب کیا تب اُسنے مقابلے کو عبد اللہ بن عمر بن الخطاب برآمد
ہوئے اور کچھ دیر نہوئی کہ اُسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری جو اُسکے بائین شانے سے باہر نکل آئی
اور وہ گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا اور آسیدہ م واصل جہنم ہوا تب عبد اللہ نے دوسرا مبارز طلب کیا پھر
ایک رومی سوار نکلا تو اُسکو بھی قتل کیا پھر ایک اور نکلا تو اُسکو بھی مار لیا پھر عبد اللہ اُنکے میمنہ لشکر پر جا پڑے
تو صفونکو الٹ دیا اور بڑے بڑے دلیرونکو تہ تیغ کیا پھر اپنے قلب لشکر مین پھر آئے پھر اُنکے بعد شرجیل بن
حسنہ نکلے انھون نے بھی مثل عبد اللہ کے قتل وقتال کی پھر انکے بعد فضل بن عباس نے حملہ کیا اور
بعد اُنکے عباس بن مرداس نے اور بعد اُنکے ابو ذر غفاری نے پھر جملہ مسلمانون نے حملہ کیا آخر جب
رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے تئین اپنی جمعیت اور ساز وسامان سے چست کر کے زرہین پہنکر اور
تلوارین پکڑکر نرغہ کر دیا کہ ہنگامہ قتال علے الاتصال سرگرم رہا یہانتک کہ آفتاب وسط آسمان پر آیا اُسوقت
خالد بن الولید نے حملہ کیا اور لشکر دشمن مین گھس گئے تو میمنہ کو میسرہ پر اور میسرہ کو میمنہ پر الٹ دیا اور
مقاتلہ شدید کیا یہانتک کہ رات ہو گئی اور درمیان فریقین کے حائل ہوئی تب اہل اسلام شب باش ہوکر
حراست ونگہبانی کرتے رہے اور اپنے قتیلونکا تفحص جو کیا تو انمین سے چہل و دو مرد شہید ہوئے تھے

انمین شہید و نمین ربیعۃ بن عامر الدؤدی وزید بن ربیعۃ المحاربی وغانم بن نوفل المحاربی وصفوان بن مرۃ
الیربوعی و دیگر مردم مختلط تھے اور لشکر عدو سے ایک ہزار و زائد از سہ صد مارے گئے اور اُن دشمنان خدا نے رات کو
اپنے اصحاب مین تخلیہ کیا تو جو کچھ اُنپر ہنگامۂ حرب مین سختی گذری تھی باخود ہا تذکرہ سنے لگے اور صعوبت جنگ اُنپر
دشوار ہوئی اور بطریقون کو عجز و انکسار ہوا و بالآخر آمادہ ستیز ہوئے پھر جسوقت صبح ہوئی اور سپیدۂ فجر
نمودار ہوا تو مسلمانون نے نماز صبح پڑھی اور گھوڑون پر سوار ہو کر صف آرائی کی اور ادھر روم نے بھی
صفین باندھین اور بطریقون نے اپنی تیاری کی اُنمین سے ایک بطریق عظیم حاکم طنسا کا میدان مین نکلا اور زرہ جڑاؤ
پہنے تھا پھر اُسنے مبارزطلبی کی تب ادھر سے فضل بن عباس برآمد ہوئے اور اُن دونون مین معارکہ و
محاربہ ہونے لگا اور دونون کی وار بین خالی گئین آخرکار فضل بن عباس کی ضربت نے سبقت کی کہ اُس
بطریق کے سر پہ تلوار ماری تو اُسکے گلے ڈاڑھ تک اتر آئے وہ تیورا کر زمین پر گرا اپنے خون مین لوٹنے لگا اور
اُسدم فی النار ہوا تب دوسرا بطریق نکلا اُسکو بھی مار لیا اور اسیطرح علی الاتصال قتال کرتے رہے یہانتک
کہ انکے چار جرار کو قتل کیا پھر جملہ روم نے یکبارگی حملہ کر دیا اور ادھر مسلمانون نے یورش کی چنانچہ ضرار
بن ازور اور مذعور بن غانم الاشعری و فضل بن عباس و محمد بن عقبۃ بن ابی معیط و مسلم جعفر و علی پسران عقیل
و عبداللہ بن جعفر و سلیمان بن خالد و عبدالرحمن بن ابی بکر ان سب نے حملہ شدید اور نیزہ بازی و تیغ زنی کی
شدت کی اور چالش مردم و کاوش اسپان سے گرد و غبار تا بآسمان بلند ہوا یہانتک کہ دن کی رات ہو گئی
اور تیرون کی بوچھاڑ نیزون کی مار ہونے لگی جا بجا پناہ منقطع ہوئین اور پرے پراگندہ ہو گئے اور سوائے
گھوڑونکی دوڑ اور تلوار نیزے کی دار اور فوارے خون و سیلان عرق کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور حال خالد کا یہ تھا
کہ وہ مانند شیر کے جولانی کرتے تھے اور گونج رہے تھے اُسوقت غانم بن عیاض نے آسمان کیطرف نظر کی
اور دعا کرنے لگے یا عظیم العظماء انزل علینا نصرک کما انزلتہ علینا فی مواطن کثیرۃ وانصرنا علی القوم الکافرین
یعنے اے عظیم العظماء ہمپر فتح و نصرت نازل کر جسطرح تو نے اکثر معرکون مین ہماری امداد کی ہے اور ہمکو
غالب و ظفرمند کر قوم کفار پر بس تھوڑی دیر نگذری کہ ہمنے دیکھا اُن کفار مین سے کشتہ پر کشتہ گرے
جاتے ہین مگر ہم نہین جانتے تھے کہ یہ لوگ کیونکر مارے جاتے ہین پھر جب روم نے یہ حال دیکھا تو دروازۂ
شہر کی طرف بھاگے اور مسلمانون نے تعاقب کیا کہ قتل و اسیر و غارت کرتے ہوئے پیچھا کیے جاتے تھے
اور شہر پناہ کی فصیل پر سے لوگ مسلمانونکو پتھر مارتے تھے مگر یہ لوگ اُسکی کچھ پروا نکرتے تھے اور
باب شہر تک پہونچے اور وہ لعین والی ابناس اندر شہر کے داخل ہو گیا اور اُسکے تئین خالد و دیگر امراء
ہمراہی وہان تک ہانک لائے تھے اور اُس جگہ ایک جماعت روم بجمعیت پانچ ہزار سوار کے جو وہان لگے تھے

اُن سے قریب پھاٹک شہر کے خوب تلوار چلی اور فصیل حصار سے پتھر چلے تا آنکہ مسلمانوں نے اُنمین سے قریب تین ہزار کے قتل کیا اور باقی سب اندرون شہر داخل ہو گئے اور دروازہ مضبوط بند کر لیا اور فصیل شہر پناہ پر چڑھ گئے اور تیر و پتھر مارنے لگے یہان تک کہ رات درمیان مین حائل ہوئی **راوی** نے کہا کہ آخر مسلمانون نے حصار اہناس پر تین مہینے قیام کیا اور محاصرہ رکھا اور ہر روز ہمیشہ اُنکے درپے جنگ رہتے تھے اور حال یہ تھا کہ فصیلین بہت بلند تھین اور پھاٹک بہت محکم و استوار تھا اور اہل اسلام ہر روز اطراف شہرستان پر تاخت و تاراج کرتے تھے **راوی** نے کہا بالآخر نوبت یہ پہونچی کہ اہل اہناس سے مردم توانا ناتوان ہو گئے اور ناتوان مر مر گئے اور آمد و رفت منقطع ہو گئی اور نفوس اُنکے تنگ آ گئے اور صحابہ کو انکی بڑی آرزو تھی پس خالد نے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے کہ فتح باب نے تھکا دیا ہے اتفاقا ہمراہ صحابہ کے ایک مرزبان تھا کہ وہ مرزبانان کسریٰ سے تھا اور وہ اسلام لایا تھا اور جہاد کو نکلا تھا بالآخر اُسنے اپنی جان راہ خدا مین فدا کی کہ وہ بصنا مین قریب باب شرقی لب بحر یوسفی جنگ مین صاحب طبل کی جو نیست نابود ہی شہید ہوا اور ذکر اُسکا عنقریب اپنے محل پر آویگا انشاء اللہ تعالے غرض کہ اُس مرزبان نے عند المشورہ کے خالد سے کہا کہ ہم جب بلاد فارس مین کسی شہر کا محاصرہ کرتے تھے اور اُسکے فتح پر قدرت نپاتے تھے اور عاجز ہو جاتے تھے تو ہم لوگ روغن زیت اور گوگرد جمع کرکے لکڑی کے صندوقون یعنے پیپون مین بھر دیتے تھے اور اُن مین گڑھے اور رخنے لگے ہوتے تھے تا لوگ اُٹھائے رہین اور اُس سے بچے رہین اور وہ اُن پیپون کو دروازے سے ملا دیتے تھے اور اُن مین آگ لگا دیتے تھے اور اُسکا رخ پھیر دیتے تھے تا آنکہ روغن اُسکا دروازے مین چپکید ہو اور شعلہ اس کا در گرفتہ ہوکر لوہے کو گداختہ کر دیتا تھا اور لکڑیونکو جلا دیتا تھا اور پتھر چٹخنے لگتے تھے پس دروازہ منہدم ہوکر کھل جاتا تھا یہ سنکے خالد نے کہا ہم بھی یون ہی کرتے ہین انشاء اللہ تعالے پھر جب صبح ہوئی تو ایسا ہی کیا کہ روغن زیت و گوگرد جمع کیا اور پیپون مین بھرا اور اُنمین بلیے لمبے دستے اور حلقے لگا دئے اور اُسکو لوگون نے اُٹھا لیا اور اُنکے پیچھے پیچھے پیادہ اسوارون کا قتال کرتا ہوا چلا اور وہ مرزبان آگے آگے تھا تا حاملان پیپون کو تدبیر بتا دے کہ اس کو کیونکر عمل مین لانا چاہیے اور سوار وہ لوگ اپنی سپرون مین اور زرہون کی نقابون مین چھپے تھے کیونکہ بالائے فصیل سے اُنپر پتھرون اور تیرونکی بوچھار تھی یہانتک کہ دروازہ ہائے شہر کے اول دروازے پر پہونچے اور وہ دروازہ شرقی تھا اور بڑا پھاٹک یعنے صدر دروازہ تھا پھر جب اُس پھاٹک سے ملصق ہوئے تو پیپون کو بلند کیا اور اُن مین آگ ڈالدی دفعۃً زیت و گوگرد مشتعل ہوئے پھر اُسکا رخ پھاٹک کیطرف پھیر دیا اور دروازے سے لگا دیا کہ ایک لحظہ مین آگ دروازے کو لگ گئی پتھر چٹخنے لگے لکڑیان جلنے لگین لوہے پگھل گئے شعلونکی بھڑک فصیل تک

پہونچی برج مین آگ لگ گئی تو برج گر پڑا لوگ رومی جو اُسپر تھے دبکر مر گئے اور جماعت کثیر اُنمین سے ہلاک ہو گئی اور مسلمانون نے دروازے پر قبضہ و دخل کر لیا اور مشکون مین پانی بھر بھر کر آگ بجھائی اور داخل ہوئے اور قصد قصر شاہی کا کیا اور وہ قصر بھی ایک حصن مستحکم سنگہائے تراشیدہ کے ستونون پر قایم تھا اور دربانون نے اُسکا دروازہ بھی مضبوط بند کر لیا تھا چنانچہ مسلمانون نے وہان بھی وہی عمل کیا جیسا دروازہ شہر پر گیا کہ اُسمین زیت و کبریت سے آگ لگا کر ہدم کر دیا آخر جب اُس لعین والی اہناس نے یہ حال دیکھا تو اُسکو یارائے صبر و قرار باقی نرہا دیگر دروازے بھی کھلوا دئے اور خود مع اپنی جماعت خدم و حشم و باتفاق اپنے بطریقون کے الامان الامان پکارنے لگا اُسوقت مسلمانون نے دعوت اسلام پیش کی اُنھون نے انکار کیا تب خالد نے حکم اُنکے قتل کا کیا پھر جسنے اسلام قبول کر لیا اُسکو امان دی اور جسنے انحراف کیا اُسکو قتل کیا بعد ازان بازاریون اور رعیتون نے استغاثہ کرنا شروع کیا کہ ہم لوگ زیردست و مغلوب ہین چنانچہ اُنمین سے جو اسلام لایا اُسکو چھوڑ دیا اور جو اپنے دین پر باقی رہا اُسپر جزیہ محصول مقرر کیا و بعد ازان وہان کے محلات و مکانات کھدوا کر ٹیلہ کر دیا اور مسلمانون نے وہان سے اموال غنائم سے علاوہ نقد کے ظروف طلائی و نقرئی و خلعتہائے فاخرہ و فرشہائے مکلف وغیرہ بہت کچھ حاصل کیا اور اُس شہر پر عبادہ بن قیس کو حاکم مقرر کیا کہ وہ وہین مقیم رہے اور اُنکے ساتھ تین سو جوان تعینات کر دئے و بعد ازان لشکر اسلام نے بیرون شہر نکلکر صحراء مین خیمے کیے اور باشندگان شہر مین سے کوئی باقی نرہا مگر وہ لوگ جو اسلام لائے یا وہ جنھون پر جزیہ مقرر ہوا اور وہان ایک مسجد بنائی اور خالد بن الولید جب امور انتظام سے فارغ ہوئے تو جمیع غنائم سے خمس نکال کر پاس عمرو بن العاص کے بھیجدیا تاکہ وہ اُسکو بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بطرف مدینہ روانہ کرین اور حصہ عمرو بن العاص کا بھی اور اُن لوگون کا جو مصر اور نواحی مصر مین مقیم تھے روانہ کیا اور بعد اسکے خالد نے باتفاق جماعت امرائے اہناس مین چالیس مقام کیے و بعد ازان خالد نے عدی بن حاتم الطائی کو اپنے پاس بلایا اور اُنکے ساتھ میمون بن مہران کو شریک کیا اور ہزار سوار اُنکے ہمراہ کر دئے اور اُنکو حکم کر دیا کہ اور لاؤ تم لوگ جب بلاد مین لطلوس کے نازل ہوا اور باشندگان شہرستان بھی وہین پہونچین اور جسوقت وہان تم ملاقات قیس بن الحارث کی کرو تو اُسکو بھی حکم روانگی کا طرف بہنسا کے پہونچا دو اور تم سبکے لئے یہ حکم ہے کہ جو شخص مقاتلہ کرے تم بھی اُسی سے مقاتلہ کرو اور جو کوئی تم سے آشتی کرے تم بھی اُس سے آشتی کرو اور جو تم سے صلح رکھے تم بھی اُسکے ساتھ صلح رکھو یہانتک کہ تمھارے پاس ہمارے نزدیک سے مدد پہونچے چنانچہ بعد روانگی عدی بن حاتم کے پھر خالد نے اُنکے پیچھے غانم بن عیاض اشعری کو بسرکردگی ہزار سوار کے رخصت کیا اور اُنھین کے ساتھ فضل بن عباس و مسیب بن نجبۃ الفزاری و ابوذر الغفاری و مرزبان فارسی و جعفر و مسلم و عقیل پسران عقیل

۲۷ قیس بن الحارث مع ہزار سوار ... بجنگ بہنسا

وعبید اللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد و محمد بن طلحہ و عمرو بن سعد بن ابی وقاص و شرجیل بن حسنہ کاتب
وحی رسول اللہ صلعم تھے اور خالد نے ان سب سے کہدیا کہ تم لوگ روانہ ہو چلے جاؤ یہانتک کہ شہر بہنسا کو پہونچو اور
ہم بھی تمہارے پیچھے آتے ہین بشرطیکہ مجھے اور میرے اصحاب کو کوئی امر مانع نہوا اور تم لوگ وہان جاکر
قوم کو اسلام کی طرف دعوت و طلب کرو اگر وہ لوگ قبول کرین تو جو امور ہمارے لیے واجب ہین وہی انکے لیے
بھی واجب ہین اور جو ہم پر حرام ہین وہی انپر بھی حرام ہوجاوینگے اور جو اسلام سے انکار کرین انپر جزیہ ہی
اور جو جزیہ دینے سے بھی انکار کرین اونسے حرب و قتال ہی اور جب حدود مدائن مین پہونچو تو جملہ جماعات
قریب قریب رکھنا اور کوچ کرنا تو ایک ساتھ اور ہر ایک جماعت کو جدا جدا رکھنا یعنے جھنڈے اور رسالے رہنا
مگر نزدیک نزدیک اور دور دور اسلیے کہ اگر کسی جماعت پر کوئی ایسی واردات پڑے جسکی وہ متحمل نہو تو دوسری
جماعت اُسکی کمک کو بہت جلد پہونچ سکے اور چاہیے کہ ثابت ہمت و ثابت قدم رہو اور نیتون کو خالصاً لوجہ اللہ
اور عزم کو بالجزم رکھو پھر جسوقت تم لوگ خاص بہنسا تک پہونچو کہ وہ اُس قوم کی دار السلطنت و محل ولایت ہی
تو وہانکے بادشاہ کے پاس اپنے ایلچی بھیجو اور اُسکو پیام دو یعنی دعوت اسلام کے اگر وہ قبول کرے تو اُسکو
بدستور اُسکے ملک مین چھوڑ دینگے اُس سے اور اُسکے ملک سے کچھ تعرض و غرض نہین ہی اور اگر وہ انکار کرین تو مثل
کمترین مردم کے اپنے ہاتھون سے جزیہ پیش کرین اور اگر ادائے جزیہ سے سرتابی کرین تو حکم بالسیف ہی اور مجھے یہ
خبر پہونچی ہی کہ وہ بہت بڑا شہر ہی اور وہان کے باشندے بکثرت ہین اور اُسمین خیل کثیر ہی یعنے جمعیت سوارونکی
بہت ہی اور اُسکے حوالی و مضافات مین بہت سے شہر و قصبات و بازار و قریات ہین پھر جو لوگ تم سے آشتی
و مصالحہ چاہین تو تم اُنسے صلح کرو اور جو تم سے مقابلہ کرین تو تم بھی اُنسے قتال کرو اور تمکو استواری
رہو ہوشیاری اپنے امور کی لازم ہی اور خلوص نیت و صدق عزیمت ضرور ہی جیسا کہ حق تعالے نے اپنی کتاب
محفوظ مین فرمایا ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنے اے مومنو صبر و قرار
پکڑو اور آپسمین امر بصبر کرو اور باخود باہم ارتباط و اتفاق رکھو اور خدا سے ڈرتے رہو تو کیا عجب ہی کہ رستگار ہو
اور بعد روانگی عدی بن حاتم وغیرہ امرا کے خالد نے مغیرہ بن شعبہ کو بلوایا اور اُنکے ساتھ زیاد اکبر ابو المغیرہ
جسد زیاد بھی رہتے تھے اور وہ قریہ دریوط مین قریب طلنبدی کے تھے اور قریب ہی کہ ذکر زیاد بن مغیرہ اور
اُنکے اصحاب کا بیچ جنگ دریہ مین آوے گا انشاء اللہ تعالے و بعد ازان سعید بن زید کو بلوایا اور یہ ایک
عشرہ مبشرہ[1] رضی اللہ عنہم مین سے ہین و نیز ابان بن عثمان کو بلایا اور ان لوگون سے بھی تجدید وصیت
کرکے وداع کیا راوی نے کہا کہ عدی بن حاتم طائی و میمون جو روانہ ہوئے اور چلتے چلتے حدود منیہ مین
جب پہونچے تو وہان قیس بن حارث سے ملاقات ہوئی اتفاقاً وہ وہان باشندگان اُس دیار سے مصالحہ

کر چکے تھے اور صلحنامہ لکھ چکے تھے اور اُنسے جزیہ مقرر کرا لیا تھا جسقدر کہ جماعت نے تجویز کیا تھا اور اہل
برشلت سے بھی بعد قتل اُنکے بطریق و رئیس کے یہی معاملہ کیا گیا اور اسیطرح اُسطرف سائر بلاد کے
باشندگان سے شہر ہشور تک یہی معاملہ یعنی مصالحہ ہوا اور جزیہ مقرر کیا گیا اور اُس اقلیم مین ندائے
امان دی گئی اور وہان والون نے صلح کی تقریب مین علاوہ جزیہ کے اموال کثیر پیشکش کیا بعدازان
اہل اسلام نے ایک جماعت مسلمین کی مرتب کرکے طرف برشرقی کے روانہ کیا اور وہ یہ لوگ تھے مثل
رفاعۃ بن زہیر المحاربی و عقبہ بن عامر الجہنی و ذوالکلاع الحمیری و دیگر ایک ہزار صحابہ تھے پھر ان
سبھون نے حدود عقبہ مین جو متصل حلوان ہے جاکر اُن قریون اور بلاد پر تاخت و تاراج کرنے لگے
اور جنھون نے مسلمانون سے مصالحہ چاہا تو انھون نے بھی اُنسے صلح کر لیا اور جسنے انکار کیا
اُس سے قتال کی و بعدازان جب یہ لوگ طرف شہر [illegible] کے پہونچے وہان ایک بطریق تھا
اور وہ معروف بنام صول تھا چنانچہ وہان کے باشندے بھی صلح پر حاضر ہوئے اور جزیہ قبول کیا
و بعدازان مسلمانون نے وہان سے تیاری کوچ کی کر دی پھر عدی بن حاتم وہان سے چلے
تو قیس بن الحارث سے قریب اُس قریہ کے ملاقات ہو گئی جو معروف بہ [illegible] تھا اور سبھون جاکر اُس
قریہ مین اُترے جو وہ بھی معروف [illegible] تھا تب قیس بن الحارث نے سبھون سے کہا تم یہان مقام کرو
جبتک اس نواح کے بلاد ہمارے لیے فتح ہو جاوین یا تاوقتیکہ امیر [illegible] کے پاس سے کچھ خبر نہ آوے
خواہ اُس زمانہ تک کہ وہ اپنے ارادہ کے موافق ہمکو کچھ اجازت دیوین اور عدی مع اپنی اولاد کے
اُس قریہ مین اُترے جو معروف بہ بنی عدی ہے و بعدازان عدی نے اپنے پسر حاتم اور اپنے بھائیون کو وہین
چھوڑکر کوچ کیا اور حاتم وغیرہ اُس قریہ کو گھیرے رہے اور قیس بن الحارث بھی مع اپنے اصحاب کے
چلے تو اُس قریہ پر وارد ہوئے جو معروف بنام [illegible] ہے اور اُس شہر پر پہونچے جو معروف بہ بلاص ہے
تب وہان کے باشندے بعد قتل ہو جانے اپنے بطاریق کے حاضر ہوئے اور مصالحہ ہوا و بعدازان درمیان
حدود بلاد اور ترائیون مین دریا کی [illegible] رفتہ رفتہ شہر باالکبری پر نازل ہوئے اور اُنکے عقب
غنم بن عیاض بھی مع اپنے اصحاب کے روان تھے اور اُس شہر مین ایک بہت بڑا دیر معروف بہ دیر ابی جبا
تھا وہان ایک بڑی عید ہوتی تھی کہ مردم سائر بلاد اُس عید کو وہان مجتمع ہوتے تھے اتفاقاً پہونچنا صحابہ کا
وہان قریب اُنکی عید کے ہوا چنانچہ ایک شخص قومیون مین سے صحابہ پاس آیا اور اُسنے اجتماع مردم روز
عید سے خبر دی یہ سنکے قیس بن الحارث مع پانسو اپنے اصحاب کے فوراً تیار ہو گئے اور رفاعہ بن زہیر المحاربی
اُنپر افسر تھے تاآنکہ اُس دیر پر دوڑ ماری اور حال یہ تھا کہ ایک جماعت رئیسان شہرستان روم و قبط کی اور ایک

ذکر جنگ دیر ابی جبا

انکی پشت سے پار نکل آئی اور وہ زمین پر گر کر خاک و خون میں لوٹنے لگا اور تسپیدم مر گیا یہ حال دیکھکر رومی طیش میں آئے اور اپنے صاحب کے مارے جانے سے غضبناک ہوکر انمین سے سوارونکی ایک جماعت نے عامر پر حملہ کیا اور انکا گھوڑے کو پی کیا اور سب نے ہجوم کرکے انکو شہید کیا رح چنانچہ مسلمین میں سے پندرہ آدمی شہید ہوئے اور راوی نے بواسطہ سنان بن نوفل بن مالک کے غانم الیربوعی سے کہ وہ جمل میں فاعہ بن زہیر المحاربی کے تھے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا جب ہم لوگ مشغول قتال تھے اور جنگ شدید بپا تھی اور ہم اپنے دلونکو مرگ پر آمادہ کئے تھے اُسوقت رفاعہ مسلمانون کو حرب و ضرب پر برانگیختہ کرتے تھے اور یہ اشعار انشا کرتے تھے

یا معشر الناس والسادات والهمم وكثروا الضرب في الهامات والقمم	ويا اهل الصفا يا معدن الكرم واتركوا القوم في البيدا ومطرحة	فاصدقوا العزم لا يعوده فشلا على الثرى خشنا بالذل والنقم

یعنے ای گروہ مردم ای جماعت بزرگوار ای اہل ہمت اور ای عدق و صفا اور ای معدن کرم چاہیے کہ اپنے عزم کو راست و استوار کرو اور اسکو فاسد نکرو اور بودے ہونے سے اور قوت پکڑو ضرب لگانے کی سرون میں اور انکے بدنون یعنے انکے سر کاٹنے مین چستی و چالاکی کرو اور قوم کو ہلاکی میں چھوڑ دو کہ وہ زمین پر خراشیدہ و زخمی ہوکر بذلت و خواری تمام پڑے ہون اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا چنانچہ رفاعہ رضی اللہ عنہ لوگون کو آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور کہتے تھے یا معشر السادات و اقبال یعنے ای سوار پیش قدمی کرنے والونکو مژدہ ہو کہ اب رومیون سے کوئی کبھی تمسے مقاومت نکریگا اور خوشی کرو صحبت حوران اور خدمت غلمان سے غرفات جنت مین و ہر آئینہ جنت تمھاری تلوارونکی سایہ مین ہی رفاعہ نے کہا پھر جس عرصے میں کہ ہم سرگرم اشتد قتال تھے ایک غبار نمایان ہوا اور پھیل گیا پھر جب وہ غبار ہٹا تو ایک ہزار سوار غرق باہن نظر آئے کہ انپر زرہین داؤدیہ زیب تن تھین اور انکے سرون پر خود ہاے عادیہ درخشان تھے اور نیزے انکے لرزان دیتے تھے اور وہ ایسے گھوڑون پر وہ سوار تھے آخر جب انکو غور سے دیکھا تو ناگاہ وہ سلیمان بن خالد و عبداللہ بن مقداد و عبداللہ بن طلحہ اور انکے بھائی محمد اور زیاد بن المغیرہ اور ولید و محمد بن عتبہ و محمد بن ابی ہریرہ تھے و باقی دیگر صحابہ و اہل تھے رضی اللہ عنہم اور یہ وہ لوگ تھے کہ غانم بن عیاض نے اپنے آگے انکو بطور طلیعہ کے روانہ کیا تھا غرض اس جماعت نے جب ہم لوگونکو دیکھا تو باواز بلند تکبیر کی پھر ہمنے بھی انکی تکبیر سنکر تکبیر کہی تا آنکہ وہ لوگ آکر ہم مین شامل ہوگئے اور ان لوگون مین سے ہر ایک نے بطریقون سے مبارز طلبی کی پھر جو سامنے آیا اسکو قتل کیا بالآخر جب ہم نے بجان کھپا تو پسپا ہوکر بھاگے اور فرار کیطرف قرار پکڑا اور صحابہ نے انکا تعاقب کیا کہ لوٹتے مارتے قید کرتے ہوئے حوالی و حدود شہر سیزار و نیساعون تک پہونچے اور فراریون مین سے قریب پانسو آدمی کے اسیر کیے اور قریب تین ہزار کے انمین سے قتل ہوئے اور باقی طرف قریات و بلاد کے بھاگ گئے اور بعد قتل بطارق سیزار کے باشندے وہان کے قوم

روایت شہادت عامر
عمار بن ... ایک مین طلاق
اصحاب سے ... بہ ... شہادت
عامر بن ...
عمار بن ابی سفیان
مین ... ۱۲

[illegible]

نصاریٰ اور اہل بازار سے مسلمانون کے پاس گئے اور اونسے استحکام صلح کا کیا اور ادائے جزیہ پر سب متفق ہوئے
اور اسیطرح وہ لوگ جو اُس شہر کے گرد نواح کی بستیون مین بستے تھے حاضر ہوئے اور ادائے جزیہ پر صلح پذیر ہوئے اور عمرو بن الزبیر
با جماعت مسلمین وہان مقیم رہے اور قیس بن الحارث آگے آگے اوس قدیم قریہ کی روانہ ہوکر قریب شہر طنبدی و شہر اسنا کے
جا اُترے اور اُسمین ایک بطریق رہتا تھا اُسکا نام بولیاس بن بطرس اور وہ بڑا سرکش تھا چنانچہ وہ مع جماعت مسلمانونکی
ملاقات کو نکلا اور اُسکے ہمراہ سامان ضیافت تھا اور یہ اُسکا مکر و زور تھا پھر اُسنے مسلمانونسے عقد صلح محکم کیا اور ادائے
جزیہ اپنے شہر کیطرف اور جانب اسنا سے قبول کیا کیونکہ اسنا بھی اُسکے تحت حکومت تھا و بعدازان قیس بن الحارث نے
مع اپنے اصحاب کے کوچ کیا اور زیاد بن المغیرہ وہین متوقف رہے آخر قیس روانہ ہوکر قریہ دربوطہ مین وارد ہوئی اور وہانکے
باشندونسے عقد مصالحہ مستحکم کیا اور سلیمان بن خالد اور عبداللہ بن مقداد مع اپنی جماعت کے قریب شہر اسنا مقیم تھے اور اُنمین سے
بعضے قریہ اُلطینہ مین اُترے تھے اور ایک جماعت رات کو شہر مین جاکر پھر آتے تھے اسلیے کہ بولیاس کے مکید سے اندیشہ رکھتے تھے
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ جو لوگ لشکر سے پیچھے رہگئے تھے وہ پانسو سوار تھے سو وہ دریا کے کنارے کنارے
چلے آتے تھے اور اہل سواد و نواح پر تاخت و تاراج کرتے تھے پھر جو لوگ طلبگار صلح ہوتے تھے اونسے مصالحہ کرتے تھے
اور جو اسلام لاتے تھے اُنکو چھوڑ دیتے تھے و بعدازان قیس بن الحارث نے کوچ کیا اور راُس شہر مین وارد ہوئے
جو اب معروف بنام قس ہے اور وہ اسلیے قیس کے نام سے قس مشہور ہوا اور راُس شہر مین ایک بطریق تھا اور وہ بطلیوس
بادشاہ کے امرا مین سے اور اُسکے بنی اعمام سے تھا اور اُسکا نام شکور بن میخائیل تھا تا آنکہ تمام اہل سواد و نواح اُسکے پاس
درمیان شہر کے مجتمع ہوئے اور قیس نے دو مہینے تک اُسکا محاصرہ رکھا و بعدازان دروازہ جلاکر کھول لیا اور اُس کے
اندر داخل ہوے اور اس سے پہلے ایک لڑائی درمیان انکے اور مسلمانونکے بمقام کوم الانصار ہوچکی تھی کہ وہان سے
شکست پاکر حصار قس مین آکر متحصن ہوئے تھے کہ بالآخر مسلمانون نے بعد محاصرہ کے اس شہر کو فتح کیا اور اُسکے بطریق کو
قتل کیا اور مال اُسکا لوٹ لیا اور جو کچھ اس شہر مین تھا وہ سب لے لیا بعدازان لوگون کو طرف اسلام کے دعوت
و طلب کیا مگر وہ لوگ اس سے باز رہے تو اُنپر جزیہ مقرر ہوا و بعدازان حوالی و اطراف مین شہر قس کے جو بلاد
آباد تھے اور اُسی نواحی مین شہر ماطی بھی واقع تھا تو اُن سب پر تاخت و تاراج کرتے تھے بعدازان طرف شہر
کفور کے دوڑ ماری تو وہان سے ایک بطریق نکلا اور وہ برادر عمزاد والی دمشور کا تھا جو مقتول ہوا اور اُسکا بھائی
بطرس تھا آخر اُس بطریق نے آکر مسلمانون سے مصالحہ کیا اور ادائے جزیہ پر راضی ہوا پھر اہل عرب وہانسے چلکر قریب
شہر دیر سماوط اور اُسکے گرد نواح کے قریات مین وارد ہوے اور زبیر مع ایک جماعت عرب بمقام زہرہ اُترے ہوئے
تھے اور باقی اہل سواد جو بہنسا کی حوالی شرقی و غربی مین رہتے تھے جب اُنھون نے آمد عرب سُنی تو وہ اپنا مال و اسباب
اور اپنی عورتون اور اولاد کو لیکر شہر بہنسا مین داخل ہوگئے اور اپنے شہر کو خالی چھوڑ دیا اور بطلیوس بادشاہ نے

حرب بولیاص وشہادت سلیمان بن خالد وعبداللہ بن مقداد

اپنے بطریقونکو بھیجا تو انھون نے اُن لوگونکو جو بھنسا مین گرد نواح سے بھاگ آئے تھے حصار مین مقرر کیا اور بہتا
حصار جو تا مدت محاصرہ کفایت کرے جمع کر دیا واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ ماجرا بہان بھنسا والونکا تھا وا بولیاص حاکم
طلبندی جسنے کید سے صلح کی تھی سو اُسکے بطلیوس کو یہ لکھ بھیجا کہ مین نے عربون سے بکید و مکر مصالحہ کیا ہی اور ارادہ میرا
اُنسے عذر و عہد شکنی کا ہی چاہیے کہ تم میرے لیے ایک لشکر بطریقونکا تیار و مہیا کرو شاید کہ مین جماعت دلیران مسلمین پر
ظفر یاب ہون اور عنقریب تمہارے مقتولونکے خون کا عوض لون اور حال یہ تھا کہ اُس دشمن خدا کے پاس ہر روز خبرین منجانب
عربان منتظرہ کے پہونچتی تھین یعنے جن عربون نے تنصر اختیار کیا تھا وہ خبرین پہونچاتے تھے اور سوائے اُنکے اہل بلاد و سواد
اخبار فیروزمندی عرب اور خبرین مقتولان بطارقہ کی آتی تھین اور ماجرا فتح بلاد و نہب اموال کا سنکر اُسکے تئین ہم و غم
عظیم ہوتا تھا اور یہ احوال اپنے بطریقون مین سے کسی پر ظاہر نکرتا تھا بلکہ اُنکے دلونکو یہ کہکر خوش کرتا تھا کہ ہمارا قلعہ بہت
مستحکم ہی اگر عرب ہمسے لڑینگے تو ہم بھی اُنسے خوب لڑینگے اگر وہ ہمپر غالب ہونے لگینگے تو ہم اپنے قلعے کے اندر ہو جاوینگے اسوقت
اگر تمام اہل حجاز جمع ہو کر ہمپر آوینگے تو ہرگز ہم تک نہ پہونچینگے اگر بیس برس تک یہان پڑے رہینگے تو بھی دخل نہ پاوینگے
وحالانکہ وہ اس بات سے غافل تھا کہ حق تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہی یعنے اُسکا امر غالب ہی اور وہ ناصر دین اسلام ہی اور
ذلیل و خوار کرنیوالا اکفار لئام کا ہی چنانچہ جسوقت مکاتبہ بولیاص کا پاس بطلیوس کے پہونچا تو اُسکو پڑھکر بہت شاد ہوا
اور اپنے بطریقون مین سے ایک بطریق کو جسکا نام روماس تھا بلواکر پانچ ہزار سوار روم نصاریٰ وغیرہ اہل قریات سے اُسکے
ہمراہ کیا اور اُنکو حکم کیا کہ تاریکی شب مین روانہ ہون پھر جسوقت آدھی رات ہوئی تو یہ لوگ ملکی شہر طلبندی مین پہونچے
اور پاس بولیاص کے حاضر ہوئے وہ ان لوگونکے آنے سے بہت خوش ہوا اور مسلمان پر عزم یورش کیا اور ادھر
اہل اسلام نماز صبح ادا کر چکے تھے کہ دفعۃً خیل بولیاص کا سامنے نمودار ہوا اُسوقت مسلمانونمین ندا ہوئی کہ النفیر
النفیر کوچ کرو یعنے تیار و ہشیار ہو جاؤ دیکھو کہ دشمنون نے ہمپر ہجوم کیا اور عہد شکنی و دغا کی تب صحابہ اپنے گھوڑون پر
سوار ہوئے اور آگے بڑھے اور جسوقت قریب دیر پہونچے تو دیکھا کہ فوج روم دس ہزار سوار سامنے ہی اور یہ
دشمنان خدا ایک کمینگاہ سے نکل پڑے تھے کہ وہین قریب بلو ٹلی آڑ مین چھپے بیٹھے تھے اور وہان ایک نہر عمیق رود نیل
اُس زمانے مین دیر سے مغرب رویہ قریب شہر جاری تھی پھر جسوقت مسلمانون نے تابش سنان اور خودونکی دیکھی
اور جنبش علمونکی اور چمک صلیبون چاندی سونونکی نظر آئی تو فوراً اپنے گھوڑون کیطرف دوڑکر سوار ہوئے
وبالاعلان تہلیل و تکبیر کرنے لگے اور درود و سلام بشیر و نذیر پر بھیجتے تھے اور شتابی سے اُنکی طرف آگے بڑھے
اور کثرت سے کچھ اندیشہ و اضطراب نکرتے تھے اور ہر ایک دوسرے کو قتال پر برانگیختہ کرتا تھا اور پہلے ان غدارون نے
یہ کام کیا کہ ایک چھوٹی جماعت پر جو تھوڑے سے مسلمان قریب دیر اُترے تھے جا پڑے اور اُنپر وار تلوار و نیزے کرنے لگے
اور ادھر تو اُنکو سب طرف سے گھیر لیا اور ادھر قریب دریوط تک جولانی کرتے ہوئے تمام پھیل گئے اُسوقت سلیمان بن خالد

وعبداللہ بن مقداد وعامر بن عقبہ بن عامر وشداد بن اوس اور ایک گروہ صحابہ کا اپنے لشکر سے مقابلہ پر نکلے اور قتال
شدید و جنگ عظیم ہونے لگی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا گھوڑے جو ادھر ادھر پھرتے تھے انکی ٹاپوں سے شرارے اڑتے تھے
ہر سمت سنانوں کی چمک تھی تلواریں گھوڑوں کی ٹوٹ گئیں ہاتھوں سے نکل گئیں چھوٹ گئیں عقلیں دہشت سے دیکھنے والے مبہوت تھے
کہ آدمی کلمہ سننے میں ہوش باختہ تھے بالآخر ان نابکاروں نے ہر جانب سے صحابہ کو گھیر لیا قال الراوی ثم ان سلیمان بن خالد وعبداللہ
بن المقداد یعنے حق تعالے جزاے خیر دے سلیمان بن خالد و عبداللہ بن مقداد کو زیادہ کرے کہ ان دونوں نے
قتال شدت قتال کی ہمراہ میدان امتحان ہوے اور اسیطرح زیاد بن المغیرہ بھی جنگ عظیم کر رہے تھے کہ کبھی انکے میمنہ پر
جا پہنچتے تھے اور کبھی مارتے ہوے میسرہ پر آپڑتے تھے [illegible] قلب لشکر میں گھس جاتے تھے اور دشمنوں نے ان مردوں کو ہر چہار
طرف سے گھیر لیا تھا جسطرح [illegible] سفید بیل کی کھال یا جیسے شتران سیاہ کے یا جیسے تلوار [illegible] میان سیاہ میں اسوقت
مسلمانوں نے صبر و قرار پکڑا تھا صبر و قرار جوانمردوں کا اور اکثر اہل اسلام کثرت زخموں سے سست ہوگئے تھے اور کفار سخت تھے
یعنے [illegible] اور مسلمانوں نے انکے دلیروں کو ہٹا کر انکے پس پشت کر دیا تھا اور قتال شدید کر رہے تھے اور موت پر جان لڑا کر
تھے اور ایک دوسرے کو شجاعت دلاتا تھا اور اسوقت سلیمان بن خالد کہتے تھے اے مسلمانو اللہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے اور وعدہ
گاہ نزدیک حوض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے پھر کیلئے بڑے زوروں کی لڑائی لڑے یہانتک کہ زخموں کاری سے سست ہوگئے اور اسروز
لشکر اسلام سے قریب دو سو بیس مردوں کے متصل ایک ٹیلے کے جو بجانب غرب شہر دریلوط ہے شہید ہوے اور مسلمانوں میں سے کوئی اسوقت
قتل نہو جبتک اسنے دشمنوں میں خلق کثیر کو قتل نکر لیا اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا جب مسلمانوں نے اور سلیمان بن خالد نے دیکھا کہ اپنے
اصحاب پر کیا گذری تو سلیمان کبھی حملہ کرتے ہوے میسرہ پر جاتے تھے اور کبھی حملہ کرتے ہوے میمنہ پر آتے تھے اور عبداللہ
بن مقداد و بقیہ صحابہ حملہ کرتے میں [illegible] ثم تقدم سلیمان بن خالد وطعن بطریق اسنا طعنۃ صادقۃ انداہ
عن جوادہ وغاص فی الکتائب یعنے وبعد ازان سلیمان آگے بڑھے اور بطریق اسنا کو کہ وہی بولیا مں تھا نیزہ کاری
مارکر اسکو گھوڑے سے نیچے گرادیا اور انکے قلب لشکر میں گھس گئے ترجمہ دیگر کہ سلیمان آگے بڑھے تو بطریق اسنا
یعنے بولیا مں نے نیزہ کاری مارکر انکو نیچے گرادیا اور [illegible] لپٹے قلب لشکر کے گھس گیا مترجم کہتا ہی کہ ترجمہ ثانی بنا بر
سیاق عبارت کے صادق آتا ہی چنانچہ راوی نے بواسطہ اوس بن شداد و علقمہ بن سنان کے یزید بن رافع سے روایت
کی ہی انھوں نے کہا میں بھی منجملہ اصحاب سلیمان بن خالد کے موجود تھا کہ ہمنے مشرکوں کو اپنے سے باز رکھا اور
دور کر دیا تھا مگر پھر وہ ہمارے سامنے الٹے پھرے اور ہمکو یہ خبر نہتی کہ وہ ہماری گھات تاک میں پوشیدہ
بیٹھے تھے دفعۃً وہ اپنی کمینگاہ سے ہمپر نکل پڑے آخر ہمنے انسے مقاتلہ موت کیا یعنے موت کی لڑائی لڑے
اور انمیں سے ایک جماعت قریب دو ہزار آدمی کے قتل ہوئے اور سلیمان بن خالد نے انکے بڑے بڑے
سرداران با وقار اور انکے بطریقان اخیار کو قریب تیس شہسواروں کے قتل کیا اور اسیطرح عبداللہ

بن مقداد نے بھی انبوہ کثیر اُنکے دلیران کارزار سے قتل کیا ناگاہ ایک گروہ دشمنون سے جو قریب دو ہزار
سوار کے تھا سلیمان بن قتال کو گھیر لیا اور اُنکے گھوڑے کو جو اُنکی سواری مین تھا ہلاک کیا اور سلیمان بھی
تلوار بن مارتے رہے یہانتک کہ اُنکا دست راست قطع ہوگیا تو اُنھون نے تلوار اپنے دست چپ مین لی
آخر اُس ہاتھ سے بھی ایک ہاتھ تلوار کا چلایا کہ بایان ہاتھ بھی کٹ گیا تب دشمنون نے اُنکو ہر طرف سے گھیر لیا پھر
جب اُنکو اپنے قتل ہونے کا یقین ہوگیا تو اپنے والد کو سامنے تصور کرکے اس مقال سے گویا ہوئے کہ یعز علیک
یا خالد ما حل بولدک ولکن ہذا فی رضاء اللہ عز وجل یعنی اے خالد والد ماجد آپ پر سخت دشوار گذریگا وہ واقعہ
جو آپکے فرزند پر گذرا ہے لیکن یہ سانحہ عین رضاے خداے عز وجل مین واقع ہوا ہے اور حال یہ تھا کہ اُنکے سینے پر
قریب بیس زخم سنان کے لگے تھے یہانتک کہ اُنکی قوت نے بہت کمی کی آخر زمین پر گر پڑے و بعد ازان ہنسنے لگے
اور کہتے تھے اسوقت ہم ملاقات اپنے احباب شہدا کی کرتے ہین رحمہم اللہ اور جسوقت عبداللہ بن مقداد نے اُنکو اس حال
سے قتلگاہ مین پڑا ہوا دیکھا تو آہ مار کر بولے لا حیاۃ بعدک یا ابا محمد الملتقی فی جنات عدن یعنی اے محمد ہمیشہ
آنے والے جنت عدن کے بعد تمھارے لطف زندگی نہین ہے یہ کہکر لشکر اعدا مین گھسکر مقاتلہ کرنے لگے ناگاہ
دشمنون نے اُنکو اسوقت گھیر کر بھالونکی آنی سے چھید لیا اور اُنکے منھ پر بہت سے زخم لگے اور وہ نیزونکو
توڑ ڈالتے تھے اور اپنے چہرے سے لہو پونچھتے تھے تا انکہ گھوڑے نے اُنکو زمین پر گرایا یعنے وہ اپنے گھوڑے سے
زمین پر گرے اور آواز دی واشوقاہ الیک یا ابن مقداد یعنے اے ابن مقداد مین اسوقت تمھارا کمال مشتاق
ہون بعد ازان ہنسے اور کہا مرحبا اور مرگئے رحمہ اللہ تعالی پھر یہ حال دیکھکر ہمکو یقین ہوا کہ ہم سب اُنکے ساتھ موت کی
ملاقات کرینگے اور یہین قیامت بپا ہوگی بعد ازان یکایک ایک غبار نمودار ہوا جب وہ ہٹا تو نشانہاے لشکر
اسلام نظر آئے اور جماعت مسلمانون کی ظاہر ہوئی اور آگے آگے اُس قوم کے قعقاع بن عمرو التیمی حراول تھے
اور اُنکے ہمراہ مسیب بن نجیبۃ الفزاری و سمرۃ بن جندب و فضل بن عباس و زیاد بن ابی سفیان با دیگر اولاد ہاشم
و اولاد عبد المطلب و دیگر سرداران قبیلہ اوس و خزرج و نیز غانم بن عیاض اشعری مع اپنے ہمراہیان امرا
و اکابر کے موجود تھے چنانچہ اُن لوگون نے دشمنونکو ذری مہلت ندی کہ آتے ہی فوراً اُنپر یکبارگی حملہ کردیا
یہانتک کہ اُنپر غالب آئے اور بولیاص مارا گیا اور بہت سے بطریقان لطلیوس جو بولیاص کے ہمراہ تھے وہ سب مارے گئے
اور روم بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا کہ قتل کرتے ہوے اور اسیر کرتے ہوے اور لوٹتے جاتے تھے
یہانتک کہ وہ اہل ہزیمت لب بحر یوسفی پہونچے تو اُنھون نے اپنے تئین مضطربانہ دریا مین ڈال دیا کہ مردمان کثیر اُسمین سے
ڈوب گئے اور اُس معرکہ مین وہ لوگ تقریباً چار ہزار آدمی قتل ہوئے اور قریب بارہ سو کے گرفتار ہوئے اور باقی
لطلیوس کیطرف بھاگے رات کو تو جا بجا چھپے رہے پھر لطلیوس کے پاس پہونچے اور اُسکو اس شکست و تباہی کی خبر دی

یہ سنکر زمانہ اُسپر تنگ ہوگیا اور اُسکے سینے سے تنگی کی اور لینے امر مین متفکر ہوکر تیاری فراہم آوری سامان جنگ کا ارادہ کیا
اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا یہ ماجرا تو یہان ان لوگون کا تھا اور وہان اہل طلیندی دا را... انھون نے ہزیمت
کیا تھا اور قتال کی سعی اسلیے کہ اُنکو وہ ساری خبرین پہونچین تھین اور اُنکے ساتھہ اکثر بطارقہ و امرا تھے وہ سب
بطریق رئیس سے سوال قتال کرتے تھے اور وہ رئیس نصرانی تھا رومی تھا اور اُسکا نام لوص تھا اور اُسی کا وہ شہر تھا جسمین
وہ رہتا تھا چنانچہ اُسنے قتال سے انکار کیا پھر جسوقت اُسکو خبر اہل ہزیمت کی پہونچی تو لوص اپنے شہر سے نکلا اور اُسکے
ساتھہ اہل شہر سے ایک جماعت تھی پھر لوص مع اپنے ہمراہیون کے پاس مسلمانون کے آیا اور صلح کی درخواست کی تب مسلمانون نے
صلح منظور کی و بعد ازان باشندگان شہر طلیندی و شہر استا کے جتنے لوگ بازاری و رعایا تھے وہ سب اپنے عیال و
اطفال کو لیکر نکلے اور مسلمانون کے پاس آکر اُنکے آگے زاری و نالہ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ قوم رعیت ہین اور اپنے
امور مین مغلوب و زیر دست ہین لیس اب ہم تمھارے ذمی اور تمھاری رعیت ہین مسلمانون نے کہا ہم تمکو امان دیتے ہین
بشرطیکہ تم اُن لوگون کو بتا دو جو تمھارے یہان بھاگے ہوئے چھپے ہون یعنے ہمراہیان بولیا جس معرکہ مین سلیمان
بن خالد بھی شریک تھے تب اُن رعایائے طلیندی و استا نے اس شرط کو قبول کیا اور اہل اسلام اُن لوگون کی
گرفتاری کو شہر طلیندی و استا مین گئے آخر اُن رعایا نے گھر و ن مین گھس گھس کر رومیون کو پکڑکے مسلمانون کے
حوالہ کیا پھر اسیطرح ہر ایک نصرانی رومی کو پکڑ پکڑ کے مسلمانون کے سپرد کرتے تھے یہانتک کہ جہان خالون اور غارون سے
جہان مسلمان قید ہوتا وہ لوگ نکال رکھتے تھے اور دیگر مکانات سے وہ سب قریب پندرہ سو آدمی کے گرفتار ہوئے پھر
جسوقت یہ سب قیدی روم کے نصرانی فراہم کیے گئے اُسوقت غانم بن عیاض نے حکم اُنکے قتل کا کیا اُس ٹیلے پر
جو وہان معروف بکوم تھا بعد ازان مسلمانون نے قتل گاہ کیطرف مراجعت کی پھر وہان جب سلیمان بن خالد
و عبد اللہ بن مقداد و حبیب بن الدارکی لاشونکو دیکھا تو سب بہت روئے اور وہ امرا جو اُنکے ساتھہ مین شہید ہوئے
تھے اُنکے لاشے بھی دیکھکر بہت محزون و مغموم ہوئے چنانچہ عمرو بن یاسر نے تعزیت مین سلیمان بن خالد و عبد اللہ
بن مقداد کی اور اُنکے ہمراہیون کی سوگوارے مین ان اشعار سے مرثیہ پڑھا اشعار یا عین جودی بالدماء الصبیب

ثم انہلی یا عین فقد الحبیب
وابکی سلیمان لا تنفنی ✤
ان بسل من غمدہ القضیب
فیا حمام الایک نوحے اذا
تسل ان یکی بدمع صبیب ✤
وانبری الامراء من بعدہم

والفطے المقتول غدا فی الفلا
فامرہ والله امر عجیب ✤
وتختشے الاعداء من باسہ
علی فتی قد کان غصنا رطیب
وابکی الے المقداد من بعدہ
وکل قوم فے المعامع مصیب

مجندلا وسطا الفیافی غریب
قد کان لا یکفر بجل العدا
لو انہم اعداد رمل الکثیب
واعلمے خالد بما قد جرے
بان عبد الله اضحے سلیب ✤
لا التقی البطوس خیرا ولا ✤

أجنادُ دولةِ أهلِ الصليبِ وحقِّ من أعطى لنا النصرة جهراً ونطفي حرَّ نارِ اللهيبِ	فقد كنتُ أتينا جيشنا عدا في كلِّ وادٍ ثمّ فتحٌ قريبُ	يومَ الوغا من كلِّ كلبٍ مريبِ لنا خندُ النارِ من جمعهم

اسی آنکھ بارش کرا شک خون نابہ کی اور نوحہ کر اہی آنکھ گم ہوتے یعنے مرجانے حبیب کا اور ماتم داری و ماتم پرسی کر ان مقتولونکی جو کل کے روز یعنے کل سے صحرا مین پڑے ہوئے ہین درمیان میدان کے بیوطن اور بکا کر سلیمان بن خالد پر اور دور ہو یعنے کمی و کوتاہی نکر گریہ کرنے مین کیونکہ وقعہ اُسکا واقعہ عجیب ہی وہ ایسا تھا کہ اندیشہ نکرتا تھا سارے دشمنون سے اگر کھینچ لیتا تھا اپنے نیام سے اپنی تلوار کو اور ہیبت میں آجاتے تھے تمام اُسکے رعب سے اگرچہ وہ لوگ بشمار ریگ تودہ کے ہوتے تھے اسی طائران شاخ اب نوحہ کرو اس جوان پر جو شاخ تازہ تھا اور اسی حمام کبوتر خالد کو خبر کر اس سرگذشت کی شاید کہ وہ بکا کرے اشک خون چکان سے وبعد ازان خبر دے مقداد کو اس بات سے کہ عبداللہ مسلوب و بیجان ہوگیا اور اسی آنکہ بعد انکے نوحہ کر اُن امرا کے لیے کہ وہ سائر بزرگوار سختیون مین مبتلاے مصیبت ہوے نہ ملاقات کرے گا یعنے نہ پہونچے گا بطلوس خبر کو اور نہ اُسکی فوج مین فرمایا جو اہل صلیب ہین کمینگاہ مین پوشیدہ رکھا لشکر کو بقصد روز وغا کے کہ وہ سب سگان لشکر ورا فتادہ تھے اور قسم ہے اُس خدا کی جسنے ہمین نصرت عطا کی ہی ہر ایک وادی و ہر مواقع مین اور فتح قریب نزدیک والی بخشی ہی البتہ ہم اُن سب سے لیتا کینہ اور عوض خون کا آشکارا لیوین گے اور حرارت آتش سوزان کو بجھاوینگے یعنے اپنی دلکی آگ بھڑکی ہوئی کو ٹھنڈا کرین گے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ غانم رضی اللہ عنہ نے اُس قتلگاہ مین لاشین شہدا کی جمع کراکے اُنھین کے لباس ہاے خون آغشتہ اور لہو بھری زرہون مین دفن کر دین اور کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی فرماتے تھے کہ وہ شہدا جو راہ خدا یعنے جہاد مین مارے گئے ہین وہ روز حشر اسطرح محشور ہونگے کہ اُنکے زخمون سے خون ٹپکتا ہوگا اور رنگ مثل رنگ خون تازہ کے ہوگا اور بو اُسکی بوے مشک ہوگی اور **واقدی** نے کہا کہ پھر غانم بن عیاض بعد دفن شہدا کے نزدیک ایک ٹیکرے کے قیام پذیر ہوے اور امراے لشکر دریا کے کنارے کنارے ترائی کی بستیون تاخت و تاراج کرتے تھے اور عدی بن جابر بن عبداللہ الانصاری و ابوایوب و مسیب بن نجبۃ الفزاری نے باجمعیت ہزار سوار کے اہل شہرونپر دو ڑ ماری اُسوقت انکی طرف ایک بطریق راس الجاہل کا اور ایک بطریق اہرت کا پانچ ہزار سوار سے نکلا اور نزدیک دامن کوہ کے قتال شدید برپا ہوئی اور یہ خبر غانم بن عیاض کو پہونچی تو اُنھون نے ایک دوسری جماعت ہزار سوار کی ہمراہ ابن المنذر اور فضل بن العباس اور مرزبان کے انکی طرف روانہ کی پھر جب یہ حال دیکھا تو اُنکے دلون پر رعب غالب ہوا کیونکہ اُنکے درمیان یعنے اُن لوگون سے حرب عظیم ہو چکی تھی بعد ازان فضل بن عباس نے قصد بطریق جاہل کا کیا آخر ایک ضربت ہاشمیہ اُسکے سر پر ایسی ماری کہ اُسکے خود تک کاٹ گئی اور گلے تک اُتر آئی کہ خشخشہ شمشیر یعنے کرکرانا تلوار کا اُسکے دانتون سے سنائی دیتا تھا اُسوقت فضل نے تکبیر کی اور لشکر

تکبیر سنکر سب مسلمانون نے آواز تکبیر بلند کی اور وہ بطریق زمین پر گر کر خاک و خون مین تڑپنے لگا اور مر گیا وفضل بن عباس کہ شہسوار بہادر و جوانمرد دلاور تھے تو درمیان گروہ مشرکون کے گھس گئے اور انہون نے بڑی دلیری سے مقاتلہ کیا اور مرزبان نے بطریق شروسہ پر حملہ کرکے اسکو قتل کیا اور ابن المنذر اوپر بطریق امریت کے حملہ آور ہوئے تا آنکہ اسکو تہ تیغ کیا آخر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے پس پشت پسپا ہوئے اور فرار کو قرار پکڑا اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا کہ قتل کرتے ہوئے اور اسیر کرتے ہوئے اور لوٹتے ہوئے مقام دیرا اور امریت تک پہنچ گئے اور انہین سے اکثر دریا مین گر کر ڈوب گئے اور ایک ہزار پانسو سوار مارے گئے اور پندرہ سو گرفتار ہوئے اور ایک جماعت رومیون اور نصرانیونکی شہر جارل مین پناہ گزین ہوئی اور اس شہر کا حصار بہت استوار تھا تا آنکہ مسلمانون نے سات روز تک اسکا محاصرہ کیا بعد ازان پھاٹک اسکا جلا دیا اور اندرون شہر داخل ہوئے اور دیوارونکو گراکر مکانونکے اندر سے لوگونکو نکالا اور اس شہر کو کھود کر مسمار کر دیا کہ ابتک وہ ویرانہ ہی بعد ازان نصارے شہر وند وامریت اپنے گھر ولنسے نکلکر مسلمانونکے پاس آئے اور صلح کی درخواست کی اور جزیہ دینا قبول کیا اور مرۃ الکلبی کو مع انکے دو سو اصحاب کے اپنے یہان اتارا اور ابن خالد بن ابی عمرو بن العاص مع دو سو سوار کے اسمقام مین قیام کیا جو بنام مزدبناے خالد معروف ہی اور اکثر مسلمانون نے دریا کیطرف گذر کیا اور عامر مع دو سو سوار کے مقام عبرہتا مین فروکش ہوئے جو قریب بلندی اور راسنا کے اور نزدیک بیا القریہ یعنے قریہ بیاسنے نزدیک ہی اور غانم بن عیاض رضی اللہ عنہ سنے باقیہ لشکر وہانسے کوچ کیا اور **راوی** نے کہا پھر جسوقت جمعیت مسلمانونکی مکمل ہوئی تو غانم نے اپنے سامنے آگے آگے مسیب بن نجیبہ الفزاری وعباس بن مرداس السلمی وفضل بن عباس الہاشمی وعامر بن عقبہ الجہنی وزیاد بن ابی سفیان بن الحارث کو باجماعت پندرہ سو سوار کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ جاتے جاتے اس مقام تک پہونچے جو بنام جزنوش معروف ہی اور وہان ایک قلعہ ودشت بطلوس کا تھا اور یہ معمول تھا کہ زمانہ ربیع یعنے موسم بہار مین وہان گرد اس قلعے کے خیمے ڈیرے بطلوس کے بپا ہوا کرتے تھے اور وہین اسکے پاس بطارقہ ورؤساے بلاد مجتمع ہوتے تھے اور وہین چند ماہ مقیم رہتے تھے پھر وہانسے اپنی اقلیم قلمرو مین دورہ کرتے ہوئے طرف بیت الخلافت بھنسا کے مراجعت کرتے تھے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ لوص نے اپنا ایلچی پاس بطلوس بادشاہ کے بھیجکر مدد لشکر بسر کردگی ایک بطریق کے طلب کی یعنے جب مسیب وغیرہ مع جیش بمقام جزنوش وارد ہوئے تھے اسی زمانہ مین لوص نے بطلوس سے درخواست فوج کمکی کی تھی اور یہ لوص وہ ہی جسکا ذکر ابھی اوپر مذکور ہو چکا ہی کہ اسنے مسلمانون سے مصالحہ کر لیا تھا غرض کہ بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام شلقم تھا مع لشکر پاس لوص کے روانہ کیا اور اسی شلقم کے نام سے ایک شہر بھی اسی کا بسایا ہوا قریب بھنسا کے واقع ہی کہ وہ وہین کا بطریق مالک تھا اور یہ فوج جو اسکے ہمراہ ہوئی تو دس ہزار سوار کی جمعیت تھی **راوی** کہتا ہی مجھسے **روایت** کی مسلم بن سالم الیربوعی نے بواسطہ شداد بن مازن کے طارق بن ہلال سے اور طارق شریک خیل عباس

ابن... عقبۃ الجہنی
نعمان بن المنذر ۱۲

مسیب بن نجیبہ...

ابن مرداس

بن مروان اسلمی ہتے تو انھون نے کہا جس عرصے مین ہم لوگ قریب اجرقوس چلے جاتے تھے کہ ایک ہمنے ایک
گرد اڑتی دیکھی اور اسوقت پھر وہان چڑھا تھا آخر ہمنے تامل و غور جو کیا تو دس نشان لشکر کے اور دس
صلیب سونے کے نظر آئے اور ہر ایک صلیب مانند تارے کے چمکتا تھا اسوقت ہم لوگون نے بقصد
حملہ اپنے ہتھیار سنبھالے اور وہ لوگ بھی ہمارے مقابلہ پہ مستعد ہو گئے اور بیدرنگ ہمپر حملہ آور ہوئے
پھر ہمنے بھی اُنپر حملہ کیا اور اُن لوگون نے ہمین گھیر لیا کیونکہ وہ دس ہزار تھے اور ہم ہمگی پیدرہ سو تھے
چنانچہ رومیون نے قتال شدید برپا کی اور اپنی زبان مین غوغا کرنے لگے اور اپنے کلمات کفر کا اعلان
کرتے تھے اسوقت ہمنے صبر جوانمردانہ کیا اور اُس ہنگامہ مین ہمنے قتال مرگ کا مقابلہ کیا یعنے موت کا
سامنا کیا فللہ درّ غانم بن عقبۃ و المسیب بن نجیبۃ الفزاری و الفضل بن العباس و زیاد بن ابی سفیان
یعنے حق تعالے حسنات انکے زیادہ کرے کہ انھون نے اس معرکہ مین بڑی شدت دلاوری کی قتال کی
اور فضل اپنے سرپہ عصابہ یعنے سرپیچ سرخ باندھے تھے اور اسیطرح کی دستار زیاد بن ابی سفیان بن الحارث
بھی باندھے تھے جسطرح اُن دونون کے عم بزرگوار حمزہ باندھا کرتے تھے پھر اُن دونون نے اُس روز قتال موت کی
قتال کی اور دونون مرگ سے دوچار ہوئے اور ایک ساعت نگذری تھی کہ عین شدت گرمی و ہنگامہ حرب مین
غانم بن عیاض الاشعری مع جیش ہمراہی کے ہمارے برسر وقت آپہونچے اُسدم ہمارے دل قوی ہو گئے
تب ہم تکبیر کہنے لگے اور انھون نے بھی ہماری تکبیر کے جواب مین تہلیل و تکبیر کی اُس آن فضل بن عباس بطریق
شلقم کی طرف آگے بڑھے اور شلقم بڑا شہسوار و سخت حملہ آور تھا اور اُسوقت اُسکے تن پر خلعت دیباج
زربافتہ کا اور کمر پہ منطقہ زرین مرصع بجواہر بندھا تھا اور اُسکے سرپہ عصابہ یعنے سرپیچ جواہرنگار لپٹا تھا
اور اُسکے ہاتھ مین سونے کی سانگ تھی کہ وہ تیس بالشت سے درازتر تھی اور وہ کبھی تو تلوار کا وار کرتا تھا اور
کبھی اُس برچھی سے حرب کرتا تھا پھر جب فضل نے اُسکی ایسی چالاکی دیکھی اور انکو گمان ہوا کہ وہ مجھپر حملہ کیا چاہتا ہے
تو انھون نے اپنی چابکدستی سے خود اُسپر بحملہ سبقت کی اور یہ اشعار رجزیہ پڑھتے تھے یا ایہا الکلب اللعین الطاغیا

وَمَنْ أَتَى بِجَيْشِنَا مُعَادِيَا
كَانَ لَهُ الرَّبُّ الْعَظِيمُ دَارِيَا

أَبْشِرْ لَقَدْ دَانَاكَ أَسَدٌ ضَارِيَا
مِنْ كُلِّ كَلْبٍ كَافِرٍ طَاغِيَا

يَحُدُّ سَيْفٌ سَفْيَ عُدَاةٍ نَاهِيَا
یعنے اے سگ لعین سرکش اور

اے وہ شخص جسنے ہمارے لشکر مین مکرر عود کیا ہے یا یہ کہ وہ کون ایسا شخص ہے جو ہمارے لشکر مین دوبارہ
عود کرنے والا ہے خوش ہو کہ تجھپر مسلط ہوا ہے شیر ژیان بکمال تیزی شمشیر کے اپنی عداوت گذشتہ مین
اُس شیر کا ایک پروردگار عظیم الشان نگہبان ہے ہر ایک سگ کافر نافرمان سے اور راوی کہتا ہے کہ
ابیات فضل کے لیکن شلقم کچھ نہین سمجھا اور حملہ کیا پھر وہ دونون باہم آویزش و چالش کرنے لگے

پھر اُسنے جو ضرب لگایا فضل اُسکو بچا لیگئے اور جو وار کیا خالی دیا آخر فضل نے مڑکر اسکے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا اور اُسپر
ایک ایسا وار شدید کیا اور ایسی ضربت ہاشمیہ ماری کہ سر دھڑ سے جدا جا پڑا اور اُسکو جو دیکھا تو وہ گھوڑے سے نگرا تھا تب
اُسکے قریب پہنچ کر دیکھا تو تن بے سر تھا اُسکے ہی ایک اور سوار مسلمانون سے جسکا نام زہیر تھا اُسکے پاس آکر دیکھنے لگا
تو جدا کرکے دکھایا کلالیب فی سرجہ یعنے زہیر کو معلوم ہوا کہ میخین آہنی یعنے کیلین انشکل پیچ جو زرہ مین جڑین تحصیق وہ ہیچ
بسیم کلب و مکبل یعنے مربوط اور بندھا تھا پھر جب زہیر نے اُن کلالیب یعنے کیلونکو کھینچ لیا تو فورا جسد بے سر اسکا ایک برج کی زمین پر
گر پڑا اور تاج زرین و منطقہ لاجوردی اسکا جو خون آلودہ پڑا تھا تو فضل نے زہیر سے کہا کہ سلب و زینت مقتول کا جو ہے لیجئے
وہ تو لے لے اُسنے کہا لا احد منا للسید کلکم یا بنی ہاشم یعنے مین آپکی عطا کو واپس نہین کرتا ہون ای اولاد ہاشم تمہاری
نیکوئیان و کرم بخشیان خدا ہی کے لیے ہین و بعد ازان فضل نے لوٹ پر باگ پھیری تو اُسکو بھی قتل کیا اور اسیطرح ہر ایک لشکر
اسلام نے ایک ایک بطریق جنود کفر کو قتل کیا اور جملہ مسلمانون نے یکبارگی حملہ کرکے جمعیت اعدا کو پراگندہ کردیا آخر وہ سامنے سے
بھاگ نکلے اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا کہ قتل و اسیر و غارت کرتے ہوئے بحر یوسفی تک پہونچے اور انکو اُس مقام مین جا دُلا جو قریہ شاکوہ کے
قریب تھا اور ایک جماعت انہین سے اندرون ایک قلعہ کے جا گھسی جو وہان دشت مین واقع تھا اور مسلمانون نے اُسکا محاصرہ کیا
دبالآخر پھاٹک جلا کر اندر داخل ہوئے اور مکانونکی دیوارین گرا کر جو کچھ مال و اسباب تھا نکال لیا اور رومیون سے ایک جم غفیر قتل
ہوئے جو قریب تین ہزار کے تھے اور تقریبا ایک ہزار آدمی اسیر ہوئے اور مسلمانون سے ہشتاد و ہشت مرد شہید ہوئے اور ان کا
شہدا مین سے ایک سیف الاقصاہی تھے کہ وہ مع اپنے اصحاب کے اُسی جنگگاہ مین دفن ہوئے و بعد ازان زیاد بن المغیرہ جو مع اپنی جماعت
کے اپنے فرودگاہ ہوتمین متصل شہر طنبدی حوالی مین شہر دربود کے فروکش تھے اور یہ زیاد بڑے دوستدار سلیمان بن خالد
بن الولید رحمۃ اللہ کے تھے تو انھون نے خالد بن الولید کو برسم تعزیت سلیمان انکے فرزند کے ایک نامہ لکھا اسمین ان
ابیات کو مندرج کیا اشعار

مجندل النفس فی الهیجا اذا جمعت
ونالهم منه تنکیسا وارغاما
کانه اللیث وسط الغاب اذ وردت
واندبی فارسا قد کان ضرغاما
بکل الفتی المقداد خیر فتی

یا خالد ان تجدا کدهم فجعت
وللصنادید یوم الحرب حضاما
لا یملک الصند من ابطالنا املا
له العدا وعلی الاشبال [illegible] ما
والسید اللبیب عبد الله قد حکمت
قد کان فی ملتقی الاعداء حجاما

فی سید کان یوم الحرب مقداما
یا طول ما هدم الاعداء بصارمه
ان جار ساعده القصاء مع صمصاما
یا عین جودی بفیض الدمع منسکبا
به المنایا وحکم الله قد داما

یعنی ای خالد ہراینہ اس مانے نے
درد مند کیا مصیبت مین اس سید و سردار کے جو روز معرکہ مقدام لشکر تھا غلبہ و حملہ کرنے والا فوج فارس و روم کا
جنگ مین جسوقت وہ سب مجتمع ہون اور انکے صنادید و سردار ونکے لیے روز حرب حضام و جنگ آور تھا ای غالب
زیر دست کیا ہی ہلاک کیا دشمنونکو اپنی تلوار سے کہ پہونچی انکو اُس سے سرنگونساری و فرسودگی مینی ننجاک کوئی سردار جوانمرد

ہمارے والد اور وہین سے کسی اپنی امید پر مالک وقادر ہوگا اگر وہ اپنے بازو کو قصاص مین تلوار سے روکے گا اور وہ گویا کہ
شیر تھا درمیان بیشہ و نہر کے جسوقت وارد ہوتی تھی اُسکے پاس جماعت دشمنون کی اور بچون و یتیمون پر حمایت و مہربانی
کرنے والا تھا ای آنکھ خونباری کر اپنے چشمہ سار اشک سے اور توجہ کر اُس شہسوار پر جو شیر جرار تھا اور ای آنکھ گریہ کر اُس دانا
دانشمند عبد اللہ کے لیے جسکو موت نے اپنے تحت حکم کر لیا اور حال یہ ہی کہ حکم الٰہی ہمیشہ جاری ہی اور بر تمرین جو تم دیکھتے
مقدار ہی کہ جسکا پسر بہترین نوجوانان تھا مقابلہ دشمن مین اُنپر ہجوم و شرغہ لانے والا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے
کہا جسوقت نامہ زیاد بن المغیرہ کا پاس خالد بن الولید رض کے پہونچا تھا تو اُسوقت وہ اسیر و نکو رہا کر رہے تھے اور اہل
بلاد اُنکے پاس حاضر آئے تھے اور جسقدر مال وغیرہ پر اُنھون نے مصالحہ کیا وہ سب حاضر لائے تھے اور تیاری روانگی
عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و عقبہ بن نافع النہری و زبیر وغیرہ کی ہزار سوار سے کرتے تھے بارادہ
ایک سرزمین مصر کے جو بنام فیوم کے معروف ہی اور ذکر اسکا اپنے محل و مقام پر آویگا انشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ جسوقت نامہ
خالد کے مطالعہ مین آیا تو وہ بیہوش ہو کر بے اختیار زمین پر گر پڑے اور غش کر گئے پھر جب ہوش مین آئے تو استرجاع
کیا یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور یہ کلمات زبان پر جاری کیے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ سُلَیْمَانَ اِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ فَرَطًا وَّذُخْرًا وَّاَعْقِبْنِیْ عَلَیْہِ خَیْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ بِذَالِکَ اَجْرًا وَّلَا
تَحْرِمْنِی الثَّوَابَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ترجمہ یعنے توانائی و قوت طاعت و تقوی کی حاصل نہین ہوتی مگر بتوفیق
خدائے برتر و عظیم الشان کے اور ہم خدا ہی کے عبد و مملوک ہین یعنے اُسی کے ہین اُسی کیطرف رجوع و بازگشت کرینگے
ای ہمارے پروردگار مین چشم داشت اجر و ثواب کی باعث سلیمان کے تیری طرف رکھتا ہون اور اے ہمارے پروردگار
اُسکو ہمارے لیے اجر و ذخیرہ آگے بھیجا ہوا مقرر کر اور مجھے اُسکے پیچھے اُسپر صبر کرنیوالا رکھ اور میرے لیے اس امر مین اجر عظیم عطا کر
اور مجکو ثواب سے محروم نرکھ بسبب اپنی رحمت کے ای بڑے رحم کرنیوالے زیادہ تر تمام رحم کرنیوالونسے اور خالد نے جوش غم مین یہ کہا کہ مین اُسکے بدلے مین
یعنے سلیمان کے عوض خونین صنادید کفار سے ہزار سردار کے ساتھ مواخذہ و مکافات کرونگا اور اُنکے نام آور دلاور و شہسوار نکو
قتل کرونگا اور مین حقتعالی سے امیدوار ہون کہ بدلہ اس خون کا لون انشاء اللہ تعالیٰ اور بطلوس کو مین ضرور ضرور قتل کرونگا
بدتر بن کشتی یعنے بجرے طور کے قتل سے تو اس صورت مین شاید مین اپنے سینہ سوزان کو تسکین دون اور حرارت جگر کو بجھاؤن اور کیا
عجب ہی کہ میرے ہاتھ سے اُسکا وہ سر دیار خراب و ویران ہو اور اُسکے لشکر و نکو شکست او رُسکی مملکت کو زوال ہو اور اُسکی آتش غم
سوزان گرم تر انگر سے اُسکے عارض پر پیاپے روان ہون و بعد ازان استرجاع کرنے لگے اور یہ ابیات اُنکی زبان پر جاری ہوئے اشعار

جری مدمعی فوق المحاجر مسبل
فلیت بشیر البین لا کان قد وصل
فقد کان بدرا اذا احسن طالعا

وحر فؤادی من جری البین مشتعل
ما یکی علیہ کل ما امسی المسا
فاصبح بعد العز وانہ قد افل

وہام فؤادی حین اجنت نعیہ
وما ابتسم الصبح المنیر وما ابتہل
وکان کریم العم والخال سیدا

اذا قام سوق الحرب لا یعرف الونی
وعیشک تلقاهم صراغی سطح الثری
باهیض ماضی الحد فی الحرب یعتلی
لاقتل منهم فی الوغا الف سید

احاطت به خیل اللئام باسرهم
علیهم لیسوق الطیر والوحش مقبل
وحق الذی حجت قریش ببیته
اذا اسلم الرحمن والشیخ لاابل

ورثه بکلنو منه مهند والاسل
وذا اسفا لو اننی کنت حاضرا
دار سل طه المصطفی غایة الامل

ترجمہ قولہ منع مشعل اشک وان یعنے جاری ہوے میرے اشک دان اور پر رخساروں کے اور حرارت میرے جگر کی سوزش غم جدائی سے مشتعل ہے اور دل میرا سرگشتہ ہے جیسے مینے اُسکی خبر مرگ سنی ہے کاش کہ خبر بد دینے والا میرے پاس نہ پہونچتا اور قریب ہے کہ مین ہمیشہ اُسپر رویا کرونگا جسوقت شام ہوگی اور جب شگفتہ ہوگی صبح تابان اور جب خندان ہوگی یا جب وقت اسکا دعا وزاری کا ہوتا ہے وتحقیق کہ وہ بدر منیر زائد حسن وجمال طالع تھا سو وہ بعد تابندگی و درخشندگی کے غروب ہوگیا اور وہ کریم العم تھا یعنے جسکا عم بزرگ ہوا اور کریم الخال تھا جسکا خال یعنے برادر مادر جسکا بزرگ تھا اور وہ خود سیر و تشفی اور جسوقت شدت جنگ برپا ہوتی تھی تو وہ ہراسان نہوتا تھا اور جب کہ گھیر لیا اُسکو خیل لئام نے سب ملکر تو لیے قتل اُسکے مالک ہوئے اسکی شمشیر درخشان کے یعنے اُسوقت حوصلہ تعزیت کا ہوا اور اسی کا مطلب قسم ہے تیری زندگانی کی کہ اُسنے شمشیر کے کشتے کے پشتے زمین پر ڈال دیے تھے تو اُنپر ہجوم کرتے تھے طائران ہوا پرست کے اور وحشیان صحرا انتظار قطار کے افسوس کاش مین وہان موجود ہوتا تو مین دست دراز ہوتا یعنے مین اُنکا قاتل ہوتا بشمشیر بران جو حد تیزی سے گذر جانے والی ہے حرب مین اور قسم ہے اُس خدا کی جسکے خانہ کعبہ کی قریش حج وطواف کرتے ہین اور جسنے بھیجا ہے طہ کو یعنے مصطفے کو جو غائب مرام ہے یا یہ کہ جسنے طہ بھیجی ہے مصطفے کو جو منتہائے مقاصد ہے البتہ مین قتل کرونگا اُن دشمنونسے ہزار سردار کو اگر خدا مجھے زندہ سالم رکھیگا اور اجل مجکو مہلت دیگی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ پیہم امرا اکابر یعنے خالد کے آگے یعنے بعد ورود نامہ زیاد کے اعیان مسلمین اُنکے پاس آتے تھے اور پرسا سلیمان کا دیتے تھے اور اُنکی آنکھون سے اشک جاری تھے یہ کلمات تعزیت کہتے تھے اَعْظَمَ اللّٰہُ لَکَ اَجْرًا وَاَعْقَبَکَ عَلَیْہِ صَبْرًا وَجَعَلَہٗ لَکَ ذُخْرًا فِی الْمَعَادِ ذُخْرًا یعنے حق تعالی تمھارے اجر کو عظیم اور زیادہ کرے اور اسکے پیچھے تمکو اُسپر صبر کرنے والا رکھے اور اسکو تمھارے لیے فردائے قیامت کو روز حشر ذخیرہ حسنات کا کرے اور پھر کہنے لگے کہ جیسے وہ قوم معدوم و مفقود ہوگئے ہین جنکے باعث ہمارے دل ہماری وحشت سے رمیدہ اور جراحت رسیدہ ہین اور ہم اُنکے قتل ہونے سے نعوان و خاطر پریشان ہین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور اسیطرح لوگ پاس مقداد کے گئے اور اُنکے فرزند عبد اللہ کی تعزیت کی اور یہ خبر مصر مین عمرو بن عاص کو بھی پہونچی کہ وہ وہین مقیم تھے تو اُنھون نے خالد اور مقداد کو ماتم پرسی کے خطوط لکھے اور خبر شہادت سلیمان و عبد اللہ کی مدینے مین پیشگاہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بھی گئی تو اُنھون نے اور سائر اصحاب مثل علی بن ابی طالب و عثمان بن عفان و طلحہ بن عبد اللہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم جو مدینہ مین حاضر موجود تھے ان سبنے استرجاع کی

۱۲۰

یعنے عالم حزن و الم مین انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے تھے اور صحابہ نے بھی خطوط ماتم پر ی کے خالد و مقداد کو لکھے
تو جو کچھ اُنہین کلمات صبر لکھے تھے اور جو ثواب و اجر اُنکے حق مین مرقوم تھے اُس سے خالد و مقداد کے دلکو طمانیت و تسکین
حاصل ہوئی اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہان تک ماجرا اہل اسلام کا تو تمام ہوا اور اُدھر لبطلوس کو جب خبر تیاری عرب کی
طرف مدینہ بھنسا کے محقق ہوئی تو اُسنے دروازہ خزانے کا کھلوا دیا اور زر و خلعت و ساز و سلاح زرہ و خود وغیرہ
دنیا و بانٹنا شروع کیا اور بطریقون وغیرہ اُمرا پر تقسیم و تفریق جماعات عساکر کی کرنے لگا یعنے ہر ایک بطریق دس بیس کو
افسر و سالار ایک ایک جماعت کا مقرر کیا اور وہان پر ایک مکان مقفول تھا اُسمین کتبے تھے جنمین صفات و اسماے
عرب لکھے تھے سو لبطلوس نے دروازہ کھولے جانیکا حکم کیا کیونکہ اُسکو گمان تھا کہ اندر اس مکان کے ذخیرۂ مال ہوگا مگر
اُسکے کھولنے سے قسیسین و رہبان یعنے علماے نصاریٰ و یہود نے بادشاہ کو منع کیا مگر اُسنے اُنکے امتناع پر التفات نکی اور جب وہ
کھلوایا تو اُسمین سواے صفت و اسماے عرب کے اور کچھ نپایا جیسا کہ ہمنے اوائل کتاب مین ذکر کیا ہو وبعد ازان لبطلوس کنیسے مین
گیا اور اپنے تخت پر جلوس کیا اور گرد بگرد اُسکے جماعت بطریقونکی حاضر تھی تب اُسنے اپنے امر مین مشورہ اور استشارہ
کیا اُسوقت اُنمین سے ایک شیخ بزرگ راہب اُٹھہ کھڑا ہوا اور وہ اُن لوگونمین مطاع و مسموع الکلام تھا یعنے وہ سب اُسکی
اطاعت کرتے تھے اور اُسکا کہنا مانتے تھے اور وہ بزرگ سن تھا کہ عمر اُسکی ایک سو بیس برس کی تھی اور اُسوقت وہ جبہ سیاہ
پہنے تھا اور اُسکے سر پر کلاہ کلان گوشہ دار اور ہاتھہ مین عصاے آبنوس مکلل بعاج و زر یعنی جسمین ہاتھی دانت اور
سونا جڑا تھا اس نسبی و زینت سے وہ قریب ہیکل کے آیا (ہیکل بناے بلند عبادت گاہ ترسایان) اور ایسے الفاظ سے کچھہ
کلمات اپنی زبان پر لایا جو مفہوم نہوتا تھا وبعد ازان وہ کہنے لگا کہ ای اہل دین نصرانیہ اور ای بنی ماء المعمودیہ یعنے اولاد
قوم آب پاشیدہ و آب ترشدہ (یہ کنایہ ہی عمل نصاریٰ سے کہ جب جسکو کرسٹین بناتے ہین تو اُسپر عمل آبپاشی کا کرتے ہین
اور اُس عمل کو وہ بپتسما کہتے ہین) پھر یہ خطاب کرکے اُسنے کہا کہ دولت و سلطنت تمھاری اُس زمانے تک قائم تھی اور
کلمہ کلام تمھارا عند اللہ و عند الناس مسموع و پذیرا رہا جبتک کہ تم نیک کامون کا حکم کرتے رہے اور بُرے کامون سے
منع کرتے تھے اور رعیت مین رعایت عدالت رکھتے تھے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیتے تھے اور اُس سے اُسکی داد دلاتے
تھے اور درمیان ناتوان و توانا کے انصاف کرتے تھے اور نادار و بینواؤن سے انس و مواسات رکھتے تھے اور
مال مردم پر دست درازی نکرتے تھے اور زناکاری سے خوف و پرہیزگاری رکھتے تھے تو اسوقت تک دولت و حکومت
تمھارے لیے تھی اور قلوب رعایا کے تمھاری طرف مائل تھے اور وہ تمھارے حق مین دعا گو تھے کہ بادشاہت تمہین تھی
اور اب تم نیک کامونکا حکم نہین کرتے اور بُرے کامون سے باز نہین رکھتے اور نہ خود باز رہتے ہوا اور رعیت پر ظلم اور
احکام مین تعدی اور حکم برخلاف حق کے کرتے ہوا اور حق ضعیف و عاجز کا قوی و زور آور سے نہین دلاتے ہو اور مال
رعایا پر دست اندازی کرتے ہوا اور فسق و فجور تم مین فاش و بالا علان ہوگیا ان وجوہ سے دل رعایا کے

تمنے پھر گئے اور اُنھون نے دست بدعا وزاری پیش خدا دراز کیا اور حال یہ ہی کہ دعا مظلوم کی مستجاب ہوتی ہی
اور کثرت ظلم کی خراب کرتی ہی پس قریب ہی کہ یہ نعمتین تمہارے ہاتھونسے نکل جاوینگی اور غیرونکے ہاتھ لگین گی اور
بسبب کثرت تمھارے گناہونکے اور باعث شامت تمھاری نافرمانیونکے اور مظلومونکی بددعا سے یہ لوگ عرب کے تمپر مسلط
ہوئے اور تمھارے بلادکے مالک ہوگئے اور تمھارے لوگونکو قتل کیا اور تمھارا مال لوٹ لیا اور تمھارے گھرونمین
نازل اور تمھاری جاے پناہ پر قابض ہوے لاجرم تمکو لازم ہی کہ اپنی غفلت سے اب بھی ہوشیار ہو اور اپنے خانمان اور مال و
ملک سے ان لوگونکو دفع کرو اور انکو اپنی جانب مجال دخل ندو یہ میرا قول و کلام تم سب کے حق مین بہبودی ہی آخر جب
بطلوس نے کلام و بیان اُس راہب کا سنا تو بطرف اپنے بطریقون اور جماعت و بجانب ارکان و اعیان دولت کے
متوجہ ہوکر کہنے لگا تمنے سنا کہ تمھارے باپ یعنے تمھارے بزرگ دار نے کیا کہا وہ سب بولے ہان ہمنے خوب سنا تب
بطلوس نے کہا پھر تمھاری کیا راے ہی اور تمھارے نزدیک کیا مصلحت ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہم آپکے ساتھ اور
حضور مین حاضر ہین اور ہم عرب سے مقابلہ کرنے کو مستعد ہین اور ہم اپنے درمیان اُنکو مداخلت ندینگے جیسا کہ اُنھونے
اور لوگونمین دخل کیا ہی اگر وہ ہم پر غالب آنے لگین گے تو ہم اپنے حصار قلعہ پر چڑھ جاوینگے کیونکہ ہمارے پاس رسد غلہ
وغیرہ اُسقدر ہی کہ ہمارے تئین دس برس تک بلکہ مزید سے بران کفایت کریگی اور ہمارا یہ شہر بھی بہت مستحکم ہی اور ہم
اپنے تئین اُنکے اختیار مین ندینگے اور پیش ملوک یہ ننگ و عار ہم اپنے اوپر گوارا نکرینگے یہ جواب سنکر بطلوس بہت مسرور
اور اُنکا کمال مشکور ہوا اور اُسوقت ایک دوسرا راہب جو معرفت امور مین اُس پہلے راہب کا نظیر و ہمسر تھا یہ جستہ اُٹھ
کھڑا ہوا فَاسْتَخْرَجَ کِتَابًا مُعَلَّقًا عِنْدَہٗ فِیْ صُنْدُوْقٍ مِنَ الْاَبْنُوْسِ مُقْفُوْلًا بِاَقْفَالٍ مِنَ الْفُوْلَادِ یعنے پھر اُسنے ایک صندوقچہ
آبنوسی مقفل بقفل فولادی سے جو اُسکے گلے مین لٹکا تھا ایک کتاب نکالی اور کہنے لگا اے دین نصرانیہ وہی بالمعموریہ
یعنے اے اولاد قوم آب پاشیدہ و باپ تر شدہ سنو جیسے جو کچھ تمھارے حق مین علماے ماضیین و حکماے سابقین نے کہا ہی
کہ ہر آینہ آخر زمانہ مین ایک نبی مبعوث ہوگا جسکا نام محمد بن عبداللہ اور بنی عدنان سے مبعوث ہوگا اور اُسکے باپ ماں
مرگئے ہون گے تو اُسکے جد و عم پرورش و کفالت اُسکی کرین گے تا آنکہ حق تعالے اُسکو جمیع خلائق کا اور تمام
پہ نبی مبعوث کریگا اور مولد اُسکا مکہ اور مقام اُسکی ہجرت کا مدینہ ہوگا اور وہ چندروز قائم بحیات رہکر پھر جب
حق تعالی اُسکو فائز بوفات کرے گا تو مالک و متولی امر خلافت کا ایک شخص بنام ابو بکر ہوگا اور عرب بسبب اُسکے
بہت فخر و مباہات کرینگے اور وہ فوجین تیار و آراستہ کریگا اور بحدود شام مین بھیجے گا اور وہ بہت تھوڑے
زمانے تک قائم رہے گا پھر جب حقتعالے اُسکو موت دیگا تو بعد اُسکے متولی اس امر کا ایک شخص اصلع ہوگا جسکے مونچھین
سر ریختہ ہونگے واحور یعنے سخت سیاہ چشم ہوگا اُسکا نام عمر ہوگا اور صاحب فتوحات اور صبح کرنے والا دشمنون کا
بشامت ترین حالات کے ہوگا اُسکے ہاتھ پر بہت سے امصار و دیار فتح ہونگے اور وہ اپنے لشکرون کو سالم

اقطار مین بھیجیگا اور مین کتب قدیمہ مین پاتا ہون کہ فتح اس شہر کی ہاتھ پر ایک شخص کے ہوگی جو گندم گون
شیر شجاع شہسوار حملہ آور سردار دلاور و مسمی بخالد بن الولید ہوگا اگر تم میرا کلام سنو اور میری بات مانو تو عرب
ساتھ صلح کر لو اسلیے کہ آج اُنکا اقبال ہے اور دولت بکام اُنکے ہے اور دین اُنکا حق ہے اگر تمام اہل مشرق و اہل مغرب
اُنسے مقاتلہ کرینگے تو برکات خدا اور اپنے نبی کی برکت سے وہی غالب رہینگے پھر جب بطریقون نے اُسکا یہ کلام
سُنا تو برہم و برآشفتہ خاطر ہوکر ارادہ اُسکے قتل کا کیا مگر بطلوس بادشاہ نے اُنکو اس بات سے منع کیا اور باز
رکھا اور اُس راہب سے کہا مگر تو عرب کی تلوار سے ڈر گیا اور مین خوب جانتا ہون کہ رہبان و قسیس ایسے نہین
ہوتے اور کچھ جان نہین رکھتے اسلیے کہ اُنکی خورش سوائے عدس اور تیل زیت اور لیمون وغیرہ اشیاء ردیہ کے کوئی
چیز مقویات سے نہین ہوتی ہے اور وہ گوشت سے واقف نہین ہین اس سبب سے اُنکے دل بودے ہوتے ہین اگر تیری
قدر و منزلت قدیم الایام سے نہوتی اور تو قدما ملوک کی رویت و صحبت سے فائز نہوا ہوتا تو مین تیرے ساتھ
بدرشتی پیش آتا اور اگر تو پھر اپنے اس کلام کا اعادہ کریگا تو مین تجکو بی شبہہ قتل کر ڈالونگا پھر سے طور کے قتل سے
یہ سُنکے وہ راہب خاموش ہو رہا اور بطلوس وہانسے اُسیوقت چلا گیا اور اپنے قصر رفیع مین جاکر بیٹھا اور بطریقون کو
بلوا کر اُنکو خلعت و نشان دیا اور تبرکاً اُنکو ایک ایک صلیب بھی عطا کیا پھر اپنی فوجونکا جائزہ کیا اور ملاحظہ
فہرست طبلق کا کیا تو ہشتاد ہزار کی جمعیت تھی سوائے کثرت پیادون اور بھیڑ بازاری کے پس اس سامان سے وہ بہت
محظوظ و خوشوقت ہوا و بعد ازان اُن بطریقون مین سے ایک بطریق کو جسکا نام قابیل تھا طلب کیا اور وہ منجملہ
اُن ہمجلیسون کے تھا جو پایہ تخت کے بیٹھنے والے تھے اور بغیر اُسکے نفاذ کسی امر کا نکرتا تھا چنانچہ اُسکو خلعت دیا
اور بیس ہزار سوار اُسکے حوالہ کر کے حکم دیا کہ جاکر عرب سے مقابلہ کرے و بعد ازان اُسنے اپنے خواص و اعیان
سلطنت سے استشارہ کیا کہ خود بنفسہ اندرون شہر اقامت گزین رہے یا بیرون شہر برآمد ہو یہ سُنکے بطریقون مین سے
جو ذی ہوش و دانشمند تھے وہ کہنے لگے اے بادشاہ ہرگاہ آپ اندرون شہر قیام رکھینگے تو لوگ ہماری رائے
ضعیف اور ہمارے امر کو خفیف سمجھین گے اور جبکہ آپ بھی شہر کے باہر ایک جانب متمکن رہینگے تو عرب ہماری طرف
نہین پہونچ سکتے ہین اور شہر کو ہم اپنی پشت پر رکھین گے اور بیرون باب سے ہم مقاتلہ کرینگے اور جو لوگ شہر پناہ
کے فصیلون اور برجون پر ہون گے وہ ہمارے مساعد و پشت پناہ رہین گے پھر جسوقت امر ہمارا دشوار
ہو جاویگا تو ہرچہ بادا باد اور جب تک ایسا امر عظیم نہوگا تو ہم اندرون شہر داخل نہون گے چنانچہ بادشاہ نے
اُنکی رائے کو پسند و پذیرا کیا بعد ازان فراشون کو حکم ہوا کہ خیمے و سراپردے اور شامیانے و قناتین بیرون
شہر لیجا کر بپا کرین تب اُن لوگون نے شادروان خاص خیمہ شاہی و قبہ عظیم بارگاہی جسکی وسعت و رفعت
ہفتاد ذراع کی تھی باہر لیجا کر جو بہاے نقرئی طلاکار پر ایستادہ کر دیے اور وہ سائر خیام حریر و دیباے رنگ

برنگ کے تھے کوئی سفید کوئی سیاہ کوئی سرخ کوئی سبز کوئی زرد کوئی نیل گون تھے اور اُنکے اکثر ایستادے
سیم زر سے مرصع بدر و جواہر تھے اور اُن خیمون کے داخل مین تصویرین انسانکی لگی تھین اور خارج مین بیکہ و عوسق
و طیور اور شبیہ کواکب بنی تھی اور اُسمین فرش دیباے بوقلمون و لباط حریر گوناگون بچھے تھے اور اُسپر بہاندار
و قالین پڑے تھے اور مسندین لگین اور گاؤتکیے لگے تھے اور اُسکی طنابین ریشمی رنگین جو مہنال عاج آبنوس پر چاندی
کے طرازین کھینچی تھین اور اُن طنابونمین زنجیرین زرین سیمین لٹکتی ہوئی اُنمین قندیلین لاجوردی آویزان تھین اور
بالاے فرش تخت سلطانی چوب ساج و صندل کا مذہب و مفضض اوپر قوائم یعنے پایہاے ضبت بذہب و فضہ کے آراستہ
رکھا تھا اور طول و عرض اُسکا سات سات ذرع تھا اور ارتفاع بھی مثل اُسکے تھی اور زینہ اُسکا چوبی سونے چاندی کا جڑا ہوا
اور اُسکے عرشے پر فرش حریر بچھا ہوا اور اُسپر مسند بچھی ہوئی اور تکیہ لگا ہوا اور پہلو کے تکیے دھرے ہوئے تھے اور
اُسکے گرد ہشتاد کرسیان آبنوسی جڑاؤ برابر سجی ہوئی تھین اُنپر ارباب دولت و اصحاب صولت بیٹھے تھے اور گرد وہان
شادروان کے جسمین تخت تھا بہت سے پردے و سراپردے باآرایش و زیبایش تمام جسکا وصف نہین ہو سکتا بپا تھے
راوی کہتا ہی مجھے روایت پہونچی ہر ایک جماعت صحابہ سے جو حاضر فتح اور دیکھنے والے اُن خیام کے تھے
اُنھون نے بیان کیا کہ جب لیطلوس بھاگا اور داخل شہر ہوا تھا تو ہمنے دیکھا وہ تمام خیام و سراوقات مقابل باب
البحری جو بنام باب لفندوس معروف تھا ایستادہ نصب تھے اور اُسنے ایک بطریق کو بطریقون سے جسکا نام سمعان تھا
حکم کیا تھا کہ وہ اپنا خیمہ جو اُسکو ملا تھا نزدیک باب لوما کے نصب کرے اور وہ سامنے کا دروازہ تھا اور ایک بطریق
کو جسکا نام اصطافین تھا حکم دیا تھا کہ وہ مع اپنے لشکر کے بجانب شرقی قریب پل کے اُترے اور وہ پل نہر سایا طا
پر سنگی ستونکے اوپر قایم تھا سو وہ وہین گرد قلعہ کے دس ہزار سوار سے اُترا تھا چنانچہ ہبار بن ابی سفیان و سلمہ
بن ہاشم المخزومی نے بیان کیا کہ ہم مدائن کے شہرون مین سے کسی ایسے شہر مین وارد نہین ہوے اور ہمنے نہین
دیکھا جو بھنسا سے ساز و سامان مین فزون تر ہو اور وہان والونسے کہین اور جگہ آدمی بھی زیادہ تر قوی
دل و تہمتن تھے اور انھون نے صلیب بکثرت قائم کیے تھے اور بہت سے سراوقات و خیام برپا کیے تھے اور
منجنیق یعنے فلاخن شہر پناہ کی دیوارون پر اور بہت سے قبے جلد فیل کے فولادی تیر چڑے ہوے فصیلون پر نصب کیے
اور گروہ سنگ اندازون اور فلاخن اندازون کا اور غول نیزہ دارون اور تیر اندازون کا باہتمام تمام ترتیب دیا تھا
راوی نے کہا کہ یہ ماجرا تو ان قومونکا تھا اور یہان امیر غانم بن عیاض جب قریب بھنسا پہونچے تو اپنے اصحاب
سے مشورہ کیا اور وہ اصحاب مثل ان اکابر کے تھے جیسے ابوذر غفاری و ابو ہریرہ دوسی و معاذ بن جبل و سلمہ
بن ہاشم المخزومی و مالک اشتر النخعی و ذوالکلاع الحمیری وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور سب اُنکے اصحاب دس ہزار تھے
چنانچہ امیر غانم نے ان سبکو حکم دیا کہ شرقی جانب کو اُترو اور اگر وہ قتال کرین تو تم بھی مقاتلہ کرو اور اس قلعہ پر

۱۲۱

نازل ہوکر ایسی جنگ کرو کہ قاعدہ لیلو اور یہ کہکر خود امیر عظم جہتہ بحری کی دوسری جانب گئے اور اُنکے ہمراہ اصحاب
رایات و امرا و سادات تھے اور اُنکے آگے آگے طلیعہ تھا یعنے جماعت مقدم کہ جسمین بڑے بڑے امرا تھے مثل
فضل بن عباس اور اُنکے برادر عبد اللہ بن عباس اور شقران صہیب اور مسلم و جعفر پسران عقیل بن ابی طالب اور
اور عبد اللہ بن جعفر و زیاد بن ابی سفیان اور اُنکے عقب پر دیگر امراء ذیشان و صاحبان نشان پشت پناہ تھے
مثل نعیم بن ہاشم بن العاص و ہبار بن ابی سفیان و عبد اللہ بن عمرو الدوسی و سعید بن زبیر الدوسی و حسان
بن النضر الطائی و جریر بن نعیم الحمیری و سالم بن فرقد الیربوعی و سیف بن اسلم الطائی و معمر بن خویلد السکبی
و سنان بن غنم بن اوس الانصاری و مخلد بن عون الکندی و ابن زید الخیل اور مانند اُنکے دیگر اکابر رضی اللہ عنہم اجمعین اور
اُنکے پیچھے دیگر جماعتین یکے بعد دیگرے بجانب غربی چلے جاتے تھے ناگاہ وہ دشمن خدا قابیل جسکا ذکر مقدم ہوچکا ہے
مع اپنی جماعت بطریقون کے سامنے آیا چنانچہ جسوقت جماعت فریقین نزدیک دامن کوہ کے مقابل ہوئین تو قابیل نے
اپنے لشکر کو آگے جانے سے روک لیا اور کہا یہین ٹھہر اور خود بطرف ایک نشان عالیشان کے بڑھکر ایک شخص
متنصر یعنے عرب نصرانی کو جو اُس نشان کے پہلو مین کھڑا تھا حکم کیا کہ مسلمانونکی طرف باواز بلند پکار کر کہدے تاوہ
اپنے زمرہ سے کسی مرد زیرک کو جو وہ خود بھی اپنے مغز سخن سے ماہر ہو پاس بطریق کے بھیجدین چنانچہ جب اُسنے یہ
ندا دی تو فوراً جریر الحمیری پاس خالد کے آکر کہنے لگے اے امیر مجکو اذن دیجیے تا مین اس سے کلام کرون اُنھون نے کہا
اچھا اگر وہ طالب صلح و خواہان رفع قتال ہون تو ہم اُنسے مصالحہ کرینگے اُس زمانے تک کہ امیر خالد بن الولید تشریف
لادین اور وہ اپنا حکم جاری کرین والا اگر ان لوگونکا ارادہ قتال ہو تو ہم اُنسے مقاتلہ کرینگے اور حقتعالی سے
اُسپر استعانت و استمداد کرینگے کہ وہ ہمارے لیے کافی اور بہترین مددگار ہے واقدی رح نے کہا کہ اُسوقت
جریر یہ حکم سنکر روانہ ہوے تا آنکہ بطریق قابیل کے سامنے جا کھڑے ہوے اور اُس سے کہا تیری کیا حاجت ہے
بیان کر اُسنے کہا کیا امیر قوم تو ہی ہے جریر نے کہا نہین بلکہ مین امیر کیجانب سے مجاز سوال جواب کا ہون تب قابیل
کہنے لگا کہ بلاد شام اور وہانکے نعمائے عظام کو چھوڑ کر تم لوگ ان بلاد مین کیون آئے ہو اور حال یہ ہے کہ تم لوگ بلاد
حجاز مین مارے بھوک کے لاغر اندام و گرسنہ پشت تھے اور افلاس سے برہنہ تن رہتے تھے و بعد ازان تمنے فواکہ شام
کے اور میوے حجاز کے چکھے اور خیرات یمن کی کھائی تو کیا یہ تمکو کافی نہوا یہان تک کہ تم ملک مصر مین آئے اور اہل
قبط کو مقہور کیا پھر تم بلاد فارس و روم پر آئے تو وہانکے ملوک پر مسلط ہوے مگر یہ بھی تمکو کافی نہوا یہانتک
کہ اب تم ہمارے بلاد مین ہمپر ہجوم کرکے آئے اور ہمارے ابطال یعنے جوانمردونکو قتل کیا اور ہمارے اموال لوٹ لیے
اور ہم لوگ تمھاری طرف سے غافل تھے اور اپنے امور مین ہم اہمال کرتے رہے حتی غلظت شوکتکم یعنے آخر کار تمھارا
سخت ہو گیا یعنے تم زور پکڑ گئے اور شوکت و سطوت تمھاری بڑھ گئی کہ تمنے ہمارے شہر پر عزم کیا اور تم ہمارے

مکالمہ قابیل

اُس بلد کے طالب ہوئے ہو جو ہمارا دار الملک ہے یعنی السلطنت و محل ولایت و حکومت ہے و حال آنکہ یہ وہ بلد
ہے کہ پیشتر اس کے [illegible] بادشاہ قیاطرہ و سلاطین روم و ملوک عجم و گروہ جبابرہ موصل تھے اس بلد پر ہر چند قصد کیا
مگر [illegible] پھر گئے اور اب تمنے ہمپر ہجوم کیا ہے اور ہمارے بہت سے لوگونکو قتل کر چکے ہو لیس اب تم ہم سے بیان کرو
کہ تمہاری غرض تمہاری کیا ہے تم سمجھے گئے ہو کہ تم مال چاہتے ہو لیکن ہمارا یہ پھر ہو تو مین اپنے بادشاہ کیطرف سے اسکا
مجاز ہون کہ تمکو دو دن [illegible] ہمارے پاس سے چلے جاؤ اور جتنے شہر ہمارے تمنے لیے ہین وہ مسترد کردو اور حال یہ ہے
کہ بادشاہ نے یہ امر قرار دادہ ہے [illegible] سو تم مجھے بتاؤ کہ تمہاری کیا مراد ہے اور تم کیا مانگتے ہو یہ سنکے جریر نے جواب دیا
کہ اب تو اپنے کلام سے فارغ ہوا یا نہین اُسنے کہا ہان مین کہہ چکا تب جریر نے کہا کہ اب تو اپنا جواب لے اما قول تیرا کہ ہم لوگ
خستہ حال و تنگ حال تھے سو یہ بات یون ہی ہے جیسے تو نے کہی و لیکن حق تعالی نے ہمپر بسبب سلام کے فضل و انعام کیا کہ ہمارے
لیے اول نعمت [illegible] حق سبحانہ تعالے [illegible] اور مال مشرکون کا [illegible] ہمارے لیے
مباح کیا ہے یعنی تاوقتیکہ کفار حربی ہین مال انکا حلال ہے [illegible] ذمی ہو جاتے ہین تو تا نقض عہد مال انکا حلال نہین
ہوتا پھر کہا یہ کہ اور حق تعالے نے ہمکو تمسے جہاد کرنے کا حکم کیا ہے یہانتک کہ تم یا تو اسلام لاؤ یا مردم ذلیل کیطرح
اپنے ہاتھون سے جزیہ پیش کرو اور نہین تو مقابلہ کرو یہانتک کہ حکم خداوند احکم الحاکمین کا جاری ہو لینے جسکو چاہے نصرت
یا شکست دے اور وہ جو تو نے مال کا ذکر کیا تو ہمکو مال دنیا سے کچھ غرض نہین اور نہ متاع فانی پر ہماری خواہش ہے بلکہ خود
بلاد تمہارے عنقریب ہمارے ہو جاوینگے یعنی بنابر خبر پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مال تمہارے ہمارے لیے غنیمت مین
ہاتھ آوینگے کہ ہم انکو درمیان اپنے تقسیم کر لینگے و اقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ پھر جسوقت بطریق قابیل نے یہ کلام سنا تو
سخت غضبناک ہو کر بولا کہ اب بدون اذن بادشاہ کے مین بھی تمہے کفایت کرتا ہون یہ کہا اور اپنے ہمراہیونکو حکم دیا
کہ جریر پر حملہ کرین چنانچہ جریر کہتے ہین کہ ہنوز مین نے اپنے گھوڑے کی باگ نہ پھیری تھی کہ ایک گروہ سوار ونکا مجھپر آپڑا
اُسوقت دفعۃً ایک غول مسلمانونکا برجستہ پہنچ گیا اور قتال شدید ہوا کی اُسدم عجب عالم تھا کہ چالیس مردمان نعرہ
جوانمردان و شدت ناوک افگنی و کثرت خدنگ اندوزی و ضربت تیغ دستان و صولت مبارزان اور دونون جماعت کا
باہم بھڑ جانا اور دونون فریق کا بایکدیگر لڑ جانا اور گرمی معرکہ ستیز و ہنگامہ پر ہول رستخیز لیعنے یہ سب اُس جوش
و خروش پر واقع تھا کہ بیان مین نہین آتا للہ در المغیرۃ بن شعبۃ و [illegible] بن ساعدۃ و عبادۃ بن تمیم والفضل
بن العباس رضی اللہ عنہم یعنی حقتعالے انکی نیکیان و حسنات زیادہ کرے کہ ان لوگون نے بڑی جنگ آوری کی
در معرکہ میدان امتحان ہوئے اور دن ابتدائے ارتفاع آفتاب تا غروب یون ہی برابر سرگرم قتال شدید رہے
ناگاہ عبد اللہ بن جعفر نے قابیل پر حملہ کرکے ایک ضربت تلوار جو ماری تو وار خالی گیا مگر وہ اپنی جماعت کیطرف
بھاگ گیا اور وہ جماعت تین سو سوار کی تھی پھر درمیان فریقین شدت قتال علی الاتصال برپا رہی یہانتک

کہ آفتاب غروب ہوا اور دونون جماعت فریقین از یکدیگر جدا ہوگئین چنانچہ مسلمانونمین سے قریب پچاس مرد کے شہید ہوئے
اور رومیون مین سے قریب دو ہزار نفر کے مقتول ہوئے اور بقیہ لشکر روم پاس قابیل کے جمع ہوکر اسکے سب بھاگ گئے تا آنکہ بطلوس کے
پاس پہونچے پھر جب بطلوس نے ان مفرورون مقہورون کو دیکھا تو انکو بہت سی سرزنش وملامت کی اور کہا کیا وجہ ہے
کہ تم لوگ عرب سے اسطرح بھاگتے ہو اور انکے سامنے ٹھہر نہین سکتے ہو اور تم اسقدر بودے ہوگئے اور گھبرا گئے
کہ وہ تم پر غالب آئے تب قابیل نے جواب دیا کہ اے بادشاہ خبر اور معاینہ مین اور سُننے اور دیکھنے مین بڑا فرق ہے
شنیدہ کے بود مانند دیدہ حال یہ ہو کہ یہ لوگ انسان نہین ہین بلکہ جن ہین اور جنگ مین جنونکے برابر ہین اگر اجل
حصین واستوار نہوتی یعنے اگر مدت حیات ہماری باقی نہوتی تو ہم پھر کر آپکے پاس آتے یہ سنکے بادشاہ غیظ وغضب مین
آکر بولا خاموش ہو تحقیق کہ رعب عرب کا تیرے دل پر غالب ہوگیا اور عنقریب تو دیکھ لیگا کہ انجام کار انکا کیا
ہوتا ہی غرضکہ بطلوس نے سخت قلق واندوہ مین شب بسر کی جب صبح ہوئی تو اُسنے اپنی قوم کو حکم تیار ہونیکا اور فوج کو
اذن سوار ہونیکا دیا اور کہا ابھی توقف کرو اور دیکھو کہ انکا امر کیونکر ہوتا ہی یعنے انتظار کرو کہ اب وہ کیا کرتے ہین +

ذکر فتوح قلعہ بھنسا اور اُسپر نزول صحابہ رضی اللہ عنہ کا اور قتل کرنا بطریون کو

واقدی رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو جماعت مسلمانونکی نماز صبح پڑھکر اپنے گھوڑون کیطرف متوجہ
ہوئی اور زین باندھکر سوار ہوے مگر دشمنونکا اُسوقت کچھ پتہ ونشان نملا تو یقین ہوا کہ وہ لوگ بھاگ گئے اور اپنے
شہر کے اندر جا پہونچے تب اہل اسلام آگے بڑھے یہان تک کہ بھنسا سے قریب ہوے اور خیمے وشامیانے اور رایات نظر آنے لگے
راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی قیس بن منہال نے بواسطہ عامر بن بلال کے ابن زید الخیل سے انھون نے
کہا جب ہم شہر بھنسا کے سامنے پہونچے اور خیام نظر آئے اُسوقت غانم بن عیاض باین کلمات گویا ہوے اَللّٰھُمَّ اَعْدَلَھُمْ
وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْھُمْ اَحَدًا وَاَخْذُھُمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنے اے پروردگار
ان کافرون کو خوار کر اور ہمکو اُنپر فتح ونصرت دے اور انکی جمعیت کو گھیر لے اور انکو پراگندہ کرکے ہلاک کر
اور انمین سے کسیکو باقی نرکھ اور انکو اپنے غضب مین گرفتار کر وَاَمَّنَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی دُعَاءِہٖ اور اہل اسلام انکی
دعا پر آمین کہتے تھے پھر جب ہم شہر بھنسا پر جا پہونچے اور ہم لوگ باواز بلند تکبیر وتہلیل کرتے تھے اُسوقت
وہ لوگ اپنے خیمون سے باہر نکلے اور انکے ہاتھونمین تلوارین اور کمانین تھین اور تیر ونیزے تھے اور ہمنے دیکھا کہ ہم
کثیر جو انکے فصیلون پر چڑھے ہین اُسدم ایک جماعت عرب نے انپر حملہ کرنیکا ارادہ کیا مگر امیر غنم اور سائر امرانے
انکو اس ارادے سے منع کیا اور کہا لَا حَمْلَۃَ اِلَّا بَعْدَ الْاِنْذَارِ یعنے حملہ کرنا نچاہیے مگر بعد انذار وحجت استوار کے چنانچہ
وہ ہماری طرف نہ بڑھے اور نہ قتال پر دست درازی کی اور ہم لوگ اُنکی نگاہون مین قلیل نظر آئے اور واقدی نے
کہا کہ پھر مسلمانون نے بجانب کوہستان شہر عبور کیا اور نزدیک ایک تل کو چک قریب دامن نشیب کے نازل ہوے پہلا حول

معرکۂ دوم جسر ساباط ۱۲

ان مسلمانوں کا تھا اور ابوذر غفاری و ابو ہریرہ الدوسی و معاذ بن جبل و سلمہ بن ہاشم و مالک اشتر و ذوالکلاع حمیری
یہ لوگ جاتے جاتے قریب قوم کے مع جماعت پہونچ گئے اور وہ شب اسی جگہ بسر کی جب صبح ہوئی تو لشکر عدو انکے مقابلہ پر آمادہ ہوا
اُسوقت مالک اشتر نے کہا اے قوم دیکھو کہ دشمنان خدا اپنے لڑنے نکلے ہیں سو تم ان لوگوں کو تو مشغول بقتال رکھو اور ایک جماعت کو
بھیجکر جسر پر بھیجو ساباط کے پل پر قبضہ کر لو اور حق تعالے سے استعانت و استمداد کرو چنانچہ وہ شخص ہزیان مع سو سوار کے
روانہ ہو کر پل پر جا پہونچا اور اُسکو اپنے دخل میں کر لیا اور حال یہ تھا کہ اُس گھڑی اُپر بالائے برج و حصار سے پتھروں کی
بوچھار اور تیروں کی مار ہو رہی تھی مگر یہ لوگ اُس پل پر مستقل و مستقر ہو گئے اور اُس جگہ جہاں جہاں جائے محفوظ تھی وہاں
حارسوں اور دیدبانوں نے تیغ بکف اڑ کے کھڑے اور اُدھر مسلمانوں اور مشرکوں میں قتال شدید ہو رہا تھا اور اسیطرح
سات روز گذر گئے اور جب وہ لوگ کسی جائے امن کیطرف جاتے تھے تو وہاں مسلمانوں کو گھیرا ہوا پاتے تھے اور ایسا ہوا
کہ ہر شب ایک ایک جماعت رومیوں کی بھاگ جاتی تھی اور خورد و ماندگی و نامردی انکے چہرہ دن پر چھائی تھی چنانچہ وہ مفرور
جس رات کو اندھیرے میں بارادہ بلد صیدہ کے چلے جاتے تھے آگاہ نزدیک بلد اندقار کے رافع بن عمیرہ الطائی سے
ملاقات ہو گئی اور انکے ہمراہ ایک جماعت تھی اصحاب قیس بن الحارث سے اور یہ لوگ حوالی بحیرۂ منفی میں انکے سواحل
پر تاخت و تاراج کرتے تھے اس عرصے میں کہ وہ مفرور چلے جاتے تھے اور وہ چھ سو سوار تھے یکایک صدائے سم اسپان
سنکر جماعت رافع نے جانا کہ گروہ مسلمانوں کا ہے یہ سمجھکر اُنسے کلام کیا تو اُنھوں نے کچھ جواب نہ دیا تب مسلمانوں نے اُنپر
حملہ کیا اور وہ لوگ سامنے سے بھاگے چنانچہ اُنمیں سے قریب دو سو آدمی کے مارے گئے اور باقی نکل گئے اور اُن
مسلمانوں میں سے تین شخص کام آئے اور وہ رومی جو بھاگ نکلے تھے وہ ایک غار پُر آب کیطرف جو گئے تو اُنمیں سے
سو آدمی ڈوب گئے اور دو سو آدمی اسیر ہوئے اور باقی فرار ہو گئے اور اُن اسیروں سے جو سبب اُنکے نکل آنے کا پوچھا
تو اُنھوں نے بیان کیا کہ ہم بطلب آب و علف کے نکلے تھے آخر اُنکی مشکیں باندھیں اور جسقدر مسلمانوں نے اُنکو اسیطرح
باندھے ہوئے غانم رضا ابن عیاض کے پاس پہونچایا اسوقت سارے مسلمانوں نے اعلان تہلیل و تکبیر کا کیا اور بشیر و نذیر پر
درود و سلام بھیجا اور قیدیوں کے پاس آئے اور دیکھکر بہت خوش ہوئے پھر وہ سب قیدی روبرو امیر غنم و دیگر امرا کے
پیش کیے گئے اُنھوں نے انکے سامنے اسلام پیش کیا انھوں نے انکار کیا تب انکی گردنیں ماری گئیں اور لشکریان روم
یہ حال اپنے لشکر کا بالائے حصار سے دیکھ رہے تھے بعد ازاں اُنھیں صلیب باندھے ہوئے اور معرکہ شدید و ہنگامہ ضرب
گرم ہوا اور طلوع آفتاب سے تا وقت عصر بڑے زور شور سے زد و ضرب ہوئی اور رومیوں میں قتل فاش تھی پھر رومیوں نے
جب یہ حال دیکھا تو پشت پھیر کر پسپا ہوئے اور قلعہ پر چڑھ گئے اور پھاٹک بند کر لیا اور بالائے حصار مستعد ہوئے اور ساز و سامان
جنگ کا مہیا کیا اور یہی تو کہا یہ ماجرا تو رومیوں کا تھا اور اما صحابہ رضی اللہ عنہم جاکر دامن کوہ کے ایسے وادی وسیع
و دشت فراخ میں آترے جو بحیرہ و جہتہ مغربیہ میں واقع تھا پھر جب رات آگئی تو جا بجا آگ روشن کی اور ہر ایک

معرکۂ سوم با مفروران ۱۲

معرکۂ چہارم حصار

قوم و قبیلہ نے اپنے بنی اعمام کو جمع کرکے قرآن پڑھنا اور محمد اشرف اولاد عدنان پر درود بھیجنا شروع کیا اور
کوئی اُنمین ایسا نتھا مگر یہ کیا وہ رکوع و سجود مین بارگاہ خداوند عزوجل مصروف دعا تھا بامید آنکہ حق تعالے انکو
دشمنون پر فتحیاب کرے اور حال روم یہ تھا کہ اُن لوگون نے اندرون شہر و بالائے حصار تمام رات خرابخواری اور
اعلان کلمات کفر مین بسر کی یہانتک کہ سرزمین بھنسا نے پیش پروردگار فریاد و فغان کی اُسوقت زبان قدرت سے
اُسکو ندا آئی کہ اے بھنسا سکوت کر اور سکون رکھ قسم ہے مجکو اپنی عزت و جلالت کی کہ ضرور ضرور مین ان قومونکو
ہلاک کرنے والا ہون اور تجکو آباد کرونگا اون قومون سے جو میری توحید کرینگے اور وہ میرے برگزیدگان خلق سے
ہونگے اور بالضرور ان سبھ یعنے عبادتگاہ ترسا کو واسطے جماعت نماز کے مساجد مقرر کرونگا پھر جب اُس زمین نے یہ مژدۂ
خطاب پیشگاہ رب الارباب سے سُنا تو بفرح و طرب تمام مستبشر ہوئی اور منتظر وعدۂ کردگار اور اپنے دفع کرب کے لئے
امیدوار رہی آخر تھوڑا عرصہ بھی نگذرا تھا کہ حقتعالے نے اہل کفر طغیان اور پرستندگان اصنام و اوصیان کو دفع کردیا
اور اُس سرزمین کو بہترین امت برگزیدہ مہاجرین و انصار اور صحاب محمد مختار سے آباد ان کیا کہ وہ لوگ باوقات شبہا
داوائل و اواخر روز باں نمازین پڑھا کرتے تھے اور وہانکے دشت نواحی کو مقابر شہداء اکابر کا کیا اور اُس سرزمین کو
بظلمت کے منور کردیا اور اُسکی زیارت سے خطا و گناہونکو دور کیا **واقدی** رحمہ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو اہل اسلام
نماز صبح پڑھکر اس انتظار مین بیٹھے کہ امور مخالفین سے کیا ظہور مین آتا ہے ناگاہ ایک قس یعنے پادری عالم نصاری
استر پر سوار سامنے آیا اور وہ پیراہن اُونی پہنے تھا اور اُسکے سر پر کلاہ کلان اور اُسکی کمر مین زنارلہ بندھا تھا تا آنکہ
وہ قریب لشکر اسلام آکر بزبان عربی گویا ہوا یا مسلمین اُرید امیر العرب کہ اے مسلمانو مین سردار عرب کی ملاقات چاہتا
ہون **راوی** نے کہا مجھ سے نقل روایت کی قیس بن شماس نے بواسطہ کعب بن ہمام کے شداد بن اوس سے کہ وہ صحاب
راویان مین سے تھے اُنھون نے کہا جسوقت ہم لوگ بیٹھے ہوے امیر غانم سے باتین کررہے تھے کہ یکبیک عبداللہ بن
عاصم روبرو آیا اور حال قس کا بیان کیا تو امیر غانم نے اُسکے حاضر ہونے کی پروانگی دی چنانچہ جب وہ داخل ہوا
تو اُسنے امیر کو دیکھا جالساً علی فراش اَدَم حشوہ من لیف کہ وہ فرش زمین پر جسپر پوست شاخ خرما بچھا تھا بیٹھے
تھے و نیز ادم جمع ادیم یعنے کہال کا فرش تھا جسکے اندر چھال بھری تھی یا اُسپر چھال بچھی تھی اور فرشہاے مکلف
جو مشرکونکی غنیمت مین ملے تھے وہ ایک جانب لپٹے ہوے رکھے تھے اور گرد امیر کے دیگر امراء و سائر اکابر صحابہ بیٹھے
ہوئے تھے کہ وہ بھی گویا ایک انھین مین سے مثل انکے تھے اور تلوارین انکے زانوون پر دھری تھین و درایتہ شان فرو و قار کی
عیان تھی پھر جب وہ قس روبرو آیا تو ڈر گیا اور رعب مین آکر دہنے بائین دیکھنے لگا اور بولا اے قوم تم مین امیر کون ہے
تا مین اُس سے کلام کرون کیونکہ مین دیکھتا ہون تو تم سب کا برو امرا یکسان ہو اور تم سب پر شان ہیبت و سطوت
برابر ہے تب لوگون نے اشارہ بطرف امیر غانم کے کیا تب وہ اُنکی جانب متوجہ ہوکر کہنے لگا اے جوان تو ہی امیر قوم اپنی ہے

لہ زنار آنکہ ترسایان
در کمر بندند ۱۲

کہا ہان لوگ بولتے ہی گمان رکھتے ہین جبتک کہ ہین خدائے عزوجل کی طاعت و فرمابرداری پر قائم ہو تب اُس راہب نے
کہا کہ بادشاہ بطلوس نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی اور اُسنے تم مین سے ایک مرد زیرک و دانشمند کو طلب کیا ہی تاکہ اُس سے
تمھارے امر کا سوال کرے اس صورت مین کیا عجب ہی کہ درمیان آپکے اور تمھارے انسداد خونریزی کا ہو یہ سنکر امیر نے
اصحاب کیطرف التفات کی اور کہا کہ یہ راہب جو پیام تمھارے پاس لایا ہی اور جو کچھ بیان کرتا ہی اس امر مین تم لوگ کیا کہتے ہو
اور تم مین سے اسکے ساتھ کون جائیگا کہ بادشاہ سے ہمکلام ہو اور پھر کہ جسے ظاہر کرے یہ سنتے ہی مغیرۃ بن شعبہ
پرجستہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور بولے مین اُسکے پاس جاتا ہون اور چاہتا ہون کہ منجملہ امرا کے دس مرد دیدار و رعبدار
میرے ہمراہ چلین امیر نے کہا تم خود جس جس کو چاہو انتخاب کرلو حقتعالیٰ تجکو توفیق دے اور تیری تسدید و تقویت کرے اپنے
تئین اول قوی رکھے اور تجکو مع تیرے ہمراہیون کے ہمارے پاس سالماً و غانماً پہونچا دے تب مغیرہ پس پشت دیکھکر کہنے لگے
کہ سعید رضی اللہ عنہ بن عبد القادر اور ابو ایوب الانصاری کہان ہین اور خالد بن زید الانصاری و زید بن ثابت الانصاری
کہان ہین اور ابن مسعود البدری و جبیر بن مطعم و ابو زید العقیلی و معاویہ بن الحکم الثقفی و عمار بن حصین و زید بن ارقم
یہ سب کہان ہین چنانچہ ان سب نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہین مغیرہ نے کہا اپنے ساز و سلاح اُٹھالو اور میرے ساتھ چلو
اور عون و برکت خدا پر نظر رکھو یہ سنتے ہی ان سب امرا اکابر نے بمبادرت تمام اپنے خیمون مین جاکر اپنی زرہین پہنین
اور سپرین لگائین اور تلوارین لٹکائے ہوے گھوڑون پر سوار اپنے نیزے رانون تلے دابے ہوے موجود ہوے
واقدی رحمہ اللہ علیہ نے کہا کہ اور اُسیوقت مغیرہ نے بھی اپنے خیمے مین جاکر اپنی زرہ پہنی اور اُسپر کمر پٹکہ چرمی
کسکر باندھا اور اُس پٹکے مین دو خنجر داہنے بائین گھرسے تھے اور اپنی شمشیر پر جوہر گلے مین لٹکائی اور مشکی گھوڑے پر سوار
اور برچھا زیر ران دابے ہوے تیار ہوے اور ہر ایک نے ایک ایک اپنی خادم و غلام کو خچرون پر سوار کرکے انکو مطلع اپنا
کیا اور اُسوقت امیر غانم بجانب مغیرہ متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ اِعْرِفْ يَا اَبَا شُعْبَةَ مَا تَكَلَّمَ بِهٖ هٰذَا الْمَلْعُوْنَ یعنے ای ابو شعبہ خوب
سمجھہ بوجھہ لو کہ وہ لعین کیا کہتا ہی اور مین تجکو مفلح و موضع الحجۃ جانتا ہون پس تو پہلے اُسکو اسلام کیطرف
دعوت کر اور اُن امرون پر طلب کر جو فرض ہین مثل نماز و زکوۃ و روزہ و حج و جہاد کے اور جو چیزین حلال ہین
اُنکو مباح اور جو حرام ہین اُنھین حرام جانین پھر اگر وہ لوگ ان امور سے انکار کرین تو ہر سال جزیہ ادا کرین اور
اگر اس سے بھی انحراف ہو تو ہماری تیغ سے جنگ کرین اور مین فضل خداوند ذی الاکرام سے بجاہ محمد خیر الانام کے
امیدوار فتح و نصرت کا ہون تب مغیرہ نے کہا مجکو اعانت و عنایت خدای وہاب سے امید ہی کہ بجواب با صواب پھرونگا
غرضکہ وہ سب امرا روانہ ہوے اور وہ راہب ستر سلودہ آگے آگے چلا اور وہ خدام و غلام پیچھے پیچھے خچرون پر سوار تھے
اور ہر ایک خادم و غلام زرہ حربی پہنے تھے اور یہ سب تہلیل و تکبیر بالاعلان کہتے ہوے اور صلوۃ و سلام اوپر بشیر و نذیر
کے باواز بلند پڑھتے جاتے تھے زیاد بن ثابت کہتے ہین کہ جسوقت یہ لوگ سامنے امیر غانم کے آکر رخصت ہوے اُسوقت مین بھی

ذکر روانگی مغیرہ بن شعبہ برائے ملاقات ملک بطلوس

امیر کیطرف دیکھا تو انکی آنکھوں سے اشک جاری تھے یہانتک کہ قطرات سرشک انکی ریش سے ٹپکنے لگے اور وہ
تلاوت قرآن کرتے تھے یہ دیکھکر مین نے کہا اے امیر یہ بکا کسلیے ہے انھون نے کہا اے ابن ثابت یہ لوگ واللہ انصار دین
اللہ ہین اگر کوئی انھین سے آفت رسیدہ ہوا تو پیش خدا میرے لیے کیا عذر ہوگا غرضکہ مغیرہ اور انکے اصحاب روانہ ہوے
یہان تک کہ لشکر عدو کے محاذی پہونچے تو دیکھا کہ انکی کثرت سے وہ ساری زمین پر انبوہ ہے اور وہ سب گرداگرد
شہر بہنسا کے اترے ہین اسوقت مغیرہ اور انکے اصحاب باواز بلند کہنے لگے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وہ یہ کہہ رہے تھے ناگاہ بطریقون مین سے ایک بطریق آگے بڑھا اور اسکے ہم پہلو ایک عرب متنصر یعنے
عرب نصرانی بھی سوار تھا اور قریب سو سوار کے بھی ہمراہ تھے آخر یہ لوگ مغیرہ وغیرہ اصحاب سے بطریق استقبال آکر ملے
اور انکے آگے آگے ہوکر چلے جب قریب شادروان شاہی کے پہونچے اور بطلوس سامنے سے اپنے تخت پر بیٹھا ہوا
نظر آیا تو اسوقت حجاب ولیاول وندما ونواب ارباب دولت وصولت سامنے آکر کہنے لگے کہ اب تم لوگ سراپردۂ سلطانی
کے قریب آ پہونچے ہو چاہیے کہ اپنے گھوڑونسے اتر پڑو اور اپنے ہتھیارونکو رکھدو یہ سنکر مغیرہ نے جواب دیا کہ اچھا ہم
گھوڑونسے تو اتر پڑینگے مگر اپنے ہتھیار رکھینگے اسلیے کہ یہی ہتھیار تو ہمارے لیے عزت وزینت ہے اور ہم ایسی
چیز کو نہ اتار رکھینگے جس سے ہم اپنے اہل زمانہ پر غالب ہین یہ سنکے حجاب نے بادشاہ کو اس بات کی خبر دی اسنے کہا
انکو چھوڑدو کہ وہ اپنے ہتھیارونسے داخل ہون تب خادمون نے ندا دی کہ آؤ مع ہتھیارون چلے آؤ راوی
کہتا ہے کہ آخر مغیرہ وغیرہ اصحاب پیدل ہوے اور گھوڑے اپنے خادمونکو تھمادیے اور اپنی وقار وبختری کی چال سے
آگے بڑھے اور پیر تلوں مین انکی تلوارین گھسٹتی جاتی تھین اور کافرونکی صفین چیرتے چلے جاتے تھے اور انسے
کچھ بیم وباک نکرتے تھے یہانتک کہ برابر پایہ تخت کے پہونچے منتہا یہ کہ لب فرش دیباج مسند سے قریب ہوے اور بادشاہ
بدستور تخت نشین تھا پھر جسدم مسلمانون نے یہ سامان دیکھا تو عظمت خداوند ذوالجلال کو یاد کیا اور تکبیر وتہلیل
اس بانگ مہیب سے کرنے لگے کہ تختگاہ ہلنے لگا اور اس قوم کے رنگ متغیر اور ہیبت سے دنگ ہوگئے اسوقت
ان اصحاب سے خطاب کرکے حجاب پکارے الْاَرضُ لِلْمَلِک کہ روے زمین بادشاہ کا ہے یعنے مالک ملک کا ملک ہے
(اس کلمہ سے مراد انکی بجا آوری سجدۂ تعظیمی تھی) یہ سنکے اصحاب نے کچھ التفات نکی اور مغیرہ نے جواب دیا لَا یَنْبَغِی
السُّجُودُ اِلَّا لِلْمَلِکِ الْمَعْبُودِ وَلَعَمْرِی کَانَتْ ہٰذِہٖ تَحِیَّتُنَا قَبْلُ فَلَمَّا بَعَثَ اللہُ تعالے مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم نَہَانَا عَنْ ذٰلِکَ
فَلَا یَسْجُدُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ یعنے سجدہ کرنا سواے ملک معبود کے سزاوار نہین ہے اور قسم ہے اپنی زندگانی کی
یہ رسم سجدہ کرنیکی قبل از اسلام ہمارا شیوۂ تعظیم تھا پھر جبکہ حقتعالے نے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو
مبعوث کیا تو انھون نے ہمکو اس فعل سے منع کیا کہ بعض ہمارا بعض کو یعنے کوئی مخلوق کسی مخلوق کو سجدہ نکرے
یہ کلام مغیرہ کا سنکر وہ سب خاموش ہورہے اور بموجب حکم ملک کے ان لوگون کے لیے کرسیان سونے چاندی کی

لگائی گئیں مگر یہ لوگ اُسپر نہ بیٹھے اور جسوقت سے داخل بارگاہ ہوے تھے تو اپنے بعض خادم کو حکم کر دیا تھا کہ وہ انکے
قدموں کے تلے سے بساط راہ کو سمیٹتا جاتا تھا یہاں تک کہ جب لب فرش دیباج پہونچے ہیں تو اُسکو پانوں سے
ایک طرف اُلٹ دیا تب بطریقوں نے کہا کہ تمنے ہمسے سُوء ادب و بے ادبی کی کہ اول تو بادشاہ کو سجدہ نکیا
پھر ہمارے فرش کو لپیٹ ڈالا مغیرہ رضؓ نے جواب دیا کہ ادب کرنا خداے تعالے سے افضل و بہتر ہی تمہارے ساتھ
ادب کرنے سے اور زمین خدا تمہارے فرشوں سے پاکیزہ تر ہی اسلیے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
جُعِلَتِ الاَرْضُ مَسجِداً وَّ طَهُوراً یعنے ساری زمین ہمارے لیے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر کی گئی ہی اور
حقتعالے نے فرمایا ہی مِنهَا خَلَقنَاكُم وَفِيهَا نُعِيدُكُم وَمِنهَا نُخرِجُكُم تَارَةً اُخرٰى یعنے اسی زمین اور خاک سے ہمنے
تمکو پیدا کیا اور پھر اسمیں تمکو ملا وینگے اور اسی سے دوسرے بار پھر تمکو نکالینگے راوی نے کہا کہ درمیان
صحابہ رضؓ اور بطلوس بادشاہ کے کوئی ترجمان نتھا کیونکہ وہ اپنے اہل زمانہ سے زیادہ تر زبان عرب کا ماہر تھا
چنانچہ اُسنے صحابہ رضؓ کو حکم بیٹھنے کا کیا تب مغیرہ رضؓ نے کہا اگر تم بھی اپنے تخت سے اُتر کر ہمارے ساتھ زمین پر
آبیٹھو تو ہم بیٹھیں یا اذن دو تو ہم بھی اس تخت پر تمہارے برابر جا بیٹھیں اسلیے کہ حق تعالے نے ہمکو شرف اسلام
سے مشرف و مکرم کیا ہی آخر بطلوس نے اُن لوگونکو اپنے برابر تخت پر بیٹھنے کا اشارہ کیا مگر بعد ازاں کہ فرش
دیبا اُنکے نیچے سے اُٹھوا ڈالا تھا تب مغیرہ رضؓ و غیرہ صحابہ اُسکے ایک جانب کو جا بیٹھے اُسوقت بطلوس نے اُنسے
خطاب کیا کہ تم میں سے کون اپنے صاحب یعنے امیر کیطرف سے کلام کرنے والا ہی اصحاب نے اشارہ طرف
مغیرہ کے کیا اور یہ سب اصحاب دست بقبضہ بیٹھے ہوے تھے چنانچہ بطلوس نے بطرف مغیرہ مخاطب ہو کر پوچھا
تمہارا کیا نام ہی وہ بولے میرا نام عبد اللہ مغیرہ ہی تب اُسنے کہا ای مغیرہ مجھے پسند ہی کہ میں تمسے ابتدائے
کلام کروں مغیرہ نے کہا تم جو کچھ چاہو کلام کرو کہ ہر آئینہ میرے پاس تمہارے جملہ مقالات کے لیے ایک ہی
جواب ہی بعد ازاں بطلوس کہ وہ اپنے کلام میں بڑا فصیح تھا گویا ہوا کہ اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ سَيِّدَنَا المَسِيحَ
اَفضَلَ الاَنبِيَاءِ وَمَلِكَنَا اَفضَلَ المُلُوكِ وَنَحنُ خَيرُ السَّادَاتِ یعنے جمیع حمد ہی اُس خدا کے لیے جسنے ہمارے خداوند
مسیح کو افضل انبیا کیا اور ہمکو افضل و ملک الملوک کیا اور ہم بہترین سردار ہیں فَقَطَعَ عَلَيهِ المُغِيرَةُ یعنے
یہانتک بطلوس کا کلام پہونچا تھا کہ مغیرہ رضؓ نے اُسکا قطع کلام کیا مراد قطع کلام سے یہ تھی کہ بدون اظہار
فضیلت کے اور جو کچھ کہنا ہو بیان کرے اُسوقت حجاب و نواب شاہی نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہا
کہ یا اخا العرب ای برادر عرب تونے بادشاہ کے ساتھ بے ادبی کی مگر مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اُنکے کہنے پر سکوت
نکیا اور کہنے لگے کہ الحمد للہ الذی ہدانا للاسلام وخصنا بین الامم بمبعث محمد علیہ افضل الصلوٰۃ
والسلام فہدانا بہ من الضلالۃ وانقذنا بہ من الجہالۃ وہدانا الی الصراط المستقیم ۶ ۴

ترجمان مغیرہ نہ تھا ۱۳

نحن خیر امة اخرجت للناس نومن بنبینا ونبیکم وبجمیع الانبیاء وجعل امیرنا الذی یتولی
علینا کاحدنا لو یعلم انه ملک وجار عنه انا عنا لسنا نری ان له فضلا علینا الا بالتقوی
وقد جعلنا اللّٰہ نامر بالمعروف ونہی عن المنکر ونقر بالذنب ونستغفر منه ونعبد الله
وحده لا شریک له ولو اذنب الرجل منا ذنوبا تبلغ مثل الجبال فتاب منا قبلت توبته
وان مات منا فله الجنة یعنی جمیع حمد و ثنا ثابت ہین اس پروردگار کے لیے جسنے ہمکو اسلام کی ہدایت
کی اور بیان اسکے اولین و آخرین سے ہمکو مخصوص کرلیا ہی بسبب مبعوث کرنے محمد صلعم کے اسپر بہترین
درود و سلام پھر حق تعالی اسی کے باعث ہمکو راہ راست پر لایا گمراہی سے اور بطفیل اسی کے ہمکو جہالت
سے نکالا اور ہمارے تئین راہ راست و استوار کی طرف ہدایت و رہنمائی کی سو ہم بقول خداوند عزوجل
کے بہترین امت ہین جو واسطے رہبری لوگون کے انتخاب کیئے گئے ہین اور ہم وہ ہین کہ ایمان لائے ہین
اور اقرار کرتے ہین اپنے نبی اور تمھارے نبی اور تمام انبیا کا اور حق تعالی نے ہمارے امیر کو مثل ہمارے
مقرر کیا یعنی گویا کہ وہ بھی ایک ہم ہی سے ہی و حال آنکہ وہ ہمپر متولی اور والی ہمارے امور کا ہی اگر وہ
اپنے زعم مین اپنے تئین بادشاہ سمجھکر جور و تعدی کرے تو ہم اسکو اپنی تولیت سے معزول و خارج کرین کیونکہ
ہم اسکے لیے کچھ فضیلت اپنے اوپر نہین دیکھتے ہین ہان بسبب تقوی کے (یعنی ہم مین کسی کو کسی پر فضیلت
نہین ہی اگر ہی تو جسمین تقوی و پرہیزگاری زیادہ تر ہو وہی افضل ہوتا ہی و بس) اور حق سبحانہ تعالی نے ہمکو مقرر
کیا ہی کہ ہم نیک افعال کا حکم کرین اور کردار بد سے مانع ہون اور ہم پیش خدا اپنے گناہون کا اقرار کرتے ہین اور
آمرزگار کی جناب مین ان گناہون سے استغفار و طلب مغفرت کرتے ہین اور ہم اسی معبود کی عبادت
کرتے ہین جسکا کوئی شریک و ہمسر نہین ہی اور اگر کوئی ہم مین سے اسقدر گناہ کرے کہ گناہ اسکے برابر
پہاڑ کے ہون پھر وہ گناہگار اس سے توبہ کرے تو اسکی توبہ قبول ہوتی ہی اور جو کوئی حالت اسلام مین
مسلم مرتا ہی اسکے لیے بہشت ہی راوی کہتا ہی کہ یہ کلمات مغیرہ کے سنکر رنگ لبطلوس کا متغیر ہوگیا اور
تھوڑی دیر سکوت کرکے کہنے لگا الحمد للہ الذی ابتلانا باحسن البلاء واغنانا من الفقر ونصرنا علی الامم الماضیة یعنی
جمیع حمد و ثنا لائق ہین اس خدا کے لیے جسنے بہترین آزمایش مین ہمکو آزمایا (یعنی ہمارے دین حق مین ہمارا امتحان کیا)
اور ہمکو فقر و محتاجگی سے غنی و مستغنی کیا (مترجم کہتا ہی یہ رمز و طنز ہی نسبت تونگری اہل عرب کے بعد ناداری کے)
اور ہمکو فیروزمند کیا ہی اسی خدا نے سارا امتون گذشتہ پر و بعد ازان لبطلوس یہ کلمات زبان پر لایا کہ پیش ازین تمھین
مین سے جماعت عرب ہمارے بلاد مین آتی تھی اور وہ لوگ ہمارے یہان سے خوشہ ہاے گندم و جو وغیرہ جن لیجاتے تھے
اور ہم انسے باحسان پیش آتے تھے اور اس بات سے وہ ہماری شکرگذاری کرتے تھے اور بخلاف اسکے تم لوگ جو ہمارے

سخنی لبطلوس بجواب عرب

یہان آئے تو ہمارے لوگون کو قتل کرتے ہو اور ہمارے یہان کی عورتون کو بندی مین لیتے ہو اور ہمارے مال کو غنیمت
جانتے ہو اور ہمارے شہرون اور قصبون اور قلعون مین لوٹ مچاتے ہو اور چاہتے ہو کہ ہمارے تئین ہمارے بلاد و دیار سے
خارج کر دو حالانکہ تم لوگ وہ ہو کہ ساری امتون مین سے کوئی امت تمسے زیادہ عاجز و خستہ حال نہین ہی کیونکہ تم لوگ
اہل شعیر و دخن ہو یعنی جو اور کودون کے کھانے والے (مترجم کہتا ہی کہ شاید بجاے دخن عوض خاد سمجھ کے دخن بجاد
دخنی ہے یعنی کلان شکم و دجن بوا و جسیم جامہ شولی وابلا دجن یعنی گازرم و بعد ازان ہمارے بلاد مین آکر اب تم
نان گندم کھانے لگے اور ہمارا مال چکھتے ہو حالانکہ ہمارے یہان افواج کثیرہ ہین اور ہماری شوکت شدیدہ ہی
اور ہماری جمعیت عظیمہ ہی اور ہمارا مدینہ استوار ہی اور تمھاری جرأت ہمپر اسوجہ سے ہی کہ تم لوگ ملک شام و
عراق و یمن و حجاز کے مالک ہو گئے ہو اور اب تم کوچ کرکے ہمارے بلاد مین آئے اور تمام فساد تمنے برپا کیا اور
تمنے شہرون کو خراب کیا اور قلعون کو منہدم کر ڈالا اور تمنے اپنے بدنون پر لباسہاے فاخرہ سجے اور تمنے دختران
ملوک و امرا سے تعرض کیا کہ انکو اپنی خادمہ و کنیزین بنایئن اور تم اب وہ طعامہاے طیب و لذیذ کھانے لگے جس سے
کبھی واقف نہ تھے اور تمنے اپنے ہاتھون کو سونے چاندی و متاع فاخرہ و زر و جواہر سے بھر لیے یعنی تمھارے کیسے ان
چیزون سے پر ہو گئے اور تمھارے پاس وہ متاع ہماری اور وہ ہمارا مال ہی جو از آن ہماری قوم اور ہمارے اہل وطن کی ہی
اور ہم یہ سب کچھ تمھارے تئین چھوڑتے ہین اور ہم اسپر تمسے کچھ نزاع نہین کرتے ہین اور جو افعال تمسے ہمارے
لوگون کے قتل کرنے اور ہمارے اموال لوٹنے مین پیشتر سرزد ہوے ہم اسکا بھی مواخذہ تمسے نہین کرتے ہین ولیکن
اب تم ہمارے یہان سے کوچ کر جاؤ اور ہمارے بلاد سے نکل جاؤ اور اگر اور کچھ چاہتے ہو تو ہم اپنا خزانہ کھول دیتے ہین
اور حکم کرتے ہین کہ تم لوگون مین سے ہر ایک شخص کے واسطے سو سو دینار اور ایک ایک جوڑہ جامہ حریرہ و عمامہ مطرز
مذہب یعنی طلاکار دیا جاے اور تمھارے اس امیر یعنی افسر لشکر کے لیے ہزار دینار اور دس جوڑے لباس اور دس عمامے
زرتار دیے جاوینگے اور اسی طرح تم مین سے ہر ایک سردار کے لیے ہوگا اور جو تمھارا خلیفہ ہی اسکے لیے دس ہزار دینار اور
سو خلعت فاخرہ اور سو عمامے زرنگار مین مگر یہ سب کچھ بعد اس توثیق کے ہی کہ ہم تمسے بحالت مضبوطی اس بات کی کرلینگے تا پھر تم
ہمارے بلاد پر یلغار نگری عود نہ کرو یہ ہماری ساری شرطین ہین غرضکہ جب تک بطلیوس حرف زن رہا مغیرہ خاموش سنا کیے
پھر جب وہ اپنی لاف زنی سے فارغ ہوا تب مغیرہ نے جواب دیا کہ ہمنے سارا کلام تمھارا سنا اب تم ہمارا کلام سنو کہ الحمد للہ الواحد القہار
الفرد القیوم الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد یعنی جمیع حمد و ثنا سزاوار ہین اس کردگار کے لیے جو یکتا و
غالب و تنہا و بے نیاز ہی اور وہ ایسا ہی کہ نہ کسی کا والد ہی اور نہ کسی کا مولود ہی اور نہ اسکا کوئی شریک و ہمسر ہی یہ سنکر
بطلیوس نے کہا اے بدوی تو نے خوب کہا پھر مغیرہ نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا
عبدہ و رسولہ المرتضی و انبیاء المجتبے العربی مین اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی اور

آلہ نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اسی اللہ کا بندہ اور اسیکا رسول پسندیدہ و نبی برگزیدہ ہی تب بطلوس
بولا کہ مین محمد صلعم کو رسول اللہ نہین جانتا ہون بلکہ شاید وہ ایسا شخص ہو جیسا کہا گیا ہی حبیب الرجل
دینہ یعنی وہ شخص ہی جسنے اپنا دین اچھا بنایا اور اپنے مذہب کو محبوب رکھتا ہی و بعد ازان مغیرہ کی طرف
مخاطب ہوکر سوال کیا کہ یا عربی ما ہی افضل الساعات یعنی کون سی ساعت بہترین ساعات ہی مغیرہ نے جواب دیا
کہ یہ وہ ساعت ہی جسمین خدا کی نافرمانی نکیجاوے اُسنے کہا اے اخا العرب تمنے راست و درست کہا البتہ رجحان
عقل و جودت طبع تمھاری تو مجھپر ثابت ہوئی بھلا کوئی اور بھی تمھاری قوم مین ایسا ہی جسکی راے و دانش مثل تمھاری
راے کے ہو اور حزم و آگاہی اسکی تمھاری سی ہو مغیرہ نے کہا ہان ہماری قوم اور ہمارے لشکرون مین اکثر زیادہ تر
ہزار آدمی سے ایسے ہین جنکی راے و مشورت سے بے پروائی و بے اعتنائی نہین کیجاتی ہی یعنی اُنمین ہزارون
ایسے ہین جنکی راے و مشورت پر لوگون کا اعتبار و اعتماد ہی اور ہمارے پیچھے بھی اسی طرح کے لوگ ہین جو عنقریب
ہمارے پاس آنے والے ہین یہ سنکے بطلوس نے کہا ہم اس بات کا یقین نہین کرتے ہین کہ تم مین ایسے لوگ ہون
کیونکہ ہمکو تمھارے یہان کی خبر پہونچی ہی کہ تم لوگ ایک ایسی جماعت ہو جنکو عقل سے کچھ بہرہ نہین ہی مغیرہ نے اسکے
جواب مین کہا ہان ہملوگ ایسے ہی تھے یہان تک کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے ہم مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو اُسنے
ہمکو ہدایت کی اور ہمارے تئین ارشاد و رہبری کیا تب بطلوس نے کہا لقد اعجبنی کلامک فہل لک فی صحبتی یعنی
تیرا کلام مجھکو بہت خوش آیا بھلا تجھکو منظور ہی کہ ہمارے ساتھ مصاحبت مین رہے مغیرہ نے کہا تیسر فی
ذالک اذا فعلت ما اقول لک کہ یہ بات میرے مین خوشی کی ہی بشرطیکہ جو مین کہون تو اسکو بجا لاوے
اُسنے کہا وہ کیا بات ہی مغیرہ نے کہا تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کہ تو اقرار کر اس امر کا کہ
سواے اللہ کے کوئی لائق الوہیت نہین ہی و ہر آئنہ محمد اسی اللہ کا بندہ اور اسی کا رسول فرستادہ ہی
بطلوس نے جواب دیا کہ اس امر کی کوئی سبیل نہین ہی یعنی یہ نہین ہو سکتا و لیکن مینے یہ ارادہ کیا کہ درمیان
اپنے اور تمھارے اصلاح امور کرون مغیرہ نے کہا ہر امر باختیار خدا ہی و اما قول تمھارا ہمارے حق مین کہ
ہملوگ محتاج و مفلس و عاجز تھے تو سچ ہی کہ ہم یون ہی تھے اور ہم اہل جاہلیت تھے اور کوئی ہم مین سے ملکیت کسی چیز کی
نہ رکھتا تھا سواے اپنے گھوڑے اور تیر و کمان اور اونٹون کے اور سواے ماہہاے حرام کے اور کسی شی کی عظمت و احترام
نہین کرتے تھے یہان تک کہ حق تعالیٰ نے اپنے نبی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے پاس بھیجا اور ہم اسکی اصل و نسل اظہر کو خوب
پہچانتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ وہ صادق اور امین اور ہر عیب و معصیت سے پاک ہی اور امام و رسول تھا اُسنے اسلام کو
ظاہر کیا اور غلبہ دیا اور بتون کو توڑا اور نبیون کا اُسپر خاتمہ ہوا یعنی وہ خاتم الانبیا تھا اور اُسنے ہمکو عبودیت و عبادت
رب العالمین کی معرفت دی پس ہم خدا ہی کی پرستش کرتے ہین اور کسی غیر کو نہین پوجتے ہین اور سواے اُسکے

ف ماہہای حرام یعنی حرمت والے ذیقعد ذی الحجہ محرم رجب ۱۲

ہم کسی اور کو اپنا الٰہی و ناصر نہیں ٹھہراتے ہیں اور ہم سجدہ اُس خدا کے جسکا کوئی ہمتا و ہمسر نہیں ہے کسی اور کو سجدہ نہین کرتے ہیں اور ہم اقرار نبوۃ محمد صلّی اللّٰہ علیہ وسلم کا کرتے ہین اور ہم مامور بجہاد ہین اُن لوگون سے جو کفر بخدا کرتے ہین اور بتون کو اختیار کرتے ہین یا کسی کو شریک کرتے ہین حالانکہ وہ ہمارا پروردگار برتر و بالاتر ہے اور وہ واحد و تنہا ہے نہ اسکو کبھی غفلت واقع ہوتی ہے نہ اسکو کبھی نیند سے خواب آتا ہے چنانچہ جو کوئی ہماری پیروی کرے وہ ہمارے بھائیون مین سے ہے اور جو کچھ ہمارے لیے ہے واجبات و مباحات سے وہی اُسکے لیے ہے اور جو کچھ ہمپر ممنوع ہے محرمات و منہیات سے وہی اُسپر بھی منع ہے اور جو کوئی اسلام سے انکار کرے تو اُسپر جزیہ ہے کہ اُسکو اپنے ہاتھون سے ذلیلون اور کمترین قومون کی طرح ہمارے روبرو پیش کرے پھر جو کوئی جزیہ ادا کریگا تو حق تعالیٰ نے اسکا خون بہانے اور اُسکا مال لوٹنے سے باز رکھا ہے اور جو کوئی اسلام لانے اور جزیہ دینے سے انحراف و سرتابی کرے تو درمیان ہمارے اور اسکے شمشیر حکم ہے اور وہ جزیہ یہ ہے کہ ہر ایک محتلم یعنی ہر شخص بالغ پر فی سال یعنی ہر سال ایک دینار مقرر ہے اور نابالغ پر جزیہ نہین ہے اور نہ نسوان پر اور نہ راہب و یرانی پر جو قطع تعلقات کرکے صومعہ نشین ہے یہ بیان سُنکے بطلیوس نے کہا کہ کلام تمھارا در بارہ اسلام کے وہ تو مین نے سمجھا تھا قولک عن الجزیۃ عن یدٍ و انتم صاغرون یعنی کیا مراد ہے تمھارے اس قول کی در باب دینے جزیہ کے ہاتھون سے اُس حالت مین کہ تم یعنی ہم صاغرین مین سے ہون یعنی ذلیلون اور کمترین قومون کی طرح سے پس مین نہین جانتا ہون کہ مردم صغار تمھارے نزدیک کون ہین تب مغیرہ نے کہا وہ تو ہے جبکہ قائم بجنگ ہوا اور تلوار تیرے سر پر کھینچی ہو پھر جسوقت بطلیوس نے یہ کلام مغیرہؓ کا سنا تو غضب شدید طیش مین آیا اور دفعۃً اُٹھکر قائم بجنگ ہوا جیسا کہ مغیرہ نے کہا تھا کہ جبکہ تو قائم بجنگ ہوا اور تلوار تیرے سر پر ہو چنانچہ مغیرہؓ نے بھی جست اپنے مقام سے اُٹھکر تلوار میان سے کھینچ لی اور اسی طرح جملہ اصحاب نے مثل مغیرہؓ کے کیا اور اُنکی زبان پر برابر کلمہ طیبہ جاری تھا کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اور واقدی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے بواسطہ مسلم بن عبد الحمید و طارق بن ہلال کے عبد اللّٰہ بن رافع سے نقل روایت کی ہے اُنھون نے کہا ہم بھی مغیرہؓ کے ساتھ تھے اور تلوار کھینچ کر دفعۃً اُس قوم پر دست انداز ہوے اور غیرت اسلام ہماری دامنگیر تھی کہ اُسوقت فرط جوش سے جیوش بطلیوس ہماری نگاہون مین کوئی چیز نہ تھے اور ہمکو یقین ہو گیا کہ بس محشر اسی مقام سے برپا ہوا چاہتا ہے پھر جب بطلیوس نے ہمسے یہ حال دیکھا اور اُسکو ہماری تیزی شمشیر سے یقین اپنی موت کا ہو گیا اُسوقت بطلیوس نے ندا دی مہلاً یا مغیرۃ لا تعجل فتہلک دانا اعلم انک رسول والرسول لا یقتل وانما تکلمت بما تکلمت لاختبرکم و انظر ما عندکم والآن لا نواخذکم فاغمدوا سیوفکم کہ اے مغیرہ تامل کر جلدی نہ کر نہیں تو ہلاک ہو جائیگا اور مین خوب جانتا ہون کہ تو ایلچی ہے وحال آنکہ ایلچی مارا نہین جاتا ہے اور تو نے کلام نہین کیا مگر ساتھ اون کلمات کے جو تجھسے کہا گیا تھا

ذکر کیفیت و مقدار جزیہ ۱۲

ذکر غضب [illegible]

یعنی

یعنی تو نے وہی کلام کہا جسکے بتلانے کو آیا تھا اور مین تو ہر آئینہ تمکو آزماتا تھا اور مین دیکھتا تھا کہ تمہارے
پاس کیا ہے (یعنی جرأت و حمیت ہے) اور اب ہم تمسے کچھ مؤاخذہ نکرینگے تم اپنی تلوار میان مین کرو ابن قیس
راوی کہتا ہے کہ مغیرہ نے بھی اپنی تلوار میان مین کی اور بعد ازان مغیرہ آگے بڑھے اور بطلوس سے قریب
ہوکر بیٹھے تو بطلوس نے انکو اپنے قریب تخت پر بٹھلایا اور تلوار انکی ہاتھ پکڑے ہوئے رہا بسبب اسکے کہ مغیرہ مرد جسیم وشاندار تھے
تو تخت پر بیٹھے ہوئے اور بطلوس کے قریب آئے اور قریب تھا کہ جدا ہوجاتا ناگاہ بطلوس نے انکو اپنی جگہ پر بٹھلا کر کہا
اور مغیرہ کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کہ دربارہ مسیح بن مریم کے تمہارا قول کیا ہے مغیرہ نے کہا عبدہ ورسولہ یعنی
بندۂ خدا اور رسول فرستادۂ اسکا ہے بطلوس نے کہا پھر سامان کون ہے جسنے انکو پیدا کیا مغیرہ نے کہا حق تعالی
نے انکو پیدا کیا خاک سے کہ اس سے فرمایا ہو جا یعنی عدم سے کون و ہستی مین آجا تو وہ آگیا اور یہ بر قرآن
عظیم و لیس ہو اقول اللہ تعالی اِنَّ مَثَلَ عِیسیٰ عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ
یعنی مثل و مثال عیسیٰ بن مریم کی پیش خدا و نزد عالم مثل و مثال آدم علیہ السلام کی ہے کہ اسکو خاک سے
پیدا کیا بنایا پھر اُس سے کہا ہو جا یعنی ہستی مین آ تو وہ آگئے پھر اُسنے کہا تمہارے کیا دلیل ہے اس بات
کہ خدا واحد و یکتا ہے مغیرہ نے کہا دلیل عمدہ قرآن مجید ہے کہ خدا نے قول اپنا زبان نبیؐ سے ارشاد فرمایا
ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنی وہ اللہ ایک ہی ہے اللہ بے نیاز ہے
کہ نہ کسی کا والد ہے نہ کسی کا مولود ہے اور نہ اسکے لیے کوئی شریک وہمسر ہے بطلوس نے کہا اے مرد اعور
یعنی احول حقیقت مین ہر آئینہ مین نے تیری سی حذاقت نہین دیکھی اور تیرا سا جواب نہین سنا اور حال یہ تھا
کہ مغیرہ کی ایک آنکھ مین روز جنگ یرموک کچھ صدمہ پہونچا تھا اس وجہ سے بطلوس نے اعور کہکر
خطاب کیا تب مغیرہ نے کہا یہ گزند چشم مجکو عیب دار نہین کرتا ہے کہ ہر آئینہ میری آنکھ نے جہاد فی سبیل اللہ مین
ایک تجھ ایسے سگ سے صدمہ اٹھایا ہے مگر جسنے میرے ساتھ یہ کام کیا مین نے بھی اُس سے اپنا بدلہ لیا کہ مینے اسکو
قتل کر ڈالا اور ایک جماعت کو بھی انمین سے قتل کیا اور اس صدمہ چشم سے ثواب اللہ عزوجل بہت عظیم ہے بطلوس نے
کہا کیا ہی تیرا حاذق جواب ہے بھلا تیری قوم مین ایسا اور بھی کوئی ہے مغیرہ نے کہا مین تجھسے پیشتر کہہ چکا کہ ہم مین ایسے
اہل علم و اہل راے ہین کہ مین انکے علم و عقل کی کچھ بھی برابری نہین کرسکتا اور مین تو ایک فرد بدوی ہون
فلو رأیت علی بن ابی طالب ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المختار وقاتل الکفار ومبید الفجار
واللیث الکرار والسیل المغوار یعنی کاش تو علی بن ابی طالب کو دیکھتا جو برادر عم زاد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور مختار و برگزیدہ سید ابرار کے ہین اور قاتل کفار اور ہلاک کرنے والے فاجران بدکار
کے ہین اور شیر حملہ آور اور جوانمرد دلاور ہین بطلوس نے کہا کیا وہ اس لشکر مین تمہارے ساتھ ہین تحقیق گر مین نے

ف
ذکر علی علیہ السلام

اُنکی شجاعت و بہادری بہت سنی ہی تو مین چاہتا ہون کہ انکو دیکھون تب مغیرہؓ نے کہا تحقیق کہ علی کرم اللہ وجہہ
امام ہین قدر اُنکی برتر اور مرتبہ انکا بزرگتر اس سے ہی کہ وہ بنفس نفیس خود چلکر پاس ایک سگ تجھ ایسے کے آوین
پھر بطلیوس نے کہا بھلا اُنکے سواے اور بھی کوئی ویسا ہی مغیرہؓ نے کہا ہان مثل امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ جو ہمارا خلیفہ ہی و نیز عثمان بن عفان و عبد الرحمن و سعید و سعد و ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم
اور وہ امراء جو جابجا متفرق ہین حجاز ہین اور یمن و شام و عراق و مصر مین اور وہ ہر ایک امیر و شجاعت و جرأت
و فضائل وغیرہ مین تجھ ایسے ہزار کے برابر ہین و اما سیف اللہ خالد بن الولید جو ہمارے امیر جیش ہین اور انکے ساتھ
ایک جماعت اُمراء کی ہی اور وہ لوگ گویا کہ تمہارے پاس ہین (یعنی عنقریب آپہونچتے ہین) اور وہ ہماری مدد کو
چل چکے ہین چنانچہ وہ سب مردان دلیر و سخت گیر و سادات ابرار و امرار کبار ہین دلبعد ازان بطلیوس نے
کہا مین چاہتا ہون کہ درمیان اپنے اور تمہارے اصلاح امر یعنی مصالحہ کردن اور منظور یہ ہی کہ پیش از جنگ
اُس جماعت کو بھی دیکھون جنکا تمنے ابھی ذکر کیا ہی **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حیلے سے ارادہ اُس
دشمن خدا کا یہ ہوا کہ اصحاب کے ساتھ غدر و عہد شکنی کرے اور اُسکی ان باتون کو مغیرہؓ سمجھ گئے اور کہا
غداۃ غد اتیک منہم رجال تنظر الیہم کہ کل کے کل کو یعنی پرسون وہ لوگ تمہارے پاس آوینگے تو آنکو
دیکھ لیجیو یہ سنکر وہ دشمن خدا خوش ہوا اور وہ اپنے دل مین غدر و مکر نسبت اصحاب کے پوشیدہ رکھتا تھا
و حال آنکہ حقتعالی نے اُسکے کید کو اسی کے مکر و شر کی طرف پھیر دیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان
وہان سے مغیرہؓ نے برخاست کی اور بطلیوس کے پاس سے باہر نکلے اور کہا خوب اُسکے گزند سے نجات پائی تا آنکہ
اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور بطلیوس نے اپنے حجاب و نواب کو حکم دیا کہ ہمراہ اصحاب کے قریب اُنکے لشکر تک
پہونچانے جاوین چنانچہ مغیرہؓ نے مع اپنے اصحاب کے پیش امیر غانم بن عیاض اشعری پہونچکر سارا ماجرا جو کچھ بطلیوس
کے یہان گذرا تھا اُنسے بیان کیا غانمؓ نے کہا قسم ہی صاحب حوض و منبر یعنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی اُسنے تمہین
نہین چھوڑا مگر خوف سے تمہاری تلوار کے اور یہ شخص مرد حلیم و عقیل ہی الا یہ کہ شیطان نے اسکی عقل کو مغلوب
و مسلوب کر لیا ہی **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس شب کو سب صحابہؓ نہین سوے مگر یہ کہ اپنا ساز و سلاح
حرب لیے رہی اور مستعد و آمادہ تھی جب صبح ہوئی اور موذن نے لشکر اسلام مین اذان دی تب مسلمان بعد
اسباغ وضو نماز صبح ادا کرکے اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور خوب جانتے تھے کہ عدو انکے منتظر ہین اور صبح انسے
جنگ کرنے والے ہین کہ وہ لوگ صفین اپنے لشکر کی تعبیہ کر چکے تھے اور جاسوسان عرب نصرانی اُنکے لشکر
مین جاکر اخبار لگا رہے تھے اور یہان جاسوسان امیر غانمؓ کے حاضر ہوکر وہان کی خبرین دیتے تھے اور ادھر روم
متاہب و مستعد قتال تھے اور ادھر امیر غانمؓ نے میمنہ و میسرہ اپنے لشکر کا مرتب کیا چنانچہ میمنہ پر فضل بن عباس کو مقرر کیا

اور میسرہ پر ابو ایوب الانصاری کو اور قعقاع بن عمرو التیمی کو قلب لشکر پر مامور کیا اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
بواسطہ قیس بن عبد اللہ و مالک بن قادمہ کے سعید بن عمرو الغنوی سے نقل روایت کی انھون نے کہا کہ اسروز ہمین
بھنسا مین ایسے دس ہزار اعیان حاضر ہوے تھے جو دیکھنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنی اُن سب نے
آنحضرت صلعم کو دیکھا تھا اور انمین ستہا و طر بدری تھے وامرا و صاحبان نشان قریب چودہ سو کے تھے و جملہ
صحابہ و سادات کے تقریبًا پانچہزار زمین بھنسا مین دفن ہوئے اور ذکر اسکا عنقریب آویگا انشاء اللہ تعالیٰ
راوی نے کہا اور جماعت پیدل پر معاذ بن جبل افسر تھے اور ساقہ یعنی موخر لشکر پر جسکو بہیر کہتے ہین اور
نسوان و صبیان پر سعد بن عبد القادر و ضحاک بن قیس مامور ہوئے اور امیر غانمؓ صفون کے درمیان پر گئے ہوے
گشت کرتے پھرتے تھے کہ اللہ اللہ جنت تمھاری تلوارون کے زیر سایہ ہے یعنی تلوارون کے سایہ مین جنت کا کہنا
ہے کہ سایہ تلوارون کا جنت ہے اور سایہ ہوتا اسکا تمہیر عین دخل ہونا تمہارا جنت مین ہے اے مسلمانون خوب جان لو کہ
صبر و ثبات مقرون بفرح و کشایش کار ہے اور حقتعالی صابرون کے ساتھ مددگار ہے اور صبر کرنے والے وہی غالب
رہتے ہین اور قتل و نامردی سبب ہے اسباب خذلان و نامرادی سے اور جو کوئی تیزی شمشیر پر صبر و استقامت کرتا ہے
جس وقت پیش خدا جائیگا تو وہ اسکی منزلت و پایگاہ کی بزرگی اور اسکی سعی و جانفشانی کی قدر افزائی کریگا اور حقتعالی
صابرون کو محبوب رکھتا ہے اور یہی کلمات اصحاب رایات یعنی صاحبان منصب نشان سے بھی کہتے تھے اور راوی رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا کہ امیر غانمؓ ہنوز تعبیہ و ترتیب صفوف سے فارغ نہوے تھے ناگاہ فوجین بطلوس روم کی آگے بڑھین اور وہ سب
نصاری و فلاح یعنی مردم دہقان اور عرب متنصرہ تھے یعنی وہ عرب جنھون نے تنصر اختیار کیا تھا اور انکے آگے آگے
صلیب طلائی تھے کہ ہر ایک صلیب کا سونا بوزن پانچ رطل کے تھا اور ہر ایک مین چارون طرف چار چار جواہر جڑے
تھے اور وہ مانند تارون کے تابان تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی سنان بن الحارث الہمدانی
نے شداد بن اوس سے اور شداد اُن لوگون مین سے ہین جو ان فتوح مین حاضر تھے سو انھون نے کہا جب صلیبون کی
آمد ہوئی اُسوقت ہم صلیب بعد صلیب کی شمار کرنے لگے یہان تک کہ ہشتاد صلیب شمار کیے اور زیر ہر صلیب یعنی ہر صلیب
کے ساتھ ہزار ہزار کا غول تھا اور انکے ہمراہ قسیسین و رہبان یعنی علماے نصاری و یہود موجود تھے اور وہ تلاوت
انجیل کرتے تھے اور اُن لوگون نے اپنے لشکرون مین نیزے نشانون کے بکثرت بلند کیے تھے فبینما الناس کذلک
یعنی اسی ہنگام مین کہ مردم فریقین مشغول باہتمام تھے یکبیک ایک بطریق زرہ زرین اور اوسپر زرہ حربی پہنے ہوے
پرے سے آگے بڑھا اور اُسنے اپنی زبان مین لاف زنی کرکے مبارز طلبی کی تب اُس سے لڑنے کو قعقاع قلب عسکر سے
برآمد ہوے پھر دونون باہم وار کرنے لگے آخر قعقاع نے اسکے سینے پر ایسی سنان ماری کہ اُسکی پشت کے پار چمک نظر آتی تھی
بعد اسکے ایک دوسرا بطریق نکلا اور اپنے یار کے قتل ہونے سے غضب مین سرشار تھا اور وہ ملک کا ہمنشین اور اسکے ساتھ

معرکۂ عجم با ملک بطلوس

سلہ زرہ زرین برائے زینت و زرہ حربی یعنی زرہ آہنی برائے جدال

اور رکاب پر جھک کر اُس صلیب کو اٹھا لیا اور لشکر کی طرف پھرے اور صلیب سپرد عبد اللہ بن غلام کے کیا کہ وہ
مسلمانون کے ساتھ گھوڑے پر سوار تھا اور فضل کی جانب خود پیشقدمی کرکے چلا آتا تھا آخر اُسنے اُس صلیب کو فضل سے
لیکر اُنکے خیمے مین پہونچایا اور فضل بن عباس نے پھر مکرر حملہ کیا اور دیگر امرا بھی حملآور ہوئے یہانتک کہ ہنگامہ
کارزار گرم اور معرکہ پیکار ولکار ہوا اور زمین پر سیلاب خون جاری ہوا اور بدنون سے سیلان عرق روان ہوئے
آنکھون مین حلقے پڑ گئے پتلیان پھر گئین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب اُس دشمن خدا بطلوس نے یہ حال
دیکھا تو مسلمانون پر حملآور ہوا اور اسوقت اُس حملے مین اُسکے ہمراہ جمعیت بطارقون کی قریب پانچ ہزار کے تھی اور
یہ جماعت جانبِ یسار لشکر کے تھی چنانچہ اس ہنگامہ مین مسلمانون مین سے ایک جماعت قتل ہوئی اور ایک جماعت زخمی ہوئی
و باہمہ ان دلاوردن نے بڑا استقلال و صبر جوانمردانہ کیا اور اُس آن مردانگی فضل بن عباس کی یہ تھی کہ کبھی وہ میمنہ
دشمن پر حملہ کرتے تھے کبھی اُنکے میسرہ پر مارتے چلے جاتے تھے اسی طرح دیگر امراے لشکر اسلام نے بھی بڑے بڑے حملے
کیئے خصوصاً قعقاع بن عمرو تمیمی و مسیب بن نجبۃ الفزاری و براء بن عازب و معاذ بن جبل و زید الخیل کہ خدا انکے حسنات
زیادہ کرے اُنھون نے یورش شدید برپا کی کہ انکی زرہون پر خون کے تھکّے ایسے جمے تھے گویا لختے کلیجے اونٹون کے تھے
اور ایک غول مسلمانون کا دشمنون کی اُس جماعت مین گھس گیا جو ساتھ ایک بطریق کے تھے اور وہ عظیم الخلقت و بزرگ
جسامت اور تنومندی مین گویا ایک برج تھا تو سپر سفینہ سولے غلام آزاد کردہ رسول خدا علیہ السلام نے حملہ کیا اور
دوڑکر چاہتے تھے کہ اُسکو تلوار مارین دفعتاً اُس بطریق کے عقب سے ایک نیزے کا ایسا آیا کہ گھوڑے سے اُسکو
نیچے گرا دیا اور انی نیزے کی اُسکے پسلی مین پیوستہ تھی اور اُسکے استخوان پشت صدمۂ ضرب سے چور چور ہوگئے تھے پھر
جب نیزہ کھینچا تو وہ اوندھا زمین پر پڑا تھا تب کچھ لوگون نے اُتر کر اُسکا رخت و ساز بدن سے اُتار لیا راوی رحمۃ اللہ
علیہ یعنی شداد بن اوس نے کہا کہ پھر ہمنے تامل و تفحص جو کیا کہ اس بطریق کو کسی نے قتل کیا تو معلوم ہوا کہ وہ زیاد بن
ابی سفیان تھے پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی حملہ فاش یعنی سخت حملہ کیا تا آنکہ حرب عظیم برپا ہوئی گردنیں کٹنے لگین
آنکھین چڑھ گئین تلوارون سے وار نیزون کی مار تیرون کی بوچھار کی شدت ہوئی رومیون کا اپنی زبان مین غلطہ و غلغلہ تھا
اور معرکہ جدال و قتال برابر سرگرم رہا یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا اُسوقت دونون لشکر از ہم یکدیگر جدا ہوئے چنانچہ مسلمانون
مین سے تقریباً دو سو پچاس مرد کام آئے اور درجہ شہادت و سعادت پر فائز ہوئے اور دونون فریق اپنے اپنے لشکرگاہ مین
شب باش ہوئے اور حراست و نگہبانی مین شب بیدار رہے اور اہل اسلام تلاوت قرآن مین اور درود و سلام مین
اوپر خیر الانام کے مشغول تھے اور ایسا ہوا کہ ایک گروہ مسلمانون کا روشنی کرکے قتل گاہ مین آئے اور شہدا کی لاشون کو
جمع کر ایک جا جمع کیا اور امرا نے اپنے اصحاب اور انکے اولاد کے حال پر بہت بکا کی اور کہتے تھے لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
یعنی ہمکو استطاعت و یارا ے عمل خیر نہین ہے مگر بتوفیق خداوند برتر و بزرگ شان کے اور راوی علیہ الرحمۃ نے کہا

کہ لشکر مشرکین سے تعداد دو ہزار پچاس نفر کے مارے گئے انمین سے اکثر اکابر و عظام مین آدمی تھے اور یہ سب ارباب
دولت و ارکان سلطنت و اصحاب سریر یعنی تخت نشین اور بادشاہ کے ساتھ بیٹھنے والے تھے آخر جب بطلوس نے
یہ ماجرا مشاہدہ کیا تو اسپر سخت دشوار و شاق گذرا تا آنکہ جب وہ اپنے خیمے مین بیٹھا تھا اور گرد اسکے تمام اکابر مملکت
و اولو الالباب عزت حاضر تھے اسوقت اسکے لیے خاصہ طعام و آب خاصہ و جام شراب آیا مگر اسنے ان چیزون کی طرف
التفات نہ کی اور بطریقون سردارون کی طرف متوجہ ہوکر بہ جبر و قہر تمام توبیخ کرنے لگا اور کہا تم الیون کو صلاحیت و
لیاقت خدمات ملوک کی نہین ہے یہ کیسی ہیبت و نامردی تم لوگون کے دل مین سما گئی اور پھر تم چاہتے ہو کہ اپنے
ایسے کردار سے پیش ملوک کے عزت و وقار باقی رہے یہ سنکے ان لوگون نے جواب دیا کہ ان کان ہذا الیوم اخذنا
فیہ احتیاطنا یعنی ہر آئینہ آج کے دن ایسا ہوا کہ اسمین ہمنے اپنا پورا ساز و سامان جنگ کا نہین کیا تھا
یا یہ کہ اگر ہم اس دن کو ایسا جانتے تو آج ہم اپنی تیاری جنگ کی نہ کرتے کیونکہ ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ عرب ایسے شجاع ہین
اور انمین ایسی شجاعت ہے تب بطلوس نے کہا پھر تمھاری کیا رائے ہے کیا تم ننگ و عار گوارا اور ذلت و رسوائی کو پسند
کرتے ہو خصوص اس حالت مین کہ صلیب تمھارے ہاتھون سے چھن گیا اور تمنے اسکو خوار کیا انھون نے کہا اے بادشاہ
عنقریب ہے کہ آپ ہمسے ایسا امر ملاحظہ فرماوینگے جو آپکو خوش آویگا اور وہ یہ ہے کہ کل صبح کو ہم مین سے کچھ لوگ کمین گاہ
مین پوشیدہ بیٹھینگے اور باقی ہم انکے مقابلہ مین مقاتلہ کرینگے اور اسی ہنگامے مین ہم کمین گاہ سے نکل پڑینگے اور ایک
جماعت تیراندازون کو مامور کرینگے کہ وہ اپنے تئین تیراندازی مین مستعد رکھین اور یہ موافق عادت روم کے ہے کہ وہ سب
یہ نہین کرتے ہین غرضکہ ہم انسے برابر قتال کرینگے اور ہرگز ہم انکو اپنے بلد پر دخل و تسلط نہ دینگے یہانتک کہ ہم سب
نہ جاوین یہ سنکے بادشاہ نے انسے عہد و اقرار و اثق لیا و بعد ازان ایک نامہ لکھکر شبا شب پاس بطریق لحجا کے بھیجا کہ وہ
ایک قلعہ ذات الابراج تھا یعنی بہت برجون والا اور اس نامے مین فوج کمکی طلب کی تھی اور اسکے زیر حکومت بہت سے
بطریق شداد و جنگ آور تھے اور ان ہر ایک بطریق کے تابع ہزار ہزار مردان کارزار مسلح و آمادہ پیکار رہتے تھے پھر جب ان
بطریقون کے پاس نامہ پہونچا تو انھون نے تیاری لشکر کی کردی اور انکا ساز و سلاح درست کیا اور قریب ہے
کہ ذکر اسکا آویگا انشاء اللہ تعالے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو مسلمان نماز صبح کی پڑھکر
اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور صف آرائی و ترتیب مواقف مین مصروف ہوئے اور امیر غانم لوگونکو لوعظ و پند
آمادہ جنگ کرتے تھے پھر اپنی جگہ پر مغیرہ بن شعبہ کو واسطے ترغیب و تحریص مردم کے مقرر کرکے خود متوجہ بجانب
اصحاب رایات ہوئے اور انکو فہمائش کرنے لگے کہ اپنے گھوڑون کی باگین چھوڑ دو یعنی گھوڑے دوڑاتے ہوئے
دشمنون پر جا پڑو اور بھالون کو سنبھالو اور جبکہ تم مقابل دشمن جا پہونچو تو یکبارگی حملہ کردو اور کچھ خوف و ہراس کو اپنے
دل مین راہ نہ دو چنانچہ امراے لشکر منازل و ذراوں کے ترتیب و تعبیہ لشکر مین مشغول ہوئے اور قبل ازسوار ہونے شہیدون کو انکے

لباس پر خون مین دفن کر چکے تھے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد دفن نعشون کے جس گھڑی ہم لوگ مصروف
صف بندی و لشکر آرائی تھے تو ہمکو آگہی نہوئی کہ ناگاہ رومی ہم پر ٹوٹ پڑے اور اپنی زبان مین ہمہمہ و غلغلہ کرتے تھے
اور انمین سے پانچہزار سوار آگے بڑھا اپنے گھوڑون سے اتر پڑے اور اپنے خدام و غلامون کو گھوڑے تھما دیے اور (لاف زنی ۱۲)
وہ خود اپنے درمیان مین خندقین کھودنے لگے اور سب تیر اندازون کی آڑ کے لیے صندوقون سے مورچا
بنائی اور باہم سب نے قسم کھائی اور قسم دی کہ وہان سے نہ ہٹین اگرچہ سب کے سب مارے جاوین اور انکی تعین صفین
تعین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اسی حرکت مین کہ انکے ہتھیار لگا کر آمادۂ حملہ تھے کہ ناگاہ رومیون نے
ہمپر کیبارگی حملہ کر دیا اسوقت ہمارے میمنہ والون نے بھی حملہ کیا اور ہمارے قلب لشکر انکے قلب لشکر سے
بھڑ گئے اور انکے تیر اندازون کے تیر چلتے تھے اور دس ہزار تیر ایک ساتھ گویا ایک کمان سے نکلتے تھے اور مانند ٹڈیون کے
پران و میل ہماری جان سے گذرتے تھے اس سے بہت مردان نامدار زخمی ہوئے اور بہت دلیران شجاعت شعار کام آئے اور
گھوڑے سب سے بھاگے اور لوا اور علم اسلام بہت ثابت قدم رہا ہمارے استقلال قائم رہا اسوقت فضل بن
عباس اور انکے بھائی نے اپنے ہاتھ اٹھا کے زورون سے حملہ کیا اور اسی طرح زیاد بن ابی سفیان و مغیرہ بن
شعبہ و مسیب بن نجیبہ الفزاری اور جمیع امرا لشکر نے بھی پیش قدمی کی اور لشکر فریقین مین قتال شدید ہوئی
اور مسلمانون مین قتل واقع ہوئی اور وہ لوگ اسوقت مقابلہ جنگ ثابت و قائم رہے جاتے تھے اور وہ دشمن خدا
نسطلوس مع اپنی جماعت ہمراہی کے کبھی میمنہ مسلمین پر حملہ کرتا تھا کبھی میسرہ پر مارتا ہوا آتا تھا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا اسوقت صبر ہمارا صبر جوانمردون کا تھا اور ہم نے پر دل رکھتے تھے اور امیران لشکر علی الاتصال مسلمانون کو ترغیب
و تحریص قتال کی کرتے تھے اور فریقین سے طائفہ کثیر قتل ہوئے مگر یہ کہ درمیان مشرکین کے باعث انکی کثرت
شمار و اکثار انکے مقتولون کا ظاہر نہوتا تھا اور ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ وہ لوگ کمینگاہ مین مخفی ہین ناگاہ وہ سب کمینگاہون
سے ہمارے پیچھے نکل پڑے اور انکے آگے آگے ہمارے سامنے غول تیر اندازون کا تھا پھر انھون نے ہمکو گھیر لیا اور
ہم درمیان انکے اس طرح ہو گئے جیسے سفید بکریان بیچ مین گلہ شتران سیاہ کے ہوتی ہین اور اس ہنگامہ مین ایک گروہ
امرا و سرداران لشکر اسلام شہید ہوئے و نیز اکثر مردم مختلط مسلمانون مین سے کام آئے اسوقت سادات بنی ہاشم
و ابان بن عثمان بن عفان نے کیا کیا مردانگی کی اور اصحاب رایات نے اپنے نشانون کے نیزون سے کیا ہی قتال کیا اور
جب وہ عدو اللہ نسطلوس قلب لشکر مین جنگ کر رہا تھا اور اکثر مسلمانون کو زخمی کیا تھا اور اسی حالت مین اسنے اور
اسکی جماعت ہمراہی نے بہت سے مردان جانباز کو قتل کیا اور بہت سے دلیران سرباز کو زمین پر ڈالا اور جس وقت
کوئی شہسوار لشکر اسلام سے مبارز طلب ہو کر اسکے طلب مین نکلتا تھا تو اسکو نہ پاتا تھا اسلیے کہ وہ روم کے غول مین
روپوش ہو جاتا تھا پھر جبکہ یہ حال ہوا تو اسوقت قعقاع و مسیب آگے بڑھے اور کہنے لگے اے بہادران عرب ان ٹنون کو آگے کرو

پس لشکری لوگون نے تمام گلہ اونٹون کا اپنے سامنے سمت آمد تیرون کے ہانک دیا اور اُنکی آڑ سے گھوڑے اوڑاکر نرغہ
کر دیا کہ وہ لوگ اونٹون کی بلیون او گھوڑون کی ٹاپون سے کچل گئے اور اُسی موقع مین گروہ پیدلون اور غول تیراندازان
کا آگے بڑھکر مشرکون کو قتل کرنے لگے یہان تک کہ اُنمین سے ایک مقتل عظیم قتل کیا پس یہ ماجرا تو یون تھا اور رومی بھی
اپنے اُسی حال مین مصروف تھے آخر جب اُس دشمن خدا لعنہ نے دیکھا کہ مسلمانون کے ہاتھ سے اُسکی قوم پر کیا گذرا تو اُسکی
طغیانی وسرکشی زیادہ بڑھ گئی غرضکہ یہ شورش وسرگرمی طرفین سے برابر برپا رہی یہان تک کہ آفتاب غروب ہوا بعدازان
حقتعالے نے نصرت اپنی مسلمانون پر نازل فرمائی کہ اُسوقت اُنھون نے مشرکون پر چڑھائی کردی اور جعفر
بن عقیل بطرف ایک غول رومیون کے بڑھے اور اُنکے درمیان مین گھس گئے اور اوس بطریق کو جو اُس غول کا افسر تھا نیزہ مارکر
قتل کیا تب رومیون نے اُنپر ہجوم کرکے اُنکو شہید کیا رضی اللہ عنہ اور اسی طرح اُنکے بھائی علی بن عقیل نے بھی کیا کہ اُنکی
ایک جماعت کو قتل کیا آخر رومیون نے نرغہ کرکے اُنکو بھی شہید کیا اور اسیطرح اُنکے زید بن ہاشمی بعد قتل ایک جماعت
کے شہید ہوے رحمۃ اللہ علیہ اور اسوقت ہنگامہ نزال وقتال بڑی شدت پر تھا اور مسلمانون نے رومیون کو پیچھے
ہٹا دیا تھا پھر جب امرا اور سادات بنی ہاشم نے اپنا حال دیکھا کہ اُنپر کیا کیا واقع ہوا تو دفعۃً مثل شیر ژیان کے رومیون پر
حملہ کیا اور اُنکو باب قلعہ تک ہٹالے گئے اور قریب باب جبل وباب البحری کے سخت لڑائی رہی اور رات جو ہو گئی تھی تو
صحابہ اپنے لوگون کو بھی نہ پہچانتے تھے مگر باہنمہ اُنھون نے جمعیت مشرکین سے ہزارون کو قتل کیا اور ایک جماعت
زائد پانسو سے قریب شہر کے ماری گئی وبعدازان مسلمانون نے اُنپر دھاوا کیا یہان تک کہ دیوار شہر تک ہٹالے گئے
پھر وہان بھی بڑی لڑائی پڑی اور لبلوس اپنے اصحاب کو حمیت وغیرت دلاتا تھا تو وہ بھی بڑے زور کی قتال کر رہے تھے
اور اُس شب کو شعار مسلمین یعنی کلمہ شناخت اُنکا یہ تھا کہ وہ باہم ندا کرتے تھے یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل
یعنی اے نصرت خدا نازل ہو اور ایک جماعت مسلمانون کی متصل دروازون شہر کے قتل ہوئی اور اُسگھڑی بھی ایسی زور
کی لڑائی ہوئی کہ تلوارین جو ڈھالون پر پڑتی تھین تو وہ جیسے صدائے رعد سنائی دیتی تھی اور تلوارونکی چمک جسطرح
بجلی کوندتی تھی اور سنان نیزون کی جھلک گویا تارے چمکتے تھے آخر اُسوقت مسلمانون نے رومیون کو گھیر لیا تھا اور
لبلوس اپنی قوم کو طیش وتیہ دلاتا تھا اور کبھی تو وہ باب مقدس کے نزدیک جاتا تھا اور کبھی باب توما پر اپنی قوم کی
جماعت پاس پہونچتا تھا یہان تک کہ وہ سب بھی اندرون شہر داخل ہو گئے اور باہر کوئی باقی نہین رہا مگر جو کوئی قسمت کھو
اپنی جماعت سے متفرق ہو گیا یا وہ جسکو اُسکے گھوڑے نے گرادیا اور ساری رات طلوع فجر تک یہی نوبت رہی آخر وہ لوگ
شہر پناہ کی دیوارون او فصیلون پر چڑھکر ناقوس وقرنے بجانے اور نرسنگے پھونکنے لگے اور پھاٹک مضبوطی سے بند کردیے
اور قفل لگادیے پھر جس وقت صبح ہو گئی تو مسلمانون نے پہلے نماز صبح ادا کی پھر جائے معرکہ پر آکر تفحص کیا کہ ہم مین سے
کون کون اور کتنے کام آئے ہین آخر پانسو بیس لغشین شہیدون کی شمار مین آئین رحمہم اللہ علیہم راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا

شہادت جعفر بن عقیل، علی بن عقیل و زید بن زیادہ رضی اللہ عنہم

شعار وہ کلمہ ہے جس سے جنگ کے وقت اپنے لوگوں کو پہچانیں اور جس سے اپنے بیگانے کی شناخت ہو سرتاج

پھر جسوقت مسلمانون نے یہ حال دیکھا بہت شدت سے بکا کرنے لگے اور امیر ہاشم سب سے زیادہ تر محزون و مغموم تھے خصوص اُن لوگون کے لیے جو اُنکے زیر علم شہید ہوئے اور شہیدون میں اکثر اعیان قریش و اولاد ہاشم و اولاد مطلب اور اشراف بنی نوفل و بنی عبد شمس تھے اور جسوقت مسلم بن عقیل نے جعفر اور علی اپنے بھائیون کا حال دیکھا اور عبد اللہ بن جعفر نے اپنے پدر بزرگوار کو اور فضل بن عباس و دیگر اولاد بنی ہاشم نے اپنے عم زادون کو دیکھا تو اپنے گھوڑون سے اُتر کر اپنی اپنی آغوش مین لیکر خوب روئے اور اُنکے مصائب پر استرجاع کیا یعنی کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اور اُسوقت ہاشم بن عتبہ نے یہ اشعار پڑھے شعر یا عین ابکی لا تملی من البکاء ۞ وتذرفی دموعا مثل سائب الغمام ۞ وابکی علی السادات من نسل ہاشم ۞ ومن عصبۃ المختار خیر الانام ۞ وابکی علی اللیث الہمام من عمہ ۞ جعفر المشکور لیث ہمام ۞ وابکی علی الشہداء لا تغفلی ۞ ما لاح برق او ترنم حمام ۞ فلا لقی البطلوس خیرا ولا ۞ ابناؤہ اعنی التقلیب اللئام ۞ لنأخذن الثار یا قومنا ۞ بطعن خطی وحد حسام ۞ یعنی اے آنکھ گریہ کر اور تا ہمیشہ گریہ کرنے مین اور اشکباری کر مثل ترشح ابر کے اور گریہ کر اُن سادات پر جو نسل ہاشم اور نسب احمد مختار خیر الانام سے تھے اور بکا کر اوپر اُس شیر بزرگ کے جو پسر عم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ جعفر ہے جسکی سعی مشکور ہے یعنی خدا کا وہ شیر بزرگ ہے اور اے آنکھ بکا کر شہیدون پر اور اسمین غفلت نکر اور رویا کر جبتک برق تابان ہو اور فاختہ و کبوتر شاخ نشیمن پر ترنم گو یا ہین خیر و فلاح سے ملاقات نصیب نہو بطلوس کو اور اُسکے لشکریان صلیب پرست اور لئیم کو اے قوم ہماری یعنی ای غازیو البتہ شہیدون کے ہم ضرور عوض خون کا لینگے بضربات سنان خطی کے اور تیزی تیغ یعنی تیغ تیز سے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بعد ازان مسلمانون نے شہیدون کو دفن کیا رحمہم اللہ و بعد ازان امیر ہاشم نے سائر امرا کو ہر ایک باب پر متفرق کر دیا چنانچہ امیر ہاشم مع سادات بنی ہاشم وغیرہ مثل یزید بن ابی سفیان و ولید اور انکا بھائی محمد اور اسامۃ بن زید وابو ایوب الانصاری و فضالۃ بن عبید و اوس بن حذیفہ و عمرو بن حصین و رافع بن خدیج وابو دجانہ و جابر بن عبد اللہ اور دیگر امرا مقابلے مین نازل ہوئے اور قعقاع بن عمرو التمیمی و مسیب بن نجبۃ الفزاری وغیرہ دیگر امرا مع دو ہزار سوار کے باب الجبل پر اُترے اور مغیرہ بن شعبہ و ابو لبابہ و مہلب الطائی و مثل انکے دیگر اکابر یا دو ہزار سوار باب توما پر ٹھہرے اور اُدھر اُس قوم نے آلات حرب بالاے حصار تعبیہ کیا اور ساز و سامان جنگی کو فصیلون پر ترتیب دیا اور مدت قریب یکماہ طرفین سے جنگ مین توقف رہا کہ نہ وہ اپنے لڑتے تھے نہ یہ اُنکو چھیڑتے تھے مگر بطلوس ہر روز اُس گھوڑے پر جسکا ذکر سابق گذرا ہے سوار ہو کر اور زرہ حربی پہنکر اُس گھوڑے کو بالاے سور یعنی فصیل پر چڑھا لیجاتا تھا اور پھرا کرتا تھا اور اُسکے گرد آگے پیچھے جماعت پیادون کی ہوتی تھی اور اُن سب کے ہاتھون مین شمشیر

وحربہ سنان وگرزگران اور تیر و تیر و کمان رہا کرتے تھے اور چوڑائی فصیل کی اتنی تھی کہ اسپر دو گھوڑے ساتھ اور دو [illegible]
سوار برابر برابر آسانی کمال چلے جاتے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ماجرا تو اس قوم کا تھا اور وہان خالد
بن الولید نے جو کہ عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر کو طرف صعید و فیوم کے بھیجا تھا جیسا ذکر اسکا ہو چکا ہے
چنانچہ درمیان اہل اسلام اور اہل فیوم کے جو وقعات و جو واقع ہوئے تھے اسکے ذکر کو یہان بخیال طول
کلام مختصر کر دیا اسلیے کہ وہ مقصود جیسے یہ اس کتاب یعنی اس باب کا ہے وہ ذکر فتح بہنسا او راسکے واقعات ہین
لیکن بہ نسبت اہل صعید قوم کے جب عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر مع لشکر شہر فیوم پر پہونچے تو وہان
ایام محاصرہ کیا یہانتک کہ وہ بکثرت زیادہ فتح ہو گیا تب وہان سے اموال وغنائم لیکر بہنسا کے پاس واپس آئے
اور وہ قوم یہ بغیر تھے جیسا سابقا ہم ذکر کر چکے ہین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ماجرا تو عبدالرحمن و عبداللہ
کا تھا نسبت اہل فیوم کے و آنا ابوذر غفاری و ابوہریرۃ الدوسی و ذوالکلاع الحمیری و مالک اشتر النخعی اسپر مقرون تھے
جب ایک قوم کی گردنین مارین جیسا ہمنے ذکر کیا ہو اور بعد ازان ایسے قتال شدید واقع ہوئی اور بعدازان سے محاصرہ
قلعہ کا کیے ہوئے ہین جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی قیس بن مالک نے کہ
منصور بن یمانی نے کہ اوس حال سے جو صحابہ مالک اشتر میں سے تھے انھون نے کہا کہ جس وقت ہم قلعہ کا محاصرہ
کیے ہوئے تھے اور شیبر وہ لوگ ہمپر چڑھائی کر چکے تھے ناگاہ ایک شب چہاردہ کو کہ چاندنی کھلی تھی وقت سحر ایک غبار نظر آیا
پھر گھوڑے دکھائی دیے اور باگون کی جھنکار سنائی دی تو فوراً ہم بھی اپنے گھوڑون پر زین باندھکر سوار ہوئے تب تک صبح روشن
ہو گئی اس وقت جب صاحب نظر پڑے اور نیزہ ہر صاحب یعنی ہر صاحب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ بطریق ذات الاعمدہ
حصار ستونون والا و بطریق قلعہ ذات الابراج یعنی قلعہ بہت برجون والا جب انکے پاس نامہ بطلیوس کا پہونچا تو ان لوگون نے
بذات خود وہا واسطے امداد و کمک کے تیاری کی اور اپنا اپنا لشکر آراستہ کیا اور اپنے اپنے گرد و نواح کے لوگون کو اعنات روم
و نصاری سے جمع کر کے اول شب سے روانہ ہوئے اسلیے کہ عرب سے اندیشہ رکھتے تھے چنانچہ ہنوز صبح روشن ہونی تھی
کہ بحاذی قلعہ آ پہونچے مگر دریا سے نیل حائل تھا اور وہ اول زیادتی و طغیانی پر تھا یعنی شروع چڑھاؤ او رہیاں یہ
تھا اور یہ حال تھا کہ مسلمانون نے گھاٹ روک لیے تھے اور پلون پر بھی جو نہر یوسفی پر تھے قبضہ کر لیا تھا مگر وہ
لوگ انکو قطع کر کے اتر آئے یہان تک کہ قلعہ پر پہونچے اور مسلمانون کو کچھ خبر انکی نہ تھی مگر یہ کہ ان لوگون نے
پہونچکر ان پر ہجوم کیا اور طرف باب شرقی کے جو آئے تو وہان اسیر زیاد اور انکے اصحاب کو پایا۔ اسوقت مالک
اشتر نے کہا اے سہادران عرب دریا کو اپنے پس پشت کر کے دشمنون سے مقابلہ کرو اور اپنے خالق سے استعانت و استمداد
کرو یہ حال تو مسلمانون کا تھا اور ادھر رومیون نے للکارنا شروع کیا اور اپنی زبان مین غلطہ و غلغلہ اور بدزبانی
کرتے تھے اور اہل قلعہ طبل و دہل بجاتے تھے اور ناقوس و قرنے پھونکتے تھے او ربرابر اسی طرح مسلمانون کے مقابلے پر

شہید ہونا امیر زیاد کا

آمادہ تھے ناگاہ وہ غول رومیوں کا جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جانب بحر سے آیا اور وہ قریب تین ہزار کے تھے
اور امیر زیاد بتعداد قریب دو سو اصحاب کے تھے آخر انھون نے انکو اندر نرغہ کیا اور انھون نے اسوقت صبر جوانمردانہ
کیا آخر امیر زیاد اس معرکہ مین شہید ہوئے رحمہ اللہ اور انکے ساتھ ایک جماعت مسلمانون کی بھی درجہ شہادت پر
فائز ہوئی اور باقیون نے بقتال شدید صبر و استقلال مردون کا کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر یہ حال ان مسلمانون
نے سنا جو والی شہر مین محاصرہ کیے ہوئے تھے تو وہ جانب شرقی کے آپہونچے اور یہان آکر یہ دیکھا کہ تلوارین کھنچی ہین
اور نیزے نشان بلند ہین اور ایک جماعت مسلمانون کی قتل کی ہوئی لب بحر پڑی ہے اور وہ چالیس لاشین ہین اسوقت
مسلمانون نے ایک نعرہ مارا اور بقیہ اصحاب زیاد کو پکارا تو ان لوگون نے کہ ت اجب جانب شرقی سے
کہ وہین گھرے ہوئے تھے جواب دیا کہ تم نہین جانتے ہمارے ساتھ ان دشمنون نے کیا کیا ہو اسوقت قعقاع نے
اپنا گھوڑا بحر مین ڈال دیا اور یہ کلمات زبان پر جاری تھے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اِنَّنَا اَفْضَلُ
مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ عِنْدَکَ وَقَدْ فَرَقْتَ لَھُمُ الْبَحْرَ یعنی مین ابتداء امر کرتا ہون بنام خدا اور اوپر برکت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے اے پروردگار تو بہتر جانتا ہو کہ ہم لوگ تیرے نزدیک بنی اسرائیل سے افضل ہین حال آنکہ
تو نے انکے لیے دریا کو پھاڑ دیا یعنی اسمین راہین بنا دین یہ کہکر انھون نے اپنے گھوڑے کو دریا مین بڑھایا تو انکے
سم بھی تر نہوئے اور طرف قلعہ کے اتر گئے اور وہ قلعہ دریا سے متصل تھا پھر انکے پیچھے دو ہزار سوارون نے اپنے گھوڑے
دریا مین ڈالدیے یہان تک تبر شرقی یعنی مشرق طرف خشکی مین جاکر قتال شدید برپا کی اور ہم جس وقت اسی شدت
قتال مین مشغول تھے کہ ناگاہ ایک غبار اٹھا اور ہزار سوار نظر آئے اور افسر انکے رفاعہ بن زہیر المحاربی تھے اور یہ اصحاب
قیس بن الحارث سے تھے اور یہ لوگ اس بلد مین تھے جسکا نام بردوہ تھا اور وہان کے باشندون سے مصالحت
اٹھین معاہدین مین سے ایک شخص نے آکر ان اصحاب کو خبر دی تھی کہ اہل طحا ذات الاعمدہ و صاحب قلعہ ذات الابراج
ازبراے قتال مسلمین روانہ ہوے ہین اور یہ بھی خبر دی کہ درمیان انکے اور تمھارے اصحاب کے فقط دریا بیچ ہے یہ سنکے یہ
اصحاب پاس امیر قیس بن الحارث کے آئے اور بعد عرض حال رخصت ہوکر براے امداد روانہ ہوئے یہان تک کہ عین جنگ
مین جس وقت قعقاع قتال کر رہے تھے آپہونچے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا جب ان لوگون نے اپنی قوم کو دیکھا تو تکبیر کی اور
انھون نے بھی بعید تہلیل و تکبیر و بنداے درود و سلام اوپر بشیر و نذیر کے جواب دیا بعد ازان سب نے ملکر دشمنون پر حملہ کیا
اسوقت مقاتلہ عظیم برپا ہوا اور اسگھڑی فضل بن عباس و زیاد بن ابی سفیان و مسلم بن عقیل ان لوگون کے ساتھ تھے
جنھون نے جانب پشت شرقی کے دوڑ ماری تھی چنانچہ قعقاع نے اوپر بطریق ذات الابراج کے یورش کرکے اسکو قتل کیا اور
فضل بن عباس نے بطریق طحا ذات الاعمدہ پر حملہ کرکے تہ تیغ کیا اور زیاد بن ابی سفیان نے بھی ایک بطریق عظیم کو دوڑ کر مار لیا
پھر جس وقت رومیون نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہوئے اور فرار پر قرار پکڑا چنانچہ انکی ایک جماعت کثیر جو بھاگی اور مسلمانون نے پیچھا کیا

کہ انکو دریا آب بہاکر لے گئے تو تین سو مردم کثیر ڈوب گئے اور قریب تین ہزار آدمی گرفتار ہوئے پھر انکو طرف سور
شہر پناہ قریب فصیل کے لاکر انکی گردنیں ماریں اور انکا مارا جانا بطلیوس اور اسکے اصحاب دیکھ رہے تھے اور وہیں امیر زیاد
بھی جانب بحر زیر دیوار قلعہ دفن ہوئے وبعد ازان اہل اسلام وہان سے پھرے اور ایک جسر چوبی یعنی کاٹھ کا
پل اس شہر پر قائم کیا اور اسوقت بالاے حصار سے انکے سرون پر پتھرون کی مار تھی مگر وہ کچھ پروا نکرتے تھے یہانتک
کہ یہ سب مسلمان بجانب غربی دوڑ پڑے مگر حصار استوار تھا کہ اسکے دروازے مضبوطی سے بند تھے اور کسی طرف سے رستہ
نہ تھی تب مسلمانون نے شہر بہنسا کے گرد قیام کیا یہانتک کہ دو مہینے اسکا محاصرہ رکھا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور اس
شہر کا ایک باب السر یعنی ایک خفیہ دروازہ تھا اور وہ ایک ایسی راہ تھی زمین کے نیچے نیچے زیر باب الجبل ایک میل کے طول سے
بطور سرنگ کے نکلی تھی جو کوئی اسکو دیکھتا تھا تو یہ جانتا تھا کہ وہ ایک غار ہے یا پہاڑی کی کوئی گھاٹی یا کسی ندی کی
گھاٹی ہے اور اسی راہ سے جاسوس نکلا کرتے تھے اور اسی طرف سے لوگ رسد غلہ وغیرہ پوشیدہ وقت شب مین لاتے تھے
اور وہ رستہ اتنا کشادہ تھا کہ سوار اپنے گھوڑے سے اتر کر باگ پکڑے ہوئے سرنگ سے باہر نکل آتا تھا اور اسی کے
سبب اہل حصار محاصرے سے عاجز نہ تھے کیونکہ جب انکو کسی امر مہم کی احتیاج ہوتی تھی تو جو شخص جسپر انکا وثوق و اعتماد
ہوتا تھا اسی درہ سے نکلتا تھا اور اسمین لوگون کو [illegible] اس باب کا مختار تھا
وہ ادھر سے نکلا کرتا تھا اور [illegible] نے اس درہ کو [illegible] اسواسطے ہنگام محاصرہ
بنایا تھا کہ اسی راہ سے آمد و شد جاسوسون کی رہتی تھی [illegible]
ارض فیوم پر فتح پائی تھی تو وہان سے غلہ وغیرہ اقسام انگور و عسل [illegible] آیا کرتا تھا اور اسی طرح
دجلۃ البحری سے بھی یہ سب چیزین آتی تھین کیونکہ خالد نے یہان لشکر اسلام میں خبر فتح فیوم و دجلۃ البحری کی کہلا بھیجی
تو اہل اسلام بعد رفع خطر کے لوگون کو بھیجکر حدود فیوم وغیرہ سے جن چیزون کی ضرورت ہوتی تھی منگوایا کرتے تھے چنانچہ
امیر غانم نے مقام محاصرہ سے امیر سیاس بن حازم کو اسوقت رسالی کا کیا اور دو سو سوار اور شتران و اشتران بار برداری کے
واسطے غلہ وغیرہ لانے کے ہمراہ انکے کرکے روانہ کیا یہانتک کہ یہ لوگ فیوم میں پہونچے اور وہان بجانب امیر خالد
کے [illegible] برائے گفتگوے خرید و فروخت مقرر تھا پھر جب سیاس مع اپنے ہمراہیون کے وہان داخل ہوے تو اونٹون
اور خچرون کا بوجھ لدواکر ارادہ مراجعت کا طرف ارض بہنسا کے کیا یعنی اپنے محاصرہ کی طرف پھرے یہانتک کہ قریب اس کے
پہونچے جو [illegible] کو وہ واقع تھا لیکن ماجرا تو ان لوگون کا تھا اور ادھر بطلیوس کے پاس جاسوسون نے یہ خبر گذرانی کہ
اس تقریب سے گروہ مسلمانون کا قریب در دارد ہے یہ سنتے ہی بطلیوس نے ایک بطریق کو جو منجملہ اصحاب السر کے یعنی
برابر تخت پر اسکا ہمنشین تھا اور اسکا نام میخائیل بن بطرس تھا اور وہ شجاعت و براعت میں مشہور تھا اسکو طلب کرکے حکم کیا
کہ ہزار سوار رومی اپنے ہمراہ لیکر فیوم کے رستے پر جاوے اور دیر میں مسلمانون کی گھات پر کمین نشین رہے بعد ازان

ذکر معرکہ باب السر

سرگذشت شہر بہنسا

سبب [illegible]

وقت موقع کمینگاہ سے نکل کر اُنپر چھاپہ مارے غرضکہ میخائیل بھی سُرنگ سے تاریکی شب مین باہر نکلا اور اُسکے ہمراہی
بھی ایک ایک کے آگے پیچھے ہو کر نکل آئے اور راہی ہوئے یہانتک کہ اُوس دیر تک پہونچے اور وہان کمینگاہ
مین پوشیدہ بیٹھ رہے پھر جب مسلمانون کو دیکھا تو یکبارگی اُنپر نکل پڑے تا آنکہ دونون جماعتین گتھ گئین
اور فریقین مین تلوارین چلنے لگین اُسوقت مسلمانون نے بڑی شدت سے قتال کی راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا مجھسے نقل روایت کی ابو محمد العبیدری نے بواسطہ ابو العلاء المحاربی کے شدادین اوس سے کہ وہ ہمراہ سیاس کے
موجود تھے سو انھون نے کہا کہ جب دونون جماعت مقابل ہوئین اور دشمنون نے ہمین گھیر لیا اور ہمکو یقین ہوا کہ
یہان حشر بپا ہوا چاہتا ہے اور ہمنے اپنے تئین آمادہ مرگ کیا تو اُسوقت امیر سیاس نے اپنا علم اپنے فرزند مطیع کو
سپرد کر کے خود سرگرم قتال ہوئے یہانتک کہ شہید ہوے اور بعد اُسکے مازن نے قتال کی وہ بھی شہید ہو گئے
پھر تھوڑی دیر مین مسلمانون مین سے قریب سو سوار کے کام آئے اور باقی ہم سب اسیر ہو گئے اتفاقاً درمیان ہم لوگون
کے عبد اللہ بن قیس الجہنی بھی تھے اور وہ منجملہ سعاۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنی ہیکون مین سے تھے سو انھون نے
جس وقت ایسا حال دیکھا تو اُس ہنگامہ مین وہ نکلے اور مانند باد تند کے وہان سے اُڑے اور باعتبار تیزی رفتار
سیر کا یہ تھا کہ ہو لہذا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے حق مین اور عمرو بن اُمیۃ الضمری کے لیے دعائے برکت و قوت رفتار
کی تھی چنانچہ یہ دونون تیز گامی اور شتاب روی مین ایسے چالاک تھے کہ اسپان تیز پرواز و تازیان صبا رفتار ان دونون کی
چال کو نہ پہونچتے تھے الغرض عبد اللہ بن قیس فوراً وہان سے چلے اور جلد تر لشکر پر وارد ہوئے اور بصیحہ فریاد پکار کر
کہا النفیر النفیر ارکبوا یا مسلمین یعنی اے مسلمانون کوچ کرو کوچ کرو سوار ہو یہ سنتے ہی سوارون نے جھپٹ کر اوس سے
استفسار حال کیا تو اُسنے سارا ماجرا بیان کیا اُسوقت فوراً مسلمان اپنے گھوڑون پہ زین باندھکر سوار ہو بیٹھے اور
ہر ایک یہی کہتا تھا کہ پہلے مین ہی جاتا ہون اسوقت امیر غانم نے عبد اللہ بن جعفر الطیار بن ابی طالب کو بلایا اور ہزار سوار
صحابہ جرار سے انکے ہمراہ کر کے روانہ کیا اور یہ لوگ اول شب سے چلے اور ایک شخص معاہدین یعنی ذمیون مین سے راہبری
کے لیے انکے ہمراہ تھا تا آنکہ یہ لوگ قریب ایک قریہ کے پہونچے جو کنارے کوہ کے واقع تھا تو وہان یہ سب کمینگاہ مین
بیٹھے پھر جس وقت پہر رات گذری تو یکایک صدائے سم اسپان گوش زد ہوئی یہ سنتے ہی گھوڑون پر سوار ہوئے اور
اُسیدم گروہ رومیون کا بھی سامنے نمودار ہوا اور اُنکے ساتھ وہ سب قیدی بھی رسیون مین جکڑے ہوئے گھوڑون کی
پیٹھون سے بندھے تھے اور چاندنی رات تھی اسوقت مسلمانون نے صدائے تہلیل و تکبیر و ندائے صلوۃ و سلام اور شور بڑی
بلند کی اور قتال شدید برپا کی اُسدم عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا اے مسلمانون کیا ہر ایک تم مین اپنے
خصم سے عاجز ہے یہ سنتے ہی سارے امرا اور ادا کا بردل توڑ کر سرگرم وغا ہوئے یہانتک کہ بہتون کو قتل کیا اور کتنون کو اسیر کر لیا
اور عبد اللہ بن جعفر او بن بطریق مقدم الجیش یعنی میخائیل پر حملہ آور ہوئے اور وہ زرہ پوش و خود بسر تھا آخر اُسکے سینے پر نیزہ خطی سے

ایک ایسی ضرب شمشیر باشمشیر لگائی کہ سنان اسکی پشت پر سے نمایان ہوئی اور فوراً روح اسکی جہنم کو روان ہوئی پھر جب باقی رومیون نے یہ حال دیکھا تو گریزان ہوئے اور اہل اسلام انکے تعاقب مین گرم عنان اور انکو قتل و اسیر اور غارت کرتے ہوئے شتابان تھے تا آنکہ صبح ہوتے ہوتے تقریباً پانسو رومیون کو قتل کر ڈالا اور باقیون کو گرفتار کیا اور مسلمان قیدیون کو چھڑا لیا اور رومیون کا مال اور انکے گھوڑے اور رخت و سلاح غنیمت مین لیا بعد ازان عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے رومی قیدیون کو بحراست پانسو سوار صحابہ کے وہین قریب ایک قریہ کے چھوڑ کر حکم کیا کہ تم لوگ یہان سے حرکت نہ کرو جب تک کہ مین تمھارے پاس واپس آؤن اور اس جماعت پر عبد اللہ بن معقل کو افسر کیا اور خود وہان سے مع ایک جماعت روانہ ہوکر اُس قتل گاہ مین آئے جہان امیر سیاس اور انکے اصحاب شہید ہوئے تھے اور نعشین شہیدون کی دیکھین کہ انکے گرد نصارے ذمیون مین سے مجتمع اور روتے مین اور بقسم بیان کرتے ہین کہ ہمکو اس امر کی خبر نہ تھی تب عبد اللہ بن جعفر مع اپنے اصحاب کے گھوڑون سے اُترے اور ان شہدائے شہدا کو دفن کیا بعد ازان اپنا زاد توشہ نکالکر ناشتا کیا اور وہان سے پھر اپنے اصحاب کے پاس پہونچے تب عبد اللہ بن جعفر نے سر سنجابیل کا اور اسکے ہمراہی کے مقتولون کے سر کٹوا کر نیزون پر اپنے آگے آگے کیے اور انکے گھوڑے کوتل کرنیے اور غلہ وغیرہ اقسام حس و روغنہائے زیت وکنجد لدوا لیا اور قیدیون کو ہمراہ لیکر وہان سے روانہ ہوئے یہانتک کہ اپنے لشکر مین آملے اور نعرہ تہلیل و تکبیر کا اور غلغلہ درود و سلام کا اوپر خیر الانام کے بلند کیا اور مسلمانان لشکر نے بھی جواب مین انھین کلمات طیبات کا اعلان کیا تا آنکہ جلد تر لشکر آ پہونچا اور رومی بالائے حصار سے دیکھتے تھے کہ کیا ماجرا ہے پھر جب اُنھون نے سرون کو نیزون کے سرون پر دیکھا اور سر سنجابیل کا آگے آگے تھا تو اُنپر نہایت شاق و دشوار گذرا کہ اُن سب نے طمانچون سے اپنے مُنھ پیٹ لیے اور لطلوس کے پاس جاکر اس سانحے کی خبر دی اُسکو کمال صدمہ و قلق ہوا پھر وہ اپنا گھوڑا طلب کرکے سوار ہوا اور فصیل پر چڑھ گیا اور مسلمانون پر مشرف ہوا آخر جب یہ حال نظر آیا تو سخت غمگین و حزین ہوکر کہنے لگا کہ یہ بلا کے لوگ ہین انسان نہین بلکہ جن ہین اور جب مسلمانون نے لطلوس کو سامنے دیکھا تو امیر تمام نے سے جاکر خبر دی وہ مع امراد سوار ہوے اور وہان جو ایک ٹیلہ بلند مقابل باب قندوس کے واقع تھا اُسپر چڑھ گئے اور قیدیون کو بلوا کر اُنپر عرض اسلام کیا پھر جب اُنھون نے انکار کیا تو حکم انکی گردن زنی کا ہوا اور رومی یہ حال سامنے سے دیکھ رہے تھے اُسوقت لطلوس بشدت سے غیظ و غضب مین آیا اور سخت مغموم و محزون ہوا بعد ازان لطلوس نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اس باب مین جو اہل اسلام کر رہے ہین اب کیا کرنا چاہیے اور خود اُسنے ارادہ کیا کہ بنفسہ خروج کرکے مسلمانو پر حملہ کرے اسوقت اُسکے پاس ایک بطریق آیا اُسکا نام کراکر اور وہ بڑا شہسوار تھا اُسنے کہا اے بادشاہ مین آپ کے بدلے اس خصم کو کافی ہون اور مین ان لوگون پر حملہ کرونگا اور انکو خاک مین ملا دونگا اور

اور کیا عجب ہی کہ مین اس مقصد کو پہونچون اور مین اپنے ساتھ ایک جماعت ولاوروں کی چاہتا ہون اقلیوس نے کہا
جو کچھ اور جسکو تو چاہے ساتھ لے تب اُسنے دس بطریقون کو انتخاب کر لیا کہ ہر بطریق کے زیر حکم ہزار ہزار سوار تھے
پھر وہ سب بطریق اپنے کنیسہ عبادتگاہ مین گئے اور وہان سے انجیل کو اپنے سامنے کھولے ہوئے باب تلوما تک
آئے اور بطلوس سبکو تحریص و تاکید کرتا تھا کہ جس حال مین کہ وہ غافل ہین تم اُنپر یورش و غرغہ کر کے جا پڑو بعد ازان
اُسنے نگہبانون اور دربانون کو حکم دیا کہ پھاٹک کھول دو اور وہ دروازہ قندوس تھا اور اُسپر ہزار آدمی چوکی دار
مقرر تھے دراس باب کے تین برج تھے اور درمیان دو برجون کے ایک ایک پھاٹک تھا اور منظر و جھانکیان
بنی تھین چنانچہ یہ لوگ مستعد ہو کر باہر نکلے اور اہل اسلام غفلت مین تھے اور جو کچھ اُس قوم نے تدبیر کی تھی اُس سے
غافل تھے اور نہین جانتے تھے کہ دشمنون کا کیا ارادہ ہی اور اس شب کو مسلمانون کی حراست بر جانب باب
قندوس کے زائد بن ثابت تھے اور عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن معقل و براء بن عازب و مالک اشتر و
ذوالکلاع الحمیری تھے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی عوف بن سعد نے بواسطہ سعد بن طارق الثقفی
والد یزید کی مالک اشتر سے اُنھون نے کہا ایک رات جس وقت ہم بیدار تھے اور اکثر مردم اپنے بسترون اور خوابگاہون
مین شدت سرما سے جامہ پیچیدہ اوڑھے لیٹے غافل سو رہے تھے اور ہتھیار اُنکے کھولے ہوئے رکھے تھے اور مسلمانون مین سے
بعضے اپنا ورد و ظیفہ پڑھ رہے تھے اور بعضے نماز مین مشغول تھے ناگاہ ہمنے دیکھا کہ دفعۃً دروازہ کھلا اور اندر سے
مردم قدآور دتنا ور باہر نکلے اور اُنکے ہاتھون مین شمعین و فانوسین روشن تھین اور اُنھون نے لشکر پر حملہ کیا
اُسوقت ہمکو جو یہ حال معلوم ہوا تو ہمنے شور کرنا اور چیخ مارنا شروع کیا کہ ای مسلمانون بیدار و ہوشیار ہو کہ دشمنون نے
غدر و غرغہ کیا ہی جب مسلمانون نے ہمارا غل سُنا تو خواب سے چونک پڑے اور اپنے بسترون سے اُٹھ دوڑے اور شیرون کی
طرح جست کر کے کوئی تو اپنی تلوار اُٹھانے لگا کوئی اپنا بھالا سنبھالنے لگا کوئی برہنہ تھا اُسکو کپڑا پہننا مشکل پڑ گیا کوئی
کمر چادر سے باندھتا تھا اور کوئی فقط ایک پیراہن پہنے ہوئے دوڑا غرضکہ یہ لوگ دشمنون مین اسی حالت سے گھس گئے
اور باقی اہل اسلام جو ہنوز ہوشیار نہوئے تھے اُنپر وہ بطریق کر اکر ایک غول لیکر مسلط ہو گیا اور وہ سب تلوار مارنے
لگے پھر جو مسلمان جاگا اُسنے اپنے سر پر تلوار دیکھی اور کسی کا ہاتھ اوڑ گیا کسی کے بازو کٹ گئے کسی کے سینے مین برچھی
لگی کسی کا سر جدا ہو گیا اُسوقت بڑا غل شور مچا اور بلائے عظیم کا سامنا ہوا اور کثرت سے لوگ قتل ہوئے اور اُس آن
وہ دشمن خدا اکر اکر پیراہن سرخ زرین زربافتہ پہنے تھا کہ وہ بالاے زرہ سے چمکتا ہوا نظر آتا تھا اور اسکے سر پر خود تھا
اُسمین جواہر جڑے تھے کہ مانند تارون کے چمکتے تھے اور وہ اونٹ کی طرح بلبلاتا اور اپنی زبان مین لاف زنی کرتا تھا
اور اُسکے پیچھے ایک جماعت تھی اور جو لوگ فصیلون پر تھے وہ اوپر سے اپنی زبان اور اپنے شعار[1] مین شور غل مچاتے تھے
اور طبل و دہل بجاتے تھے اور قرنے و نرسنگے پھونکتے تھے اور بالاے سُور یعنی فصیلون پر اتنی مشعلین و شمعین روشن کی تھین کہ

[1] شعار کلمات خفیہ جو ہر قوم اپنے درمیان بطور اصطلاح قرار دیتے ہین اور وقت اوقات ضرورت اُسکو زبان پر لاتی ہیں تاکہ وقت ہنگام ہنگامہ معلوم ہو کہ ہمارے قوم کی ہی کوئی

کہ رات کا دن ہو گیا تھا یہ سامان تو دشمنون کا تھا اور ادھر امرا صاحبان صولت و شجاعت تیار و آمادہ ہو گئے اور
شمشیر علم کیے ہوئے اپنے گھوڑون پر سوار ہو بیٹھے مگر یہ حال تھا کہ بعضے تو گھوڑون کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور بعضے
زین پر بے لگام سوار ہوئے اور بعضے پاپیادہ دوڑ پڑے اُسوقت فضل بن عباس اور اُنکے پسر عم فضل بن ابی لیث
و عبد اللہ بن جعفر و زیاد بن ابی سفیان و قعقاع بن عمرو التمیمی مسیب بن نجبۃ الفزاری اور مغیرہ و مسلم و ابوذر الغفاری
و ابو دجانہ و ابو امامہ و غفار بن عقبہ و ابو زید العقیلی اور مثل ان ابرار بزرگوار کے حق تعالی انکے حسنات کو متیزود کرے
انھون نے بڑی جانفشانی و عرقریزی سے سخت معرکہ آرائی کی اور مبتلاے بلاے عظیم ہوئے اور ایک جماعت
مسلمانون کی کام آئی اور بہت سے زخمی ہوئے اور وہ لوگ جنھون نے مسلمانون پر شروع جنگ مین ہجوم
و نرغہ کیا تھا انمین سے ایک جماعت دو صد ہشتاد آدمی مارے گئے اور ہنگامہ قتال شدید گرم تھا اُسوقت فضل
بن عباس نے اُس بطریق کرارکی طرف بڑھکر ایسی ضربت سیف اُسکے دونون شانے پر ماری کہ نوک تلوار کی بائین
شانے سے چمکتی نظر آئی تب وہ زمین پر گرا اور اپنے خون مین لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور بعد فضل بن عباس
اُنکے پسر عم عبد اللہ بن جعفر نے ایک اور بطریق پر حملہ کرکے اُسکو قتل کیا اور اس ہنگامے کو تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ناگاہ
دیگر امرا جرار جو دیگر دروازون پر محاصرہ رکھتے تھے بجاے خود ہا اپنے اپنے معتمد کو مامور کرکے اپنی اپنی جماعت سے
آپہونچے اور مشرکون پر حملہ منکر و نرغۂ فاحش کرکے ایک مقتل عظیم قتل کیا جو وہ سب تین ہزار رومی و نصرانی تمام
مین آئے تھے پھر جب رومیون نے یہ حال تباہ دیکھا تو بجانب باب لسپا ہوئے اور مسلمانون نے حتی الباب
اُنکا تعاقب کیا اُسوقت ایک اور ہجوم غفیر رومیون کا براے حمایت فراریون کے اندر سے نکلا اور بچا لے گئے مگر ان مفرورین
سے مسلمانون نے ایک ہزار دو سو پچاس رومی اسیر کر لیے تھے آخر وہان سے جاے معرکہ پر واپس آئے اور تفحص کرنے لگے
کہ ہم مین سے کون کون اور کتنے کام آئے چنانچہ شمار کیا تو چہار صد و ہشتاد و پنج مرد شہید ہوئے تھے پھر جب مسلمانون نے
یہ سانحہ دیکھا تو اُنپر نہایت شاق و گران گذرا اور شبا شب تعجیل کرکے نعشہاے شہدا کو جمع کیا اور
انکے لباسہاے پرخون مین اُس جگہ دفن کر دیا جو بنام طماسروف تھا اور وہ نزدیک سنگستان و سنگاک
سیلان کے واقع تھا اور ایک ایک قبر مین دو دو تین تین اور کسی مین چار چار پانچ پانچ کو دفن کیا اور ان
شہدا مین جو اہل سابقہ و حفاظ قران تھے اُنکے تئین مدفن مین مقدم کیا اور وہ مقام وہان معروف مقابر شہدا ہے
اور اُسجگہ دعا مستجاب ہوتی ہے یہ امر مجرب ہے کہ اسکو لوگون نے بارہا آزمایا ہے اور جو کوئی وہان بہت و بائین
اور کثرت سے نفلین پڑھتا ہے اور اکثار استغفار کرتا ہے وہ اپنے گناہون سے رستگار ہو جاتا ہے راوی
مصنف کتاب علیہ الرحمہ نے کہا کہ مین نے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدۂ صدق و موثق کے ہے
اور مین نے انھین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو واقع مین واقع ہوئے اور وہ بسند منقول ہین ارباب تواریخ

اور ان محدثون سے جو اصحاب سیر ہین اور انکے ساتھ کلام سے سبیل دوستانہ ہو کہ ایک دوسرے سے مسلسل بحث نہ
کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نقل کئے ہین جو سالک واقعہ ہین مسلک ہوا اور باعث زیادت اسکے ذائق نہین ہو
مگر ایسے صاحب بصیرت و علما و ملوک و سلاطین کے کہ انھین لوگون کے لیے شاید از بسکہ مخصوص ہے اور اس سے انکی
اور کشادگی خاطر ہو اور بغیر اس کے کسی صاحب تواریخ نے تمیز مین ... کتاب ... کا ... اسمین بہت سے
اشغال و آثار ہین اور بہت سے عجائب و انبیا ہین جو بصحت تمام منقول ہین ثقات محدثین سے ... اسمین نشاط
و فرحت ہو واسطے سامعین کے و بعد اس بیان کے رجوع کیا جاتا ہے طرف سیاق روایات و بقیہ حکایات کے۔ واقدی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ہے عبد اللہ بن عبد الواحد داری نے بواسطہ ابن عکرمہ بن نوفل الخزرجی کے
ابو لبابہ بن المنذر سے جو تھا اصحاب رایات یعنی وہ صاحبان نشان مین سے ہین سو انھون نے کہا جب ہم شہدا
کو دفن کر چکے اور اپنے لشکرگاہ اور خیمون کی طرف پھرے ہین تو اسوقت بطلوس نے دروازے قلعے کے بند
کروائے تھا اور قفل ڈلوا دیے تھے اور لوگ اسکے تمام دیوار قلعے یعنی فصیل پر چڑھے تھے آخر جب ہم ہزیمت
یافتہ پھر کر بطلوس کے پاس گئے تو اسپر سخت گران و ناگوار گذرا اور اسکی آنکھون مین جہان تاریک ہوگیا اور جو لوگ
اسکے بطریقون اور جماعتون مین سے قتل ہوئے انکے مارے جانے سے اسکو اندوہ و قلق عظیم ہوا اور جو مصائب
و نوائب مسلمین پر واقع ہوئے تھے انکے سننے سے اپنے دل کو شاد کیا ہوا جبرا تو اس قوم کا تھا اور ادھر حال
صحابہ کا یہ ہوا کہ وہ سب پاس امیر غانم کے مجتمع ہوئے اور جو کچھ مصائب بطلوس نسبت مسلمانون کے گذرا تھا اسکا
تذکرہ ہوا و بعد المشورہ رائے صحابہ اس بات پر متفق ہوئی کہ یہ حال امیر خالد بن الولید کے پاس لکھا جاوے
اور انسے استدعا کیجاوے کہ آپ بنفس نفیس آپ خود آوین اور اپنی جماعت کو ساتھ لاوین چنانچہ یہ نامہ
لکھا گیا بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ غانم بن عیاض الی الامیر خالد بن الولید اعلم
ایہا الامیر اننا فتحنا الشام والعراق والیمن والحجاز ولم نجد فی الترک والروم والفرس والدیلم
العن من هذا الملعون بطریق البهنسا البطلوس ولا اکثر منه غدرا ولا مکرا ولا حیلۃ
وانها مدینۃ آمنۃ بالخیل حصینۃ بالرجال وقد غدر بنا مرارا وقد قتل منا جماعۃ فانجدنا
بنفسک ومن معک من المسلمین والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم یعنی بعد بسم اللہ کے
نامہ ہے بندہ خدا غانم بن عیاض کا بخدمت امیر خالد بن الولید کے واضح ہو کہ اے امیر
ہم لوگون نے ملک شام فتح کیا و نیز عراق و یمن و حجاز ان سبکو فتح کیا مگر ہمنے تمام روم و ترک و
عجم و دیلم مین اس بطریق بہنسا البطلوس سے زیادہ تر لعین کسی کو نپایا اور نہ اس سے زیادہ کسی کو فریب و مکر و
حیلہ سازی مین دیکھا اور یہ ایک ایسا شہر ہے جو استوار ہے باعث کثرت گھوڑون اور سوارون کے اور مستحکم ہے بسبب انبوہ عام مردم کے

[illegible] کشتہ ین کو قتل کیا انشد الناس ہو کہ آپ بذات خاص خود اور
[illegible] زیادہ و اسلام اور رحمت و برکات خدا آپ پر اور جب
[illegible] عبد اللہ بن المنذر کے ہوا وہ اسکو لیکر روانہ ہوے یہانتک کہ پاس امیر خالد کے
پہونچے اور [illegible] عبد اللہ بن منذر نے جا کر سلام کیا اور وہ لفافہ پیش کیا پھر جب خالد نے اسکو پڑھا
اور اسکے مضامین سے مطلع ہوے تو استرجاع کیا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
بعد ازان طرف عبد اللہ کے متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ جا کر امیر غانم سے کہدے کہ امیر خالد مع جماعت عنقریب تمہارے
پاس پہونچتا ہے اور سلام کہیو اور انہیں جو تمہارے ہمراہ ہین مسلمین مہاجرین وانصار سے چنانچہ عبد اللہ دوسرے روز
طرف [illegible] کے پھر آیا اور نامہ امیر خالد کا امیر غانم کو دیا اور [illegible] بعد روانگی عبد اللہ کے امیر خالد نے عبد اللہ
بن زبیر کو طلب کرکے تین سو سوار انکے ہمراہ کیے اور حکم کیا کہ سرزمین حمصا پر جاؤ اور جب تم وہان پہونچو تو پکار کر
تہلیل و تکبیر کہو اور [illegible] پکارو [illegible] اذان کرو پھر جب زبیر روانہ ہوے اور دور نکل گئے تب
امیر خالد نے مقداد بن الاسود [illegible] کو بلایا اور دو سو سوار دونون کے ساتھ کرکے حکم کیا کہ تم لوگ
زبیر کے پیچھے پیچھے چلے جانا اور جبتک وہ وہان داخل ہوں تم داخل نہونا وبعد ازان عبد الرحمان بن ابی بکر اور
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو بلوایا اور دو سو سوار ان دونون کے بھی ساتھ کیے اور حکم کیا کہ روانہ ہو مگر مقداد سے
پیچھے پیچھے جانا وبعد ازان سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو جو صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور عقبہ بن عامر الفہری کو
بلا کر ان دونون کے بھی ہمراہ دو سو سوار کرکے اسی طرح حکم روانگی کا دیا اور امیر خالد اس شب کو وہین مقیم رہے اور
جب صبح ہوئی نماز صبح ادا کرکے روانہ ہوے اور بقیہ مہاجرین وانصار انکے ہمرکاب چلے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا کہ جب زبیر مع اپنے ہمراہیون کے جاتے تھے شہر حمصا کے محاذی پہونچے تو بآواز بلند تکبیر کی اور انکے ساتھ سب
مسلمانون نے تکبیر کی بعد ازان زبیر نے یہ اشعار پڑھے شعر اتیناکم علی خیل عتاق ؛ شبیہ الریح یوم الاستباق ؛
علیہا کل صندید ہمام ؛ شدید الباس یوم الحرب واق ؛ نذل حماتکم بالسمر لما ؛ نجول بہا
مع البیض الرقاق ؛ ونقتل کل کلب کان باغ ؛ علی الاسلام من اہل النفاق ؛ ونحن
حماۃ دین اللہ حقا ؛ نقر بان رب العرش باق ؛ وان محمدا خیر البرایا ؛ رسول اللہ
للعلیا دراق ؛ یعنی اے قوم ہم تمہارے یہان آئے ہین ایسی تیز رو پر سوار ہو کر مانند تندباد کے
روز نبرد کے یعنی روز جنگ ہم انکی طرح آئے ہین اور ان گھوڑون پر ہر ایک سردار بزرگ سوار ہے کہ وہ سخت
ستیز ہین اور روز حرب پشت پناہ ہین ہم ذلیل وخوار کرینگے تمہارے حامیون کو تلوار سے جبکہ ہم ان حامیون کے
ساتھ جولانی کرینگے یعنی جب ہم حملہ کرینگے ساتھ تلوار باریک تیز وصاف کے اور ہم قتل کرینگے ہر ایک سگ کو جو باغی ہو منجملہ

اہل اتفاق سکے اور پیروی مذہب اسلام کے بیشک جماعت اسلام پر ہم اس سگ باغی منافق کو قتل کرینگے اور ہم حامی دین حق نبی
خدا کے کہ وہ دین حق ہی اور ہم اقرار کرتے ہیں جنکی ہم اقرار کرنے والے اور ایمان لانے والے ہیں اس امر پر کہ خداوند
عرش کا ہمیشہ باقی ہے وہ ہمارا معبود محمد بہترین خلائق ہی اور وہ محمد رسول ہی خدا کا اور بہتروں کا بہتر ہی راوی رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا اور جب زبیر مع اپنی جماعت کے وہان پہونچکر بعد تکبیر کے اشعار پڑھتے تھے اسوقت رومی فصیل ابواب پر
چڑھے ہوئے ان لوگوں کو دیکھتے تھے پھر تھوڑی دیر نگذری تھی کہ دفعۃً عبدالرحمان بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہم مع اپنی جماعت کے آپہونچے اور انھون نے تکبیر کی تو سارے مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبدالرحمان بن ابی بکر نے
یہ اشعار پڑھے شعر اَنَا الفَارِسُ المَشہُورُ فِی الوَغَا ＊ اَذِلُّ لِسَیْفِی کُلَّ بَاغٍ وَمُعتَدٍ ＊ وَاَحْمِلُ فِی الاَبْطَالِ حَمْلَۃً مَن لَہُ
اِلَی الاُفَاقِیَۃِ القُصْوٰی اَعْظَمُ مَقصَدٍ ＊ اَنَا بنُ اَبِی بَکْرٍ الَّذِی شَاعَ ذِکْرُہٗ ＊ خَلِیْفَۃُ خَیْرِ المُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ ＊ فَیَا وَیْلَ
مَن عَارَضَ حُسَامِی عُنُقَہٗ ＊ وَیَا وَیْلَ مَن عَاجَلَتہٗ مُہَنَّدِی یعنی مین وہ شہسوار ہون جسکی جنگ مشہور ہی
ہنگام وغا کے مین ذلیل و خوار کرونگا ہر ایک باغی اور حد سے گذرنے والے طاغی کو اور مین حملہ کرونگا
انکے دلاورون مین حملہ کرنا ایسے شخص کا جسکا بزرگ ہی منتہا سے غایت کے مین پسر ابی بکر ہون وہ ایسا تھا
جسکا ذکر شہرۂ آفاق ہی کہ وہ خلیفہ ہی خیر المرسلین محمد کا پس ہلاکی ہی اس شخص کے لیے جسکی گردن میری تلوار
کاٹنے والی ہو اور واسطے ہی اسیر جسکو میری تیغ ہندی ہلاک کریگی اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد عبدالرحمان بن
ابی بکر کے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آئے اور تکبیر کی اور سب مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبداللہ بن عمر
نے یہ اشعار پڑھنا شروع کیا شعر اَتَیْنَا عَلٰی خَیْلٍ عِتَاقٍ وَضُمَّرٍ ＊ بِکُلِّ فَتًی صَقِیْلٍ وَاَسْمَرَ ＊ بِکُلِّ لَیْثٍ بَاغِ الکُمَاۃِ نَفْسَہٗ
یَرَی المَوْتَ فِی الہَیْجَاءِ اَفْخَرَ مَفْخَرٍ ＊ نُذِلُّکُم بِالسَّیْفِ فِی الحَرْبِ وَالقَنَا ＊ وَنَقْتُلُ مِنْکُم کُلَّ بَاغٍ وَمُتَکَبِّرٍ
یعنی ہم آئے ہین اسپان تیز گام و باریک اندام پر یا ناقہ سبکسار پر تمام شمشیر ہانی صاف و آبدار و سنان تابدار
کے اور مترجم کہتا ہی کہ میرے نزدیک تیسرے مصرع مین بجاے لیث کے کمی درست ہی یعنی مرد دلیر کہ مراد شاہ کی
نفس خود ہی یا کماۃ ہی جمع کمی کی یعنی وہ شمشیر و سنان ہاتھ مین اس مرد دلیر یا ان مردان دلاور کے ہی کہ وہ یا ہر ایک انمین کا
راہ خدا مین جانباز ہی وہ موت کو ہنگامہ جنگ مین دیکھکر بڑا فخر کرنے والا ہی فخر کرنے والون کا مین تمکو ذلیل و خوار
کرونگا معرکہ جنگ مین اپنی تلوار اور سنان سے اور مین قتل کرونگا تم مین سے ہر ایک باغی و عہدہ جو و فرومایہ کو راوی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اسی طرح ہر ایک امیر و افسر یکے بعد دیگرے اپنے اپنے گروہ سے آکر نازل ہوئے یہانتک
کہ جتنی جماعتین امیر خالد نے آگے پیچھے بھیجی تھین سب پوری ہو گئین اور امیر خالد یا بقیہ امرا ہنوز متاخر تھے تا آنکہ رات
ہوئی جمیع صحابہ شب باش رہے پھر جس وقت صبح ہوئی تو ضرار بن الازور و دیگر امرا نے امیر عامر سے کہا ہم گمان
کرتے ہین کہ تم لوگ اس قلعہ کا محاصرہ کیے ہوئے ہو حالانکہ دشمن تمھارے اپنے خورد و نوش مین مشغول ہین یعنی سلطین بن

پس یہ کیسی تھی ... پھر ان سامر صحابہ نے باتمام جماعات طرف الواب قلعہ کے رجوع کی اسوقت ضرار نے
یہ ابیات پڑھنے لگے شعر سأضرب فی العلوج بکل عضب ٭ شدید البأس ذو حد صقیل ٭ واضرم
فی علوج الباب نارا ٭ وارمی القوم فی الحطب الجلیل ٭ واترک دارهم منهم خرابا ٭ ولم اترک
لهم ابدا کفیل ٭ فویل ثم ویل ثم ویل ٭ لهم منی اذا اشتد الصهیل ٭ ساقتل کل باغ کان منهم
بحد مثقف والباتر الطویل ٭ یعنی قریب ہے کہ میں بیدینوں کو قتل کرونگا تمام شمشیر کہ وہ سخت
ضرب ہو اور تیز و صاف تر ہو اور روشن کرونگا میں بالاے الواب کے تئیں اور میں ڈالونگا
اس قوم کو بیچ ہیزم بستہ کے ان میں ... تحقیق وہ ... اور میں انکے گھروں کو چھوڑونگا ایسے ویران
و خراب افتادہ اور چھوڑونگا انکے لیے کبھی کفیل ... پس وای ہو انکو پھر وای ہو پھر واویلا ہی اور واسطے ہے
انکے لیے میری جانب سے جس وقت کہ آواز گھوڑوں کی انکی بلند ہو اور قریب ہے کہ انمیں سے ہر ایک باغی کو
میں قتل کرونگا بہ تیغ تیز ... اسی طرح وہ امرا ان ابیات و اشعار سے ترنم ساز و
زمزمہ پرداز ہوکر ... اور قتال شدید میں مشغول رہا اسوقت حمیت و سیوں کی
جوش میں آئی تب بطلوس نے بطارقان شدید الحرب کو جمع کیا اور وہ خود بھی بڑا شہسوار و مرد کارزار تھا جیسا کہ
حال اسکا سابق مذکور ہوا غرضکہ تب باب الجابیہ کا پھاٹک کھلوایا اور اسی دروازہ سے مع جماعت کثیر کے نکلا اور وہ
شدت طیش و غیظ میں گھوڑے کی پشت پر آگ کا شعلہ سا نظر آتا تھا اور تیر اندازوں کا پرا اسکے آگے آگے تھا کہ وہ
تیر مارتے چلے آتے تھے اور جو لوگ برجوں پر سوار تھے وہ اوپر سے فلاخن اندازی کرتے تھے چنانچہ اس ہنگامہ شدید میں بہت سے
اہل اسلام مجروح ہوئے اور ایک قتل عظیم ہوا اور بقیہ امرا جو الواب متفرقہ پر تعینات تھے انکو اس حال سے اطلاع بھی
یہانتک کہ ایک جماعت مسلمانوں میں سے کام آگئے تھے اسوقت امرا و صاحبان نشان آگئے اور ایک بیدین بطریق
عظیم طالب مبارز آگے بڑھا تب اس سے لڑنے کو مغیرہ بن شعبہ اپنے پرے سے باہر آئے اس بطریق نے اون پر حملہ
کیا پھر ان دونوں میں قتال شدید ہونے لگی اور مغیرہ نے چاہا اسکو ایک ہاتھ زور سے مارا تو انکی تلوار ٹوٹ کر ہاتھ
سے گر پڑی اور وہ بطریق انکی طرف دوڑا اور چاہا کہ وار کرے دفعۃً ایک سوار پیش آیا اسکے ہاتھ میں تلوار کھنچی ہوئی تھی
اسنے وہ تلوار مغیرہ کی طرف پھینکی اور بڑھائی سو وہ عبدالرحمان بن ابی بکر تھے تب مغیرہ نے وہ تلوار انکے
ہاتھ سے لی اور اس بطریق کو ماری مگر وار خالی گیا اور وہ مغیرہ سے پھر گیا پھر دونوں باہم چمٹ گئے ہر چند
مغیرہ نے چاہا کہ اسپر مسلط ہوں مگر وہ انکے داؤں پیچ کو اپنے اوپر سے دفع کرتا تھا اور بچا جاتا تھا جب ضرار بن الازور
نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر صفوں کے درمیان سے پیدل دوڑتے ہوے بطریق کے قریب آپہونچے اور
ایک ضرب تلوار کا مارا کہ اسکی ناک کٹ گئی اور وہ مغیرہ کو پکڑے ہوے زمین پر گرا اسوقت رومیوں نے ضرار و مغیرہ پر

ہجوم کرکے چاہا کہ دونون کو قتل کرین ناگاہ تین سوار صفین چیرتے ہوے آپڑے ایک تو عبدالرحمان بن ابی بکر تھے اور دوسرے عبداللہ بن عمر اور تیسرے مقداد بن الاسود تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب ان لوگون نے ان اشقیا کو اُنکے مرکز و مقام سے ہٹا دیا اور اُن رومیون مین سے تین نفر کو قتل کیا اور اُنکے لشکر کو پراگندہ کر دیا پھر اُسوقت ضرار نے اُس بطریق کو قتل کیا تب اُسجگہ سے عبدالرحمان بن ابی بکر اپنے لشکر کی طرف پھرے اور ضرار بھی اُن تینون مقتول کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر پھر آئے اور مقتولون کا رخت و سلاح بھی لے آئے چنانچہ انکا تو یہ ماجرا تھا اور اُدھر وہ دشمن خدا بطلوس کبھی تو میمنہ لشکر اسلام پر حملہ آور ہوتا تھا کبھی مارتا ہوا میسرہ پر جاتا تھا آخر سامنے آکر مبارز طلب ہوا تب اُس سے لڑنے کو مقداد بن اسود الکندی نکلے اُسوقت دونون مین خوب معرکہ آرائی ہوئی اور دونون نے باہم خوب جولانی و نیزہ بازی کی چنانچہ مقداد کہتے تھے کہ مین نے بہت سے ملوک سے مقابلہ کیا اور اکثر قلعے فتح کیے اور حروب کثیرہ مین شریک ہا چہ بایام جاہلیت و چہ بزمان اسلام مگر بطلوس سے زیادہ تر خداع و شجاع مین نے کسی کو نہین دیکھا اور نہ ویسا کسی کو سخت حریف سخت گیر پایا غرضکہ اُن دونون نے اس زور شور سے اور ایسا مقابلہ کیا کہ دونون کے گھوڑے شل ہو گئے مقداد کہتے ہین کہ اُسوقت وہ لعین مجھسے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ تو اس گھوڑے پر کیونکر قتال کرتا ہو حالانکہ وہ تیرا تابع نہین ہے تب مین نے باعث اپنی شفقت کے اپنے گھوڑے پر یعنی مجھے اپنے گھوڑے پر بڑی شفقت تھی تو مین نے جھکایا تا کہ گھوڑے کے پانون کو دیکھون ناگاہ اُسنے ایک ضرب تلوار کی بڑے زور سے لگائی کہ میرا خود و سر پیچ کاٹکر میرے سر تک اثر زخم کا پہونچا اور اُسنے جانا کہ مین قتل کر چکا تب اُسنے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری تا آنکہ مقداد ہوشیار ہوے اور اُسکا پیچھا کیا اور اُسنے اپنے اُسی گھوڑے کو جسکا ذکر متقدم ہوا[1] تیز کرکے چلا اور اُسکے اصحاب نے اُسکو اپنے حلقہ مین کر لیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جس وقت مردم فریقین اس قتال شدید مین مشغول تھے کہ ناگاہ امیر خالد بن الولید مع اپنے امرا و ہمراہی کے داخل ہوے اُسوقت صدائے تہلیل و تکبیر کا نعرہ و شور پڑ گیا اور صلوۃ و سلام کا اوپر خیر الانام کے اعلان ہوا اور قوم کے آگے آگے امیر خالد بن الولید یہ اشعار رجز مین پڑھتے آتے تھے شعر رَعَی اللّٰہُ صَبًّا لِلِّقَا جَاءَ یُسْرِعُ ؛ وَ صَبَّ عَلَی الْفُرْسَانِ بِالْخَطِّ یَقْرَعُ ؛ وَ مَنْ بَاعَ لِلّٰہِ الْمُهَیْمِنِ نَفْسَهٗ ؛ وَ کَانَ اِلَی الْهَیْجَاءِ بِالْاَمْرِ الرَّوْعُ ؛ فَوَیْلَکَ یَا بَطْلُوْسُ مِنْ سَیْفِ خَالِدٍ ؛ اِذَا اشْتَدَّ الْهَیْجَاءُ وَ الْحَرْبُ یَرْفَعُ ؛ فَلَا رَحِمَ الرَّحْمٰنُ بَطْلُوْسَ کَافِرًا ؛ وَ اللَّعْنَةُ مِنْ کُلِّ قَوْمٍ وَ مَجْمَعٍ ؛ فَاِنْ قَدَّرَ الْمَوْلٰی سَاحِرَبْ دَارَہٗ ؛ وَ اٰتِرْ کُمَا مِنْ بَعْدِہٖ وَ هِیَ تَلْقَعُ ؛ بِجَنِیْبِ یَانٍ اِذَا مَا حَبَبْتَهٗ ؛ تَمُرُّ لَهٗ کُلَّ الْعِدَاةِ وَ تَخْضَعُ ؛ یعنی چرایا ہی خدا نے ان گھوڑون کو آب و علف پر ورش کی ہو اس گلہ اسپان کی ہوا حرب کہ وہ سریع السیر و گرم رو ہین اور عطا پاشی کی ہو خدا نے ان شہسوارون پر کہ وہ بہرہ وری و زورمندی سے نیک فال ہین یا یہ کہ عطا پاشی کی ہے ان شہسوارون پر بہرہ مندی و زورآوری سے کہ وہ بفال

[margin:] [illegible]

[1] تو ذر جیسا ذکر متقدم ہوا یعنی وہ گھوڑا جسکو والی دمشق نے بھیجا تھا

نیک حال و بعلاے بہترین اہل تر عہ و اسلحے مین اور دشمن الکلبی و تیغ زنی کرتے ہین اور جو شخص اپنی جان نثار کرتا ہے یعنی جانبازی کرتا ہے واسطے رضاے خداے عیسیٰ کے تو وہ جنگ کی طرف جانے اور آمادہ جنگ ہونے مین بڑا اسلیح امر ہوتا ہے لیس اے بطلوس تیری ہلاکی ہے بسبب خالد سے جس وقت کہ ہنگامہ جنگ گرم اور معرکہ حرب برپا ہوا اور خدا رحم نہ کرے بطلوس کا فریاد و ہر ایک قوم و ہر جماعت کی جانب سے اسکو لعنت کرے یعنی لعنت کرا و پھر اگر خدا نے مجکو مقدور دیا اور اسپر قدرت دی تو عنقریب اسکو خانہ خراب کرونگا بعد ازان اسکے خانمان کو ایسا چھوڑونگا کہ وہ کورہ دیا اور ویرانہ پڑا رہیگا اور باعث تیزی تیغ یمانی کے جب مین اسکو میان سے کھینچونگا تو اسکے سامنے نالہ و فریاد کرینگے سب دشمن اور الحاح و زاری کرینگے راوی رحمۃ اللہ نے کہا کہ بعد ازان خالد نے اور انکے اصحاب نے بجد شدید مقاتلہ کیا اور بطلوس نے بھی سخت قتال کی کہ اسنے اور اسکے اصحاب نے بہت سے لوگون کو قتل کیا اور بہت مردان کار کو زمین پر ڈالا پھر اسوقت امراے لشکر اسلام اور صحاب رایات حملہ آور ہوئے اور مابین باب و جبل قریب تل احمر کے جنگ عظیم برپا کی تا آنکہ امیر خالد دفعۃً بطلوس پر پھر پڑے اور اسپر حملہ کیا اور جب وہ میسرہ کی طرف جاتا تھا تو خالد ادھر دوڑ مارتے تھے اور میسرہ سے میمنہ پر اسکو بھگا لیجاتے تھے پھر اسی دار و گیر مین درمیان صفون کے اسکو گھیر کر اسپر وار کیا مگر وہ چالاکی کر کے درمیان سے نکل بھاگا اور اپنے قلب لشکر مین گھس گیا کہ اسکے اصحاب نے اپنے حلقے مین کر لیا اسوقت امراے لشکر اسلام تو اس قوم مین تلوار کرنے لگے اور خالد نے بطلوس کا تعاقب کیا تب اسنے اپنا گھوڑا طرف باب قلعہ کے بھگایا اور اندر گھس گیا اور اسکی قوم بھی اسی کے پیچھے بھاگی جاتی تھی یہانتک کہ وہ بھی سب دروازہ تک جا پہونچے اور مسلمانون نے بھی پیچھا کیا اور پھاٹک پر بڑی لڑائی ہوئی کہ رومیون مین سے تقریباً چار ہزار آدمی قتل ہوے اور باقی اندرون قلعہ گھس گئے اور پھاٹک مضبوط بند کر لیا اور قفل لگا دیا اور بالاے حصار یعنی فصیلون پر چڑھ گئے تب اہل اسلام وہان سے پھرے اور درمیان معرکہ سے پانسو نفر گرفتار کر لائے اور انکو سامنے امیر خالد کے پیش کیا اور انہین مین بڑے بڑے بطریق تھے آخر انپر عرض اسلام کیا گیا یعنی انکو اسلام کی طرف دعوت و طلب کیا مگر جب انھون نے انکار کیا تو انکی گردنین ماری گئین و بعد ازان جب مسلمانون نے اپنے قتلی کا تفحص کیا تو وہ سب دو صد و ہشتاد مرد شہید ہوئے تھے اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ احوال تو اہل اسلام کا تھا اور ادھر بطلوس سخت ہم و غم مین مبتلا ہوا اور اسقدر اسکو قلق و صدمہ ہوا کہ شرح و بیان سے باہر ہے آخر اسنے دربار جمع کرنے بطارقون کے حکم کیا پھر جب وہ سب مجتمع ہوئے تو اسنے انکے سامنے امراے عرب اور انکے معرکہ حرب کی شکایت پیش کی اور کہا اب تمھارے نزدیک راے صواب کیا ہے ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم سب آپ کے حضور مین حاضر ہین جس وقت آپ ہمکو حکم قتال کرین تو ہم بالاے فصیل سے انکے ساتھ قتال کرین اسنے کہا اب مین تمکو ایک امر کی تدبیر بتاتا ہون اور وہ تدبیر آزمودہ کاران و عارفان حرب کی ہے بعد ازان اسنے براے اجتماع مردم خاص و عام کے

حکم دیا تا آنکہ اعلیٰ و ادنیٰ سب حاضر آئے سوائے اُن لوگون کے جو ابواب قلعہ پر تعینات تھے پھر جب یہ سب مجتمع ہوئے تو
اُسنے کہا میرا عزم یہ ہے کہ آج ہی شب کو ہم سب ملکر اُس قوم پر ہجوم و نرغہ کردیوین اور اُنکے مکانون مین اُنکو چھاپہ لیوین
کیونکہ رات مصوب ہوتی ہے یعنی اُسوقت اُنکو معلوم بھی نہوگا کہ یہ کیا ہوا اور کون کدھر ہے اور تم اپنی راہین بلد کی گلیون
سے زیادہ تر جانتے ہو ورنہ صورت تم مین سے کوئی باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ وہ اپنے اپنے سلاح و ساز حرب سے چست ہوکر اپنے
اپنے طرف کے باب سے میرے ساتھ ایک ہی دفعہ نکل پڑے تا ہم سب یکبارگی اُنپر چھاپہ ماریں اور مین بنفس خود مع اپنے
اصحاب خاص کے باب قبا سے نکلونگا اس صورت مین مجھے امید ہے کہ مین اپنی خاطر مراد کو پہونچونگا اور جیت ولدان شیخ ہونگا
اور جب اول دل ہم اُنکو ہلاک کر ڈالینگے اور بھگا دینگے تو کیا عجب ہے کہ ہم اُنکے امیر تک جا پہونچین اور اُسکو اسیر کرکے اپنے مقصد پر فائز
ہون اُن لوگون نے جواب دیا کہ حبًّا و کرامةً یعنی ہم اس امر کو دوست رکھتے ہین اور بدل و جان قبول کرتے ہین تب بطلوس نے
ایک گروہ کو طرف باب جبل کے بھیجا اور ایک غول طرف باب قندوس کے اور ایک جماعت کو باب الشرقی کیطرف بھیجا اور اپنے
قوم سے اور اُن لوگون مین سے جو جوان و لشجاعت تھے اپنی ہمراہی کے لیے انتخاب کرکے اپنے ساتھ لیا اور ایسا ہوا کہ قبل روانگی
گروہون کے سب سے کہدیا تھا کہ مین ناقوس والون سے حکم کرتا ہون تا مین جس وقت باب سے نکلون وہ سب یکبارگی بجا دین
تو تم اپنے اپنے باب سے سب ایک ساتھ ایک دفعہ نکل پڑنا اور خبردار جسوقت کہ مین تمکو حکم کرتا ہون اُسکی بجا آوری مین فرق
نہ کرنا غرض تھا وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر جاکر منتظر اور گوش بر آواز رہے اور اُسنے ناقوس والون کو فصیلون اور برجون پر چڑھوا
کہ وہ منتظر اشارہ بادشاہ کے مستعد رہین تا آنکہ قوم نے خروج کیا یعنی قلعے سے باہر آئے اور بطلوس بھی بیست ہزار شہسوار
شجاعت شعار سے دروازے سے برآمد ہوا اور سب کے تئین تاکید کی کہ تم اپنی روانی و رفتار مین تعجیل کرو اور جب اُس قوم تک
جا پہونچو تو یکبارگی اُنپر نرغہ کردو اور اُنکی گردنون پر تلوارون اور خنجرون کو رکھدو اور جو کوئی اُنمین سے برائے امان
فریاد و فغان کرے تو تم ہرگز نسنو اور کسی کو باقی نچھوڑو الا یہ کہ اگر امیر قوم ہو تو اُسکو زندہ اسیر کرلو اور تم مین سے
جس کسی کو وہ صلیب نظر آوے جو اُنھون نے ہمسے سلب کرلیا تھا تو وہ لے لیوے اور جو کوئی اُس صلیب کو میرے پاس
لاویگا مین اُسکے ساتھ بہت بخشش کرونگا بعد ازان بطلوس نے سارے ناقوس والون کو حکم کیا کہ سب ملکر ایک ساتھ بگل
بجا دین جب اُنھون نے بجایا اور جملہ ابواب پر صدا پہونچی تو دربانون نے دروازے کھولدیے اور وہ سپاہ جو ہر ایک باب پر
تعینات تھی اور وہ جماعت قوم جسکو بطلوس نے ہر ایک باب پر بھیجا تھا وہ سب آوازِ ناقوس سنکر اپنی اپنی طرف سے نکل پڑے
اور بطلوس اپنی طرف سے چلا اور ادھر مسلمانون نے جب صدائے ناقوس سنی تو فوراً اپنی اپنی جا اور اپنے اپنے بسترون سے
اُٹھ اُٹھا ہمیان کمر لیا اور بیدار و ہوشیار ہو رہے اور مانند شیران مست کے باشتیاق شکار انتظار مین بیٹھے اور ہنوز وہ شقی
نہ پہونچے تھے کہ یہ لوگ اپنے ساز و سلاح سے چست و درست ہوگئے مگر یہ کہ اُسوقت ترتیب صفوف نہوئی تھی تا آنکہ وہ قوم
تاریکی شب مین آگے بڑھے اور امیر خالد نے جسوقت وہ صدا سنی تھی اور ایسا امر دشوار دیکھا تو بجناب اقدس الٰہی فریاد کرنے لگے

کہ واخوتاہ واحمتاہ وا ثکلی کماہ اکبد قومی و رب الکعبۃ اللّٰہم انظر الیہم بعینک و تحی لنا شام
وانصرہم علی عدوّہم ولا تسلمہم الی اشرّ خلقک یعنی اے پروردگار فریاد ہے اے محمد
فریاد ہے اے اسلام فریاد ہے قسم ہے رب کعبہ کی میری قوم مثل اے کبد و فتنہ کے ہارے ہیں اے پروردگار
تو انکی طرف یعنی مسلمانوں کی طرف اپنی اس چشم بیدار سے نظر کر جسکو کبھی خواب نہیں اور انکے تئیں انکے
دشمنوں پر منصور و مظفر کر اور انکو اپنی خلق میں بدترین خلق کے حوالے نہ کر و بعد ازاں خالد نے ایسی جابجا
حرکت کی اور بہت مصر تھے کہ نہ اپنا خود پہنے تھے اور نہ شدت اضطراب سے ہتھیار لگائے تھے اور اسی حالت سے
اپنی قوم کے پاس آئے اور یہ اشعار پڑھنے لگے شعر فاض دمعی واعترانی حزنی ؛ وضاق صدری
و براقی تحیی ؛ رب سلّم مسلم من نزول المحن ؛ وانصر الاسلام یا ذا المنن ؛ بالنبی الہاشمی الصدق ؛
احمد المختار طہ السنی ؛ یعنی اشک میرے رواں ہیں اور مجھے میرے حزن نے گھیر لیا ہے اور میرے
سینے نے تنگی کی ہے اور سرگشتگی و سختی میرے تئیں پیش آئی ہے اور اے میرے پروردگار بچا تو بچا دے
نزول اندوہ و بلا سے مسلمانوں کو بچا دے اور اے ذوالمنن[1] نصرت اسلام کر بطفیل و برکت نبی ہاشمی و عادل کے جو
احمد مختار و طٰہٰ اور وہ مدنی ہیں راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازاں امیر خالد پیش از دخلہ عدا سے ایسی جابجا عجب
پانسو شہسوار ابرار آزمودہ کارزار کے یا بیت تو تا آئے پہونچے انہیں مثل ان لوگوں کے تھے یعنی فضل بن عباس و فضل
بن ابی لہب و زیاد بن ابی سفیان بن الحارث و عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب مقداد بن الاسود و زید بن ثابت و
عبد اللہ بن زید و مسلم بن عقیل و ابو ذر الغفاری و عبادہ بن الصامت و بجیر بن مسلم و عقبہ بن نافع و مغیرہ بن شعبہ و مسیب
بن نجیبۃ الفزاری رضی اللہ عنہم اجمعین اور جب وہاں پہونچے تو مسلمانوں نے نعرہ تہلیل و تکبیر بلند کیا اور وہ قوم جو بالا
اسوار یعنی فصیلوں پر چڑھے تھے وہ اپنی زبان میں لطمہ و آلات زنی کر رہے تھے اور وہ لوگ شور و غل مچاتے تھے اور
اسوقت کافہ مسلمانان نہایت ہوشیاری و جرأت سے مستعد و آمادہ تھے چنانچہ خالد نے اس قوم پر جو قلعہ سے باہر آئی تھی
حملہ کیا اور ندا دی کہ اے مسلمانوں تمہارے پروردگار کی جانب سے مددگار تمہارے پاس پہونچا ہے اور وہ شہسوار جرار
اور جوانمرد کرار میں خالد بن الولید ہوں یہ کہکر درمیان جماعت رومیوں کے مع اپنے اصحاب کے گھس گئے گویا وہ صف
اسکے مشغول و مشوش قلب تھے نسبت امیر غانم اور دیگر بقیہ امراء کے جو ابواب پر مامور تھے اور خالد ان سبکا غل و شورش
رہے تھے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھ سے نقل روایت کی ابن عبد اللہ بن عون نے بواسطہ جابر بن سنان کے
عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا حال یہ تھا کہ رومی و نصاریٰ بالائے حصار سے پتھر مارتے تھے اور تیر چلاتے تھے چنانچہ مسلمانوں
فراس دشمن خدا البطلوس سے ایسے صدمات عظیم اٹھائے کہ مثل اسکے پہلے اس سے کبھی نہ دیکھا تھا اور اول جو شخص مع اصحاب کے حملہ کے
مسلمانوں پر حملہ آور ہوا وہ بطلوس تھا اسوقت مسلمانوں نے وہ صبر کیا ہے جو صبر جوانمردوں کا ہے یعنی اس گھڑی

[1] ذوالمنن صاحب منت ... ۱۲

انکا استقبال و استقرار بڑے جوانمردون کا استقلال تھا پھر لطلوس بڑی سخت لڑائی لڑا اور اسی ہنگامہ مین کہنے لگا
کہ مجھے اس شخص سے کہ تینین دیکھا دوا ور بتا دو جسنے کل کے روز ہمارا صلیب لیا ہے یہ آواز اسکی جب فضل بن عباس نے
سنی تو اسکی طرف قصد کیا اور اسکے مقابلے پر آکر کہنے لگا ہان وہ مین ہون مین نے ہی اسکو لیا ہے اور مین ہی تیرا
غریم یعنی مدیون و مدعا علیہ ہون اور مین تم سب کو ہلاک کرنے والا اور تمھارے صلیبون کو چھین لینے والا ہون
مین پسر عم رسول اللہ ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سنتے ہی لطلوس نے اُنپر حملہ کیا جس طرح شیر اپنے شکار پر جھپٹتا ہے
اور کہا مین تیری ہی تو تلاش مین تھا وبعد ازان اُسنے تنہا اُنپر وار کیا پھر اُن دونون مین ایسی تلوار چلی کہ لوگون نے
اس طول ایام مین اُس شب کی سی مار اُن دونون کی کبھی نہ دیکھی تھی اور فضل نے بھی اس سے ایسا کچھ دیکھا کہ اپنی
تمام عمر مین نہ دیکھا تھا غرضکہ وہ دونون اسی معرکہ آرائی و زور آزمائی مین یہانتک مستقل رہے کہ نصف شب گذر گئی اور
اسی طرح سائر اکابر اسلام اسکی قوم جماعت کے ساتھ بیچ کر و فر یعنی حملہ کرنے و بھگا دینے مین اور ضرب و رد یعنی
مارنے اور وار خالی دینے مین مشغول تھے اور اسوقت استقلال فضل کا استقلال جوانمردون کا تھا آخر فضل نے
اس دشمن خدا کو ایک ضربت بڑے زور کی ماری مگر اُسنے اپنے سر پر لی اور تلوار فضل کی ٹوٹ گئی اسوقت لطلوس
کی آرزو بر آئی اُسنے جانا کہ مین انکو گرفتار کر لونگا ناگاہ دو سوار چرار آگے بڑھ آئے اور اُن دونون کے پیچھے ایک
غول سوارون کا تھا پھر ان لوگون نے آکر رومیون پر ہجوم کیا اتفاقاً اُن سوارون کے غول مین خولہ دختر ازور
خواہر ضرار بن الازور بھی تھین انھون نے روم کے دو سوارون پر حملہ کیا اور انکو زخمی کر کے زمین پر ڈالدیا اور اُسنے
بڑے بڑے دلاورون اور شہسوارون کو مجروح کیا آخر اسکو رومیون نے گھیر لیا اُسوقت وہی دونون شہسوار
اسلام جنکے پیچھے غول سوارون کا تھا خولہ کے پاس آپہونچے وہ عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن جعفر تھے رضی اللہ
عنہم اور اُنسے پیچھے ابان بن عثمان بن عفان بھی تھے رضی اللہ عنہ تب انھین جنھون نے ام ابان یعنی خولہ کو
اُس نرغے سے چھوڑایا پھر ان لوگون نے لطلوس کیطرف باگ پھیری مگر وہ اپنے پیچھے مڑکر رومیون کے غول مین
ہو رہا اور بعضا کی طرف پھرا یہانتک کہ اندرون شہر داخل ہوگیا اور رومی بالائے اسوار یعنی فصیل حصار سے سرگرم
کارزار تھے اور حال امیر خالد کا یہ تھا کہ وہ کبھی تو حملہ کرتے اور مارتے ہوے باب جبل پر جاتے تھے اور کبھی باب توما پر
اور کبھی باب فندوس پر پہونچتے تھے اور اسوقت غانم بن عیاض الاشعری باب جبل پر تھے کہ اپنے ہتھیار لگا کر اُس قوم
کے مقابلے پر گئے اور انکے ساتھ دیگر امرا بھی تھے مثل مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور و شرحبیل و مسلم بن عقیل و زیاد
و عبد اللہ بن العباس و عمر بن ابی ذئب و عبد الرحمن بن ابی ہریرہ و مسیب و حارث بن مسلم و زید بن الحارث و ابوذر الغفاری
و محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم پھر یہ سب اُسی باب کی طرف جدھر معرکہ تھا پھر پڑے اور آگے امیر اور پیچھے قوم بصدائے تکبیر
نعرہ کرتے تھے اُسدم ایک بطریق عظیم جسکا نام یوحنا تھا دس ہزار سوار سے نکل آیا اور اُسنے قتال شدید برپا کی و جناگاہ

رومیون نے عبداللہ بن عبادۃ بن الصامت پر نرغہ کیا اسگھڑی عبداللہ نے بڑے زور کی جنگ آزمائی کی حصار
بالا سے ایک شخص نے ایک بڑا پتھر گرایا کہ عبداللہ بن عبادہ اس سے شہید ہوئے رحمۃ اللہ علیہ اور اس باب کی لڑائی مین
مسلمانان لشکر اسلام سے تخمیناً دو سو امرا دو سوار کام آئے رحمہم اللہ اور رومیون مین ہزار آدمی مارے گئے اور جس وقت امیر خالد
وہ بکیر [illegible] قوم پر حملہ آور ہوئے تو اوپر بالاے حصار سے پتھرون کی بڑی مار اور تیرون کی بوچھار ہو رہی تھی مگر یہ بہادر
ایسے شخص نہ پھیرتے تھے یہانتک کہ یہ لوگ انکو مارتے ہوئے باب تک ہٹا لے گئے اور انمین مختلط ہو گئے اور ایسے بھڑ گئے
اسوقت حصار والے رومیون کو اندیشہ ہوا کہ ہمارے پتھرون اور تیرون سے ہمارے لوگ ہلاک ہو جاوینگے تب انھون نے
اپنے ہاتھ روک لیے اور دروازے والے رومیون مین سے ایک قتل عظیم مارے گئے اور اسی طرح ادھر خالد باتفاق اپنے
اصحاب کے مشغول قتال تھے اتنی ہی دیر مین ضرار بن الازور آگے بڑھے اور حال انکا یہ تھا کہ وہ خون مین ڈوبے تھے اور
لوگ انکے [illegible] انکے جسم بدن پر [illegible] تھے یہ حال دیکھا خالد نے کہا اے ضرار تمہارے پیچھے کیا چیز ہے انھون نے
کہا [illegible] مین انکو خبر دیتا ہون اس بات کی کہ آج کی شب مین نے ایک سو ساٹھ دشمن کو قتل کیا ہے اور میری قوم
[illegible] کام [illegible] معلوم نہین ہے اور مین نے ان دشمنون کو ایسا روک دیا ہو کہ اب وہ باب جبل سے نکلنے نہین
پاتے ہین اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ رات اس آفت کی تھی کہ لوگون نے ایسی رات کبھی نہ دیکھی اور ایسا ہوا کہ امیر
باتفاق اپنے اصحاب کے نرغہ کر کے داخلہ باب مین داخل ہو گئے اور لوگ اسکے پیچھے تلے پہونچ گئے وہان بڑے دھوم کی
لڑائی پڑی اور اس باب سے آگے ایک اور دروازہ تھا سو درمیان دونون دروازون کے دشمنون کو بند کر کے ایک
جماعت رومیون کی اسی کے اندر قتل کی پھر اس باب کے برج پر چڑھ گئے اسپر پانسو رومی تھے انکو بھی قتل کیا غرضکہ اسی
رات کو وہان ہزار آدمی رومی مارے گئے اور ادھر باب فندوس پر زبیر بن العوام و عقبہ بن عامر و عبداللہ بن ابی لہب و
مغیرۃ بن شعبہ وغیرہ دیگر امرا تھے ان لوگون نے اس باب پر حملہ کیا اور بڑی لڑائی لڑے اسجگہ ایک سو بیس مرد سوار اون
کے کام آئے اور باب توما پر امیر خالد تھے اور ادھر ہی لطلوس اپنی فوج کثیر سے نکلا تھا اور فریقین مین قتال شدید ہوئی
کہ مسلمانون مین دو صد ستاون مرد کام آئے اور وہ مقام مشہد معروف ہمراغہ ہی پھر وہ شقیا اندرون قلعہ گھس گئے اور دروازے
بند کر کے حصار پر مستعد پیکار رہے یہ اول فتح بہنسا تھی اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ سلسلہ رواۃ کے ابی امامہ سے
روایت کی ہی کہ خالد نے بعد اس جنگ و فتح اول کے چار مہینے وہان اقامت کی کہ نہ قتال کرتے تھے نہ انکو کچھ چھیڑتے تھے
پھر جب اہل اسلام طول مکث و درنگ سے تنگ ہوئے اور گھبرائے تو سب خالد کے پاس آئے اور دوبارہ جنگ مشورہ کیا آخر
خالد نے انکو اذن وغا دیا اور اس قتال ابواب مین جملہ چھ سو سوار شہید ہوئے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ پھر جس وقت
صحابہ نے خالد سے رخصت جنگ طلب کی تو وہ منع نہ کر سکے پھر صبح کو انھون نے وہ سخت مقابلہ کیا کہ ویسا کبھی سننے مین
نہین آیا بالآخر اہل بہنسا پر حصار دشوار ہو گیا تب ان لوگون نے لطلوس بادشاہ سے کہا کہ ابتو ہمکو تاب پیکار ہی نہ تحمل لقب

اول فتح بہنسا

حصار ہی پر تھے کہ بطلوس نے انکو نصیحتیں کی اور تسلی دی کہ صبر و استقامت رکھو کیا عجب ہو کہ مین ایسی حیلے سے عرب کے ساتھ
کوئی کید ملکر کرون و نیز ایسا ہوا کہ باشندگان بہنسا پر حصار و محاصرہ بہت دشوار گذرا تو عمر زمان بازاری و عوام نصاری
اُس بطریق کے پاس گئے جو مالک باب توما کا تھا اور اُس بطریق کا نام بھی توما تھا پھر اُن سبھون نے اُس سے بیان کیا کہ اب تو یہ
حصار ہم پر بہت شاق و دشوار ہو گیا ہے سو ہم اپنا سارا مال تمکو دیتے ہین تم ہمارے لیے دروازہ کھول دو کہ ہم نکل جاوین
او عرب سے امان مانگین چنانچہ توما بطریق نے انکے اس بات کو قبول کیا اور رات کو انکے لیے باب الستر کھول کر باہر کر دیا
اور وہ سب دو سو تجار باہر نکلے آخر یہ لوگ باب الستر یعنی اُس خفیہ راہ سے نکلے جو بطور مغارہ سرنگ کے بجانب جبل نکلی تھی
اور خدمت مین امیر خالد کی حاضر ہو کر اس بات پر مصالحہ کیا کہ ہم تمہارے لیے دروازہ قلعہ کا کھول دینگے اور اس امر کا
مسلمانون کے واسطے عوض امان کی پانچ ہزار شہرائی اور سے منادعہ پر باہم معاہدہ کیا اور مسلمانون نے ان
لوگون کے نام لکھ لیے تب وہ سب وہان سے شہر کو پھرے اتفاقًا جس وقت ان لوگون نے بطریق توما سے سات
کر کے نکلے تھے اسوقت اُس جگہ پسر توما کا جسکا نام ... بھی حاضر تھا اسنے یہ حال دیکھکر بطلوس بادشاہ سے
جا کر خبر کی تب بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام ... ہمراہ کر کے اُس باب پر جسکے کھولدینے کا وعدہ تھا
بھیجا کہ کمینگاہ مین چھپے بیٹھے رہو اور اُن لوگون کی ... خبر میرے پاس لاؤ چنانچہ یہ اشقیا قریب باب توما آ کے
اور متفرق ہو کر ٹہلتے رہے ناگاہ جب یہ سب عرب ... مسلمانون کے پاس سے پھر کر قریب دروازہ آئے تو بطریقون نے
انکو پہچان کر دروازہ کھولدیا جب یہ اندر داخل ہوے تو ان سب نے جھپٹ کر پکڑ لیا اور قید کیا اور کھینچتے ہوے بطلوس
بادشاہ کے پاس لے گئے پھر جب اسنے انکو دیکھا تو بڑے زجر و قہر سے پیش آیا اور اُسنے تازیانے کوڑے منگوائے اور خود و
یعنی عمود و ستونہاے آہنی زمین مین گڑوائے اور اُسمین اُن سبکو بندھوا کر بڑی سختی سے پٹوایا اور انکا تمام مال و اسباب
جلوادیا بعد ازان بنا بر احضار بطریق توما کے حکم کیا جب وہ حاضر لایا گیا تو اُسکو اور اُسکے اعوان و اصحاب کو بالاے
حصار چڑھوایا اور وہان سولی گڑوائی اور بعد ایک شبانہ روز کے ان سبکو دار پر کھنچوا دیا اور اُن سب کے سر دار پر
آویزان مسلمانون کو دکھلائے اسوقت امیر غانم نے امیر خالد سے کہا دیکھو یہ لوگ ہمارے ذمی ہین جنکو بطلوس نے قتل
کیا ہے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا و اما خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ہر گاہ مسلمانون کے لیے قلق عظیم و صدمہ شدید
تھا تب انھون نے عمرو بن عاص حاکم مصر کو نامہ لکھا اُسمین یہ درج کیا مَا سَبَبُ انْقِطَاعِ کُتُبِکَ عَنِّی وَاَنَا فِی قَلَقٍ عَلَی
الْمُسْلِمِیْنَ وَعَلٰی خَالِدٍ وَمَنْ مَعَہٗ وَاعْلَمْ اَنَّکَ لَا تُرْسِلُ لِی اِلَّا بِالْفَتْحِ وَالْغَنَائِمِ وَاِنِ احْتَاجَ خَالِدٌ اِلٰی
نَجْدَۃٍ فَاَرْسِلْ اِلٰی اَبِی عُبَیْدَۃَ فَقَدْ کَاتَبْتُہٗ بِاَنْ یُّرْسِلَ لَہٗ جُنُوْدًا مِّنَ الشَّامِ وَالسَّلَامُ یعنی کیا سبب ہے
کہ تمھارے خطوط ہماری طرف سے منقطع ہین و حال آنکہ مین واسطے جمیع مسلمین اور خالد و اصحاب
خالد کے بہت قلق و اندوہ مین ہون اور تمکو واضح ہو کہ تم ہمیشہ میرے لیے فتوح و غنائم بھیجا کرتے ہو

سوا اگر خالدؓ کو احتیاج کمک لشکر کی ہو تو تم ابو عبیدہ کو لکھو کیونکہ مین نے بھی اُنکو لکھ بھیجا ہی کہ وہ شام سے فوجون کو
خالد کے لیے روانہ کرین زیادہ و السلام مختصر جب یہ نوشتہ پاس عمرو بن عاص کے پہونچا تو اُنھون نے اُسکو خالد کی طرف
روانہ کیا پھر جب خالدؓ نے وہ نامہ پڑھا تو کہنے لگے مین کمک و مدد سوائے حق تعالیٰ کے اور کسی سے طلب نہین کرتا ہون و بعد ازان
جب خالد پر امر دشوار ہوا اور محاصرہ حصار بہت گران و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ وہ ہر روز گرد شہر پھر کر مقابلہ کیا کرتے تھے
اور مسلمانون مین سے ایک گروہ کثیر او پر کے پتھر اور تیر سے کام آئے اور اس عرصے مین لطلیوس نے بھی بارہا مسلمانون پر یورش کیا
تب امیر خالدؓ نے امیر غانمؓ اور مسلمانون سے کہا کہ بلا شک ہمارے اصحاب کے لیے یعنی ہمارے اصحاب مین دشمنون کی طرف سے جاسوس
و خبر رسان ہونگے یہ کہکے خالد سوار ہوئے اور اُنکے ہمراہ فضل بن عباس و مقداد و زیاد بن سفیان و غانم بن عیاض بھی تھے اور یہ لوگ
اپنے لشکر کے گرد پھرنے لگے ناگاہ دیکھا کہ ایک عرب متنفرہ لشکر سے باہر ایک گلیم پر بیٹھا ہوا ہی تب خالدؓ نے اُسکو اجنبی و انجان
جان کر اُس سے پوچھا تو کن عربون مین سے ہی اُسنے کچھ جواب نہ دیا پھر امیر غانمؓ نے اُس سے کہا سچ بتا تیرے اہل و قرابت و آ
مین سے یہان کون ہی اسپر بھی وہ چپ رہا پھر اُسکو حکم کیا پانی لے وضو کر اُسنے پانی لیا مگر وضو درست نہ کیا آخر اس سے
کہا نماز پڑھ مگر اُسنے نماز صحیح ادا نہ کی تب لوگ اُسکو مارنے لگے تو اُسکے اقرار سے معلوم ہوا کہ تین سو مردم جاسوس باب السر
یعنی خفیہ دروازہ سے جو راہ نہفتہ سرنگ کی بھی نکلے تھے اور سب تو پھر گئے یہ تنہا اُنمین کا باقی رہگیا تھا آخر اُسکی گردن
ماری گئی تا آنکہ جاسوسون کا سلسلہ قطع ہو گیا بعد ازان محاربہ بدستور برپا رہا اور ایسا ہوا کہ خالدؓ کے خیمے مین ایک غلام تھا
اُسکا نام فلاح تھا وہ ہر روز دو روٹیان جَو کی پکایا کرتا تھا ایک خالدؓ کے لیے ایک اپنے لیے چنانچہ اُسی عرصے مین خالد تین روز
کھانے کو جو بیٹھے تو دسترخوان خالی پایا مگر غلام سے کچھ نہ کہا اور اُنکے پاس کچھ خرمے تھے کہ اُس سے قوت کر لیتے تھے جب
تیسرے روز وہ خرمے بھی ہو چکے تو غلام سے کہنے لگے ای فرزند بیشک اللہ حقتعالے نے فرمایا ہی وَ مَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَداً
لَا یَاکُلُونَ الطَّعَامَ یعنی ہمنے جسد بنی آدم کا ایسا نہین بنایا ہے کہ وہ کھانا نہ کھاوین یعنی قوام جسم حیوان بدون غذا
غیر ممکن اور تجھے تین دن ہوئے کہ تونے وہ ہماری نان جوین نہین پکائی اور دسترخوان مین نہین رکھی اُسنے کہا ای میرے
آقا مین نے کسی روز بھی ناغہ نہین کیا مین تو ہر روز آپکے لیے روٹی پکا کر دسترخوان مین لپیٹ کر طبق خیمہ یعنی خیمے کے ٹپ مین
لٹکا دیتا ہون اور پھر کچھ دسترخوان مین نہین پاتا ہون یعنی آپ بدستور نوش کر لیتے ہین مین دسترخوان خالی پاتا ہون یہ سُنکے خالد نے
کہا اسمین کچھ اسرار اور کوئی امر عظیم ہی تب غلام سے کہا تو پس خیمہ ٹھہر کر اپنے تئین پنہان رکھ اور دیکھ تو کون شخص ایسا کام کرتا ہی بعد ازان
جب صبح ہوئی تو امیر خالد سوار ہو کر از برائے قتال برآمد ہوئے اور غلام نے وہ دونون روٹیان تیار کین ایک آپ کھائی اور دوسری
اپنے آقا کی اُسی معتاد سے اُٹھا رکھی و بدستور تہ خیمہ لٹکا دی ناگاہ ایک بڑا کالا کُتا شہر کی طرف سے آیا اور خیمے کے اندر جا کر اور منھ مین روٹی دبا کر
چلا اور اُسکے پیچھے پیچھے فلاح غلام بھی ہو لیا یہانتک کہ وہ قریب ایک نالی بدرر و کے پہونچا پھر اُسمین وہ گھس گیا اور اس نالی سے
پانی نکلتا تھا اور وہ پانی باب البحر کی طرف سے زمین کے تلے تلے زیر دیوار شہر پناہ ہو کر جانب قلعہ سے اندرون قلعہ جاتا تھا اور وہ

حکایت جاسوس

حکایت غلام خالد رضی اللہ عنہ

جو نہر سے خارج ہوتا تھا جب فلاح نے یہ حال دیکھا تو وہان سے پھر آیا اور خالدؓ سے بیان کیا یہ سنکے خالدؓ خود اسکے ساتھ
گئے اور اُس مقام کو دیکھکر نہایت مسرور ہوئے بعد ازان امراء لشکر اسلام کے پاس جاکر اُنسے یہ ماجرا بیان کیا اور کہا
مین تم مین سے سو مرد لیے چاہتا ہون جو راہ خدا مین سرباز و جان نثار ہون وہ میرے ہمراہ چلین اور ایک گروہ دلاور
سخت حرب مقابل باب مستعد رہین کہ جس وقت ہم پھاٹک کھول دیوین تو فوراً ہمارے پاس پہونچ جاوین سنتے ہی
سو مرد اخیار و ابرار قوم سب آمادہ ہو گئے انمین عبداللہ بن عمرؓ و عبدالرحمن بن ابی بکرؓ و زید بن ثابت و عقبہ بن عامر
و مسلم بن عقیل و زیاد بن ابی سفیان اور اُنکا بھائی عتبہ و مسیب بن نجبہ اور اُنکا بھائی اور مقداد بن اسود و رافع
و الکوثر بن العقیلی اور مثل ان اکابر کے جنکے ذکر اسامی مین بہ اندیشہ طول مقال کے اقتصار کیا اور خالدؓ نے ترتیب جنگ
مین عبداللہ بن جعفر و زبیر بن العوام اور انکے بیٹے عبداللہ کو اور فضل بن عباس و فضل بن ابی لہب و ضرار بن الازور
وغیرہ مثل انکے دیگر امراء کو محاذی باب کے مامور کیا اور خالدؓ مع اُن سو بہادرون کے تا غروب آفتاب بجائے خود
ٹھہرے رہے اور بعد غروب اُس نہر کے سرنگ تک پہونچے اور اُس بدرو کے اندر پانی مین گھسے اور ان ہر ایک کے
پاس صرف ایک ایک چادر اور ایک ایک اپنی سپر تلوار تھی ولیکن اور آگے آگے امیر خالدؓ تھے اور جو کوئی اُس
موری سے پار نکل جاتا تھا دوسرا ادھر سے اپنی تلوار اُسپر اپنے ہمراہی کو تھما دیتا تھا جب آپ نکل جاتا تھا تو پھر اُس سے اپنی
سپر تلوار لے لیتا تھا یہانتک کہ پچیس مرد اسی راستے سے پار اندر و ان نکل گئے اور پچہتر آدمیون سے باز رہنا پڑا
کہ اُس موری مین آگے کی گنجایش نہوئی اور اُسکی راہ اُنکے بدن پر تنگ ہو گئی تب بحالت حسرت و افسوس پھر آ رہے
اس لیے کہ شہادت و فتح سے محروم رہے اور وہان وہ سب امراء جب تھوڑی سی رات گئی تو زیر دیوار چھپ رہے
اور پھاٹک سے جا لپٹے اور زور کرنے لگے مگر اُسکو اندر سے مستحکم پایا تب قلاب و قفل توڑکر اندرونی پھاٹک کھولکر دیکھا
رومیون کو کہ وہ سب اسّی آدمی وہان تعینات تھے اور وہ سب اُسوقت مخمور و متوالے تھے اُن سبکو ذبح کیا و بالائے
سور یعنی دیوارون اور فصیلون پر چڑھ گئے اور ایک جماعت نے کنجیان لیکر بیرونی پھاٹک بھی کھول دیا پھر سب نے
رومیون پر نرغہ کیا اور ایک جماعت کو بالائے برج مع بطریق برج کے قتل کیا اور نعرہ تہلیل و تکبیر کا و اعلان صلوۃ و سلام کا
اوپر بشیر و نذیر کے ہونے لگا اور ادھر باہر والے مسلمان اسی طرح جواب تہلیل و تکبیر کا دیتے ہوئے اندرون باب داخل ہوئے
اور بازار تک مارتے چلے گئے اور ایک جماعت دلیران شجاعت وقار بطرف قصر شاہی کے دوڑے پھر جس وقت بطلوس نے
یہ احوال دیکھا کہ مسلمانون نے اُسپر فتح پائی اور ابواب قلعہ پر تسلط کر لیا تو رومال اپنے گلے مین باندھکر محل سے نکل آیا
اور الامان الامان پکارتا تھا اور اسی طرح ایک طائفہ بطریقون کا بھی الغیاث الغیاث چلاتے تھے مگر خالدؓ نے انکار کیا کہ ان
لوگونکی نسبت تو آمادہ قتل ہوئے اور بطلوس کو اسیر کر لیا اور اُس سے کہا اے عدو اللہ تیرے لیے میرے پاس امان نہین ہے
ہان مگر اُس صورت مین کہ تو اسلام لاوے و بعد ازان بطریقون مین سے جو جو بڑے سرکش تھے اُنکے سر تن سے اُتارے اور جملہ

اسامی مجاہدین

فتح عظیم و حاضری بطلوس

جو حوالی شہر میں مقیم تھے سونے لگے تو ہزار بطریق سے جا کر انپر ہجوم کیا اور انکی مشکیں باندھ لیں اور انکے منھ میں
ڈھاٹا باندھ دیا اور ڈانٹ لگادی کہ غل نکر سکیں اور انکو سوتے ہوئے خبر نہوئی تھی مگر جبکہ اس حال سے انکے سینوں پر
تلوار دھری گئی پھر انکو بیچ شہر میں لیجا کر قتل کرنے لگے اُس وقت واقعہ عظیم برپا ہوا اور خالد مع اپنے اصحاب کے وہان سے
بعید پر تھے اور زبیر جو سوتے تھے تو صداء اسلحہ سنکر بیدار ہوئے اور کہنے لگے وا شقیاہ و رب الکعبۃ یعنی برب کعبہ کہ ہم
شقیا سے مصیبت میں ہوئے پھر وہ سوار ہوئے اور انکی زوجہ بھی مع دیگر نسوان سوار ہوئیں اور ان عورتوں نے
قتال شدید کی اور وہ دشمن خدا البلوس اپنے بائیں مارتا ہوا حملہ کر رہا تھا اور لوگ بکثرت قتل ہو رہے تھے اور رات بہت
تاریک تھی اور خالد کہتے تھے اے قوم کیا میں تم سے نہ کہتا تھا مگر تمنے خالد کی نہ سنی یعنی البلوس کے چھوڑنے میں تمنے میری بات
نہ مانی اور اُسوقت زیاد بن سفیان نے اور انکے بھائی یسار و مسیرہ بن مسروق و فضالہ بن عبد شمس و عقیب بن یعقوب
و عبادۃ بن تمیم و جندبۃ الکلابی وغیرہ نے جو وہاں ایک ٹیکرے پر جا کر بنا ڈالی تھی جب دیکھا کہ اہل القریہ روم نے مسلمانوں کو
ہر جگہ سے گھیر لیا اور یہ قتال شدید قتل کر رہے ہیں تو زیاد اس ٹیلے سے نیچے اترے اور انکے پیچھے انکے اصحاب تھے ناگاہ
ان سبھوں کو بھی رومیوں نے گھیر لیا اور انکے گرد اس طرح احاطہ کر لیا جیسے کسی جگہ کو دیوار سے گھیرتے ہیں اور زیاد وغیرہ
اصحاب کو شہید کیا رحمہم اللہ اور اُسوقت نسیبۃ الانصاریہ و ام ابان وہما بنت ابی بکر و نعامۃ بنت المنذر اور مثل انکے
دیگر نسوان شجاعت توامان نے مردانہ وار قتال شدید برپا کی اور اس ہنگامہ میں ایک جماعت مسلمانوں کی قتل ہوئی
اور اس آن امیر خالد اُن اشقیاء پر ایسا حملہ کر رہے تھے کہ صف میمنہ کو میسرہ پر اور میسرہ کو میمنہ پر الٹ رہے تھے
یہاں تک کہ وہ اور دیگر امراء لشکر اسلام دشمنوں پر غالب آئے اور انکو باب قلعہ تک بھگا لے گئے اور انمیں سے
ایک مقتلہ عظیم قتل ہوئے اور وہ دشمن خدا البلاس مع اپنے اصحاب کے بھاگ کر قلعہ میں گھس گیا اور دروازے بند
کر لیے اور جب صبح ہوئی تو اُسنے لوگوں کو برائے حصار اُن ناسورین کے حکم کیا جو اندرون سور حصار محصور تھے یعنی فضالہ
بن زید وغیرہ دو سو سوار جو درمیان شہر مقیم تھے اُنکو طلب کر کے برج پر چڑھوا دیا اور سطح برج پر انکی گردنیں ماریں کہ وہ
سب شہید ہوئے رحمہم اللہ یہ حال دیکھکر مسلمانوں پر نہایت شاق ہوا اور جو کچھ اس دشمن خدا نے صحابہ کے ساتھ کیا
سخت دشوار گذرا بعد ازان خالد و بقیہ امراء و اصحاب جائے معرکہ پر آئے اور شہیدوں کی لاشیں جہاں پڑی ہوئی
دیکھیں اور زیاد بن ابی سفیان رحمۃ اللہ کو جو پایا تو انکے بدن میں بیس زخم سنان اور چالیس ضربت شمشیر کی دیکھکر
خالد اور امراء و اصحاب زار زار روئے اور اسی طرح انکے بھائی یسار کی نعش دیکھی تو انکے سر میں بیس ضربت شمشیر کی نظر آئی کہ
ایک ضربت جو کہ ان پر پڑی تھی تو ران کٹ گئی تھی اور اُسوقت خالد از برائے زیاد خصوصاً و برائے سائر شہداء عموماً ان ابیات سے
مرثیہ خوانی کرتے تھے شعر ہمامی دموعی کالسحاب تہمع ؛ و قلبی من فقد الاحبۃ یقرع ؛ و اظلمت الدنیا علی فور
عبرتی ؛ و کاد فوادی بالجوی یتقطع ؛ لفقد زیاد احرق البین مہجتی ؛ و غاب ہو الی حین غابت مصرعی

لقد کان فی لحا الہام مع مقابلا ؛ یزلزل ارکان العدا و یقعقع ؛ و قد کان مقدام الفوارس کلہا بکل مکان
للاعادی یقمع ؛ یحیی الندی یوماً فنظرتہ مقلتی ؛ و اخفا منہا من اخیہ الدمع تدمع ؛ ایا سیدا من آل ہاشم
لم یزل ؛ لہ رتبۃ بالمجد والجود ترفع ؛ لیعز علینا ان نراک معفرا ؛ و راسک من فوق الجنادل تقطع ؛
بجانبک البتار اضحی امنیرا ؛ طریحا علی راس الثری وہو مکلع ؛ الا لعن الرحمان بطلوس و
قومہ ؛ اللعنۃ مع کل قوم مجمع ؛ لقد غدر السادات من آل ہاشم ؛ بجمعہم واقمار علی الناس
تلمع ؛ یعنی میرے ہموم و غموم نے اشک میرے مانند ابر کے برسائے اور رواں کیے اور قلب میرا
مرگ احبا سے فزع و زاری کرتا ہے میرے اشک کے ثوران و ہیجان نے مجھپر عالم سیاہ کردیا اور قریب تھا
کہ دل میرا اندوہ و غم سے پارہ پارہ ہوجائے باعث مرگ زیادؓ کے اندوہ جدائی نے میرا کلیجہ جلادیا اور میری عقل
صواب اندیش جاتی رہی جب میں نے مصرع و مقتل شہدا کا مشاہدہ و معاینہ کیا ہر آئینہ وہ زیاد دریائے موجزن میں غوطہ زن تھا
یعنی معرکۂ عظیم میں حملہ آور تھا اور ارکان بنیان اعدا کو زلزلہ میں لاتا تھا یعنی دشمنوں کی جمعیت کو پریشان کردیتا تھا اور وہ
سائر شہسواروں کا ہراول و مقدم الجیش تھا اور ہر جگہ میں دشمنوں کا خانہ برانداز تھا ہلاک کرے حقتعالی اسدن کے تئیں
کہ جبکی ان کو قتل یعنی معینہ میری آنکھوں کا پھر دیکھے اور پلکہائے چشم چشمۂ سرشک سے اشک فشاں ہوں آہ وہ سردار
آل ہاشم کے کہ ہمیشہ رتبہ اسکا مجد و جود سے برتری پر ہے شاق و دشوار ہے دیکھنا ہمارا تیرے تئیں خاک خون آلودہ پڑا ہوا
اُس حالت میں کہ سر تیرا بالائے سنگستان خستہ ہی اور تیرے پہلو میں تیرا بھائی مہتاب درخشاں و تاباں ہی بالائے زمین پڑا ہوا
اور وہ آغشتہ بخون و نقش زمین ہی خدا لعنت کرے بطلوس پر اور اُسکی قوم پر اور میں لعنت کرتا ہوں اور کرونگا ہر قوم کے
ساتھ جہاں کہیں وہ جمع ہونگے کہ ہر آئینہ اُس شقی نے عہد شکنی کی اکابر اولاد ہاشم سے جو ستارے اور آفتاب و مہتاب میں کہ
کافۂ خلق پر طالع و لامع ہیں راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا و بعد ازان مسلمانوں نے اُن قتیلوں پر جو امرا و لشکر و جوانمردان و لاور
سے شہید ہوے تھے ماتم ماتم و شیون تمام بکا و گریہ کیا اور نعشہائے شہدا کو جمع کرکے اُنپر نماز جنازہ پڑھی اور بجانب
تل مذکور کے قبروں میں اُنکو دفن کردیا اور وہ سب ستاد امرا اور سو عدد ہفتاد مرد صحابہ وغیرہ تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا و بعد ازان مسلمانوں نے وہاں تین برس قیام کیا اور اس نواح و سواحل پر تاخت و تاراج کرتے رہے اور اسی عرصہ میں
قعقاع بن عمرو و ہاشم و ابوایوب و عقبہ بن نافع الفہری بادو ہزار سوار بطرف حدود برقہ کے گئے اور بعد تاراج کے واپس آئے
یہ ایک مجمل آثار فتح مغرب کے تھا و بعد ازان جبکہ زمانہ حصار و محاصرہ کا اہل بہنسا پر طول بکشد ہوا تب سائر اہل اسلام
امیر خالد کے پاس مجتمع ہوئے اور اُنسے مشورہ کیا کہ اب اس باب میں کیا کیا چاہیے اور آپ کی کیا رائے ہی یہ سنتے ہی دفعۃً
عبدالرزاق الانصاری و عبداللہ بن مازن الداری و کعب بن مالک السلمی و ابومسعود العبدی و ابوسعید البیاضی
آشفتہ ہوئے اور کہنے لگے ای قوم جنہنے راہ خدا میں اپنی جانوں کو بیع و فدا کیا اور کیا عجب ہی کہ اسلام کے لیے کشائش کا باعث ہو

ہماری رائے یہ ہے کہ ہم ایک منجنیق بناوین اسپر ہم کہتا ہیں کہ منجنیق جو فلاخن کو چاپ ہوتا ہو اُس سے سنگ اندازی کیجاتی ہے
اور جو کچھ ان ہوا تو وہ آلہ جو فصیل ہوتا ہے اُس سے کوئی بھاری چیز بالاے حصار پہونچا سکتے ہین اور تھیلے
بنوائے جاوین اور انمین پینہ بھرا جاوے اور ہر ایک اپنی اپنی تلوار ہر تھیلہ ایک ایک ادمی کے تھیلے مین
گھس رہے اور جب رات کو وہان نگہبان سو جاوین اُسوقت یہ تھیلے بوسیلہ منجنیق کے ایک ایک کر کے
بالاے حصار ڈالدیے جاوین پھر یہ اُسے فتح باب ہو تو منجانب اللہ یہ وہی طرح ہے کہ تم تدمر کے مثل شہر
قصرین و بیر سماس کو فتح کر چکے ہو اور یہ وہی ہے کہ مسلمانون نے ہمراہی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تھا چنانچہ یہ تدبیر سب کے
سامنے سلیمہ نے پسند کیا پھر جب صبح ہوئی تو لوگ بازار مین گئے اور منجنیق بنائی اور تھیلے سی کر تیار کیا اور تھیلہ ہر ایک کے
پینے کے ہر کیا اور ہر ایک تھیلے مین ایک ایک مرد دلاور مع تلوار کے گھس گیا اور رات ہوئے تک توقف کیے رہے دو گیر صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم بعد از کشتی منجنیق کے آئے ایک گوشہ مین پنہان ہو رہے اور جب اُن تھیلون کو ایک ایک کر کے
پھینکنا شروع کیا تو وہ سب بالاے سور فصیل و سطح برج پر جا پڑے اور اُن تھیلون مین ابو مسعود البدری تھے اور
عبد الرزاق اور اُنکے اصحاب تھے پھر جب یہ لوگ دیوار قلعہ پر پہنچے تو برج کے نیچے اترنے لگے نا گاہ اُسکا دروازہ
بند تھا اور ادھر نگہبان سب سوتے تھے تب یہ لوگ دہلیز مین درمیان دو دروازون کے آئے چنانچہ دروازے
مضبوط بند تھے اور وہ لوگ جو پہرے پر سوتے تھے اُن سب کو پکڑ کر قتل کیا اور اُنکا جو سردار تھا اُسکے زیر بالین سے
کنجیان دستیاب ہوئین اُنکو لیکر پھر آ کر دروازہ کھولنے لگے اتفاقاً دوسرا دروازہ جسکی راہ منتہی طرف قصر کے
تھی وہ پتھرون سے مسدود ہونے سے بند کیا ہوا تھا تب مسلمانون نے چارہ گری پتھر اکھیڑنے کی کر کے ایک ایک پتھر
اُکھاڑ پھینکا اور وہ دروازہ بھی کھول دیا اور یہ سب کام بمعونت خداے عز و جل سے بمقدار ایک ساعت کے انجام
ہوا بعد ازان برج پر چڑھے اُسکو بھی کھول دیا اور ایک جماعت کو قتل کیا اور ایک جماعت جو بیدار
وہوشیار ہو گئی تو اُنکو روکے رہے اور خائف ہوئے کہ مبادا دروازہ ہم سے چھین لیوین اور درمیان ہمارے
اور دروازہ کے حائل ہو جاوین اور وہ دروازہ دیوار شہر پناہ کا یعنی بیرونی دروازہ تھا اُسوقت رومیون نے
غل و شور مچایا پھر اسکو بطلوس بھی بیدار و ہوشیار ہو کر اور ہتھیار لگا کر فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہوا
اور ادھر صحابہ بھی فی الفور گھوڑون پر سوار ہو کر داخل باب ہوئے اور بطلوس مع بطارقون کے اپنے قصر سے نکلا اور
رومیون نے باب کی طرف نرغہ کیا اُس روز اول جو مسلمانون مین قتل ہوئے وہ عبد الرزاق و غسان بن مازن و
کعب بن نائل السلمی تھے کہ یہ لوگ اندرون باب شہید ہوئے راوی رح نے کہا مجھ سے نقل روایت کی ہے قیس بن
مازن الحمیری نے بواسطہ عبادۃ بن سالم السکاسکی کے ابو مسعود البدری سے کہ وہ اول اُن لوگون مین جنہون نے دروازہ
کھولا تھا اور یہ حال اس صفت سے نہین ہے اور راوی رح نے کہا مجھے خبر دی سالم بن حامد نے بواسطہ ابی عبد اللہ

وابی محمد الانصاری کے انھون نے کہا کہ ابو محمد الحسنی اس وقایع فتوح کو جامع الفرقی العمری مین شیخ ابی عبد اللہ کے
رو برو عرض کرتے تھے جب پہونچے اس مقام تک کہ ذکر فتوح اور فتح باب کا کیا اور یہ بیان کیا کہ لوگ فصیلون مین
داخل کیسے گئے تو شیخ نے کہا اے فرزند یہ امر یون نہین ہی بلکہ جو ابن مسعود سے مروی ہو وہی صحیح ہو اس لیے
کہ وہ ایک اُن لوگون مین سے ہی جنھون نے دروازہ کھولا تھا اس طرح پر کہ جب اُن لوگون نے نردبان کا تکمہ
زینہ واسطے چڑھنے بالاے سور کے طیار کیا آخر وہ دیوار شہر پر چڑھ گئے اور رات ہونے تک متوقف
رہے پھر جس وقت رات ہوئی تو اُس نردبان کو دیوار سے لگا دیا اور چالیس مرد چڑھ گئے اُن مین سے
یہی ساتون شخص ہین جنکا ابھی مذکور ہوا اور انھین لوگون نے دروازہ کھول دیا جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہی تب اُسوقت
رومی بیدار ہو کر بعد کھلنے دروازہ کے مسلمانون کی طرف حملہ آور ہوے اور مسلمانون مین سے پہلے جسنے
اُنکی طرف سبقت کی وہ عبد الرزاق تھے آخر رومیون نے اُنکو قتل کیا پھر بعد اُنکے وہ لوگ
قتل ہوئے جنکا ہمنے پہلے ذکر کیا ہی رحمہم اللہ اور لشکر اسلام نے جب طرف باب کے دھاوا کیا تو اول
جو شخص کہ اندرون دروازہ داخل ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور وہ نالہ و فغان یہ ابیات پڑھتے تھے
اَلْجِنُّ تَفْزَعُ یَوْمَ الْحَرْبِ مِنْ فَزَعِیْ ⁂ اِذَا اَتَیْتُ اِلَی الْھَیْجَا بِلَا جَزَعٖ ⁂ یَا وَیْلَ مَنْ مَنَعَ الْاَرْمَاحَ وَنَجِدُ عَنَا
وَلَحْنُ جَرْتُو سَغَۃَ الْاَسْکَارِ وَالْخَدَعِ ⁂ لَارْضِیَنَّ اِلٰہِیْ فِیْ جِہَادِہِمْ ⁂ وَقَتْلَ اَبْطَالِہِمْ بِالدُّرْقِ وَالدِّرَعِ ⁂
یَا وَیْلَ کَلْبِ الْعِدَا الْبَطْلُوْسِ اِنْ وَقَعَتْ ⁂ یَمِیْنِیْ عَلَیْہِ فَارَدِیْہِ اِلَی النِّزَعِ ⁂ عَیْبٌ عَلَیَّ اِذَا مَا الْتَقِیْہِ مِنَّا ⁂ وَ
اَغْلَقَ الرَّاسَ مِنْہُ وَھُوَ مُدَّرِعٌ ⁂ یعنی طائفہ جن فریاد و فغان کرتے تھے روز حرب بیم و ہراس سے
جس وقت مین آیا طرف جنگ گاہ کے بغیر اسکے کہ جزع و ناشکیبائی کرتا ہون پس ہلاکی ہی انکے لیے جنھون نے
رصد بنایا ہی سے خدع کرنے کے لیے (رصد کارہ صیاد و کمینگاہ) اور ہم لوگ اصل ترجمہ کارکرو خدع کے بیخ و بن
ضرور ہم راضی کرینگے اپنے پروردگار کو اُنسے جہاد کرنے مین اور قتل کرنے مین انکے دلیرون کو باوجودیکہ وہ پہنے
ودزرہ پوش ہین ہلاکی ہو واسطے بطلوس سگ دشمنان کے اگر پڑے نگاہ میری اُسپر یعنی میری نگاہ اُسپر پڑے
تو بھگا لیجاؤن مین اُسکو طرف ہلاکی کے مجھپر عیب ہی یعنی میرے لیے عیب و عار ہی جبکہ مین اسکو زمین پر
نہ ڈالون میدان اور نہ پھاڑ دون سر اُسکا اس حالت مین کہ وہ ایستادہ و تیر بہدف ہوا اور بعد اُنکے امیر خالد بن الولید
آئے اور یہ اشعار عالم حسرت و افسوس مین زبان پر لائے اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْوَفَا وَالطَّعْنِ بِالْاَسَلِ ⁂ وَالضَّرْبُ بِالْقُضُبِ
فِی الْھَامَاتِ وَالْقُلَلِ ⁂ یَا وَیْلَ لِلْبَطْلُوْسِ کَلْبِ النَّصَارٰی اِذَا ⁂ لَاقَیْتُہٗ بِطَلِیْقِ الْحَدِّ مُعْتَدِلِ ⁂ اِذْ لَمْ اُذِقْہُ بِکَاسَاتِ
الْمَنُوْنِ ⁂ فَلَا سَلِمْتُ وَلَا بَلَغْتُ مِنْ اَمَلِیْ ⁂ یعنی آج کا روز روز وفا اور نیزہ بازی کا ہی اور روز تیغ زنی کا یعنی
دن تلوار مارنے کا ہی سرون مین اور کاسہ سر مین ہلاکی ہی واسطے بطلوس سگ نصاریٰ کے جبکہ مین اُس سے مقابلہ و مقاتلہ کرونگا

بشمشیر خدا ہرگاہ نکالا نگا مین اسکو جا مہای مرگ اس شمشیر سے یعنی اگر مین اسکو تیغ شمشیر سے اونچا کرونگا تو مین تشنہ ہون یعنی میری زیست اسمین کو ہنوا اور اپنی آرزو کو نہ پہونچون و بعد ازان ذو الکلاع الحمیری آئے انھون نے بھی اشعار رجز یہ پڑھے اِنِّی لِمَن حِمیر الغَالُون فِی النَّسَب ؁ اَهلُ التُّقَا وَالوَفَا وَالجُود وَالحَسَب ؁ اَشَدُّ عضا فُرسود حَجَاجِجَةً ؁ تَرْدِی الکُمَاةَ غَدًا فِی الحَرب بِالقُضُب ؁ اَلحَربُ عَادَتنَا وَالطَّعنُ هِمَّتُنَا ؁ وَذُو الکَلاعِ اَنَا عَالِی عَلَی التَّرتِیب ؁ تَبَّت یَدَا الرُّومِ اَعلَمُوا بِاَنَّ لَنَا ؁ صَوَارِمًا تَبرِی الاَعضَاءَ وَالعَصَب ؁ یعنی ہر آئینہ مین قبیلۂ حمیر سے ہون جو عالی نسب ہین اور اہل تقا یعنی سزاوار ستائش ہین اور اہل وفا و سخا اور صاحب حسب ہین شیران غضنفر ہیں سرداران غالب و برتر ہین ہم بھگا دینگے بہادرون کو کل کے روز جنگ مین تلوارسے جنگ ہماری عادت ہین اور تیغ زنی و نیزہ بازی ہماری ہمت ہو اور مین ذو الکلاع ہون عالی رتبہ ہون قطع ہوں ہاتھ روم کے یعنی وہ ہلاک ہون انھون نے نجانا کہ ہمارے لیے یعنی ہماری وہ تیغ ہو جو کاٹتی ہو اعضا اور اعصاب کو و بعد ازان زبیر بن عوام پہونچے تو وہ بھی یہ آبیات پرشکایت پڑھنے لگے یَا بَطلُوسُ یَا کَلبًا لَعِینًا ؁ وَیَا نَسلَ الطُّغَاةِ الاَرذَلِین ؁ اَتَاکَ حُمَاةُ دِینِ اللهِ حَقًّا ؁ وَاَولاَدُ الجِيَادِ اَخْبِرْنَا ؁ خِيَارُ النَّاسِ نَسلُ بَنِی نِزَارٍ ؁ کِرَامًا فِی الاَعَادِی قَاطِعِینًا ؁ اِذَا اشتَبَکَ العَجَاجُ بِهِم تَرَاهُم ؁ یَجُولُ کَالسِّبَاعِ الضَّارِبِین ؁ وَلاَ فِیهِم جَبَانٌ قَطُّ یُحْصَی ؁ وَلاَ نَذلٌ فَتَلقَاهُ حَزِینًا ؁ وَلَیسَ تَرَی سِوَی مُتَقَدِّمٍ قَومَهُم ؁ اَتَانَا الحَربُ صِندِیدًا مَتِینًا ؁ یعنی ای بطلوس ای سگ لعین اور ای نسل طاغیان ارذال و ذلیل منان تیرے پاس آیا ہے وہ شخص جو حمایت کنندہ دین حق کا ہے یعنی مراد نفس خود اور وہ اولاد خوب منتخب و اولاد ستودہ نژادان برگزیدگان ہے بہترین مردم نسل بنی نزار ہین ازروے کرامت و شرافت کے درمیان دشمنان خانہ برانداز کے جس وقت گرد اٹھیگی انکے چلنے کے ساتھ تو انکو تو دیکھیگا کہ وہ سب گرد تیرے مانند درندگان دوڑنے والون کے ہونگے اور انمین کوئی بودا و نامرد ہرگز نہین ہے و نیز جو اسل در ان مین کوئی ذلیل خوار ہے کہ تو انکو حزین و عاجز کرکے زیست پرڈالیگا او نہین ممکن ہے کہ تو انکو سواے پیشواے قوم کے دیکھے یعنی تو سواے اسکے نہ دیکھیگا کہ وہ مقدم قوم ہین مستعد جنگ ہین اور صنادید و ساوات مین ہین و بعد انکے عبدالرحمن بن ابی بکر داخل ہوکر یہ اشعار رجزیہ پڑھنے لگے اَنَا ابنُ ذِی الفَخَارِ رَجُلٌ قَرِمٌ ؁ شَدِیدُ العَزمِ فِی یَومِ النِّزَال ؁ وَجَیشِی فَائِقٌ فِی الاَفَاقِ عَلیَا ؁ عَلَی الاَعدَا البُطُولِ الدَّهرِ حَال ؁ یعنی ہم بھی سامنے آئے یہ جمعیت تمام اکابر کے کہ وہ سب شدید العزم و سخت رزم ہین روز معرکہ کے اور یہ وہ لشکر ہے کہ فائق ہین آفاق مین از روی غلبہ کے دشمنون پر تا طول دہر اور جولانی کرنیوالے ہین اور بعد ازان عبداللہ بن جعفر بھی داخل ہوئے اور یہ اشعار رجز پڑھنے لگے اَلیَومُ طَابَ الطَّعنُ فِی اللِّئَامِ ؁ وَالضَّربُ بِالاَعمَاقِ بِالحُسَامِ ؁ وَنَصرُ الاِسلاَمِ بِاهتِمَامٍ ؁ وَلَم اَزَل عَن سَادَةٍ اُحَامِی ؁ اَنَا الشُّجَاعُ الفَارِسُ الهُمَام ؁ وَمُردِی الاَعدَا فِی الحِمَام ؁ یعنی آج کے روز لعینون میں ہمارے

ساتھ تمام اُنھوں نے یہ واقعہ ہوا تو تیسری جنگ میں جسکے بعد شفاقانی کا آخر ہوا اور جب ہم زخمی اسکا سکتا ہو کر جانا
کرگس مردارخوار بھی نہ ہو سکتا تھا ہم اسطرح یوں کہیں جیسے وہ ساری رات شب زندہ دار تھا
کرگس مردارخوار کے یعنی دلیل وخوار بنا دیا اُسوقت مسلم بن عقیل یہ اشعار رجز پڑھتے ہوئے نکلے شعر
فَمَا فِي الحَرْبِ وَالسَّمْهَرِيِّ الطَّوِيلِ ❊ وَالتَّلَاقِي الصَّيُوفِ وَالعَوِيلِ ❊ فَوَا نَا ابْنُ جَعْفَرٍ مُقْتَحِمٌ ❊ كَمَا رَاسِ
المَجْدِ بَنِي عَقِيلٍ ❊ سَأَقْتُلُ بِالْمُهَنَّدِ كُلَّ كَلْبٍ ❊ عَسَى فِي الحَرْبِ أَنْ تُشْفَى غَلِيلِي
مجکو جنگ سے اور نیزۂ طویل سے اور تیغ و تلوار سے ڈر نہیں شب بیداری نے اور رمضان نے
قتلے پر بس فریاد ہوا اور طالبان قصاص جعفر و علی کے اور قتل ان بزرگان اولاد علی کا
مین قتل کرونگا اپنی تیغ ہندی سے ہر سگ کافر کو اور عنقریب ہوگا کہ جنگ میں
اور اپنی دل کی پیاس بجھا دونگا اور بعد اُنکے داخل ہوے شرجیل بن حسنہ اور بعد اُنکے قعقاع بن عمرو
اشتر آور بعد اُنکے عبادہ بن الصامت آور بعد اُنکے ابو ذر الغفاری آور بعد اُنکے ابو ہریرہ الدوسی
و بعد ازان معاذ بن جبل و بعد ازان ثعلبہ بن اوس و بعد ازان قیس بن ہبیرہ و بعد ازان عقبہ بن عامر و بعد ازان ابو ایوب
الانصاری بعد ازان جابر بن عبد اللہ بعد ازان براء بن عازب بعد ازان نعمان بن بشیر بعد ازان سعید بن زید
عشرہ کرام سے تھے یعنی منجملہ عشرہ مبشرہ کے ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین اور ان بزرگواروں کے پیچھے
آئے و بعد ازان رومی نکلے اور قتال شدید برپا کی اُسوقت ایک گروہ امراء لشکر اسلام سے مثل زبیر بن العوام و عبید اللہ
اور عبد الرحمن بن ابی بکر وغیرہ کے جانب باب البحر تاخت آور ہوئے اور بہت سخت لڑائی لڑے اسی ہنگامے میں
عبد الرحمن اور زبیر اُسی باب کی طرف آگے بڑھ گئے اور رومی بالاے سور و فصیل حاضر تھے اور زبیر نے اپنے گھوڑے
سے اُتر کر دو رکعت نماز پڑھی اور اوپر سے پتھروں کی بوچھار تھی مگر وہ جگہ سے نہ ہٹتے تھے یہانتک کہ رات ہوگئی بعد اُسکے
زبیر مع فضل و عبد الرحمن کے زیر باب جا پہونچے اور رسیان لنگروں میں ڈالکر برج پر چڑھ گئے اور دربانوں کو قتل کیا
اور کنگرے گرا کر پھاٹک کھولدیا اور اُسیوقت شرجیل بن حسنہ و فضل بن عباس و ابو ذر الغفاری و ابو ایوب الانصاری
باب قندوس کی طرف حملہ آور ہوئے اور مسیب بن نجبۃ الفزاری و قعقاع بن عمرو و امیر غانم بن عیاض باب جبل
کی طرف تاخت آور ہوئے اور اُن سبھنے دروازے کھولدیے اور جنگ عظیم برپا کی اور دوستوں نے بھی بڑی جانبازی کی اور موت
کی لڑائی لڑے یہانتک کہ آفتاب نکلا اور دن چڑھا اور بطلوس بھی سخت لڑائی لڑا اور بہت سے دلاوران کار کو قتل کیا اور بسیار
دلاوران کارزار کو زمین پر ڈالا اور اُسوقت ہر ایک کوچہ و بازار اور شارع عام میں اور درمیان ہر ایک در و بام کے لڑائی بڑی تھی
اُسوقت خالد بن الولید نے بڑھکر ایک نعرہ مارا اور کہا وا ثارات سلیمان یعنی فریاد ہے اے طالبان خون سلیمان کے یہ کہکر ایک ایسی
برچھی کاری بطلوس کے سینے میں ماری کہ انی اُسکی پشت سے پار ہوکر چمکنے لگی اور وہ زمین پر گرکر اپنے خون میں لوٹنے لگا اور تڑپ تڑپ کر

شعر مسلم بن عقیل

قتل بطلوس از دست خالد

عزا مصیبت ہوئی کہ ہمارے بہت سے لشکر تباہ ہوئے تین سال تک دروازہ اسکا نہیں کھلا یعنی تین برس
تک فتح نہیں ہوئی آٹھ ہزار ہمارے لشکر کا شمار تھا اور انمین سے ہر ایک جوانمرد ہشتاد مرد پر تیغ و غضب
رکھتا تھا چنانچہ فتح ہوئی اثر یہ کہ فوج ہماری ہلکین تین ہزار شمار مین باقی رہ گئی کہ وہ بالاے زمین یعنی زندہ
تھے سرزمین صلیب یعنی ملک مصر تا ملک نصاری مین مثل بلدہ و قلعہ بسا سکے اور کوئی ایسی جگہ نہیں کہ جو ہمنے اور یہ بیان کا سنا
دیکھا جیسا وہ دیوارہاے شہر پناہ یعنی فصیلات پر چھوٹے ہوے وہ داد و دہش کرتے تھے اور ہم پر کوئی روز بغیر جنگ بغیر
نہیں گذرا کیونکہ بیان بطلیوس سا شیر و سطوت لشکرون مین گھس جانے والا تھا اور اسکے پاس لشکر اسقدر تھا کہ شمار اسکے لشکر کا بے شمار
تھا کہ وہ آراستہ بسلاح تھے اور [illegible] کیا اور ہر بار وہ انکی طرف سے خدع کرتا تھا اور دھوکا دیتا تھا
یعنی ہمکو غافل کرکے ہم پر لشکر کشی کرتا تھا [illegible] کنارہ کرجاتا تھا اور نکل جاتا تھا یعنی ہم اسکو دفع کر دیتے تھے تو
نہین پا سکتے تھے [illegible] فتح کرلیا اور ہر [illegible] کی طرف پھر جاتے تھے اور پہلو تہی کرجاتے تھے ہماری تیغ ہندی
نے ایسی بازیگری کی [illegible] کے ہاتھ کاٹ ڈالے کیونکہ ہم روم [illegible] و قتل کرتے تھے انکی [illegible] ہماری تلوار
فنا کیا اور [illegible] ہمارے حرارت شمشیر یا حرارت خون سے ایسے آگ ہوگئے تھے کہ اس سے اور آگ سلگائی جاوے [illegible] کہ جسم انکے
کشتون سے دشت پاٹ دیے اور درندے پھیر دیے تھے کہ درندگان صحرا انکے گوشت کھانے سے سیر ہوکر مستی سے بلبلاتے
تھے اور انکے تین ہزار باقیماندہ [illegible] ہوکر متفرق و پراگندہ ہوگئے اور بیس ہزار انمین سے مجروح ہوگئے تھے [illegible] مرگئے اور
طاغی و سرتاب ہوے اور انمین سے ایک قوم واسطے والی و صاحب کے [illegible] ہوئی یعنی انکی خدمتگاری مین آئی اور انکے
بطلیوس بادشاہ کو [illegible] قتل کیا اور [illegible] مقدم الجیش [illegible] تھا چنانچہ مین نے خود اسپر حملہ یعنی تمام حملہ کیا ایسا
کہ اسکو زمین پر ڈالا اور وہ پڑا ہوا تھا کہ اسپر کانپنے والیان نوحہ کرتی تھیں [illegible] کی مین نے اپنی جانب سے اسکا سر کاٹنے مین ایک
ضربت کہ وہ اس ضربت سے دو ٹکڑے ہوگیا زمین پر پڑا ہوا اور خون مین لوٹتا ہوا اور [illegible] ہوگیا وہ ضرب شمشیر ابن الولید سے ٹکڑے ٹکڑے
زمین پر افتادہ مثل [illegible] کہ اسپر تمام حوادث گذر گئے اور وہ سر تن سے باہر نکلا ہوا پڑا تھا اور جب بطلیوس بادشاہ انکا مارا گیا تو وہ
سب مانند اس گلۂ غنم و گوسپند کے ہوگئے جیسا شبان چرواہا غائب ہوجاتا ہے یعنی بطلیوس کے مارے جانے سے جمعیت انکی پریشان
و پراگندہ ہوگئی اور حال یہ تھا کہ وہ بطلیوس بحر مواج حرب مین [illegible] یعنی لشکر جنگ یا [illegible] یعنی شور انداز تھا چنانچہ
سرایا و جماعات ہماری قوم کی اس سے منع و تحجر کرتے ہوے پھرے [illegible] کیا ہی وہ دشمن تھا خدا کا اور تھا وہ ایسا شہسوار
کہ فائق تھا لشکر عظیم پر اور غالب تھا اور حال یہ ہے کہ اسکے مارے جانے سے دل ہمارے فرحناک و ترنم ہوے اور
قسم ہے زندگانی کی کہ سب کے دل اس فتح و ظفر سے فرحت اندوز ہین چنانچہ تھوڑا سا مین بعد اسکی فتح کے ہمنے ایک مہینا قیام
کیا بنا بنیاد و تعمیر مساجد کے و بعد ازان طرف سرزمین سعید کے ہم بہت جلد روانہ ہوے [illegible] دو ہزار سواران صحابہ [illegible] کے
بعض سے اسوان تک تمام ہمنے اسکو فتح کرلیا دس مہینے مین بعد ازان وہ ناپدید ہوگیا یعنی مسمار ہوگیا اور ہمارے ساتھ [illegible]

ولید بیت میں منقوش پایا کوئی اسکا تفسیر نہیں جانتا کسی کو معنا معلوم نہیں کہ اخفائے یہ کلمہ پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور سارے مسلمانوں نے صدائے بلند سے تہلیل و تکبیر اللہ کی [illegible] اعلان درود و سلام کا کیا اور امیر نے [illegible]
برآیت تلاوت کی کہ ترکوا من جنات و عیون و زروع و مقام کریم و نعمۃ کانوا فیہا فاکہین کذلک و اورثناہا قوما
آخرین یعنی وہ لوگ کسقدر اور بہت کچھ چھوڑ گئے باغات اور نہریں اور زراعت اور مقامات بزرگ یعنی آرامگاہ
و عشرتکدہ اور نعمتہا سے فراخ کہ جنمیں خوش عیشی و خوش فعلی کرتے تھے سو اسی طرح ہمنے اور قوم کو ان سب چیزوں کا وارث
و مالک کر دیا و لیکن بعد ازاں مسلمانوں نے اس کنیسہ کو ہدم کرکے بجاے اسکے مسجد سنگی ستونوں پر قایم کی اور چھت اسکی لکڑیوں
سے پاٹی اور وہی جامع اول ہے جو تعمیر کیا ہے حسن بن صالح نے یعنی حسن نے بعد ازاں اسکے اسکو بطور دیگر بنایا کہ یہ جامع
ابتک قایم ہے اور چونہ و سنگ ہی قدیم باقی ہیں اور سواے اسکے اور بھی مسجدیں اور سو رباطات یعنی سواروں کی چھاونیاں
بنائیں اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو عبد الحمید و قیس بن جبر انکے ابو سعید سے روایت کی ہے انھوں نے کہا شہر قفصا میں
چالیس رباط یعنی چھاونی تھی اور اتنی مسجدیں یعنی کنیسے تھیں سو مسلمانوں نے ان سبکو مسمار کرکے انکے آثار مٹا دیے اور وہاں اپنی
بود و باش کی [illegible] مکان بنائے اور [illegible] رکھتے [illegible] اور انکے ہمراہ تھے یا وہ کامل شہر قفصا میں
[illegible] مساجد و رباطات کی [illegible] ہوا اور اسی عرصہ میں
[illegible] انکے جواب کی بقیہ [illegible] نامہ بھیجا اور وہ سفر میں [illegible]
[illegible] دیار کے [illegible] حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مدینہ کو
[illegible] عمرو بن عاص کی [illegible] تو وہ نہایت شاد کام ہوئے پھر عمرو نے بھی عمر کو ایک نامہ مشتمل
[illegible] ابو نعیم [illegible] نامہ انکے پہونچایا [illegible] ابو نعیم وہاں سے رخصت ہوکر روانہ ہوے اور انکے
ساتھ اور [illegible] آخر یہ لوگ مدینے میں پہنچے بخدمت خلیفہ رضی اللہ عنہ کے فایز ہوئے اور اسوقت حلقہ صحبت میں
گروہ صحابہ حاضر تھے انکے لیے کاسہ ثرید کی تقسیم ہو رہی تھی کہ اوسی عالم شغل میں قاصد جا پہنچے چنانچہ ابو نعیم کہتے ہیں کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ہمکو دیکھا تو اپنے گلے سے ہمیں لگالیا اور رو پر نور فرحت و سرور سے شگفتہ ہوگیا اور جو لوگ تھے
اور تناول ثرید میں شریک ہوئے اور وہ خود بنفس نفیس مانند رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تکیہ دیے ہوئے ہمارے بالاے سر کھڑے تھے
پھر جب کھانے پینے سے فارغ ہوئے تو دونوں مکتوب نکال کر پیش کیے تب ان دونوں ناموں کو پڑھکر کمال شادمانی مسرور و
خوشدل ہوئے اور منادی کو حکم کیا اسنے درمیان قوم کے ندا دی الصلوۃ جامعۃ یعنی نماز جماعت کے لیے جامع مسجد میں حاضر ہو
جب لوگ مجتمع ہوئے تو بالاے منبر خطبہ پڑھا اور بعد حمد و ثناے خداوند عز و جل و صلوۃ و سلام اوپر ختم الرسل صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے ان دونوں ناموں کو پڑھکر قوم کے تئیں سنایا و بعد ازان جملہ صحابہ کو بلواکر اور سبکو جمع کرکے تمام مال
غنیمت انھیں تقسیم کر دیا اور اپنے اہل و عیال کے لیے ایک درہم و ایک دینار بھی باقی نہ رکھا اور نہ کسی چیز کو قسم لباس و غیرہ

سے رکھ چھوڑا اور مجھے ہمراہ لیے ہوئے وہ ولسرا میں تشریف لے گئے اور وہ خانہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کا تھا
پھر مجھے اپنے پاس بلا لیا میں نے دیکھا کہ اُس گھر میں ایک فرش ادیم یعنی کھال کا جسمین لیف یعنی چھال خرمے کی بھری تھی
بچھا تھا اور تکیہ کلان صوف بھرا ہوا لگا تھا اور ایک کمل اوڑھنے کا رکھا تھا اور حضرت رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم سے
فرمایا تیرے یہان تمر وغیرہ کھانیکی چیز سے کچھ ہے اُنھون نے کہا اور تو کچھ نہین مگر لبن حامض موجود ہے یعنی دودھ پھاڑا
پنیر کا یا دوغ ترش تب کہا میرے لیے ہی مگر میرے پاس مہمان آیا ہے چنانچہ ام کلثوم نے ایک کاسہ سکہ اور کچھ شہد
اور روٹیان فطیری یعنی خمیری ایک کنیز سے منگوا کر بھیج دیا اور مین نے اُسمین سے کچھ کھایا اور باقی اپنے ہمراہیون کے لیے
بھیجا پھر مین نے لطلوس کا احوال بیان کرنا شروع کیا اور حضرت رضی اللہ عنہ یہ ماجرا سُنتے ہوئے کبھی تو قتل مسلمین پر افسوس کر کے
پر روتے تھے اور کبھی لطلوس کے حال عذر و ہزیمت پر ہنستے تھے و بعد ازان ہم مسجد مین آئے تو مردم بانبوہ کثیر ہمارے گرد
دوڑتے ہوئے سب بچے اور بنے اپنے اہالی و اقارب کا احوال پوچھنے لگے مین نے حال اُن لوگون کا جو قتل ہوئے تھے بیان کرنا شروع کیا
اور وہ سب لشور و شیون تمام روتے تھے اور مدینے مین ہر محلے سے آواز بکا و فغان کی بلند تھی اور لوگ پاس علی و عقیل و بنی ہاشم
کے جا کر انکے قتل کا پرسا دیتے تھے اور جا بجا ... مین سات روز مقیم رہے و بعد ازان ہم نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا بنام
خالد کے لیکر مصر کو ... مین خالد کو حکم دیا تھا کہ اب تم بلد صعید پر عزم کرو راوی رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا یہ ماجرا توان لوگون کا اور یہان کا یون تھا اور اُدھر خالد رضی اللہ عنہ نے فتح سے بعد یکماہ جمیع قبائل
ایک جماعت صحابہ کی بہنسا مین چھوڑ کر خود باد و ہزار سوار جانب صعید کی طرف عازم ہوئے اور وہ صحابہ جو بہنسا مین
چھوڑے گئے تھے وہ ان قبائل سے تھے بنی ہاشم و بنی المطلب و بنی مخزوم و بنی عبد الدار و بنی زہرہ و بنی نزار و بنی جہینہ و
بنی مزینہ و بنی غفار و قبیلہ دوس و قبیلہ حریج و قبیلہ مذحج و قبیلہ نمر و قبیلہ طی و قبیلہ خزاعہ اور ان لوگون پر اور شہر بہنسا
اور اسکے حدود پر مسلم بن عقیل امیر مقرر ہوئے تھے اور ان سب ... لوگون نے اپنے مکانون کے لیے حاطہ گھیر لیا تھا
اور شہر مین بازارین اور مسجدین بنائی تھین اور اکثر صحابہ جانب بحر یوسفی کے سکونت پذیر تھے اور پچھے بطرف غربی
ایک رستہ علحدہ چھوڑ دیا تھا کہ دواب انکے اُدھر سے پھرایا جایا کرین چنانچہ مسلم بن عقیل وہان کے والی ممالک رہے
تا زمان خلافت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پھر اُنکی زمانہ مین بعد انکے والی وہان کے محمد بن جعفر بن ابی طالب
ہوئے اور مسلم وہان سے چلے گئے اور اپنی بعض اولاد برادران سے وہین چھوڑ آئے تھے اور خود ہمیشہ مدینے مین
مقیم رہے یہانتک کہ وہ بعد خلافت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے کوفے مین شہید ہوئے اور محمد بن جعفر تا زمان
خلافت علی علیہ السلام وہان حاکم رہے اور بعد انکے حاکم وہان کے علی بن عبد اللہ بن العباس ہوئے اور تا زمان
معاویہ وہ وہین قائم رہے اور بعد انکے زمان عبد العزیز بن مروان الاموی کے طاہر بن عبد اللہ وہان کے حاکم ہوئے
اور شہر بہنسا مین قریش و اشراف جو بطرف غربیہ مین رہتے تھے اسکو حارۃ الاشراف کہتے تھے یعنے محلہ اشراف

اختیار و پسند کیا اُنھون نے جواب دیا مین کیونکر جا گزین و قیام پذیر ہون ایسے مقام مین جہان روح اللہ و کلمۃ اللہ یعنی عیسی علیہ السلام جا کے کہیر ہوئے تھے اور اسکے صحرائے گورستان پہ ہر روز ہزار رحمت کردگار نازل ہوتی ہے اور جب عبد اللہ بن طاہر حاکم مصر مقرر ہوئے تھے تو شہر غیب مین آئے اور جس وقت قریب جبانہ پہونچے تو اپنے گھوڑے سے اُتر کر پیادہ پا چلے اور جو لوگ اُنکے ہمراہ تھے وہ سب بھی پیدل ہوئے اور اُس زمانے مین حاکم بہفسا عبد اللہ بن الحسین الجعفری تھے چنانچہ وہ بھی پا پیادہ از برائے ملاقات پیشوائی عبد اللہ بن طاہر کی نکلے اور عند المواجہ عبد اللہ بن الحسین آنیر سلام کر کے ہمراہ چلے اور جس وقت عبد اللہ بن طاہر وارد جبانہ ہوئے تو کہا اَلسَّلَامُ عَلَیکُم یَا اَحیَاءَ الدَّارَین وَخَیرَ الثَقَلَین یعنی سلام ہے تم پر اے محبوبان ہر دو جہان و برگزیدگان طائفہ جن و انسان و بعد ازان اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ ہر آئینہ یہ وہ جبانہ ہے یعنے نالبادشت قبر کہ ہر روز اُسپر رحمت نازل ہوتی ہے اور یہ زمین اپنے اہل کو جنت کی طرف پہونچاتی ہے اور جو کوئی یہان کی زیارت کرتا ہے اُسکے گناہ یون جھڑتے ہین جیسے پتے زور سے باد وزخنون سے گرتے ہین و بعد ازان عبد اللہ بن الحسین جب تک زندہ رہے ہر روز یا ہفتہ مقابر مین زیارت کو جایا کرتے تھے یہانتک کہ وہین مر گئے رحمۃ اللہ اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک شخص تھا اہل خیر و صلاح اہل بہفسا مین سے اُسکا نام عبد الرحمن [illegible] نے کہا کہ ایک شخص میرا ہمسایہ تھا اور وہ بڑا خطا کار و زیان کار تھا وہ مر گیا [illegible] جوار شہدا مین دفن ہوا چنانچہ ایک رات مین سوتا تھا ناگاہ مین نے اپنے رویا مین اُسکو دیکھا کہ وہ لباس دیبائے سبز پہنے ہے اور سر پہ تاج مرصع بجواہر دھرے ہے اور اندر ایک قبہ نور یعنی بیچ خیمہ نورانی کے جلوہ گر ہے اور اُسکے گرد ایک جماعت ہے کہ ایسے حسن و جمال کے لوگ اور ویسے خوش لباس مین نے کبھی نہین دیکھے تھے اور وہ سب اپنی تلوارین لٹکائے تھے اور وہ شخص ان لوگون کے بیچ مین [illegible] مین نے اُن لوگون پر سلام کیا اور اس آشناسے مین نے خطاب کیا کہ اے شخص مجھے بہت خوش آیا کہ مین نے تجھے اس نیک حال سے دیکھا اُسنے کہا اے فلان مین اُس قوم کے جوار مین آیا اور الیسین کا مہمان ہوا ہون جو دنیا مین [illegible] ننگ و عار کی اپنے مہمانون کی حمایت کرتے تھے تو کیا وہ آخرت مین نار جہنم سے حمایت نہ کرینگے لہذا اُنھون نے آمرزگار سے میرے لیے استغفار و طلب آمرزش کی کہ بہ برکت استغفار نے جنات ذات الانہار مین جسمین نہرین جاری ہین مجھے جگہ دی اور ذو النون مصری نے کہا مین ہر سال بہفسا مین آکر زیارت جبانہ کی کیا کرتا ہون اس لیے کہ مین نے اسکے فضائل اجر و ثواب کے بہت دیکھے ہین چنانچہ ایک سال میرے تئین ایک البیامر عارض ودرپیش ہوا کہ مین وہان کی زیارت کو جانے سے محروم رہا ناگاہ مین ایک رات کو جو سویا تو رویا مین کیا دیکھتا ہون کہ کچھ لوگ میرے سامنے آئے ہین کہ اُنسے حسن الوجہ و خوبصورت و نفیس لباس مین نے کبھی کسی کو نہین دیکھا تھا اور وہ اشہب گھوڑون پر سوار اور اُنکے ہاتھون مین [illegible] علم تھے اور اُنکے چہرے نورانی اور عارض اُنکے درخشان تھے پھر اُنھون نے مجھپر سلام کیا اور کہا

اے ذوالنون تو نے ہمکو امسال حسرت واندوہ مین رکھا اور تو ہماری زیارت کو نہ آیا تو ہم تیری زیارت کو آئے ہین
تب مین نے ان سے پوچھا آخر تم سب صاحب کون ہو انھون نے کہا ہم لوگ شہداء اصحاب احمد مختار ہین جو جھسا
مین شہید ہوئے اور ہم وہ لوگ ہین جو سرزمین روم مین مسلمانون کی نصرت اونکے دشمنان دین پر کیا کرتے تھے
سو ہم تیری زیارت کو ملاقات کو آئے ہین تا تجھپر سلام کرین اور دریافت کرین کہ کیا سبب ہے اندیشہ کا تجکو تشویش
ہوا پھر مین نے انسے پوچھا کہ آپ سب حضرات کس سرزمین پر سکونت رکھتے ہین انھون نے کہا ہم ساکنان شہر
جھسا کے ہین اور تیرے حقوق زیارت ہین اور تو منجملہ اہل بشارت کے ہے یعنی تو درمیان مردم ستار العیوب
وشناسیرین ہے تب مین نے کہا او میرے سادات بزرگوار یہ کیونکر ہوتا ہون یعنی مین حاضر ہوتا ہون کیونکہ
سالہاے حال مین درازپیشہ او مین سمجھتا تھا کہ جو کوئی تمھاری زیارت کو آتا ہے تو تم اسکو جانتے ہو اور میرے
دل مین یہ گمان تھا کہ تمھارے نزدیک میری اسقدر قدر ہے انھون نے کہا اے ذوالنون کیا تو نہین جانتا ہے
کہ شہیدان راہ خدا ہمیشہ زندہ وروزی خورندہ یعنی متمتع یابندہ ہین اور یہی منطوق کتاب
ملکوت ہے بعدازان وہ مجھے چھوڑکر اپنی راہ چلے گئے پھر جب وقت صبح بیدار ہوا تو میرے دل مین شعلہ آگ کا
بھڑکتا تھا۔ الغرض غرض ہوا اس تحقیق کے لیے جو ان بزرگوار ابرار [illegible] نے اس کتاب مین
تمام نوادرات عجیبہ وحکایات غریبہ مندرج کیے ہین اور یہ کتاب معانی وبیان کو شامل [illegible]
اور اسکو فہم مین نہ لاوینگے مگر ذوی الافہام واولوالالباب اور ادراک نہ کرینگے مگر صاحبان بصائر وخطاب
اور اسکو سمجھینگے مگر اہل ذوق وعرفان اور یہ واسطے گلچین کے گل تازہ وشگفتہ ہین گلستان مین خدا سبحانہ تعالی
اس سے منتفع کرے اسکے مالک وکاتب کو اور اسکے پڑھنے والے اور سننے والے کو والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ
[illegible] علی سید المرسلین [illegible] آلہ الطاہرین وصحبہ المخالفین۔

خاتمہ کتاب از فاضل بے عدیل قدوۂ فضلا ماہر فنون وعلوم عمدہ علماے زمان مولوی بشارت علی خانصاحب مترجم دام ظلہم

مترجم اس کتاب معظم کا خدمت مین سخنوران بلیغ بیان وخوشگویان فصیح زبان کے بعد استعفاے اپنے ذہن کلام ولحن
استقلال سے التماس کرتا ہے کہ ہرگاہ اصل متن کتاب باعث وقت متانت کے بادی النظر مین دشوار فہم تھا تو ترجمہ
اسکا بدون ترجمہ لفظی محاورہ اہل زبان ومکالمہ خاص اعیان مین بطور فہم عام کے کیا گیا تا جمیع خاص وعوام اسکے
فوائد وعوائد سے متمتع ہون اسلیے کہ یہ کتاب مستطاب خوشترین شہرہ وبہترین تواریخ ہے سیر اسکی جملہ اخبار وآثار ماضیہ
وآتیہ سے مستغنی کرتی ہے اور والیان ولایت واولیاے مملکت کے لیے بڑے تدبیر صف آرائی ومعرکہ آرائی
کی رہنمائی ہے اور عمدہ تر اوصاف سے یہ ہے کہ یہ کوئی قصہ کہانی نہین یا سراسری بندش داستانی نہین

اور اسمین کوئی لغو بیانی و غلو زبانی نہین ہے بلکہ اُسکے تمام وقعات صحاح روایات وثقاۃ رواۃ سے باسناد
و استناد مستقول منقول ہین اور ملت اسلام مین لائق اعتماد وقابل قبول ہین چنانچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے
سند کتاب کی جنگ بہنسا مین بعد معرکہ ہشم کے ذکر کی ہے کہ مینے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدہ
صدق و وثوق کے تھا اور مین نے اُنھین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو واقع مین واقع ہوئے ہین اور وہ بسند
منقول ہین ارباب تواریخ اور اُن محدثون سے جو ارباب سیر ہین اور اُنسے سماع کلام پر سبیل دور کی ہے کہ ایک دوسرے
سے مسلسل سماعت کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک وثوق مین منسلک ہین اور سماعت و قرات
اُسکی لائق نہین ہے مگر ایسے صاحب بصیرت و علماء و ملوک و سلاطین کے کہ انھین لوگون کے لیے شایان و مخصوص
ہے اور اس سے تازگی نظر اور کشادگی خاطر ہے اور پیشتر اس سے کسی نے اہل سیر و تواریخ مین سے ایسی کتاب
تالیف نہین کی ہے کیونکہ اسمین بہت سے امثال و آثار ہین اور بہت سے عجائب خبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین
نقاد محدثین مورخین سے اور اسمین لذت و فرحت ہے واسطے مستمعین کے انتہی اور واضح ہو کہ قبل اس سے کتاب
مغازی الرسول کا ترجمہ مغازی الصادقہ ہو چکا ہے اور اس نام مین سال تاریخ ہے چنانچہ اسی اصل کتاب
مغازی کے اجزا مین سے کتاب فتوح عجم ہے جسکا یہ ترجمہ بنام غزوہ عرب مشتمل بر تاریخ سال سنہ ۱۳۰۹ھ
قدسی کے اختتام پذیر ہوا ہذا افاد اللہ بہ الکاتبین والقارئین والسامعین ونفع بہ الطالبین والناظرین
والمشترین وصلی اللہ علی محمد سید النبیین وآلہ الطیبین وصحبہ المنتجبین آمین ثم آمین

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنة کہ ترجمہ مجموعہ واقدی فتوحات مغازی الصادقہ وفتوحات شام ومصر وفتوح عجم یکجا مرتب ہوا
قبل اسکے اسی مطبع مین صرف فتوح الشام کا ترجمہ چھپکر شائع ہوا تھا چنانچہ اسقدر کثرت سے خریداری ہوئی
کہ مکرر اس ترجمہ کے چھاپنے کی نوبت آئی اور اسی سلسلہ بار دوم مین فتوح المصر کا ترجمہ بھی بعنایت افزائی
منشی سید عنایت حسین صاحب سید پوری کے جو سابق ازین مہر الخاقان ناظم رشتہ وزارت شاہ اودھ کے تھے
مطبع مین پہونچا تھا اور دونون جلدون کا ایک مجموعہ مرتب ہوا تھا اور پھر تیسری مرتبہ طبع ہوا تھا خدا تعالی کا لاکھ لاکھ
شکر ہے کہ اندنون بزبان سعید آوان حمید افضل العلما زبدة الفضلا جناب مولوی بشارت علیخان صاحب
لکھنوی کی عرقریزی سے حسب الایماے عالیجناب منشی نولکشور صاحب سی۔آئی۔ای۔ مالک مطبع اودھ اخبار مغازی الرسول
اور فتوح العجم واقدی جو ترجمہ سے باقی تھین انکا ترجمہ بھی باین شائستہ و اصطلاحات عام فہم و محاورات روزمرہ مین
مرتب ہوکر مجموعہ ہر چہار جلد کا یکجا ہوا اور ماہ جون سنہ ۱۸۹۶ع مطبع منشی نولکشور صاحب سی آئی ای دام اقبالہ
واقع کانپور مین اول مرتبہ چھپا پس شائقان ہر دیار سے التماس ہے کہ حسب تفصیل ذیل علاوہ علاوہ بھی
یہ ترجمہ مطبع سے خریدارون کو مل سکتا ہے -

ترجمہ جلد اول مغازی الرسول مسمی بہ مغازی الصادقہ
ترجمہ فتوح الشام والمصر
ترجمہ فتوح العجم

اسیطرح امیدوار ہی حضرات شائقان یہ ترجمہ دست بدست جلد تر فروخت ہوکر بکرات مرات شائع ہوا انشاء اللہ تعالی والقدیر

تاریخ طبع سانحتہ از شیوہ زبان نازک خیال شاعر بیمثال منشی بھگوان دیال متخلص عاقل

طبع فرمود بس عجب کتاب	منشئی پاک گہر صاحب فن	گفت عاقل پئی سال نبوی	کردہ طبع کتاب روشن ۱۲۹۱ھ

ایضاً

نوشتہ بود این نسخۂ بے نظیر	بلا ریب مطبوع ہر طبع گشت	پئی سال تاریخ ادنی البدیہ	نوشتم کتابے حسین طبع گشت ۱۲۹۱ھ